بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ **اصول کافی** جلد چہارم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) - ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

۱۹۹۰ء

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

مطبع ______ قریشی آرٹ پریس

کتابت ______ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ______ 165 روپے

تاریخ اشاعت ______ اپریل 2003ء بار ششم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وخاتم النبیین
وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین

بعد حمد و صلوٰۃ عرض ہے کہ الشافی ترجمہ کافی جلد اوّل ختم ہونے کے بعد ہی میں نے جلد دوم کا ترجمہ قسطاً قسطاً رسالہ "نور" میں طبع کرنا شروع کر دیا تھا جو بحمد اللہ فروری ۱۹۶۶ء میں مکمل ہو گیا اس وقت سے از سر نو اس کی کتابت کرانی شروع کر دی گئی۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جلد اوّل کی طرح جلد ثانی بھی طبع ہو کر مومنین کی نظر کے سامنے آ گئی اس زمانہ میں کسی کتاب کا چھپوانا معمولی کام نہیں، بالخصوص مبسوط کتابوں کا۔ کیونکہ کاغذ کی گرانی حد کو پہنچ چکی ہے اس کے ساتھ کتابت اور طباعت کی اُجرتیں پہلے سے زیادہ ہو گئی ہیں خدا کا شکر ہے کہ ان مشکلات کے تحت اس نے اپنے فضل و کرم سے میرے لئے یہ منزل آسان کر دی میں مولانا غلام حسین صاحب مولوی فاضل مدرس جامعہ امامیہ کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے کتابت شدہ کاپیوں میں غلطیوں کی اصلاح کی اور میرے لئے اس بار کو ہلکا کیا۔ عربی اور اردو دونوں عبارتوں میں صحت کے لئے مقدور بھر اپنے بس کی کوشش تو کر لی گئی پھر بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اغلاط سے بالکل پاک صاف ہے، جہاں اس دنیا میں اور بہت سی باتیں ناممکنات کی فہرست میں شامل ہیں کتاب کا صحیح چھپنا بھی ہے کیونکہ پریس سے نکلنے تک بہت سے مراحل طے کرنا پڑتے ہیں جس میں نظر کا چوک جانا کوئی بڑی بات نہیں، ان دونوں جلدوں کے ترجمہ کا کام میں نے عالم پیری میں کیا ہے جبکہ دو کم اسّی سال کا ہو چکا ہوں مشہور تو یہی ہے کہ آدمی ستر سال کا ہو کر سٹھیا جاتا ہے ستر بہترا مثل مشہور ہے میں تو آٹھ سال آگے بڑھ گیا ہوں اس قادر مطلق کا کہاں تک شکر ادا کروں جس نے اس گئی گزری عمر میں مجھے یہ توفیق دی کہ میں نے ان مقدس کتابوں کا ترجمہ اپنے قلم سے مکمل کر لیا اگرچہ پیرسالی کا تقاضا اور طبیعت کا اضمحلال نے اس بار کا وزن بہت زیادہ بڑھا دیا تھا تاہم میں نے ہمت نہیں ہاری۔ میں ان حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنھوں نے میری اس ناچیز محنت کی قدر کی۔ میں چونکہ قلم چلانے کا پچاس سال سے آزاری بنا ہوا ہوں اس لئے کوئی حالت بھی ہو یہ مشغلہ میرے دم کے ساتھ ہے اس پچاس سال کی مدت میں دو سو سات کتابیں اب تک میرے قلم سے نکل چکی ہیں اور طبع بھی ہو چکی ہیں دو تین کتابیں غیر مطبوعہ بھی ہیں اصول کافی جلد دوم کے ترجمہ کو جلد ختم کرنے کے بعد میں چہاردہ معصومین علیہم السلام کی سوانح عمریوں کا سلسلہ "نور" میں شروع کر دیا ہے بحمد اللہ اس سلسلہ کی پہلی کتاب سیرت الرسول نور میں شائع

ہو چکی ہے نومبر ۱۹۶۷ء میں سیرت علی قسطاً قسطاً چھپ رہی ہے سوانح حیات کے بعد ہر کتاب میں حقائق و معارف اسلام کا بیان بھی شامل ہے اور آخر تک رہے گا سیرت الرسول کے ساتھ اسلام فطری دین ہے۔ حقیقت انسانیہ اور حیات بعد الموت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے "سیرت علی" میں قرآن اور اہل بیتؑ اور اہل بیت کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی اسی طرح آخر تک یہ سلسلہ چلے گا ہر سوانحعمری کا حجم کم از کم چار سو صفحہ ہوگا میں نے یہ ایک لمبا پروگرام اپنے سامنے رکھ لیا ہے موت قریب سے قریب تر ہوتی جارہی ہے ایسی صورت میں چودہ سوانحعمریوں کے مکمل ہونے کی کوئی صورت تو نظر نہیں آرہی مگر جس خالق برحق اور قادر مطلق نے اتنا کام مجھ سے لیا ہے اس رحمت واسعہ سے کیا بعید ہے کہ وہ یہ کام بھی اس ناچیز کے ہاتھوں سے پورا کرادے۔ اس پروگرام کے تحت انشاء اللہ العزیز ہمارے مذہب کے تمام حقائق ناظرین کے سامنے آجائیں گے۔ میں ارباب عقل و فہم اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ ملتجی ہوں کہ اگر اس سلسلہ میں کچھ غلطیاں نظر سے گزریں تو بجائے طعن و تشنیع سے میرا کلیجہ زخمی کرنے کے اس خیال کے پیش نظر درگزر فرمائیں کہ غلطیوں سے بشریت کا دامن پاک نہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

راقم الاثم
سید ظفر حسن نقوی الامروہی۔

بارگاہ باری میں عرض

اے قادر مطلق، اے معبود برحق تیری بارگاہ عز و جلال میں بصد عجز و نیاز یہ التجا کرتا ہوں کہ اگر یہ میری ناچیز دینی خدمات تیری نگاہ لطف و کرم قابل اجر قرار پا جائے تو اس کا ثواب میرے شفیق والدین کی روح کو عطا فرما دینا جن کی آغوش شفقت میں پرورش پا کر میں اس قابل ہوا کہ پچاس سال سے تیرے دین برحق کی تحریراً و تقریراً خدمت کرتا چلا آرہا ہوں یہ سب تیری توفیق اور تیرے ان نیک بندوں کی دعاؤں کا اثر جن کو تو نے میرا ماں باپ بنایا۔ محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے میں ان کی روح کو اپنی برکت و رحمت کے سائے میں لے لینا۔

میں ہوں تیرا گنہگار بندہ

سید ظفر حسن

خدمات کا تعارف

مجھے اس بات پر جتنا بھی فخر ہو کم ہے کہ خدا نے مجھے اپنے فضل و کرم سے ایک ایسے عالم کی فرزندی کا شرف بخشا جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ مذہب اور قوم کی خدمت میں گزارا اور میرے تمام بھائیوں کی یہ خواہش بھی کہ اصول کافی بھی اسی معیار سے طبع کرائی جائے جس معیار پر تفسیر القرآن ہے یہ چوتھی جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر قوم کے سامنے پیش کی جارہی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ کام کوئی آسان کام نہ تھا مگر میرے چھوٹے بھائی سید شبیہ الحسن صاحب بی سی آئی نے باوجود عظیم مشغولیت کے میری پوری طرح مدد کی۔ اس کے علاوہ میں عالی جناب شیخ اصغر صاحب پرنسپل جامعہ امامیہ کراچی اور عالی جناب مولانا یعقوب صاحب قبلہ و عالی جناب مولانا مشتاق حسین صاحب قبلہ شاہدی کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ ان حضرات نے جہاں کہیں کسی حدیث کا ترجمہ رہ گیا تھا میری مدد فرمائی۔

راقم

ڈاکٹر سید ندیم الحسن

مئی ۱۹۹۰ء

فہرست مضامین

ایک سو اٹھاسی واں باب

الحُبّ فی اللہ والبُغض فی اللہ

٭(بَابُ) ۱۸۸

٭(الْحُبّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْض فِي اللّٰهِ)٭

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى وَأَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، وَسَهْلُ بْنُ زِيَادٍ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطَى لِلّٰهِ فَهُوَ مِمَّنْ كَمَلَ إِيمَانُهُ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو خوشنودیٔ خدا کے لئے کسی سے محبت کرے یا بغض رکھے اور خوشنودیٔ خدا کے لئے کسی کو عطا کرے تو اس کا ایمان کامل ہے۔

۲ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : مِنْ أَوْثَقِ عُرَى الْإِيمَانِ أَنْ تُحِبَّ فِي اللّٰهِ وَتُبْغِضَ فِي اللّٰهِ وَتُعْطِيَ فِي اللّٰهِ ، وَتَمْنَعَ فِي اللّٰهِ[1]

۲۔ ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو ایمان کی رسّی کو مضبوط پکڑے ہو اس کو چاہیئے کہ محبت یا عداوت ، عطا یا منع جو کچھ ہو محض خوشنودیٔ خدا کے لئے ہو۔

۳ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِبْنِ النُّعْمَانِ الْأَحْوَلِ صَاحِبِ الطَّاقِ ، عَنْ سَلَّامِ ابْنِ الْمُسْتَنِيرِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : وَدُّ الْمُؤْمِنِ لِلْمُؤْمِنِ فِي اللّٰهِ مِنْ أَعْظَمِ شُعَبِ الْإِيمَانِ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ فِي اللّٰهِ وَأَبْغَضَ فِي اللّٰهِ وَأَعْطَى فِي اللّٰهِ وَمَنَعَ فِي اللّٰهِ فَهُوَ مِنْ أَصْفِيَاءِ اللّٰهِ .

۳۔ فرمایا رسولؐ اللہ نے مومن کا مومن کو خوشنودیٔ خدا کے لئے دوست رکھنا ایمان کی سب سے بڑی شاخ ہے آگاہ ہو جس نے خوشنودیٔ خدا کے لئے کسی سے محبت یا بغض رکھا یا عطا کیا یا منع کیا تو وہ شخص اصفیائے خدا میں سے ہے۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ،

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الْمُتَحَابِّينَ فِي اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ ، قَدْ أَضَاءَ نُورُ وُجُوهِهِمْ وَنُورُ أَجْسَادِهِمْ وَنُورُ مَنَابِرِهِمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى يُعْرَفُوا بِهِ ، فَيُقَالُ : هٰؤُلَاءِ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خوشنودیٔ خدا کے لئے ایک دوسرے کو دوست رکھنے والے کو قیامت کے روز نور کے منبروں پر ہونگے اور نور سے ان کے چہرے اور اجسام اور منبر ایسے چمک رہے ہوں گے کہ وہ اسی نور سے پہچانے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ وہی لوگ ہیں جو آپس میں ایک دوسرے سے قربۃً الی اللہ دوستی رکھتے تھے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْحُبِّ وَالْبُغْضِ ، أَمِنَ الْإِيمَانِ هُوَ ؟ فَقَالَ : وَهَلِ الْإِيمَانُ إِلَّا الْحُبُّ وَالْبُغْضُ ؟ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ : « حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ » .

۵۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا حُب اور بغض ایمان سے ہے فرمایا کیا ایمان حب و بغض کے علاوہ بھی کوئی چیز ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اس نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب قرار دیا ہے اور تمہارے دلوں میں اس کو زینت دی ہے اور کفر و فسوق و عصیان سے تم کو نفرت دلائی ہے یہی لوگ راشدین ہیں۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى - فِيمَا أَعْلَمُ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُدْرِكٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِأَصْحَابِهِ : أَيُّ عُرَى الْإِيمَانِ أَوْثَقُ ؟ فَقَالُوا : اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الصَّلَاةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ الزَّكَاةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الصِّيَامُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الْجِهَادُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لِكُلِّ مَا قُلْتُمْ فَضْلٌ وَلَيْسَ بِهِ وَلٰكِنْ أَوْثَقُ عُرَى الْإِيمَانِ : الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ وَتَوَالِي أَوْلِيَاءِ اللهِ وَالتَّبَرِّي مِنْ أَعْدَاءِ اللهِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا، ایمان کی کون سی رسی زیادہ مضبوط ہے انھوں نے کہا۔ رسولؐ اللہ ہی بہتر جانتے ہیں بعض نے کہا نماز، بعض نے کہا زکوٰۃ، بعض نے کہا روزہ، بعض نے کہا حج اور عمرہ، بعض نے کہا جہاد، رسولؐ اللہ نے فرمایا جو کچھ تم نے کہا یہ فضیلت ہے لیکن یہ سب سے زیادہ مضبوط رسی نہیں، سب سے زیادہ مضبوط رسی حب فی اللہ و بغض فی اللہ اور اولیائے خدا کو دوست رکھنا اور ان کے دشمنوں سے بغض رکھنا ہے۔

۷ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَبَلَةَ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ أَرْضٍ زَبَرْجَدَةٍ خَضْرَاءَ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ عَنْ يَمِينِهِ ـ وَكِلْتَايَدَيْهِ يَمِينٌ ـ وُجُوهُهُمْ أَشَدُّ بَيَاضاً وَأَضْوَءُ مِنَ الشَّمْسِ الطَّالِعَةِ ، يَغْبِطُهُمْ بِمَنْزِلَتِهِمْ كُلُّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ ، يَقُولُ النَّاسُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ فَيُقَالُ : هٰؤُلَاءِ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ .

۷ ـ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ۔ خوشنودی خدا کے لئے محبت کرنے والے روز قیامت زبرجد سبز کی زمین پر عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے اور دونوں ہاتھ ان کے داہنے ہاتھ کی طرح قوی ہوں گے ان کے چہرے سفید ہوں گے اور سورج سے زیادہ چمکدار ان کی منزلت پر ہر ملک مقرب اور ہر نبی مرسل رشک کرے گا ۔ لوگ پوچھیں گے یہ کون ہیں کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جو رضائے الٰہی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے ۔

۸ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : إِذَا جَمَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ قَامَ مُنَادٍ فَنَادَىٰ يُسْمِعُ النَّاسَ فَيَقُولُ : أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ ، قَالَ : فَيَقُومُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ : اذْهَبُوا إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، قَالَ : فَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُونَ : إِلَىٰ أَيْنَ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : فَأَيُّ ضَرْبٍ[1] أَنْتُمْ مِنَ النَّاسِ ؟ فَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ . قَالَ : فَيَقُولُونَ وَأَيَّ شَيْءٍ كَانَتْ أَعْمَالُكُمْ ؟ قَالُوا : كُنَّا نُحِبُّ فِي اللهِ وَنُبْغِضُ فِي اللهِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ .

۸ ـ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا جب روز قیامت اولین و آخرین جمع ہوں گے تو ایک منادی ندا کرے گا جس کو لوگ سنیں گے وہ کہے گا کہاں ہیں قربۃً الی اللہ محبت کرنے والے ۔ پس کچھ لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی ، ان سے کہا جائے گا جنت کی طرف بے حساب چلو ، ملائکہ پوچھیں گے کہاں جا رہے ہو وہ کہیں گے ۔ ہم قربۃً الی اللہ محبت کرنے والے ہیں وہ کہیں گے تمہارے اعمال کیا تھے انھوں نے کہا ۔ ہم خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت یا بغض رکھا کرتے تھے وہ کہیں گے کیا اچھا ہے اجر عمل کرنے والوں کا ۔

۹ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثٌ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ : عِلْمُهُ بِاللهِ وَمَنْ يُحِبُّ وَمَنْ يُبْغِضُ[2] .

۹ ـ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن کی تین علامتیں ہیں علم باللہ اور محبت و بغض فی اللہ ۔

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحِبُّكُمْ وَمَا يَعْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ فَيُدْخِلُهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِحُبِّكُمْ وَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُبْغِضُكُمْ وَمَا يَعْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ فَيُدْخِلُهُ اللهُ بِبُغْضِكُمُ النَّارَ.

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص تم سے محبت تو کرتا ہے بظاہر شیعہ ہونے کی حیثیت سے اور اس گناہ کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو تو خدا اس کو داخل جنت کرے گا اور ایک تم سے بہ سبب شیعہ ہونے کے عداوت رکھتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ تمہارا گناہ کیا ہے تو خدا اس کو داخل جہنم کرے گا

۱۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ الْعَرْزَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ فِيكَ خَيْراً فَانْظُرْ إِلَى قَلْبِكَ، فَإِنْ كَانَ يُحِبُّ أَهْلَ طَاعَةِ اللهِ وَيُبْغِضُ أَهْلَ مَعْصِيَتِهِ فَفِيكَ خَيْرٌ وَاللهُ يُحِبُّكَ وَإِنْ كَانَ يُبْغِضُ أَهْلَ طَاعَةِ اللهِ وَ يُحِبُّ أَهْلَ مَعْصِيَتِهِ فَلَيْسَ فِيكَ خَيْرٌ وَاللهُ يُبْغِضُكَ، وَالْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

۱۱۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے جب تم یہ جاننا چاہو کہ تم میں نیکی ہے تو اپنے دل پر غور کرو اگر وہ اللہ کے مطیع بندوں سے محبت کرتا ہے اور اہل معصیت سے بغض رکھتا ہے تو تم سمجھ لو کہ تم میں نیکی ہے اور اگر اہل طاعت سے بغض رکھتا ہے اور اہل معصیت سے محبت رکھتا ہے تو تم سمجھ لو تم میں نیکی نہیں اور اللہ تم سے دشمنی رکھتا ہے آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اسی کے ساتھ ہوتا ہے۔

۱۲ ۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْوَاسِطِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبَانٍ[۲]، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلاً أَحَبَّ رَجُلاً لِلّٰهِ لَأَثَابَهُ اللهُ عَلَى حُبِّهِ إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ الْمَحْبُوبُ فِي عِلْمِ اللهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلاً أَبْغَضَ رَجُلاً لِلّٰهِ لَأَثَابَهُ اللهُ عَلَى بُغْضِهِ إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ الْمُبْغَضُ فِي عِلْمِ اللهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۱۲۔ فرمایا امام محمد تقی علیہ السلام نے اگر کوئی شخص کسی سے قربۃً الی اللہ محبت کرے تو اللہ اس کو اس محبت کا ثواب عطا کرے گا اگرچہ اس کا محبوب علم الٰہی میں دوزخی ہو اور اگر کسی سے قربۃً الی اللہ بغض رکھے تو اللہ اس کو اس کا ثواب دے گا اگرچہ اس کا دشمن اہل جنت ہی سے ہو۔

۱۳ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ بَشِيرٍ الْكُنَاسِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَدْ يَكُونُ حُبٌّ فِي اللهِ وَرَسُولِهِ وَ حُبٌّ فِي الدُّنْيَا فَمَا كَانَ فِي اللهِ وَرَسُولِهِ فَثَوَابُهُ عَلَى اللهِ وَمَا كَانَ فِي الدُّنْيَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

۱۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حُبّ فی اللہ اور حُبّ رسولؐ کے ساتھ حبِ دنیا ہوتی ہے پس جہاں تک اور جب تک حب اللہ اور حب رسولؐ کا تعلق ہے خدا پر اس کا ثواب ہے اور جس کا تعلق حب دنیا سے ہے اس کا صلہ کچھ نہیں۔

١٤ ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ، فَأَفْضَلُهُمَا أَشَدُّهُمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ .

۱۴۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے جب دو مسلمان ملیں تو افضل ان میں وہ ہے جو محبت میں زیادہ ہو۔

١٥ ــ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ وَابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَاالْتَقَى مُؤْمِنَانِ قَطُّ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدَّهُمَا حُبّاً لِأَخِيهِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے جب دو مومن ملتے ہیں تو افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی سے محبت میں زیادہ ہو۔

١٦ ــ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِمْرَانَ السَّبِيعِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُلُّ مَنْ لَمْ يُحِبَّ عَلَى الدِّينِ وَلَمْ يُبْغِضْ عَلَى الدِّينِ فَلَادِينَ لَهُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی دین کی محبت میں کسی سے بغض یا محبت نہیں رکھتا اس کا دین ہی نہیں ہے۔

ایک سو نوائی واں باب
مذمت دنیا اور زہد فی الدنیا
(بَابُ) ۱۸۹
☆(ذَمِّ الدُّنْيَا وَالزُّهْدِ فِيهَا)☆

١ ــ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ

الْجَزَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا أَثْبَتَ اللهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَ أَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ وَبَصَّرَهُ عُيُوبَ الدُّنْيَا دَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَأَخْرَجَهُ مِنَ الدُّنْيَا سَالِماً إِلَى دَارِالسَّلَامِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے زہد فی الدنیا قلب انسان میں حکمت برقرار رکھتا ہے اور اس کی زبان کو گویا کرتا ہے اور عیوب دنیا اس کو نظر آجاتے ہیں اس کی بیماری بھی اور اس کا علاج بھی اور اسے دنیا سے جاتا ہے مع سلامت دار السلام کی طرف۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ، جَمِيعاً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: جُعِلَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي بَيْتٍ وَجُعِلَ مِفْتَاحُهُ الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَا يَجِدُ الرَّجُلُ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ فِي قَلْبِهِ حَتَّى لَا يُبَالِيَ مَنْ أَكَلَ الدُّنْيَا. ثُمَّ قَالَ: أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: حَرَامٌ عَلَى قُلُوبِكُمْ أَنْ تَعْرِفَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى تَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے خیر سب کی سب ایک گھر میں ہے جس کی کنجی زہد فی الدنیا ہے پھر فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایمان کی حلاوت اپنے قلب میں نہ پائے گا جب تک غذائے دنیا سے بے پروا نہ ہو اور حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا جب تک دنیا سے بے رغبت نہ ہوں دلوں پر حرام ہے کہ وہ حلاوت ایمان کو پائیں۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِنَّ مِنْ أَعْوَنِ الْأَخْلَاقِ عَلَى الدِّينِ الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا.

۳۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے دین میں سب سے زیادہ مددگار اخلاق میں زہد فی الدنیا ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام عَنِ الزُّهْدِ فَقَالَ: عَشَرَةُ أَشْيَاءَ، فَأَعْلَى دَرَجَةِ الزُّهْدِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ وَ أَعْلَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ أَدْنَى دَرَجَةِ الرِّضَا. أَلَا وَ إِنَّ الزُّهْدَ فِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ».

۴۔ ایک شخص نے حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے پوچھا زہد کے متعلق، فرمایا دس چیزیں ہیں ان میں ایک زہد ہے پس زہد کا اعلیٰ درجہ ورع کا ادنیٰ درجہ ہے اور ورع کا اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے اور یقین کا اعلیٰ درجہ رضا کا ادنیٰ درجہ ہے زہد کی تعریف کتاب خدا میں یہ ہے جو فوت ہو جائے اس پر افسوس نہ کرو جو مل جائے اس پر خوش نہ ہو۔

٥ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام وَهُوَ يَقُولُ: كُلُّ قَلْبٍ فِيهِ شَكٌّ أَوْشِرْكٌ فَهُوَسَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَرَادُوابِالزُّهْدِفِي الدُّنْيَالِتَفْرَغَ قُلُوبُهُمْ لِلْآخِرَةِ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر دل جس میں شک و شرک ہو وہ ساقط الاعتبار ہے انبیاء و اوصیاء نے دنیا سے بے رغبتی اس لئے رکھی تاکہ آخرت کے لئے ان کے دل محبت دنیا سے خالی ہو جائیں

٦ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّ عَلَامَةَ الرَّاغِبِ فِي ثَوَابِ الْآخِرَةِ زُهْدُهُ فِي عَاجِلِ زَهْرَةِ الدُّنْيَا ، أَمَا إِنَّ زُهْدَ الزَّاهِدِ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا لَا يَنْقُصُهُ مِمَّا قَسَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيهَا وَإِنْ زَهِدَ ؛ وَإِنَّ حِرْصَ الْحَرِيصِ عَلَىٰ عَاجِلِ زَهْرَةِ [الْحَيَاةِ] الدُّنْيَا لَا يَزِيدُهُ فِيهَا وَ إِنْ حَرَصَ ، فَالْمَغْبُونُ مَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْآخِرَةِ .

۶۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص ثواب آخرت کی طرف رغبت رکھتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ وہ دنیا کی چند روزہ لذات کو ترک کرتا ہے جو شخص دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے تو وہ تقسیم الٰہی کی رو سے نقصان میں نہیں رہتا کیونکہ دنیا کے فائدے سے زیادہ اسے آخرت کا ثواب مل جاتا ہے لذات دنیا کے حریص کو حرص کرنے سے کچھ زیادہ نہیں مل جاتا۔ تو وہ ثواب آخرت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا أَعْجَبَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِيهَا جَائِعاً خَائِفاً.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہ کو دنیا سے کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہیں آئی کہ وہ بھوکے رہیں اور خدا سے ڈرتے رہیں۔

٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ ابْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وَهُوَ مَحْزُونٌ

فَأَتَاهُ مَلَكٌ وَمَعَهُ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ هٰذِهِ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ يَقُولُ لَكَ رَبُّكَ: افْتَحْ وَخُذْ مِنْهَا مَا شِئْتَ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَنْقُصَ شَيْئاً عِنْدِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ[۲] ، فَقَالَ الْمَلَكُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيّاً لَقَدْ سَمِعْتُ هٰذَا الْكَلَامَ مِنْ مَلَكٍ يَقُولُهُ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ ، حِينَ أُعْطِيتُ الْمَفَاتِيحَ .

۸- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک روز رسولِ خدا صلعم محزون ومغموم برآمد ہوئے ان کے پاس فرشتہ آیا اور اپنے ساتھ خزائن ارض کی کنجیاں لایا کہنے لگا۔ اے محمدؐ یہ خزائن ارض کی کنجیاں ہیں خدا فرماتا ہے کہ قفل کھولو اور جتنا چاہو لے لو، تمہارا ثوابِ آخرت میرے نزدیک کم نہ ہوگا حضرت نے فرمایا۔ دنیا گھر ہے اس کے لئے جس کے لئے دوسرا گھر نہ ہو۔ یہاں جمع وہ کرے گا جس کی عقل نہ ہو۔ فرشتہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا کہ یہی کلام میں نے آسمان چہارم پر اس فرشتہ سے سنا تھا جس نے مجھے یہ کنجیاں دی تھیں۔

٩ ــ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِجَدْيٍ أَسَكَّ[۴] مُلْقىً عَلَىٰ مَزْبَلَةٍ مَيِّتاً ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ : كَمْ يُسَاوِي هٰذَا؟ فَقَالُوا: لَعَلَّهُ لَوْ كَانَ حَيّاً لَمْ يُسَاوِ دِرْهَماً ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذَا الْجَدْيِ عَلَىٰ أَهْلِهِ.

٩- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم گزرے ایک ایسے مردہ بکری کے بچہ کی طرف سے جس کے کان کٹے ہوئے تھے اور وہ مزبلہ پر پڑا ہوا تھا اپنے اصحاب سے فرمایا اس کی کیا قیمت ہوگی انھوں نے کہا اگر یہ زندہ ہوتا تو ایک درہم اس کی قیمت نہ ہوتی اور اب تو قیمت کا کوئی سوال ہی نہیں، حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم یہ دنیا خدا کے نزدیک اہلِ دنیا کے لئے اس سے زیادہ ذلیل ہے۔

١٠ ــ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْراً زَهَّدَهُ فِي الدُّنْيَا وَفَقَّهَهُ فِي الدِّينِ وَبَصَّرَهُ عُيُوبَهَا وَمَنْ أُوتِيَهُنَّ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؛ وَقَالَ : لَمْ يَطْلُبْ أَحَدٌ الْحَقَّ بِبَابٍ أَفْضَلَ مِنَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ ضِدٌّ لِمَا طَلَبَ أَعْدَاءُ الْحَقِّ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مِمَّاذَا؟ قَالَ: مِنَ الرَّغْبَةِ فِيهَا. وَقَالَ: أَلَا مِنْ صَبَّارٍ كَرِيمٍ ؛ فَإِنَّمَا هِيَ أَيَّامٌ قَلَائِلُ؛ أَلَا إِنَّهُ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ أَنْ تَجِدُوا طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّىٰ تَزْهَدُوا فِي الدُّنْيَا .

قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا تَخَلَّى الْمُؤْمِنُ مِنَ الدُّنْيَا سَمَا[1] وَ وَجَدَ حَلَاوَةَ حُبِّ اللهِ وَكَانَ عِنْدَأَهْلِ الدُّنْيَا كَأَنَّهُ قَدْ خُولِطَ[2] وَإِنَّمَا خَالَطَ الْقَوْمَ حَلَاوَةَ حُبِّ اللهِ فَلَمْ يَشْتَغِلُوا بِغَيْرِهِ .

قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الْقَلْبَ إِذَاصَفَاضَاقَتْ بِهِ الْأَرْضُ حَتَّى يَسْمُوَ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب خدا کسی بندے کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دنیا سے بے رغبت کر دیتا ہے اور علم دین کا عالم بناتا ہے اور دنیا کے عیب اس کی نظر میں ظاہر کر دیتا ہے اور جس کو یہ چیزیں مل جاتی ہیں تو اس کو دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی مل گئی اور یہ بھی فرمایا زہد سے بہتر کسی نے حق کو اور کسی دروازہ سے نہیں پایا اور اعدا حق کے لیے ضد ہے اس چیز کی جو انھوں نے طلب کی۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں فرمایا اس لئے کہ دنیا کی طرف ان کو رغبت ہے پھر فرمایا کہ جو لوگ بڑا صبر کرنے والے اور کریم الطبع ہیں وہ دنیا کی طرف رغبت نہیں کرتے کیوں کہ یہ تو چند روزہ ہے جب تک تم دنیا سے بے رغبت نہ ہوگے تو لذت ایمان تمہارے لئے حرام ہوگی اور حضرت نے یہ بھی فرمایا۔ جب مومن نے اپنے دل کو محبت دنیا سے خالی کر لیا تو وہ بلند مرتبہ ہوا اور محبت خدا کی لذت اسے حاصل ہوئی اور اہل دنیا اسے مخبوط الحواس سمجھنے لگے اور لوگ حلاوت حب اللہ کو خبط جانتے ہوئے اس خیال کو چھوڑتے نہیں اور حضرت نے فرمایا۔ جب کسی دل میں صفائی پیدا ہوتی ہے تو دنیا اس پر تنگ ہو جاتی ہے اور اس کا تعلق بہشت سے ہو جاتا ہے جو آسمان میں ہے

١١ ـ عَلِيٌّ ؛ [عَنْ أَبِيهِ] ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ؛ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ ؛ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ ؛ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَاللهِ عَزَّ وَ جَلَّ ؟ فَقَالَ : مَامِنْ عَمَلٍ بَعْدَ مَعْرِفَةِ اللهِ جَلَّ وَ عَزَّ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ أَفْضَلَ مِنْ بُغْضِ الدُّنْيَا ، وَ إِنَّ لِذَلِكَ لَشُعَباً كَثِيرَةً وَ لِلْمَعَاصِي شُعَباً فَأَوَّلُ مَاعُصِيَ اللهُ بِهِ الْكِبْرُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ إِبْلِيسَ حِينَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ، وَالْحِرْصُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ آدَمَ وَحَوَّاءَ[3] حِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا : « كُلَامِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ »[4] فَأَخَذَا مَالَاحَاجَةَ بِهِمَا إِلَيْهِ فَدَخَلَ ذَلِكَ[5] عَلَى ذُرِّيَّتِهِمَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَذَلِكَ أَنَّ أَكْثَرَ مَايَطْلُبُ ابْنُ آدَمَ مَالَاحَاجَةَ بِهِ إِلَيْهِ ، ثُمَّ الْحَسَدُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ ابْنِ آدَمَ حَيْثُ حَسَدَ أَخَاهُ فَقَتَلَهُ ، فَتَشَعَّبَ مِنْ ذَلِكَ حُبُّ النِّسَاءِ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَحُبُّ الرِّئَاسَةِ وَحُبُّ الرَّاحَةِ وَحُبُّ الْكَلَامِ وَحُبُّ الْعُلُوِّ وَالثَّرْوَةِ ، فَصِرْنَ سَبْعَ خِصَالٍ ، فَاجْتَمَعْنَ كُلُّهُنَّ فِي حُبِّ الدُّنْيَا ، فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ بَعْدَ مَعْرِفَةِ ذَلِكَ : حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ ، وَالدُّنْيَا دُنْيَاآنِ : دُنْيَابَلَاغٍ[6] وَدُنْيَا مَلْعُونَةٌ .

۱۱۔ حضرت علی بن الحسینؑ سے سوال کیا گیا۔ عند اللہ کون سا عمل زیادہ افضل ہے فرمایا اللہ اور رسولؐ کی معرفت

کے بعد بغض دنیا سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں اور اس کی بہت سی شاخیں ہیں اور معاصی کی بھی شاخیں ہیں پس سب سے پہلی چیز خدا کی نافرمانی تکبر ہے یہ معصیت ابلیس ہے اس نے انکار کیا۔ اس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہوگیا اور حرص وہ معصیت (ترکِ اولیٰ) آدم و حوا ہے اللہ نے ان سے کہا تھا جو چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ اپنا نقصان کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ پس انھوں نے اس چیز کو لے لیا جس کی انھیں ضرورت نہ تھی لہذا یہ چیز روز قیامت تک ان کی اولاد میں داخل ہوگئی اور اولادِ آدم اکثر اس چیز کو طلب کرے گی جس کی اسے ضرورت نہ ہو پھر حسد کہ جو آدم کے بیٹے میں پایا گیا اس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا اسی کی شاخیں عورتوں کی محبت دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، راحت و کلام و بلندی، مرتبہ اور دولت کی محبت ہے یہ سات عادتیں ہیں یہ سب محبت دنیا میں جمع ہوگئی ہیں انبیاء اور علماء نے ان امور کو جانتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے دنیا بے ثبات ہے اس کی دو قسمیں ہیں خدا تک پہنچانے والی بھی ہے اور ملعونہ بھی ہے۔

١٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا إِضْرَاراً بِالآخِرَةِ وَفِي طَلَبِ الآخِرَةِ إِضْرَاراً بِالدُّنْيَا ، فَأَضِرُّوا بِالدُّنْيَا فَإِنَّهَا أَوْلَى بِالإِضْرَارِ .

۱۲۔ فرمایا رسولِ خدا نے طلبِ دنیا میں نقصان آخرت ہے اور طلبِ آخرت میں نقصان دنیا ہے اور دنیا کا نقصان آخرت کے نقصان سے بہتر ہے۔

١٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : حَدِّثْنِي بِمَا أَنْتَفِعُ بِهِ فَقَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ أَكْثِرْ ذِكْرَ الْمَوْتِ ، فَإِنَّهُ لَمْ يُكْثِرْ إِنْسَانٌ ذِكْرَ الْمَوْتِ إِلَّا زَهِدَ فِي الدُّنْيَا .

۱۳۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جو میرے لئے نفع بخش ہو۔ فرمایا۔ اے ابو عبیدہ موت کا ذکر زیادہ کیا کرو جو موت کا ذکر زیادہ کرتا ہے وہ دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے۔

١٤ - عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ دَاوُدَ الْأَبْزَارِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَلَكٌ يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ : ابْنَ آدَمَ لِدْ لِلْمَوْتِ وَاجْمَعْ لِلْفَنَاءِ وَابْنِ لِلْخَرَابِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک فرشتہ ہر روز ندا کرتا ہے اے ابن آدم پیدا ہو موت کے لئے جمع کر فنا کے لئے گھر بنا بربادی کے لئے۔

١٥ - عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا : إِنَّ الدُّنْيَا قَدِ ارْتَحَلَتْ مُدْبِرَةً، وَ إِنَّ الْآخِرَةَ قَدِ ارْتَحَلَتْ مُقْبِلَةً ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ ، فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ ، وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا ، [أَلَا] وَ كُونُوا مِنَ الزَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا الرَّاغِبِينَ فِي الْآخِرَةِ .

أَلَا إِنَّ الزَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا اتَّخَذُوا الْأَرْضَ بِسَاطاً، وَالتُّرَابَ فِرَاشاً ، وَالْمَاءَ طِيباً، وَقَرَضُوا مِنَ الدُّنْيَا تَقْرِيضاً .

أَلَا وَمَنِ اشْتَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ ، وَمَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ رَجَعَ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ وَ مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ .

أَلَا إِنَّ لِلّٰهِ عِبَاداً كَمَنْ رَأَى أَهْلَ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ مُخَلَّدِينَ ، وَ كَمَنْ رَأَى أَهْلَ النَّارِ فِي النَّارِ مُعَذَّبِينَ ، شُرُورُهُمْ مَأْمُونَةٌ ، وَقُلُوبُهُمْ مَحْزُونَةٌ ، أَنْفُسُهُمْ عَفِيفَةٌ ، وَحَوَائِجُهُمْ خَفِيفَةٌ ، صَبَرُوا أَيَّاماً قَلِيلَةً ، فَصَارُوا بِعُقْبَى رَاحَةٍ طَوِيلَةٍ ، أَمَّا اللَّيْلُ فَصَافُّونَ أَقْدَامَهُمْ تَجْرِي دُمُوعُهُمْ عَلَى خُدُودِهِمْ وَهُمْ يَجْأَرُونَ إِلَى رَبِّهِمْ ، يَسْعَوْنَ فِي فَكَاكِ رِقَابِهِمْ ، وَ أَمَّا النَّهَارُ فَحُلَمَاءُ ، عُلَمَاءُ ، بَرَرَةٌ ، أَتْقِيَاءُ كَأَنَّهُمُ الْقِدَاحُ قَدْ بَرَاهُمُ الْخَوْفُ مِنَ الْعِبَادَةِ ، يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ النَّاظِرُ فَيَقُولُ : مَرْضَى - وَ مَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرَضٍ - أَمْ خُولِطُوا فَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ ؛ مِنْ ذِكْرِ النَّارِ وَمَا فِيهَا .

۱۵ فرمایا امام علی بن الحسین علیہ السلام نے دنیا پیچھے کی طرف جا رہی ہے اور آخرت آگے کی طرف آ رہی ہے اور ان دونوں کے لئے بیٹے ہیں پس تم آخرت کے بیٹے بنو اور ابنائے دنیا میں سے نہ بنو اور تم دنیا کے ترک کرنے والے اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والے بن جاؤ۔ جو لوگ ترک دنیا کرتے ہیں وہ زمین کو اپنا بستر اور خاک کو اپنا فرش بناتے ہیں اور پانی کو لذیذ مشروبات جانتے ہیں اور اسبابِ دنیا سے پورا پورا قطع تعلق کرتے ہیں آگاہ ہو کہ جو جنت کا مشتاق ہوا اس نے خواہشات دنیا کو ترک کیا اور جو آتش جہنم سے ڈرا اس نے محرمات سے روگردانی کی اور زہد اختیار کیا مصائب دنیا اس کی نظر میں ہیچ ہو گئے آگاہ ہو خدا کے بندے ایسے بھی ہیں جو گویا اہلِ جنت کو جنت میں دائمی زندگی بسر کرتے دیکھ رہے ہیں اور دوزخ میں اہلِ دوزخ کو معذب ہوتے دیکھ رہے ہیں ان کے شر سے لوگ محفوظ رہتے ہیں ان کے قلوب محزون اور ان کے نفوس پاک اور ان کی حاجتیں مختصر ہوتی ہیں انھوں نے دنیا میں چند دن صبر سے کام لیا۔ عقبیٰ میں انھیں راحتِ طویل مل گئی وہ نماز کے قیام میں قدم ملا کر کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے رب کے سامنے تضرع و زاری کرتے ہیں قرضداروں کے قرض ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دن میں وہ حلیم و عالم اور نیک و متقی نظر آتے ہیں تیروں کی طرح ان کے بدن لاغر ہوتے ہیں عبادات میں خوفِ خدا ان پر غالب ہوتا ہے لوگ انھیں دیکھ کر گمان کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں۔ حالانکہ وہ بیمار نہیں ہوتے تو کیا وہ فسادِ عقل رکھتے ہیں۔ اس قوم کو ایک امرِ عظیم نے مغالطہ میں

میں ڈالا ہے وہ یہ ہے کہ ان کا یہ حال ذکر جہنم اور اس کی تکالیف یاد کر کے ہے یعنی نہ ان کو کوئی دماغی عارضہ ہے جیسے جنون اور نہ کوئی جسمانی آزار ہے جیسا کہ لوگ ان کے متعلق خیال کرتے ہیں۔

١٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْمُؤْمِنِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ: يَا جَابِرُ وَاللهِ إِنِّي لَمَحْزُونٌ، وَإِنِّي لَمَشْغُولُ الْقَلْبِ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا شُغْلُكَ وَمَا حُزْنُ قَلْبِكَ ؟ فَقَالَ يَا جَابِرُ إِنَّهُ مَنْ دَخَلَ قَلْبَهُ صَافِي خَالِصِ دِينِ اللهِ شَغَلَ قَلْبَهُ عَمَّا سِوَاهُ ؛ يَا جَابِرُ مَا الدُّنْيَا وَمَا عَسىٰ أَنْ تَكُونَ الدُّنْيَا؟ هَلْ هِيَ إِلَّا طَعَامٌ أَكَلْتَهُ أَوْ ثَوْبٌ لَبِسْتَهُ أَوِ امْرَأَةٌ أَصَبْتَهَا؟!

يَا جَابِرُ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَمْ يَطْمَئِنُّوا إِلَى الدُّنْيَا بِبَقَائِهِمْ فِيهَا وَلَمْ يَأْمَنُوا قُدُومَهُمُ الْآخِرَةَ؛ يَا جَابِرُ الْآخِرَةُ دَارُ قَرَارٍ ، وَالدُّنْيَا دَارُ فَنَاءٍ وَزَوَالٍ وَلٰكِنْ أَهْلَ الدُّنْيَا أَهْلُ غَفْلَةٍ وَكَأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ هُمُ الْفُقَهَاءُ أَهْلُ فِكْرَةٍ وَعِبْرَةٍ ، لَمْ يُصِمَّهُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ جَلَّ اسْمُهُ مَا سَمِعُوا بِآذَانِهِمْ ، وَلَمْ يُعْمِهِمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ مَا رَأَوْا مِنَ الزِّينَةِ بِأَعْيُنِهِمْ فَفَازُوا بِثَوَابِ الْآخِرَةِ ، كَمَا فَازُوا بِذٰلِكَ الْعِلْمِ .

وَاعْلَمْ يَا جَابِرُ أَنَّ أَهْلَ التَّقْوىٰ أَيْسَرُ أَهْلِ الدُّنْيَا مَؤُونَةً وَأَكْثَرُهُمْ لَكَ مَعُونَةً، تَذْكُرُ فَيُعِينُونَكَ وَإِنْ نَسِيتَ ذَكَّرُوكَ ، قَوَّالُونَ بِأَمْرِ اللهِ قَوَّامُونَ عَلىٰ أَمْرِ اللهِ، قَطَعُوا مَحَبَّتَهُمْ بِمَحَبَّةِ رَبِّهِمْ وَوَحَشُوا الدُّنْيَا لِطَاعَةِ مَلِيكِهِمْ وَنَظَرُوا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلىٰ مَحَبَّتِهِ بِقُلُوبِهِمْ وَعَلِمُوا أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْمَنْظُورُ إِلَيْهِ ، لِعَظِيمِ شَأْنِهِ ، فَأَنْزِلِ الدُّنْيَا كَمَنْزِلٍ نَزَلْتَهُ ثُمَّ ارْتَحَلْتَ عَنْهُ ، أَوْ كَمَالٍ وَجَدْتَهُ فِي مَنَامِكَ فَاسْتَيْقَظْتَ وَلَيْسَ مَعَكَ مِنْهُ شَيْءٌ إِنِّي [إِنَّمَا] ضَرَبْتُ لَكَ هٰذَا مَثَلاً ، لِأَنَّهَا عِنْدَ أَهْلِ اللُّبِّ وَالْعِلْمِ بِاللهِ كَفَيْءِ الظِّلَالِ؛ يَا جَابِرُ فَاحْفَظْ مَا اسْتَرْعَاكَ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ مِنْ دِينِهِ وَحِكْمَتِهِ وَلَا تَسْأَلَنَّ عَمَّا لَكَ عِنْدَهُ إِلَّا مَا لَهُ عِنْدَ نَفْسِكَ ، فَإِنْ تَكُنِ الدُّنْيَا عَلىٰ غَيْرِ مَا وَصَفْتُ لَكَ فَتَحَوَّلْ إِلىٰ دَارِ الْمُسْتَعْتَبِ ، فَلَعَمْرِي لَرُبَّ حَرِيصٍ عَلىٰ أَمْرٍ قَدْ شَقِيَ بِهِ حِينَ أَتَاهُ وَلَرُبَّ كَارِهٍ لِأَمْرٍ قَدْ سَعِدَ بِهِ حِينَ أَتَاهُ ، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلِيُمَحِّصَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ»

۱۶۔ جابرؓ سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اے جابر میں محزون ہوں اور میرا دل فکرمند ہے۔ میں نے کہا میں آپ کے فدا ہوں کس چیز نے آپ کے دل کو محزون کیا۔ فرمایا۔ اے جابر جس کے دل میں اللہ کے دین کی صاف اور خالص محبت ہو اس کا دل ماسوا کی طرف مشغول نہیں ہوتا۔ اے جابر دنیا ہے کیا یہی نا کہ کچھ کھانا کھالیا اور کچھ لباس پہن لیا اور عورت سے محبت کر لی۔ اے جابر بندۂ مومن تو دنیا میں بقا کے لئے مطمئن نہیں ہوتا اور نہ آخرت میں جانے سے بے خوف ہوتا ہے۔ اے جابر آخرت دار قرار ہے اور دنیا فنا کا گھر ہے اور زوال کی جگہ، لیکن اہل دنیا غفلت میں

پڑے ہوتے ہیں۔ مومنین فقہا و اہلِ فکر و عبرت ہیں۔ ان کو ذکر خدا سے باز نہیں رکھتا۔ وہ امر جسے وہ اپنے کانوں سے سنتے ہیں (اور باب ضلالت کا بیان) اور نہیں روکتی ہے ذکر خدا سے لوگوں کی وہ زیب و زینت جسے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں وہ ثواب آخرت حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں جس طرح وہ اپنے علم کی بدولت کامیاب ہوتے ہیں۔ اے جابر جو لوگ اہلِ تقویٰ ہیں وہ بہ نسبت اہلِ دنیا کے بہت کم سامان زندگی رکھتے ہیں اور تمہاری مدد سب سے زیادہ کرنے والے ہوتے ہیں تم ان سے اپنی ضرورت بیان کرو تو وہ تمہاری مدد کریں گے اور اگر تم بھول جاؤ تو وہ یاد دلائیں گے وہ امر خدا کے سب سے زیادہ بیان کرنے والے ہیں اور امر خدا کے سب سے زیادہ قائم کرنے والے ہیں انھوں نے خدا کی محبت کی وجہ سے دنیا کی محبت کو قطع کر دیا اور اپنے مالک کی اطاعت کی بنا پر ان کو دنیا کے معاملات سے وحشت ہوتی ہے اور خدا کی عظمت شان کے لحاظ سے ان کی دوستی ان کے لئے منظور نظر ہوتی ہے دنیا ان کے نزدیک ایک سرائے کی مانند ہے جس میں کوئی آئے اور چلا جائے یا اس مال کی طرح ہے جسے خواب میں کوئی پائے اور جاگنے پر اس کے پاس کچھ نہ ہو یہ مثال میں نے تم سے اس لئے بیان کی ہے کہ تم سمجھ لو کہ اہلِ علم و عقل کے نزدیک دنیا سایہ کی مثل ہے اے جابر اللہ نے جو رعایت تمہارے ساتھ کی ہے اس کی حفاظت کرو اس کے دین و حکمت کے متعلق یہ سوال مت کرو کہ خدا کے نزدیک تمہارا مرتبہ کیا ہے۔ اتنا ہی ہوگا جتنی تمہارے دل میں اس کے احکام کی عزت ہوگی جو میں نے دنیا کے متعلق تم سے بیان کیا اگر اس کے علاوہ کوئی اور تخیل تمہارے دل میں ہے تو خدا سے عذر خواہی کی طرف لوٹو، قسم اپنی عمر کی۔ اکثر حریص کسی امر کی طرف ایسے ہیں کہ جب وہ چیز ان کو ملتی ہے تو ان کے لئے باعثِ شقاوت ہوتی ہے اور بہت سے ایسے ہیں کہ جس چیز سے کراہت کرتے ہیں جب وہ ان کے پاس آتی ہے تو ان کے لئے باعث سعادت بن جاتی ہے اسی کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ مومنوں کو گناہوں سے الگ کر دیتا ہے اور کافروں کے لئے ثواب آخرت کو برطرف کر دیتا ہے یعنی مشرکوں کے مومنوں پر غالب آنے سے مومنوں کا اجر بڑھ جاتا ہے اور مشرکوں کے لیے آخرت میں کوئی اجر باقی نہیں رہتا۔

۱۷۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُوذَرٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ: جَزَى اللَّهُ الدُّنْيَا عَنِّي مَذَمَّةً بَعْدَ رَغِيفَيْنِ مِنَ الشَّعِيرِ أَتَغَدَّى بِأَحَدِهِمَا وَأَتَعَشَّى بِالْآخَرِ وَبَعْدَ شَمْلَتَيِ الصُّوفِ أَتَّزِرُ بِإِحْدَاهُمَا وَأَتَرَدَّى بِالْأُخْرَى.

۱۷۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوذرؓ نے کہا خدا مجھے جزا دے جب میں اس دنیا کی مذمت کرتا ہوں دو جو کی روٹیوں کے بعد جن میں سے ایک صبح کو کھاتا ہوں اور ایک شام کو اور دو اونی پوششوں کے بعد جن میں سے ایک کو لنگ بناتا ہوں دوسری کو چادر۔

۱۸۔ وَعَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْمُثَنَّى، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُوذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: يَا مُبْتَغِيَ الْعِلْمِ كَأَنَّ شَيْئاً مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ شَيْئاً إِلَّا مَا يَنْفَعُ

خَيْرُهُ وَيَضُرُّ شَرُّهُ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللهُ ؛ يَا مُبْتَغِيَ الْعِلْمِ لَا يَشْغَلْكَ أَهْلٌ وَلَا مَالٌ عَنْ نَفْسِكَ ، أَنْتَ يَوْمَ تُفَارِقُهُمْ كَضَيْفٍ بِتَّ فِيهِمْ ثُمَّ غَدَوْتَ عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ ، وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ كَمَنْزِلٍ تَحَوَّلْتَ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ وَمَا بَيْنَ الْمَوْتِ وَالْبَعْثِ إِلَّا كَنَوْمَةٍ نِمْتَهَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْتَ مِنْهَا ؛ يَا مُبْتَغِيَ الْعِلْمِ قَدِّمْ لِمَقَامِكَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَإِنَّكَ مُثَابٌ بِعَمَلِكَ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ يَا مُبْتَغِيَ الْعِلْمِ .

۱۸۔ ابوذر راوی ہیں کہ عبداللہ نے ایک خطبہ میں فرمایا ایک طالب علم کے لیے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ اس کا خیر نفع نہ دے اور شر نقصان نہ پہنچائے مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ اے علم کے طلبگار کہیں اہل و عیال اور مال تجھے اپنے نفس سے غافل نہ کر دے۔ ایک دن تیرا ان سے جدا ہونا لازم ہے تو دنیا میں ان کے درمیان ایک مہمان جیسا ہے جو کہیں صبح کرے کہیں شام، دنیا ایک منزل ہے جس سے دوسری منزل کی طرف جانا ہے موت اور بعث کے درمیان اتنا ہی وقت ہے جیسے کوئی سو کر جاگ اٹھے۔ اے طلبگارِ علم آگے بڑھو ان مقامات کی طرف جو اللہ کے سامنے ہیں تجھے اپنے عمل کا اچھا بدلہ ملے گا جیسا تو نے کیا ہے اس کا بدلہ ویسا ہی اے طلب گار علم تجھے ملے گا۔

۱۹ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ ابْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَالِي وَلِلدُّنْيَا إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُهَا كَمَثَلِ الرَّاكِبِ رُفِعَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَقَالَ تَحْتَهَا ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا .

۱۹۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ مجھے دنیا سے کیا سروکار میری اور اس کی مثال ایک سوار کی سی ہے جسے گرم دن میں ایک درخت مل جائے اور وہ اس کے نیچے قیلولہ کرے۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد اسے چھوڑ دے۔

۲۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقْبَةَ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَثَلُ الْحَرِيصِ عَلَى الدُّنْيَا كَمَثَلِ دُودَةِ الْقَزِّ ، كُلَّمَا ازْدَادَتْ عَلَى نَفْسِهَا لَفّاً كَانَ أَبْعَدَ لَهَا مِنَ الْخُرُوجِ حَتَّى تَمُوتَ غَمّاً . قَالَ : وَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : كَانَ فِيمَا وَعَظَ بِهِ لُقْمَانُ ابْنَهُ : يَا بُنَيَّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا قَبْلَكَ لِأَوْلَادِهِمْ فَلَمْ يَبْقَ مَا جَمَعُوا وَلَمْ يَبْقَ مَنْ جَمَعُوا لَهُ وَإِنَّمَا أَنْتَ عَبْدٌ مُسْتَأْجَرٌ قَدْ أُمِرْتَ بِعَمَلٍ وَوُعِدْتَ عَلَيْهِ أَجْراً فَأَوْفِ عَمَلَكَ وَاسْتَوْفِ أَجْرَكَ وَلَا تَكُنْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ شَاةٍ وَقَعَتْ فِي زَرْعٍ أَخْضَرَ فَأَكَلَتْ حَتَّى سَمِنَتْ فَكَانَ حَتْفُهَا عِنْدَ سِمَنِهَا وَلَكِنِ اجْعَلِ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ قَنْطَرَةٍ عَلَى نَهَرٍ جُزْتَ عَلَيْهَا وَتَرَكْتَهَا وَلَمْ تَرْجِعْ إِلَيْهَا آخِرَ الدَّهْرِ . أَخْرِبْهَا وَلَا تَعْمُرْهَا ، فَإِنَّكَ لَمْ تُؤْمَرْ بِعِمَارَتِهَا .

وَاعْلَمْ أَنَّكَ سَتُسْأَلُ غَداً إِذَا وَقَفْتَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ أَرْبَعٍ : شَبَابِكَ فِيمَا أَبْلَيْتَهُ ؟

وَعُمْرِكَ فِيمَا أَفْنَيْتَهُ؟ وَمَالِكَ مِمَّا اكْتَسَبْتَهُ؟ وَفِيمَا أَنْفَقْتَهُ؟ فَتَأَهَّبْ لِذَلِكَ وَأَعِدَّ لَهُ جَوَاباً؛ وَلَا تَأْسَ عَلَى مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا، فَإِنَّ قَلِيلَ الدُّنْيَا لَا يَدُومُ بَقَاؤُهُ وَكَثِيرُهَا لَا يُؤْمَنُ بَلَاؤُهُ، فَخُذْ حِذْرَكَ وَجِدَّ فِي أَمْرِكَ، وَاكْشِفِ الْغِطَاءَ عَنْ وَجْهِكَ وَتَعَرَّضْ لِمَعْرُوفِ رَبِّكَ وَجَدِّدِ التَّوْبَةَ فِي قَلْبِكَ وَاكْمُشْ فِي فَرَاغِكَ قَبْلَ أَنْ يُقْصَدَ قَصْدُكَ وَيُقْضَى قَضَاؤُكَ وَيُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَا تُرِيدُ.

۲۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حرصِ دنیا کی مثال ریشم کے کیڑے جیسی ہے جس قدر اپنے اوپر زیادہ تنتا جاتا ہے اتنا ہی اس میں پھنستا جاتا ہے اور پھر اس کے لئے نکلنا ممکن نہیں ہوتا اور وہ اسی میں مر کر رہ جاتا ہے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو ایک نصیحت یہ بھی کی تھی کہ بیٹا تجھ سے پہلے بھی لوگوں نے اپنی اولاد کے لئے جمع کیا۔ لیکن جو جمع کیا تھا وہ باقی نہ رہا۔ تمہاری مثال اس مزدور کی سی ہے جسے کسی کام پر لگایا گیا اور اس سے مزدوری کا وعدہ کیا گیا ہو، پس تم اپنا کام پورا کرو تب مستحق اجر ہو گے اور اس دنیا میں اس بکری کی مانند نہ بنو جو کسی ہرے بھرے کھیت میں چرنے سے موٹی ہو جائے اور یہ موٹاپا اس کے لئے موت کا سبب بن جائے دنیا مثل ایک پل کے ہے جو ایک نہر پر ہو تم اس سے گزرتے چلے گئے اب کبھی اس کی طرف نہ لوٹو گے اور اس کی بردباری کو آباد نہ کرو گے۔ یہ سمجھ لو کہ روز قیامت جب خدا کے سامنے جاؤ گے تو تم سے پوچھا جائے گا شباب کیسے گزرا، عمر کو کن مشاغل میں ختم کیا۔ مال کس طرح سے کمایا تھا اور کہاں کہاں خرچ کیا تھا اس کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ، جو چیز سامانِ دنیا سے گئی اس کا غم نہ کرو۔ اگر وہ کم ہے تو اسے بقا نہیں، زیادہ ہے تو اس کی بلاؤں سے امن نہیں، ڈرتے رہو اور اپنے معاملے میں کوشش کرتے رہو اور اپنے چہرے سے پردہ ہٹاؤ اور اپنے رب کے احسان کے قابل بنو، دل سے توبہ بار بار کرتے رہو اور دنیا کے کاموں سے اس سے پہلے فارغ ہو جاؤ کہ ملک الموت آ دبائے اور زندگی کا خاتمہ کر کے تمہارے ارادوں کے درمیان حائل ہو جائے۔

۲۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: فِيمَا نَاجَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مُوسَى لَا تَرْكَنْ إِلَى الدُّنْيَا رُكُونَ الظَّالِمِينَ وَرُكُونَ مَنِ اتَّخَذَهَا أَباً وَأُمّاً، يَا مُوسَى لَوْ وَكَلْتُكَ إِلَى نَفْسِكَ لِتَنْظُرَ لَهَا إِذاً لَغَلَبَ عَلَيْكَ حُبُّ الدُّنْيَا وَزَهْرَتُهَا، يَا مُوسَى نَافِسْ فِي الْخَيْرِ أَهْلَهُ وَاسْتَبِقْهُمْ إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْخَيْرَ كَاسْمِهِ وَاتْرُكْ مِنَ الدُّنْيَا مَا بِكَ الْغِنَى عَنْهُ وَلَا تَنْظُرْ عَيْنُكَ إِلَى كُلِّ مَفْتُونٍ بِهَا وَمُوكَلٍ إِلَى نَفْسِهِ؛ وَاعْلَمْ أَنَّ كُلَّ فِتْنَةٍ بَدْؤُهَا حُبُّ الدُّنْيَا وَلَا تَغْبِطْ أَحَداً بِكَثْرَةِ الْمَالِ فَإِنَّ مَعَ كَثْرَةِ الْمَالِ تَكْثُرُ الذُّنُوبُ لِوَاجِبِ الْحُقُوقِ، وَلَا تَغْبِطَنَّ أَحَداً بِرِضَى النَّاسِ عَنْهُ، حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ اللهَ رَاضٍ عَنْهُ. وَلَا تَغْبِطَنَّ مَخْلُوقاً بِطَاعَةِ النَّاسِ لَهُ، فَإِنَّ طَاعَةَ النَّاسِ لَهُ وَاتِّبَاعَهُمْ إِيَّاهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ هَلَاكٌ لَهُ وَلِمَنِ اتَّبَعَهُ.

۲۱- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وقت مناجات خدا نے موسیٰ سے کہا اے موسیٰ دنیا پر ایسا بھروسہ نہ کرو جیسا ظالم لوگ کرتے ہیں یا جو دنیا کو ماں باپ سمجھ کر اعتماد کرتے ہیں۔ اے موسیٰ اگر میں اپنی توفیق کے بغیر تیرا کام تجھ پر چھوڑ دیتا تو حب دنیا ضرور تجھ پہ غالب آجاتی اور اس کی تازگی تیرا دل لبھاتی۔ اے موسیٰ امر خیر میں اس کے اہل کے بیچ زیادتی کے طالب ہو اور لوگوں کو اس کی طرف بڑھاؤ، خیر مثل اپنے مفہوم کے خیر ہے۔ دنیا سے اس چیز کو رد کرو جس سے بے پروائی حاصل نہ ہو اور اس کے پلٹنے کی طرف تم مضطرب نہ ہو اور للچائی ہوئی نظروں سے۔ دیتا ہے فدا ہونے والے کو جو ہر ایک دینی اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا ہو اور لوگوں کے مال کی کثرت سے دل تنگ ہو کیونکہ زیادتی مال کثرت گناہ کا باعث ہوتی ہے حقوق واجبہ ادا نہ کرنے کے باعث اور اس پر بھی دل تنگ نہ ہو جس سے بہت سے لوگ راضی ہوں ہاں اس سے اللہ راضی ہو تو ضرور غبطہ کرو اور غبطہ نہ کرو اس شخص پر جس کی اطاعت لوگ کرتے ہوں کیونکہ غیر حق پر جو اطاعت ہوگی تو مطیع اور مطاع دونوں کے لیے باعث ہلاکت ہوگی۔

۲۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: إِنَّمَا مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْحَيَّةِ مَا أَلْيَنَ مَسَّهَا وَفِي جَوْفِهَا السَّمُّ النَّاقِعُ، يَحْذَرُهَا الرَّجُلُ الْعَاقِلُ، وَيَهْوِي إِلَيْهَا الصَّبِيُّ الْجَاهِلُ.

۲۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب حضرت علی علیہ السلام میں ہے کہ دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے چھونے میں نرم اور اس کے پیٹ میں سم قاتل، عاقل اس سے بچتا ہے اور نادان بچہ اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

۲۳- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: كَتَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ يَعِظُهُ: أُوصِيكَ وَنَفْسِي بِتَقْوَى مَنْ لَا تَحِلُّ مَعْصِيَتُهُ وَلَا يُرْجَى غَيْرُهُ، وَلَا الْغِنَى إِلَّا بِهِ، فَإِنَّ مَنِ اتَّقَى اللهَ عَزَّ وَقَوِيَ وَشَبِعَ وَرَوِيَ، وَرُفِعَ عَقْلُهُ عَنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، فَبَدَنُهُ مَعَ أَهْلِ الدُّنْيَا وَقَلْبُهُ وَعَقْلُهُ مُعَايِنُ الْآخِرَةِ، فَأَطْفَأَ بِضَوْءِ قَلْبِهِ مَا أَبْصَرَتْ عَيْنَاهُ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا فَقَذَّرَ حَرَامَهَا وَجَانَبَ شُبُهَاتِهَا وَأَضَرَّ وَاللهِ بِالْحَلَالِ الصَّافِي إِلَّا مَا لَا بُدَّ لَهُ مِنْ كِسْرَةٍ [مِنْهُ](۱) يَشُدُّ بِهَا صُلْبَهُ وَثَوْبٍ يُوَارِي بِهِ عَوْرَتَهُ، مِنْ أَغْلَظِ مَا يَجِدُ وَأَخْشَنِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ فِيمَا لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ ثِقَةٌ وَلَا رَجَاءٌ، فَوَقَعَتْ ثِقَتُهُ وَرَجَاؤُهُ عَلَى خَالِقِ الْأَشْيَاءِ، فَجَدَّ وَاجْتَهَدَ وَأَتْعَبَ بَدَنَهُ حَتَّى بَدَتِ الْأَضْلَاعُ وَغَارَتِ الْعَيْنَانِ فَأَبْدَلَ اللهُ لَهُ مِنْ ذَلِكَ قُوَّةً فِي بَدَنِهِ وَشِدَّةً فِي عَقْلِهِ وَمَا ذُخِرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ، فَارْفُضِ الدُّنْيَا فَإِنَّ حُبَّ الدُّنْيَا يُعْمِي وَيُصِمُّ وَيُبْكِمُ وَيُذِلُّ الرِّقَابَ، فَتَدَارَكْ

مَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِكَ وَلا تَقُلْ غَداً [أ]وْ بَعْدَ غَدٍ ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ بِإِقَامَتِهِمْ عَلَى الأَمَانِيّ وَالتَّسْوِيفِ حَتَّى أَتَاهُمْ أَمْرُ اللهِ بَغْتَةً وَهُمْ غَافِلُونَ ، فَنُقِلُوا عَلَى أَعْوَادِهِمْ إِلَى قُبُورِهِمُ الْمُظْلِمَةِ الضَّيِّقَةِ وَقَدْ أَسْلَمَهُمُ الأَوْلادُ وَالأَهْلُونَ ، فَانْقَطِعْ إِلَى اللهِ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ، مِنْ رَفْضِ الدُّنْيَا وَعَزْمٍ لَيْسَ فِيهِ انْكِسَارٌ وَلا انْخِزَالٌ ، أَعَانَنَا اللهُ وَإِيَّاكَ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَفَّقَنَا اللهُ وَإِيَّاكَ لِمَرْضَاتِهِ .

۲۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنینؑ نے اپنے ایک صحابی کو نصیحت کی کہ میں تجھے اور خود اپنے نفس کو وصیت کرتا ہوں اس ذات سے ڈرنے کی جس کی معصیت جائز نہیں اور نہ اس کے غیر سے امید کی جاتی ہے اور استغنا اس کے غیر سے نہیں ملتا، جو اللہ سے ڈرا اس نے عزت پائی، قوی ہوا اور سیر و سیراب ہوا اور اس کی عقل کو اہلِ دنیا سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اونچا کر دیا اس کا بدن تو اہلِ دنیا کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی عقل آخرت کو دیکھنے والی ہوتی ہے جب دنیا میں اس کی آنکھیں جن چیزوں کو دیکھتی ہیں دل کی روشنی سے وہ دبا دیتا ہے پس وہ برا سمجھتا ہے حرام چیزوں کو اور کنارہ کش ہو جاتا ہے شبہات سے اور خدا کی قسم پاک و صاف چیزوں کو بھی اس نے ترک کر دیا سوائے اس قوت لایموت کے جس سے عبادت کے لئے اس کی پشت قوی رہے اور اتنا کپڑا لیا جس سے ستر عورت ہو جائے وہ کھردرا موٹا اور کھرا جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو اور اس کو اس کے متعلق کسی پر اعتماد اور کسی سے امید نہ تھی اس کا اعتماد خدا پر ہوتا ہے اس نے ریاضت میں اپنے بدن کو بہت تعب میں ڈالا یہاں تک کہ اس کی پسلیاں نکل آئیں اور آنکھیں دھنس گئیں۔ خدا نے اس کے بدلے میں ایک دوسری قوت اس کے بدن میں پیدا کر دی اور اس کی عقل کو اور زیادہ قوی کر دیا اور اس کے ذخیرہ آخرت کو اور بڑھا دیا اس نے دنیا کو ترک کر دیا کیونکہ محبتِ دنیا آدمی کو اندھا، گونگا اور بہرہ بنا دیتی ہے اور لوگوں کی گردنوں کو جھکا دیتی ہے لہذا جتنی عمر باقی ہے اس میں اپنی کمی کو پورا کر لو اور کل اور پرسوں پر اٹھا نہ رکھو تم سے پہلے وہ لوگ ہلاک ہو گئے جو غلط امید باندھتے رہے اور سستی سے کام لیتے رہے یہاں تک کہ اچانک خدا کا حکم آگیا اور وہ غفلت ہی میں پڑے رہے۔ لوگ ان کو تابوت میں رکھ کر ان کی قبروں تک لے گئے وہ قبریں جو تنگ و تاریک تھیں اولاد اور خاندان والوں نے انھیں قبروں میں دبا دیا اور تمام امیدیں قطع ہو گئیں۔ جاتے ہیں ایسے قلب کے ساتھ جس میں ترک دنیا کا ارادہ ہی رہا تھا۔ خدا ہماری اور تمہاری مدد کرے اپنی اطاعت میں اور توفیق دے ہم کو اور تم کو اپنی مرضی کی۔

٢٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَغَيْرِهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ مَاءِ الْبَحْرِ كُلَّمَا شَرِبَ مِنْهُ الْعَطْشَانُ ازْدَادَ عَطَشاً حَتَّى يَقْتُلَهُ .

۲۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دنیا کی مثال سمندر کے پانی کی سی ہے پیاسا جتنا پیئے پیاس بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے۔

۲۵ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ لِلْحَوَارِيِّينَ : يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا لَا يَأْسَى (۲) أَهْلُ الدُّنْيَا عَلَى مَا فَاتَهُمْ مِنْ دِينِهِمْ إِذَا أَصَابُوا دُنْيَاهُمْ .

۲۵ ۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا ۔ دنیا سے جو چیز چلی گئی اس پر افسوس نہ کرو جیسے اہل دنیا افسوس نہیں کرتے اس چیز پر جو دین کے متعلق ان سے فوت ہو گئی۔

ایک سو نوے واں باب

تتمہ باب سابق

(باب) ۱۹۰

۱ ۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظَمَتِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي ، لَا يُؤْثِرُ عَبْدٌ هَوَايَ عَلَى هَوَى نَفْسِهِ إِلَّا كَفَفْتُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَضَمَّنْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ رِزْقَهُ وَكُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ .

۱ ۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ۔ قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی اپنی عظمت و رفعت کی اگر کوئی بندہ میری مرضی کو اپنی خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو میں راہ معاش کو اس کے لئے مبارک قرار دیتا ہوں اور آسمان و زمین کو اس کے رزق کا ضامن بنا دیتا ہوں اور میں اس کے لئے ہر تاجر کی تجارت کی طرح اس کے نفع کا سود اکرتا ہوں۔

۲ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظَمَتِي وَبَهَائِي وَعُلُوِّ ارْتِفَاعِي لَا يُؤْثِرُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ هَوَايَ عَلَى هَوَاهُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلَّا جَعَلْتُ غِنَاهُ فِي نَفْسِهِ وَهِمَّتَهُ فِي آخِرَتِهِ وَضَمَّنْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ رِزْقَهُ وَكُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ .

۲۔ مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

ایک سو اکیانوےواں باب

قناعت

(باب القناعة) ۱۹۱

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هِلَالٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِيَّاكَ أَنْ تَطْمَحَ بَصَرَكَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكَ ، فَكَفَى بِمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله : «وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ» وَقَالَ : «وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجاً مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا» فَإِنْ دَخَلَكَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَاذْكُرْ عَيْشَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَإِنَّمَا كَانَ قُوتُهُ الشَّعِيرَ وَحَلْوَاهُ التَّمْرَ وَوَقُودُهُ السَّعَفَ إِذَا وَجَدَهُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو تم سے اونچے درجے کا ہے دولت و ثروت میں اس پر نظر نہ کرو، تمہارے لئے کافی ہے خدا کا یہ فرمانا جو اس نے اپنے نبی سے کہا ہے لوگوں کا مال اور اولاد تم کو تعجب میں نہ ڈالے اور یہ بھی فرمایا۔ اپنی آنکھیں مت اٹھاؤ ان لوگوں کی طرف جن کو ہم نے لطف اندوز بنایا ہے اور چند روزہ زندگی میں ان کو دنیا کا عیش دیا ہے۔" امام نے فرمایا اگر تمہارے دل میں عیش دنیا کا کوئی خیال آئے تو رسول اللہ کی طرز زندگی کو یاد کرو۔ ان کی غذا نان جو تھی ان کا حلوہ کھجور اور ان کا چراغ درخت خرما کی سوکھی شاخ اگر مل جاتی۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے ہم سے کچھ مانگا ہم نے اسے دیا اور جس نے بے نیازانہ ترک طلب کیا خدا نے اسے بے نیاز بنا دیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ رَضِيَ مِنَ اللهِ بِالْيَسِيرِ مِنَ الْمَعَاشِ رَضِيَ اللهُ مِنْهُ بِالْيَسِيرِ مِنَ الْعَمَلِ .

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو تھوڑے سے رزق پر اللہ سے راضی ہوا خدا اس کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہوا۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: ابْنَ آدَمَ كُنْ كَيْفَ شِئْتَ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ، مَنْ رَضِيَ مِنَ اللهِ بِالْقَلِيلِ مِنَ الرِّزْقِ قَبِلَ اللهُ مِنْهُ الْيَسِيرَ مِنَ الْعَمَلِ، وَمَنْ رَضِيَ بِالْيَسِيرِ مِنَ الْحَلَالِ خَفَّتْ مَؤُونَتُهُ وَزَكَتْ مَكْسَبَتُهُ وَخَرَجَ مِنْ حَدِّ الْفُجُورِ.

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ اے ابن آدم جیسا چاہے بن جا تو جیسا کرے گا ویسا ہی بدلہ پائے گا جو قلیل رزق پر اللہ سے راضی ہوا خدا نے اس کے عمل قلیل کو قبول کیا اور جو تھوڑی سی حلال روزی پر راضی ہو گیا اس کا خرچ ہلکا ہو گیا اور کمائی پاک ہو گئی اور فسق و فجور سے دور ہو گیا۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: مَنْ لَمْ يُقْنِعْهُ مِنَ الرِّزْقِ إِلَّا الْكَثِيرُ لَمْ يَكْفِهِ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا الْكَثِيرُ، وَمَنْ كَفَاهُ مِنَ الرِّزْقِ الْقَلِيلُ فَإِنَّهُ يَكْفِيهِ مِنَ الْعَمَلِ الْقَلِيلُ.

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو رزق قلیل پر قناعت نہیں کرتا اور زیادہ چاہتا ہے تو پھر کافی ہوتا اس کو عمل کثیر اور جس نے قناعت کی رزق قلیل پر تو اس کے لیے کافی ہو گا عمل قلیل۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: ابْنَ آدَمَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ مِنَ الدُّنْيَا مَا يَكْفِيكَ فَإِنَّ أَيْسَرَ مَا فِيهَا يَكْفِيكَ، وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا تُرِيدُ مَا لَا يَكْفِيكَ فَإِنَّ كُلَّ مَا فِيهَا لَا يَكْفِيكَ.

۶۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اے ابن آدم اگر تو سامان دنیا سے یہ ارادہ رکھتا ہے کہ وہ تیرے لئے کفایت کرے تو تھوڑا سامان بھی کافی ہو جائے گا اور اگر کفایت کا ارادہ نہیں تو زیادہ سے زیادہ سامان بھی کفایت نہ کرے گا۔

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: اشْتَدَّتْ حَالُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: لَوْ أَتَيْتَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَسَأَلْتَهُ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا يَعْنِي غَيْرِي، فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَعْلَمَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله بَشَرٌ فَأَعْلِمْهُ، فَأَتَاهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللهُ

حَتّٰى فَعَلَ الرَّجُلُ ذٰلِكَ ثَلَاثاً ثُمَّ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَاسْتَعَارَ مِعْوَلاً ثُمَّ أَتَى الْجَبَلَ ، فَصَعِدَهُ فَقَطَعَ حَطَباً ثُمَّ جَاءَ بِهِ فَبَاعَهُ بِنِصْفِ مُدٍّ مِنْ دَقِيقٍ فَرَجَعَ بِهِ فَأَكَلَهُ . ثُمَّ ذَهَبَ مِنَ الْغَدِ ؛ فَجَاءَ بِأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَبَاعَهُ ، فَلَمْ يَزَلْ يَعْمَلُ وَيَجْمَعُ حَتّٰى اشْتَرٰى مِعْوَلاً ثُمَّ جَمَعَ حَتّٰى اشْتَرٰى بَكْرَيْنِ وَ غُلَاماً ثُمَّ أَثْرٰى حَتّٰى أَيْسَرَ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَعْلَمَهُ كَيْفَ جَاءَ يَسْأَلُهُ وَ كَيْفَ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : قُلْتُ لَكَ : مَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ وَ مَنِ اسْتَغْنٰى أَغْنَاهُ اللّٰهُ .

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اصحاب رسولؐ میں سے ایک شخص تنگ دستی میں مبتلا تھا۔ اس کی بی بی نے کہا کیا اچھا ہوتا کہ تم رسول اللہؐ کے پاس جا کر سوال کرتے۔ وہ آنحضرتؐ کے پاس آیا حضرت نے اسے دیکھتے ہی فرمایا۔ جس نے ہم سے سوال کیا ہم نے اس کو عطا کر دیا اور جس نے طلب میں بے نیازی چاہی خدا نے اسے بے نیاز کر دیا۔ اس نے دل میں کہا۔ یہ حضرت نے میرے ہی لئے کہا ہے پس اپنی بی بی کے پاس آیا اور حال بیان کیا۔ اس نے کہا رسول اللہ بشر ہیں (غیب دان نہیں ہماری عسرت کا حال کیا معلوم) پھر جاؤ اپنا حال بیان کرو۔ وہ پھر آیا حضرت نے اسے دیکھ کر پھر وہی فرمایا۔ یہاں تک کہ تین بار ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد اس شخص نے ایک کلہاڑی عاریتہً لی اور ایک پہاڑی پر چڑھ کر سوکھی لکڑیاں کاٹیں اور بازار میں لا کر ایک مد آٹے کے عوض ان کو بیچا اور کھانا کھایا۔ دوسرے روز پھر گیا اور پہلے سے زیادہ لکڑیاں جمع کر کے لایا۔ چند روز یوں ہی کرتا رہا۔ آخر اس نے کلہاڑی خرید لی اور پھر پیسہ جمع کر کے دو اونٹ خریدے اور ایک غلام یہاں تک کہ وہ مالدار ہو گیا اور رسول اللہؐ کے پاس آیا اور اپنے سوال کے لئے آنے اور حضرت سے سننے کا ذکر کیا آپ نے پھر وہی فرمایا۔ جس نے ہم سے مانگا ہم نے اس کو دیا اور جس نے خدا سے بے نیازی اور ترک طلب کو چاہا خدا نے اسے بے پروا بنا دیا۔

۸ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْفُرَاتِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : مَنْ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ أَغْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ بِمَا فِي يَدِ اللّٰهِ أَوْثَقَ مِنْهُ بِمَا فِي يَدِ غَيْرِهِ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو غنی بننے کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ جو اللہ کے ید قدرت میں ہے اس پر اعتماد کرے نہ کہ جو بندوں کے ہاتھ میں ہے۔

۹ ۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَوْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ علیہما السلام قَالَ : مَنْ قَنَعَ بِمَا رَزَقَهُ اللّٰهُ فَهُوَ مِنْ أَغْنَى النَّاسِ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے اپنے رزق پر قناعت کی وہ سب سے زیادہ غنی ہے۔

۱۰ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ: شَكَا رَجُلٌ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ يَطْلُبُ فَيُصِيبُ وَلَا يَقْنَعُ ، وَتُنَازِعُهُ نَفْسُهُ إِلَى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ وَقَالَ : عَلِّمْنِي شَيْئاً أَنْتَفِعُ بِهِ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنْ كَانَ مَا يَكْفِيكَ يُغْنِيكَ ، فَأَدْنَى مَا فِيهَا يُغْنِيكَ ، وَإِنْ كَانَ مَا يَكْفِيكَ لَا يُغْنِيكَ فَكُلُّ مَا فِيهَا لَا يُغْنِيكَ .

۱۰۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا جو طلب کرتا ہوں پالیتا ہوں لیکن میرا دل قانع نہیں ہوتا اور میرا نفس زیادہ پانے پر تلا رہتا ہے لہذا مجھے کوئی مفید نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا اگر جو چیز تیرے لئے کافی ہے تجھے بے نیاز بنادے تو دنیا کی ادنیٰ چیز بے نیاز بنادے گی اور اگر جو چیز تیرے لئے کفایت کرتی ہے وہ تجھے بے نیاز نہیں بناسکتی تو دنیا کی کوئی چیز بھی تجھے بے نیاز نہیں بناسکتی۔

۱۱ ـ عَنْهُ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَنْ رَضِيَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا يُجْزِيهِ كَانَ أَيْسَرُ مَا فِيهَا يَكْفِيهِ ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا يُجْزِيهِ لَمْ يَكُنْ فِيهَا شَيْءٌ يَكْفِيهِ .

۱۱۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو سامان دنیا سے اتنے پر راضی ہوگیا جو اس کے لئے کافی ہو تو وہ آسانی سے اس کے لئے کافی ہوگا ورنہ اس کے لئے دنیا کی کوئی شے کافی نہ ہوگی۔

ایک سو بانوے واں باب

کفاف (عطائے رزق بقدر ضرورت)

(بَابُ الْكَفَافِ) ۱۹۲

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنَّ مِنْ أَغْبَطِ أَوْلِيَائِي عِنْدِي رَجُلاً خَفِيفَ الْحَالِ ، ذَا حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ ، أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ بِالْغَيْبِ ، وَكَانَ غَامِضاً فِي النَّاسِ جَعَلَ رِزْقَهُ كَفَافاً ، فَصَبَرَ عَلَيْهِ ، عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ فَقَلَّ تُرَاثُهُ وَقَلَّتْ بَوَاكِيهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے کہ اپنے اولیاء میں مجھے سب زیادہ وہ شخص پسند ہے جو تنگ دست ہو مگر خلوص سے نماز ادا کرے تاکہ ثواب سے حصہ پائے اور اپنے رب کی اچھی عبادت کرے اس حکم کے مطابق جو داخل غیب ہے اور لوگوں کے درمیان گمنام ہو اور اگر اس کی روزی بقدر حاجت ہو تو وہ اس پر صبر کرے۔ جب جلد اس کی موت آئے تو اس کی میراث تھوڑی سی ہو اور غربت کی وجہ سے اس پر رونے والے کم ہوں

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : طُوبَى لِمَنْ أَسْلَمَ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافاً .

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا خوشخبری اس کے لیے جو اسلام لایا اور اس کی معاش بقدرت رہی۔

٣ ـ النَّوْفَلِيُّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ وَمَنْ أَحَبَّ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ الْعَفَافَ وَالْكَفَافَ وَارْزُقْ مَنْ أَبْغَضَ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ الْمَالَ وَالْوَلَدَ.

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے یا اللہ محمد و آل محمدؐ کو رزق دے۔ پاک دامنی اور بقدرت ضرورت روزی کا اور ان کے دشمنوں کو مال اور اولاد کا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ ، رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِرَاعِي إِبِلٍ فَبَعَثَ يَسْتَسْقِيهِ ، فَقَالَ : أَمَّا مَا فِي ضُرُوعِهَا فَصَبُوحُ الْحَيِّ وَأَمَّا مَا فِي آنِيَتِنَا فَغَبُوقُهُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ ، ثُمَّ مَرَّ بِرَاعِي غَنَمٍ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَسْتَسْقِيهِ فَحَلَبَ لَهُ مَا فِي ضُرُوعِهَا وَأَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهِ فِي إِنَاءِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِشَاةٍ وَقَالَ : هٰذَا مَا عِنْدَنَا وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ نَزِيدَكَ زِدْنَاكَ ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ الْكَفَافَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللهِ دَعَوْتَ لِلَّذِي رَدَّكَ بِدُعَاءٍ عَامَّتُنَا نُحِبُّهُ وَدَعَوْتَ لِلَّذِي أَسْعَفَكَ بِحَاجَتِكَ بِدُعَاءٍ كُلُّنَا نَكْرَهُهُ؟! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ الْكَفَافَ .

۴۔ حضرت علی بن الحسینؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا گزر ایک اونٹوں کے چرواہے کی طرف سے ہوا۔ آپ نے اسے بھیجا کہ پینے کے لیے کچھ دودھ لائے اس نے کہا جو دودھ اونٹنی کے تھنوں میں ہے وہ اونٹوں کے چرواہوں کا صبح کا کھانا ہے اور جو ہمارے برتنوں میں ہے وہ شام کی غذا ہے رسول اللہ نے دعا کی۔ خداوندا اسے کثرت سے مال اور اولاد دے۔ پھر

آپؐ کا گزر بکریوں کے چرواہے کی طرف ہوا آپؐ نے اس سے دودھ مانگا اس نے جتنا دودھ بکری کے تھنوں میں تھا وہ سب لیا اور جتنا برتنوں میں تھا وہ رسول اللہ کے برتنوں میں انڈیل دیا اور ایک بکری حضرت کے پاس بھیجی اور کہا۔ ہمارے پاس یہ ہے اگر اور زیادہ کی ضرورت ہو تو لایا جائے۔ آپؐ نے اس کے لئے دعا۔ خداوندا اس کو بقدر کفایت رزق دے ایک صحابی نے کہا آپؐ نے اس شخص کے لئے جس نے آپؐ کی خواہش رد کی۔ وہ دعا دی جسے ہمارے عام لوگ پسند کرتے ہیں اور جس نے آپ کی حاجت پوری کی اس کے لئے وہ دعا کی جسے ہم پسند نہیں کرتے۔ حضرت نے فرمایا جو کم ہو اور کفایت کرے۔ وہ بہتر ہے اس زیادہ سے جو یاد خدا سے غافل کرے۔ خداوندا رزق محمدؐ و آل محمدؐ کو بقدر ضرورت دے۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : يَحْزَنُ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ إِنْ قَتَّرْتُ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ أَقْرَبُ لَهُ مِنِّي . وَيَفْرَحُ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ إِنْ وَسَّعْتُ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ أَبْعَدُ لَهُ مِنِّي .

۵۔ فرمایا صادقِ آلِ محمد علیہ السلام نے کہ خدا نے حدیث قدسی میں فرمایا۔ میرا بندہ محزون ہوتا ہے اگر میں اس کے رزق میں کمی کر دوں حالانکہ وہ اس کو مجھ سے قریب کرنے والا ہوتا ہے اور وہ خوش ہوتا ہے اگر میں اس کے رزق میں توسیع کر دوں حالانکہ وہ اس کو مجھ سے دور کرتا ہے۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : [قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ :] قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنَّ مِنْ أَغْبَطِ أَوْلِيَائِي عِنْدِي عَبْداً مُؤْمِناً ذَا حَظٍّ مِنْ صَلَاحٍ ، أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ ، وَعَبَدَ اللهَ فِي السَّرِيرَةِ ، وَكَانَ غَامِضاً فِي النَّاسِ فَلَمْ يُشَرْ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافاً ، فَصَبَرَ عَلَيْهِ فَعُجِّلَتْ بِهِ الْمَنِيَّةُ ، فَقَلَّ تُرَاثُهُ وَقَلَّتْ بَوَاكِيهِ

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیثِ قدسی میں فرمایا ہے کہ مومن بندوں میں میرے نزدیک قابلِ غبط وہ ہے جو صاحبِ نصیب ہو اور صلاحیت میں اچھا ہو اپنے رب کی عبادت یعنی دل سے اللہ کی عبادت کرے۔ لوگوں میں ایسا گمنام ہو کہ اس کی طرف کوئی انگلی نہ اٹھائے۔ اس کا رزق بقدر کفایت ہو وہ اس پر صبر کرے اور بہت جلد اس کو موت آجائے تو اس کا ترکہ تھوڑا سا ہو اور اس پر رونے والے کم ہوں۔

ایک سو ترانوے واں باب

امرِ خیر میں تعجیل

(بَابُ) ۱۹۳

(تَعْجِيلِ فِعْلِ الْخَيْرِ)

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ : حَدَّثَنِي حَمْزَةُ ابْنُ حُمْرَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَاهَمَّ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ فَلَايُؤَخِّرْهُ فَإِنَّ الْعَبْدَ رُبَّمَا صَلَّى الصَّلَاةَ أَوْصَامَ الْيَوْمَ فَيُقَالُ لَهُ : اعْمَلْ مَاشِئْتَ بَعْدَهَا فَقَدْ غَفَرَ [اللهُ] لَكَ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نیکی کا ارادہ کرے تو اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے اکثر جو بندہ نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے تو خدا اس سے کہتا ہے اس کے بعد جو چاہے عمل کر خدا تجھے بخشش دے گا۔

توضیح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز اور روزہ کے بعد بندہ جو عمل قبیح کرے گا بخش دیا جائے گا لیکن اس حدیث کا منشا یہ نہیں، اول تو بندہ کو یہ پتہ کیسے چل سکتا ہے کہ اس کا کون سا عمل ایسا مقبول ہوا کہ خدا یا ملائکہ نے ایسا کہا۔ دوسرے نماز کی تعریف یہ ہے کہ وہ فحشا اور منکر سے روکتی ہے تو اعمال قبیح کے نزدیک ہی نہ جائے گا لیکن اگر کوئی گناہ صغیرہ سرزد ہو جائے اتفاقاً تو اللہ اپنی رحمت سے اسے معاف کر دے گا۔

٢ - عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : افْتَتِحُوانَهَارَكُمْ بِخَيْرٍ وَأَمْلُوا عَلَى حَفَظَتِكُمْ فِي أَوَّلِهِ خَيْراً وَفِي آخِرِهِ خَيْراً ، يُغْفَرْلَكُمْ مَابَيْنَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَاللهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا۔ جب تم نیکی کا ارادہ کرو تو جلدی سے کر گزرو تمہیں کیا معلوم کہ کیا امر مانع خیر حادث ہو جائے۔

٣ - عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي يَقُولُ: إِذَاهَمَمْتَ بِخَيْرٍ فَبَادِرْ ، فَإِنَّكَ لَاتَدْرِي مَايَحْدُثُ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اپنے دن کا افتتاح نیکی سے کرو اور اپنے حافظ فرشتوں (کراماً کاتبین) کے دفتر میں اوّل روز اور آخر روز نیکی درج کرا دو۔ اگر درمیان روز میں کوئی بدی تم سے سرزد ہوگی تو انشاء اللہ بخش دی جائے گی۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ اللهَ يُحِبُّ مِنَ الْخَيْرِ مَا يُعَجَّلُ .

۴۔ حضرت رسولِ خدا نے فرمایا کہ خدا اس نیکی کو پسند کرتا ہے جو جلد کی جائے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ شَيْئاً مِنَ الْخَيْرِ فَلَا تُؤَخِّرْهُ ، فَإِنَّ الْعَبْدَ يَصُومُ الْيَوْمَ الْحَارَّ يُرِيدُ مَا عِنْدَ اللهِ فَيُعْتِقُهُ اللهُ بِهِ مِنَ النَّارِ ؛ وَلَا تَسْتَقِلَّ مَا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْ شِقَّ تَمْرَةٍ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم کسی امر میں نیکی کا ارادہ کرو تو تاخیر مت کرو بندہ جب گرم دن میں روزہ رکھتا ہے تو خدا اسے آتش جہنم سے نجات دیتا ہے جو چیز تم کو خدا سے قریب کر دے اسے کم نہ سمجھو اگرچہ وہ چھوہارے کا ایک ریشہ ہی کیوں نہ ہو۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ هَمَّ بِخَيْرٍ فَلْيُعَجِّلْهُ وَلَا يُؤَخِّرْهُ ؛ فَإِنَّ الْعَبْدَ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَمَلَ فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : قَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَكْتُبُ عَلَيْكَ شَيْئاً أَبَداً ؛ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا يَعْمَلْهَا ، فَإِنَّهُ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَبْدُ السَّيِّئَةَ فَيَرَاهُ اللهُ سُبْحَانَهُ فَيَقُولُ : لَا وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَهَا أَبَداً .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو نیکی کا ارادہ کرے چاہیئے کہ وہ اس میں جلدی کرے تاخیر روا نہ رکھے کیونکہ بندہ بعض اوقات ایسے کام بھی کر گزرتا ہے کہ خدا اس سے کہتا ہے کہ میں نے تیرے گناہ بخش دیئے اور اب تیرے گناہ نہ لکھوں گا اور جو بدی کا ارادہ کرے چاہیے وہ اسے عمل میں نہ لائے کیونکہ بااوقات ایسے گناہ بھی کر بیٹھتا ہے کہ خدا کہتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی اس کے بعد تجھے نہ بخشوں گا

٧ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا

هَمَمْتَ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَلَا تُؤَخِّرْهُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رُبَّمَا اطَّلَعَ عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الطَّاعَةِ فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُعَذِّبُكَ بَعْدَهَا أَبَداً؛ وَإِذَا هَمَمْتَ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَعْمَلْهَا، فَإِنَّهُ رُبَّمَا اطَّلَعَ اللهُ عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْمَعْصِيَةِ فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَهَا أَبَداً.

۷۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب تم کسی نیکی کا ارادہ کرو تو تاخیر نہ کرو۔ بندہ کی اطاعت سے علم الٰہی میں کوئی نیکی آتی ہے تو وہ کہتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں کبھی تجھے مبتلائے عذاب نہ کروں گا اور جب تم بدی کا ارادہ کرو تو اسے عمل میں نہ لاؤ، بسا اوقات بندہ کی کوئی ایسی معصیت علم الٰہی میں آتی ہے کہ خدا اس سے فرماتا ہے اپنے عزت و جلال کی قسم میں تجھے نہ بخشوں گا۔

۸ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ أَوْ صِلَةٍ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ وَ شِمَالِهِ شَيْطَانَيْنِ فَلْيُبَادِرْ لَا يَكُفَّاهُ عَنْ ذَلِكَ.

۸۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب تم نیکی یا صلۂ رحم کا ارادہ کرتے ہو تو داہنے بائیں دو شیطان آموجود ہوتے ہیں پس جلدی کرو تاکہ وہ دونوں تمہیں اس نیکی سے روک نہ دیں۔

۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ هَمَّ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَلْيُعَجِّلْهُ، فَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ فِيهِ تَأْخِيرٌ فَإِنَّ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ نَظْرَةً.

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو نیکی کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ جلدی کرے کیوں کہ در صورت تاخیر شیطان کی نظر اس پر رہتی ہے

۱۰ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ ثَقَّلَ الْخَيْرَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَثِقْلِهِ فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَفَّفَ الشَّرَّ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَخِفَّتِهِ فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۰۔ میں نے سنا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ خدا نے عمل خیر کو دنیا کے نیک لوگوں پر اسی طرح بھاری بنا دیا ہے جس طرح وہ روز قیامت میزان میں ان کے عمل کو وزنی بنائے گا اور اہل شر پر شر کو دنیا میں اسی طرح ہلکا بنا دیا ہے

جس طرح وہ روز قیامت میزان میں ان کے عمل کو ہلکا بنائے گا۔

ایک سو چورانوے واں باب

انصاف و عدل

((بَابُ)) ۱۹۴

☆(الْإِنْصَافِ وَالْعَدْلِ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ جَدِّهِ [عَنْ] أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ : طُوبَى لِمَنْ طَابَ خُلُقُهُ وَطَهُرَتْ سَجِيَّتُهُ وَصَلُحَتْ سَرِيرَتُهُ وَحَسُنَتْ عَلَانِيَتُهُ وَأَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ .

۱۔ فرمایا علی بن الحسین نے کہ رسول اللہ نے اپنے خطبہ کے آخر میں فرمایا۔ خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جس کے اخلاق پاکیزہ ہوں جس کی طبیعت صاف ستھری ہو۔ باطنی کیفیات میں صلاحیت ہو اور ظاہری حالات میں حسن، اپنی ضرورت سے زیادہ مال راہ خدا میں خرچ کرے اور ضرورت سے زیادہ بات کرنے سے طبیعت کو روکے اور اپنے نفس کو چھوڑ کر دوسروں کے حقوق ادا کرے۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ يَضْمَنُ لِي أَرْبَعَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْيَاتٍ فِي الْجَنَّةِ ؟ أَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ فَقْراً ، وَأَفْشِ السَّلَامَ فِي الْعَالَمِ ، وَاتْرُكِ الْمِرَاءَ وَإِنْ كُنْتَ مُحِقّاً ، وَأَنْصِفِ النَّاسَ مِنْ نَفْسِكَ.

۲۔ فرمایا کون ہے جو ضامن ہو میرے لئے چار باتوں سے جنت کے چار گھروں کا، خرچ کرو راہ خدا میں اور افلاس سے نہ ڈرو اور سلام کو دنیا میں عام کرو یعنی ہر مسلمان مرد کو سلام کرو اور جھگڑے کو چھوڑ دو چاہے تم حق پر ہی ہو اور اپنی خودی کے ساتھ لوگوں کے درمیان انصاف کرو۔

۳ ـ عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ جَارُودَ أَبِي الْمُنْذِرِ قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: سَيِّدُالأَعْمَالِ ثَلاثَةٌ : إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ حَتّٰى لاتَرْضىٰ بِشَيْءٍ إِلَّارَضِيتَ لَهُمْ مِثْلَهُ وَمُوَاسَاتُكَ الأَخَ فِي الْمَالِ وَذِكْرُاللهِ عَلىٰ كُلِّ حَالٍ لَيْسَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلاَ إِلٰهَ إِلَّااللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَقَطْ وَلٰكِنْ إِذَاوَرَدَ عَلَيْكَ شَيْءٌ أَمَرَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَخَذْتَ بِهِ أَوْإِذَاوَرَدَ عَلَيْكَ شَيْءٌ نَهَىٰ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ تَرَكْتَهُ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے سردار اعمال تین چیزیں ہیں اپنے نفس کے مقابل دوسروں کے درمیان انصاف کرنا یہاں تک کر تو راضی ہو جائے اس بات پر کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے پسند کرے اور مال سے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی کرنا اور ہر حال میں اللہ کا ذکر مگر صرف سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ پر اکتفا نہ کرے بلکہ خدا نے جو حکم دیا ہے اسے بجا لائے اور جس سے منع کیا ہے اسے ترک کرے۔

٤ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍالثَّقَفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْمُعَلَّىٰ ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍالْمِيثَمِيِّ ، عَنْ رُومِيِّ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كَلَامٍ لَهُ : أَلا إِنَّهُ مَنْ يُنْصِفُ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ لَمْ يَزِدْهُ اللهُ إِلَّا عِزّاً .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو اپنے نفس سے دوسروں کے درمیان انصاف کرتا ہے خدا اس کی عزت کو زیادہ کرتا ہے۔

٥۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : ثَلَاثَةٌ هُمْ أَقْرَبُ الْخَلْقِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ : رَجُلٌ لَمْ تَدْعُهُ قُدْرَةٌ فِي حَالِ غَضَبِهِ إِلَىٰ أَنْ يَحِيفَ عَلَىٰ مَنْ تَحْتَ يَدِهِ ، وَرَجُلٌ مَشىٰ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَلَمْ يَمِلْ مَعَ أَحَدِهِمَا عَلَى الآخَرِ بِشَعِيرَةٍ ، وَرَجُلٌ قَالَ بِالْحَقِّ فِيمَا لَهُ وَعَلَيْهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے تین قسم کے آدمی روز قیامت خدا کے لئے اقرب الخلق ہوں گے یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہوں اوّل وہ شخص کہ جب اسے غصہ آئے تو باوجود کمزور پر قدرت رکھنے کے اس پر ظلم نہ کرے دوسرے وہ جو دو آدمیوں کے درمیان رابطہ ہو تو ان دونوں میں سے کسی پر کبھی بقدر ایک جَو کے ظلم نہ کرے تیسرے وہ کہ حق بات کہے چاہے اس میں اس کا نفع ہو یا ضرر۔

٦ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَزَّازِ

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ فِي حَدِيثٍ لَهُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدِّ مَا فَرَضَ اللهُ عَلَى خَلْقِهِ، فَذَكَرَ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ أَوَّلُهَا: إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کیا میں تمھیں بتاؤں کہ خدا کا سب سے بڑا فرض اس کی مخلوق پر کیا ہے پھر تین چیزوں کا ذکر کیا جن میں سب سے پہلی بات یہ تھی کہ وہ اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے درمیان انصاف کرے۔

۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: سَيِّدُ الْأَعْمَالِ إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ وَ مُوَاسَاةُ الْأَخِ فِي اللهِ وَذِكْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا سردار اعمال اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے درمیان انصاف کرنا ہے اور قربۃً الی اللہ اپنے بھائی سے ہمدردی کرے اور ہر حال میں ذکر خدا کرنا۔

۸ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَزَّازِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَشَدِّ مَا فَرَضَ اللهُ عَلَى خَلْقِهِ [ثَلَاثٌ] قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ وَمُوَاسَاتُكَ أَخَاكَ وَذِكْرُ اللهِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ، أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَ إِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ ذَاكَ وَلٰكِنْ ذِكْرُ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ إِذَا هَجَمْتَ عَلَى طَاعَةٍ أَوْ عَلَى مَعْصِيَةٍ.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ نے اپنی مخلوق پر جو فرض کیا ہے وہ کیا ہے" راوی نے کہا وہ کیا ہے فرمایا وہ تین باتیں ہیں اول اپنے نفس کے مقابل دوسرے کے درمیان انصاف، دوسرے اپنے بھائی سے ہمدردی تیسرے اللہ کا ذکر ہر مقام پر لیکن صرف سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ کہہ دینا ہی کافی نہیں اگرچہ یہ بھی ذکر ہے بلکہ ہر موقع پر ذکر خدا سے یہ مراد ہے کہ امر الٰہی کو از روئے اطاعت بجا لایا جائے اور جس امر کی نہی کی ہے اس کے خلاف کرنے سے معصیت سمجھ کر گریز کیا جائے۔

۹ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَا ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُ بِشَيْءٍ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ خِصَالٍ ثَلَاثٍ يُحْرَمُهَا، قِيلَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الْمُوَاسَاةُ فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِهِ وَ ذِكْرُ اللهِ كَثِيراً، أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ، [وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ] وَلٰكِنْ ذِكْرُ اللهِ عِنْدَ مَا أُحِلَّ لَهُ وَذِكْرُ اللهِ عِنْدَ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ.

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی مومن تین خصلتوں سے زیادہ سخت کسی خصلت میں بتلا نہیں کیا گیا پوچھا گیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا ہمدردی باوجود قدرت وطاقت کے اور انصاف اپنے نفس سے اور اللہ کی بہت زیادہ یاد لیکن میری یہ مراد نہیں کہ صرف سبحان اللہ والحمد للہ کہنے پر اکتفا کرے بلکہ یہ مراد ہے کہ جب حلال روزی ملے تو اسے یاد کرے اور جب حرام سے بچے اسے یاد کرے۔

١٠ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي الْبِلَادِ رَفَعَهُ قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُرِيدُ بَعْضَ غَزَوَاتِهِ ، فَأَخَذَ بِغَرْزِ رَاحِلَتِهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي عَمَلاً أَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ : مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يَأْتِيَهُ النَّاسُ إِلَيْكَ فَأْتِهِ إِلَيْهِمْ وَمَا كَرِهْتَ أَنْ يَأْتِيَهُ النَّاسُ إِلَيْكَ فَلَا تَأْتِهِ إِلَيْهِمْ ، خَلِّ سَبِيلَ الرَّاحِلَةِ .

۱۰۔ جب حضرت رسولِ خدا صلعم کسی جہاد کے لئے جا رہے تھے ایک بدو عرب نے آپ کے گھوڑے کی رکاب تھام کر کہا مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جس سے میں جنت میں داخل ہوں۔ فرمایا اگر اس عمل کو دوست رکھتا ہے جس سے لوگ تیرے پاس آئیں تو اسی جذبے کے ساتھ تو ان کے پاس جا اور اگر اس کو پسند نہ کرے کہ لوگ تیرے پاس آئیں تو تو ویسا برتاؤ ان کے ساتھ نہ کر بس رکاب چھوڑ کہ میں جاؤں۔

١١ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الْمَاءِ يُصِيبُهُ الظَّمْآنُ ، مَا أَوْسَعَ الْعَدْلَ إِذَا عُدِلَ فِيهِ وَإِنْ قَلَّ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے عدل اس پانی سے زیادہ میٹھا ہے جو ایک پیاسے کو ملے اور کیسا اچھا عدل ہے جب ہمیشگی کے ساتھ ہو اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ رُضِيَ بِهِ حَكَماً لِغَيْرِهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص دوسروں کے ساتھ انصاف کرتا ہے تو دوسرے اس کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

١٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عِمْرَانَ ابْنِ

ميثم، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى آدَمَ عليه السلام أَنِّي سَأَجْمَعُ لَكَ الْكَلَامَ فِي أَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، قَالَ: يَا رَبِّ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: وَاحِدَةٌ لِي وَوَاحِدَةٌ لَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ قَالَ: يَا رَبِّ بَيِّنْهُنَّ لِي حَتَّى أَعْلَمَهُنَّ، قَالَ: أَمَّا الَّتِي لِي فَتَعْبُدُنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئاً، وَأَمَّا الَّتِي لَكَ فَأَجْزِيكَ بِعَمَلِكَ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَعَلَيْكَ الدُّعَاءُ وَعَلَيَّ الْإِجَابَةُ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ فَتَرْضَى لِلنَّاسِ مَا تَرْضَى لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ.

۱۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا نے آدم کو وحی کی میں تیرے لئے چار باتیں جمع کروں گا آدم نے کہا اے میرے رب وہ کیا ہیں۔ فرمایا ایک میرے لئے ہے ایک تیرے لئے اور ایک تیرے اور میرے درمیان اور ایک تیرے اور لوگوں کے درمیان۔ آدم نے کہا۔ خدایا بیان کرتا کہ میں جانوں۔ فرمایا جو میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ میری عبادت کر اور کسی کو شریک نہ بنا اور جو تیرے لئے ہے وہ یہ کہ میں تیرے عمل کی جزا دوں گا جس کی طرف تیری احتیاج ہوگی اور جو چیز میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تو دعا کر میں قبول کروں اور جو چیز تیرے اور لوگوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تو جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے پسند کر اور جو اپنے لئے ناپسند کرے وہی اوروں کے لئے ناپسند کر۔

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ رَوْحٍ ابْنِ أُخْتِ الْمُعَلَّى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: اتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا، فَإِنَّكُمْ تَعِيبُونَ عَلَى قَوْمٍ لَا يَعْدِلُونَ.

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ سے ڈرو اور عدل کرو اپنے گھر والوں کے درمیان کیونکہ تم ناپسند کرتے ہو ان لوگوں کی حکومت کو جو عدل نہیں کرتے۔

۱۵۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ، وَأَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ، وَأَطْيَبُ رِيحاً مِنَ الْمِسْكِ.

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام کہ عدل شہد سے زیادہ شیریں ہے مسکہ سے زیادہ نرم اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: ثَلَاثُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ أَوْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ

كَانَ فِي ظِلِّ عَرْشِ اللهِ يَوْمَ لَاظِلَّ إِلَّاظِلُّهُ: رَجُلٌ أَعْطَى النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ مَاهُوَسَائِلُهُمْ، وَرَجُلٌ لَمْ يُقَدِّمْ رَجُلاً وَلَمْ يُؤَخِّرْ رَجُلاً حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ ذَٰلِكَ لِلّٰهِ رِضًى، وَرَجُلٌ لَمْ يَعِبْ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِعَيْبٍ حَتَّى يَنْفِيَ ذَٰلِكَ الْعَيْبَ عَنْ نَفْسِهِ، فَإِنَّهُ لَايَنْفِي مِنْهَا عَيْباً إِلَّابَدَالَهُ عَيْبٌ؛ وَكَفَى بِالْمَرْءِ شُغْلاً بِنَفْسِهِ عَنِ النَّاسِ.

۱۶۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہوں یا ان میں سے ایک بھی ہو تو وہ روز قیامت عرشِ الٰہی کے نیچے ہوگا جب کہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا پہلے وہ شخص جو اپنی طرف سے لوگوں کو وہ دے جو وہ دوسروں سے مانگنا چاہتا ہے دوسرے وہ جو کسی کو نہ آگے بڑھاتا ہے نہ پیچھے ہٹاتا ہے جب تک اس میں خدا کی مرضی کو نہ جان لے، تیسرے کسی بندۂ مسلم کو عیب نہیں لگاتا جب تک کہ اس عیب کو اپنے سے دور نہیں کرلیتا اور یہ عیب دور نہیں ہوسکتا جب تک یہ اپنا عیب اس پر ظاہر نہ ہو اور انسان کے لیے یہ شغل کافی ہے کہ وہ لوگوں سے توجہ ہٹا کر صرف اپنے نفس کی طرف توجہ کرے۔

١٧ ـ مِنْهُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ وَاسَى الْفَقِيرَ مِنْ مَالِهِ وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ فَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ حَقّاً.

۱۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنے مال میں سے فقیر کی مدد کرتا ہے اور وہ لوگوں اور اپنے نفس کے درمیان انصاف کرتا ہے تو وہ سچا مومن ہے۔

١٨ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنْ خَالِدِبْنِ نَافِعٍ بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ عَنْ يُوسُفَ الْبَزَّازِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَاتَدَارَأَ اثْنَانِ فِي أَمْرٍ قَطُّ، فَأَعْطَى أَحَدُهُمَا النَّصَفَ صَاحِبَهُ فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ إِلَّا أُدِيلَ مِنْهُ.

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہؑ نے جب دو شخص کسی امر میں نزاع کریں تو چاہیے کہ ہر ایک ان میں سے اپنے ساتھی کے معاملہ میں انصاف کرے اور یہ انصاف مقبول نہ ہوگا جب تک وہ مال نہ دیا جائے جو باعث نزاع ہو۔

١٩ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ جَنَّةً لَايَدْخُلُهَا إِلَّا ثَلَاثَةٌ أَحَدُهُمْ مَنْ حَكَمَ فِي نَفْسِهِ بِالْحَقِّ

۱۹۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے اللہ کی ایک جنت ہے جس میں نہ داخل ہوں گے مگر تین قسم کے لوگ، ایک ان میں سے وہ ہے جو اپنے نفس کو حق پر قائم رہنے کا حکم دے۔

۲۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الْمَاءِ يُصِيبُهُ الظَّمْآنُ، مَا أَوْسَعَ الْعَدْلَ إِذَا عُدِلَ فِيهِ وَإِنْ قَلَّ.

۲۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے عدل اس پانی سے زیادہ میٹھا ہے جس کو پیاسا پی لے اور عدل چاہے کتنا ہی کم ہو وہ بڑی وسعت والا ہوتا ہے۔

ایک سو پچانوے واں باب

لوگوں سے استغنا

(بَابُ) ۱۹۵

(الْإِسْتِغْنَاءُ عَنِ النَّاسِ)

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کا شرف قائم اللیل ہونا اور اس کی عزت لوگوں سے بے پروا ہی میں ہے

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ جَمِيعاً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ لَا يَسْأَلَ رَبَّهُ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ فَلْيَيْأَسْ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ وَلَا يَكُونُ لَهُ رَجَاءٌ إِلَّا عِنْدَ اللهِ، فَإِذَا عَلِمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَٰلِكَ مِنْ قَلْبِهِ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی یہ چاہے کہ خدا سے جو مانگے وہ اس کو دے دے تو اسے چاہیے کہ لوگوں سے بالکلیہ مایوس ہو کر اپنی امید کا پورا پورا تعلق خدا ہی سے رکھے جب اللہ اس کے دل کی بات معلوم کرے گا تو پھر اس سے بندہ جو سوال کرے گا وہ اسے پورا کرے گا۔

۳ ـ وَبِهَٰذَا الْإِسْنَادِ: عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، عَنْ مُعَمَّرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ: رَأَيْتُ الْخَيْرَ كُلَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ فِي قَطْعِ الطَّمَعِ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ

وَمَنْ لَمْ يَرْجُ النَّاسَ فِي شَيْءٍ وَرَدَّ أَمْرَهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ اسْتَجَابَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے میں نے بھرپور نیکی کو اس امر میں دیکھا کہ جو لوگوں کے پاس ہے انسان اس سے اپنی طمع کو قطع کرے اور جو کوئی بندوں سے امید نہ رکھے گا اور تمام امور میں خدا ہی سے لو لگائے گا تو خدا ہر امر میں اس کی دعا قبول کریگا

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : طَلَبُ الْحَوَائِجِ إِلَى النَّاسِ اسْتِلابٌ[1] لِلْعِزِّ وَ مَذْهَبَةٌ لِلْحَيَاءِ وَالْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ عِزٌّ لِلْمُؤْمِنِ فِي دِينِهِ وَالطَّمَعُ هُوَ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ .

۴۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا لوگوں سے اپنی حاجتوں کو طلب کرنا اپنی عزت کا کھونا ہے اور حیا کا رخصت کرنا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے پرواہ ہونا مومن کے لئے دین میں عزت ہے اور طمع وہ نوٹ ظاہر بظاہر فقیری ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ اكْتُبْ لِي إِلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَاوُدَ الْكَاتِبِ لَعَلِّي أُصِيبُ مِنْهُ قَالَ : أَنَا أَضَنُّ بِكَ أَنْ تَطْلُبَ مِثْلَ هَذَا وَشِبْهَهُ وَلَكِنْ عَوِّلْ عَلَى مَالِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ اسماعیل بن داؤد (مامون کا خزانچی) کو ایک خط لکھ دیجئے تاکہ مجھے اس سے کچھ مل جائے۔ فرمایا میں مخالف مذہب جیسے لوگوں سے تیرا مانگنا اچھا نہیں سمجھتا۔ بہتر یہ ہے کہ تو میرے مال سے لے کر خرچ کر۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ نَجْمِ بْنِ حُطَيْمٍ الْغَنَوِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ عِزُّ الْمُؤْمِنِ فِي دِينِهِ أَوَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَاتِمٍ :

إِذَا مَا عَزَمْتُ الْيَأْسَ أَلْفَيْتُهُ الْغِنَى ٭ إِذَا عَرَفَتْهُ النَّفْسُ ، وَالطَّمَعُ الْفَقْرُ

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ مایوس ہونا ان چیزوں سے جو لوگوں کے قبضے میں ہیں مومن کے لئے دین میں باعث عزت ہے کیا تو نے حاتم کا یہ قول نہیں سنا۔

جب میں نے لوگوں سے امید قطع کی تو استغنا کو حاصل کر لیا بشرطیکہ نفس اس کو پہچانتا ہو یعنی اوپرے دل سے نہ ہو۔

اور لالچ کو فقیری ہے۔

۷ ــ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن محمد بن سنان، عن عمار الساباطي، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: كان أمير المؤمنين صلوات الله عليه يقول: ليجتمع في قلبك الافتقار إلى الناس والاستغناء عنهم، فيكون افتقارك إليهم في لين كلامك وحسن بشرك، ويكون استغناؤك عنهم في نزاهة عرضك وبقاء عزك.

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ چاہیے کہ تیرے دل میں لوگوں کی طرف احتیاج اور ان سے بے پروائی اس طرح جمع ہو کہ تیری احتیاج ان کی طرف کلام کی نرمی اور شگفتہ روئی سے ہو اور تیری بے پرواہی ان سے آبرو کی حفاظت اور بقائے عزت کے لئے ہو۔

۸ ــ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن علي بن معبد قال: حدثني علي بن عمر، عن يحيى بن عمران، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: كان أمير المؤمنين صلوات الله عليه يقول: ثم ذكر مثله.

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین نے فرمایا اس کے بعد آپ نے اوپر والی حدیث بیان کی۔

ایک سو چھیانوے واں باب

صلۂ رحم

(بابُ صِلةِ الرَّحِم) ۱۹۶

۱ ــ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن دراج قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن قول الله جل ذكره: «واتقوا الله الذي تساءلون به والأرحام إن الله كان عليكم رقيباً» قال: فقال: هي أرحام الناس، إن الله عز وجل أمر بصلتها وعظمها، ألا ترى أنه جعلها منه.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب، اس اللہ سے ڈرو جس کے وسیلہ سے تم باہم سوال کرتے ہو اور صلۂ رحم کرو، اللہ تم پر نگران ہے۔ حضرت نے فرمایا ارحام سے مراد لوگوں سے رحم کرنا اور اسے عظیم سمجھنا

ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا نے اپنے ذکر کے قریب اس کا ذکر کیا ہے۔

۲ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَهْلُ بَيْتِي أَبَوْا إِلَّا تَوَثُّباً عَلَيَّ وَ قَطِيعَةً لِي وَشَتِيمَةً ، فَأَرْفُضُهُمْ ؟ قَالَ: إِذاً يَرْفُضُكُمُ اللهُ جَمِيعاً ، قَالَ : فَكَيْفَ أَصْنَعُ ؟ قَالَ : تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ كَانَ لَكَ مِنَ اللهِ عَلَيْهِمْ ظَهِيرٌ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میرے خاندان والوں نے مجھ پر حملہ کیا، مجھ سے قطع رحم کیا مجھے گالیاں دیں، میں نے ان سے میل جول ترک کر دیا۔ فرمایا اس صورت میں خدا تم سب کو چھوڑ دے گا۔ اس نے کہا پھر میں کیا کروں۔ فرمایا جس نے قطع رحم کیا ہے اس سے صلۂ رحم کر جس نے تجھے حق سے محروم کیا ہے اس پر بخشش کر اور جس نے تجھ پر ظلم کیا ہے اس کو معاف کر اگر تو نے ایسا کیا تو خدا کی طرف سے تیرے لئے ان پر غلبہ حاصل ہوگا۔

۳ ــ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام: يَكُونُ الرَّجُلُ يَصِلُ رَحِمَهُ فَيَكُونُ قَدْ بَقِيَ مِنْ عُمْرِهِ ثَلَاثُ سِنِينَ فَيُصَيِّرُهَا اللهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَ يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ .

۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص صلۂ رحم کرتا ہے اور اس کی عمر قبل صلۂ رحم کرنے کے صرف تین سال باقی رہتی ہے خدا اس کو تیس سال کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

٤۔ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ خَطَّابٍ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : صِلَةُ الْأَرْحَامِ تُزَكِّي الْأَعْمَالَ وَتُنْمِي الْأَمْوَالَ وَتَدْفَعُ الْبَلْوَى وَتُيَسِّرُ الْحِسَابَ وَتُنْسِيءُ فِي الْأَجَلِ.

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صلۂ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے اور مال کو زیادہ کرتا ہے اور بلاؤں کو دور کرتا ہے اور اس کا حساب پیش خدا آسان کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

٥ ۔ وَعَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله :أُوصِي الشَّاهِدَ مِنْ أُمَّتِي وَالْغَائِبَ مِنْهُمْ وَمَنْ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ وَ أَرْحَامِ النِّسَاءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَنْ يَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ كَانَتْ مِنْهُ عَلَى مَسِيرَةِ سَنَةٍ، فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الدِّينِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میں وصیت کرتا ہوں اپنی اُمت کے موجودہ لوگوں کو اور جو ان میں سے غائب ہیں ان کو اور جو اپنے باپ کی پشتوں میں ہیں ان کو اور جو اپنی ماؤں کے رحم میں ہیں ان کو قیامت تک کے لئے کہ وہ اپنے عزیز سے صلۂ رحم کریں اگرچہ وہ ایک سال کی مسافت پر ہو کیونکہ وہ امر دین میں سے ہے

٦ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: صِلَةُ الْأَرْحَامِ تُحَسِّنُ الْخُلُقَ وَتُسَمِّحُ الْكَفَّ وَتُطَيِّبُ النَّفْسَ وَتَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَتُنْسِيءُ فِي الْأَجَلِ.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ صلۂ رحم خلق کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحبِ کرم بناتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ : اَللَّهُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي وَهِيَ رَحِمُ آلِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ»[۲] وَرَحِمُ كُلِّ ذِي رَحِمٍ .

۷۔ ابوبصیر راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ یقیناً رحم (صلۂ رحمی) عرش کے ساتھ معلق و متصل ہے اور (صلۂ) رحم کہتا ہے کہ اے اللہ جس نے مجھ سے تعلق قائم کیا تو اس کے ساتھ (احسان کا) تعلق قائم کر اور جس نے مجھ سے قطع تعلق کیا تو اس سے تعلق (رحم احسان) کو قطع کر، اور یہ رحم، رحم آل محمد ہے اور یہی خدا کا فرمان ہے۔" وہ لوگ جن کو (تعلقات) کے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے انھیں قائم رکھتے ہیں" الخ ۲۱ اور ہر صاحب رحم کا رحم ہے

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَوَّلُ نَاطِقٍ مِنَ الْجَوَارِحِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّحِمُ تَقُولُ : يَارَبِّ مَنْ وَصَلَنِي فِي الدُّنْيَا فَصِلِ الْيَوْمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ ، وَمَنْ قَطَعَنِي فِي الدُّنْيَا فَاقْطَعِ الْيَوْمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ .

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اعضاء میں سب سے پہلے قیامت میں گواہی دینے والا عورتوں کا رحم ہوگا وہ کہے گا یارب جس نے دنیا میں صلۂ رحم کیا ہے تو آج دور کر اس فاصلہ کو جو تیرے اور اس کے درمیان ہے اور جس نے دنیا میں قطع رحم کیا ہے آج تو بھی اس سے قطع تعلق کر۔

٩ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام صِلْ رَحِمَكَ وَلَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ ؛ وَأَفْضَلُ مَا تُوصَلُ بِهِ الرَّحِمُ كَفُّ الْأَذَى عَنْهَا ؛ وَصِلَةُ الرَّحِمِ مَنْسَأَةٌ

فِي الْأَجَلِ ، مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ .

۹ - فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے صلۂ رحم کرو اگرچہ پانی پلا کرہی ہو اور صلۂ رحم کی نیز صورت یہ ہے کہ اپنے عزیز کی اذیت سے ہاتھ روکو، صلۂ رحم سے موت میں تاخیر ہوتی ہے اور خاندان والے محبت کرتے ہیں۔

۱۰ _ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ فُضَيْلِ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: اللَّهُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي .

۱۰ - فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روز قیامت رحم معلق ہوگا عرش کے نیچے اور کہے گا خداوندا جس نے مجھے ملایا ہے تو بھی اسے ملا اور جس نے مجھے قطع کیا تو بھی اسے قطع کر۔

۱۱ _ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ حَنَانِ ابْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ: حَافَّتَا الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّحِمُ وَالْأَمَانَةُ ، فَإِذَا مَرَّ الْوَصُولُ لِلرَّحِمِ ، الْمُؤَدِّي لِلْأَمَانَةِ نَفَذَ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا مَرَّ الْخَائِنُ لِلْأَمَانَةِ الْقَطُوعُ لِلرَّحِمِ لَمْ يَنْفَعْهُ مَعَهُمَا عَمَلٌ وَتَكَفَّأَ بِهِ الصِّرَاطُ فِي النَّارِ .

۱۱- فرمایا ابوذر نے میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا کہ روز قیامت صراط کے دو کنارے ہوں گے ایک رحم دوسرے امانت جب صلۂ رحم کرنے والا اور امانت کو ادا کرنیوالا اس پر سے گزرے گا تو جنت کی طرف راستہ پائے گا اور جب امانت میں خیانت کرنے والا اور قاطع رحم گزرے گا تو اس کو ان دونوں اعمال قبیحہ کی وجہ سے کوئی عمل فائدہ نہ دے گا اور صراط نیچی ہو کر اسے جہنم میں گرا دے گی۔

۱۲ _ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ ابْنِ قُرْطٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : صِلَةُ الْأَرْحَامِ تُحَسِّنُ الْخُلُقَ، وَتُسَمِّحُ الْكَفَّ وَتُطَيِّبُ النَّفْسَ ، وَتَزِيدُ فِي الرِّزْقِ ، وَتُنْسِئُ فِي الْأَجَلِ .

۱۲- فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ صلۂ رحم خلق کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحب کرم بناتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے اور رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں سبب تاخیر ہوتا ہے۔

۱۳ _ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ خَطَّابٍ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ

عليه السلام : صِلَةُ الْأَرْحَامِ تُزَكِّي الْأَعْمَالَ ، وَتَدْفَعُ الْبَلْوَى ، وَتُنْمِي الْأَمْوَالَ ، وَتُنْسِيءُ لَهُ فِي عُمْرِهِ ، وَتُوَسِّعُ فِي رِزْقِهِ ، وَتُحَبِّبُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ ، فَلْيَتَّقِ اللهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ صلۂ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے مصیبت کو دور کرتا ہے دولت کو بڑھاتا ہے عمر کو زیادہ کرتا ہے رزق میں وسعت دیتا ہے اور خاندان والوں میں محبت پیدا کرتا ہے پس لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور صلۂ رحم کرنا چاہیے۔

١٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْحَكَمِ الْحَنَّاطِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : صِلَةُ الرَّحِمِ وَحُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے صلۂ رحم اور اچھی ہمسائیگی شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمر کو زیادہ کرتے ہیں

١٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَعْجَلَ الْخَيْرِ ثَوَاباً صِلَةُ الرَّحِمِ .

۱۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے نیکیوں میں سب سے زیادہ از روئے ثواب صلۂ رحم ہے۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ سَرَّهُ النَّسَأُ فِي الْأَجَلِ وَالزِّيَادَةُ فِي الرِّزْقِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ .

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو خوش ہونا چاہے تاخیر موت پر زیادتی رزق پر اس کو چاہیے کہ صلۂ رحم کرے۔

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا نَعْلَمُ شَيْئاً يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا صِلَةَ الرَّحِمِ ، حَتَّى أَنَّ الرَّجُلَ يَكُونُ أَجَلُهُ ثَلَاثَ سِنِينَ فَيَكُونُ وَصُولاً لِلرَّحِمِ فَيَزِيدُ اللهُ فِي عُمُرِهِ ثَلَاثِينَ سَنَةً فَيَجْعَلُهَا ثَلَاثاً وَثَلَاثِينَ سَنَةً ، وَيَكُونُ

أَجَلُهُ ثَلاثاً وَثَلاثِينَ سَنَةً ؛ فَيَكُونُ قَاطِعاً لِلرَّحِمِ فَيَنقُصُهُ اللهُ ثَلاثِينَ سَنَةً وَيَجْعَلُ أَجَلَهُ إِلَى ثَلاثِ سِنِينَ .

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ؛ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ مِثْلَهُ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے صلۂ رحم سے بڑھ کر کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی اگر کسی کی عمر میں صرف تین سال باقی ہوں اور وہ صلۂ رحم بجا لائے تو اللہ تعالیٰ تیس سال بڑھا دیتا ہے اور اس کو ۳۳ سال کر دیتا ہے اور قاطع رحم کی عمر اگر ۳۳ سال ہو تو اس کے ۳۰ سال کم کر کے اس کی عمر تین سال کر دیتا ہے۔

یہی حدیث امام رضا علیہ السلام سے بھی منقول ہے۔

۱۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ؛ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ؛ عَنْ جَابِرٍ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُرِيدُ الْبَصْرَةَ ؛ نَزَلَ بِالرَّبَذَةِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ مُحَارِبٍ ؛ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي تَحَمَّلْتُ فِي قَوْمِي حَمَالَةً وَإِنِّي سَأَلْتُ فِي طَوَائِفَ مِنْهُمُ الْمُوَاسَاةَ وَالْمَعُونَةَ فَسَبَقَتْ إِلَيَّ أَلْسِنَتُهُمْ بِالنَّكَدِ فَمُرْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَعُونَتِي وَحُثَّهُمْ عَلَى مُوَاسَاتِي ؛ فَقَالَ : أَيْنَ هُمْ ؟ فَقَالَ : هٰؤُلَاءِ فَرِيقٌ مِنْهُمْ حَيْثُ تَرَى ، قَالَ : فَنَصَّ رَاحِلَتَهُ فَادَّلَفَتْ كَأَنَّهَا ظَلِيمٌ فَادَّلَفَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَلَأْياً بِلَأْيٍ مَا لُحِقَتْ ، فَانْتَهَى إِلَى الْقَوْمِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَسَأَلَهُمْ مَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ مُوَاسَاةِ صَاحِبِهِمْ ؟ فَشَكَوْهُ وَشَكَاهُمْ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَصَلَ امْرُؤٌ عَشِيرَتَهُ ، فَإِنَّهُمْ أَوْلَى بِبِرِّهِ وَذَاتِ يَدِهِ وَوَصَلَتِ الْعَشِيرَةُ أَخَاهَا إِنْ عَثَرَ بِهِ دَهْرٌ وَأَدْبَرَتْ عَنْهُ دُنْيَا ، فَإِنَّ الْمُتَوَاصِلِينَ الْمُتَبَاذِلِينَ مَأْجُورُونَ ، وَإِنَّ الْمُتَقَاطِعِينَ الْمُتَدَابِرِينَ مَوْزُورُونَ ، [قَالَ] ثُمَّ بَعَثَ رَاحِلَتَهُ وَقَالَ : حَلْ .

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب امیرالمومنین علیہ السلام بصرہ کو جا رہے تھے تو ربذہ کی طرف سے گزرے قبیلہ محارب کا ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے امیرالمومنین میں نے اپنی قوم کا قرضہ ادا کیا اس کے بعد میں نے اپنی قوم سے مدد اور ہمدردی چاہی تو انھوں نے سخت سست کہنا شروع کیا۔ پس آپ ان کو میری مدد کا حکم دیجیے اور ان کو میری ہمدردی پر اُبھاریے۔ فرمایا وہ کہاں ہیں اس نے کہا ایک گروہ تو یہی ہے جسے آپ دیکھ رہے ہیں یہ سن کر آپ نے اپنی سواری کو تیز چلایا وہ شتر مرغ کی طرح تیزی سے چلی، آپ کے اصحاب آپ کی طلب میں پیچھے چلے۔ حضرت نے آہستہ چلایا یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت سے مل گئے آپ ان لوگوں کے پاس آئے اور سلام کے بعد ان سے پوچھا کہ انھوں نے اپنے ساتھی کی ہمدردی سے کیوں گریز کیا انھوں نے اسکی شکایت اور اس نے ان کی۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا۔ آدمی کو اپنے خاندان والوں سے صلۂ رحم کرنا چاہیئے کیونکہ وہ اس کی نیکی کے زیادہ مستحق ہیں اگر ان کے بھائی پر کوئی مصیبت آجائے تو خاندان والوں کو چاہیئے کہ اس کی مدد

کریں، کیونکہ صلۂ رحم کرنے والے ایسے خرچ کرنے والے ہیں جن کا اجر ملے گا اور قطع رحم کرنے والے قطع تعلق کرنے والے ہیں اور گنہگار ہیں راوی کہتا ہے اس کے بعد امیر المومنین نے اپنی سواری کو آگے بڑھایا اور حضرت کی بات نے ان کے دل پر اثر کیا

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَنْ يَرْغَبَ الْمَرْءُ عَنْ عَشِيرَتِهِ وَإِنْ كَانَ ذَامَالٍ وَ وَلَدٍ وَعَنْ مَوَدَّتِهِمْ وَ كَرَامَتِهِمْ وَدِفَاعِهِمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَلْسِنَتِهِمْ، هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ حَيْطَةً مِنْ وَرَائِهِ وَأَعْطَفُهُمْ عَلَيْهِ وَ أَلَمُّهُمْ لِشَعَثِهِ إِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ أَوْنَزَلَ بِهِ بَعْضُ مَكَارِهِ الْأُمُورِ، وَمَنْ يَقْبِضْ يَدَهُ عَنْ عَشِيرَتِهِ فَإِنَّمَا يَقْبِضُ عَنْهُمْ يَداً وَاحِدَةً وَتُقْبَضُ عَنْهُ مِنْهُمْ أَيْدِي كَثِيرَةٌ وَمَنْ يُلِنْ حَاشِيَتَهُ يَعْرِفْ صَدِيقُهُ مِنْهُ الْمَوَدَّةَ، وَمَنْ بَسَطَ يَدَهُ بِالْمَعْرُوفِ إِذَاوَجَدَهُ يُخْلِفِ اللهُ لَهُ مَاأَنْفَقَ فِي دُنْيَاهُ وَ يُضَاعِفْ لَهُ فِي آخِرَتِهِ وَلِسَانُ الصِّدْقِ لِلْمَرْءِ يَجْعَلُهُ اللهُ فِي النَّاسِ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ يَأْكُلُهُ وَيُوَرِّثُهُ، لَايَزْدَادَنَّ أَحَدُكُمْ كِبْراً وَعِظَماً فِي نَفْسِهِ وَنَأْياً عَنْ عَشِيرَتِهِ، إِنْ كَانَ مُوسِراً فِي الْمَالِ، وَلَايَزْدَادَنَّ أَحَدُكُمْ فِي أَخِيهِ زُهْداً وَلَامِنْهُ بُعْداً إِذَالَمْ يَرَمِنْهُ مُرُوَّةً وَكَانَ مَعُوزاً فِي الْمَالِ، وَلَايَغْفُلْ أَحَدُكُمْ عَنِ الْقَرَابَةِ بِهَاالْخَصَاصَةُ أَنْ يَسُدَّهَا بِمَالَايَنْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَهُ وَلَا يَضُرُّهُ إِنِ اسْتَهْلَكَهُ.

۲۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کوئی شخص چاہے کتنا ہی صاحب مال و اولاد ہو اپنے قبیلہ سے دوری اختیار نہ کرے اور لازم ہے کہ ان سے محبت کرے کیونکہ وہ محتاج ہے ان کی محبت ان کی بزرگی اور ان کے دفیعہ کا ان کے ہاتھوں سے وہ زیادہ سخت ثابت ہوں گے اس کی حفاظت اور پشت پناہی کے لئے اور زیادہ مہربان ہوں گے بہ نسبت غیروں کے اس کی پریشان خاطری کو دور کرنے میں اگر اس پر کوئی مصیبت آپڑے گی یا کوئی امر سخت نازل ہو گا جو شخص اپنے خاندان سے اپنی مدد کو روکتا ہے وہ صرف اپنی ایک مدد روک کر اپنے سے بہت سے لوگوں کی مدد رکوانے کا باعث ہو جاتا ہے اور جو اپنے پاس رہنے والے سے نرمی کا سلوک کرتا ہے تو اس کا دوست اس سے محبت کرتا ہے اور جو کسی کے ساتھ نیکی کرتا ہے تو جو اس نے دنیا میں خرچ کیا ہے خدا اس کا بدلہ دیتا ہے اور آخرت میں دوگنا بدلہ دیتا ہے اور کسی آدمی کی سچی زبان اگر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان اس کے اس مال میں بہتری پیدا کرتا ہے جس کو وہ کھاتا ہے اور ترکہ میں چھوڑتا ہے ایسا شخص اپنی بزرگی اور عزت کو نہیں بڑھا سکتا جو اپنے خاندان سے دور رہے چاہے کتنا ہی مالدار ہو اور چاہیئے کہ اپنے بھائی سے دوری اختیار نہ کرے اگرچہ اس سے جوانمردی کو نہ دیکھے بہ سبب اس کے افلاس کے اور چاہیئے کہ غریب رشتہ داروں سے مالی امداد دینے میں غفلت نہ کرے اگر مدد روکے گا تو آخرت میں اس مال سے فائدہ نہ ہوگا اگر دے گا تو نقصان نہ ہوگا۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هِلَالٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ آلَ فُلَانٍ يَبِرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَ يَتَوَاصَلُونَ ، فَقَالَ : إِذاً تُنْمِي أَمْوَالُهُمْ وَيَنْمُونَ فَلَا يَزَالُونَ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى يَتَقَاطَعُوا فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ انْقَشَعَ عَنْهُمْ .

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ فلاں خاندان والے ایک دوسرے سے نیکی سے پیش آتے ہیں اور صلہ رحم کرتے ہیں۔ فرمایا تو ان کے مالوں میں ترقی ہوگی اور وہ ہمیشہ خوش رہیں گے جب تک قطع رحم نہ کریں اور جب ایسا کریں گے تو یہ ترقی رک جائے گی۔

۲۱۔ عَنْهُ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ الْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فَجَرَةً وَلَا يَكُونُونَ بَرَرَةً ، فَيَصِلُونَ أَرْحَامَهُمْ فَتَنْمِي أَمْوَالُهُمْ وَتَطُولُ أَعْمَارُهُمْ ، فَكَيْفَ إِذَا كَانُوا أَبْرَاراً بَرَرَةً .

۲۱۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ایک قوم فاسق و فاجر ہوتی ہے اور صلہ رحم نہیں کرتی۔ اس کے بعد جب وہ صلہ رحم کرنے لگتے ہیں تو ان کے اموال میں ترقی ہوتی ہے اور عمر طولانی ہو جاتی ہے پس کیا ٹھکانہ ہے ان لوگوں کے ثواب کا جو نیک ہوں اور صلہ رحم بجا لائیں۔

۲۲ ۔ وَعَنْهُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: صِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالتَّسْلِيمِ، يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً» .

۲۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ صلہ رحم بجا لاؤ۔ اگرچہ سلام ہی سے کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور اپنے ذوی الارحام سے صلہ رحم کرو بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

۲۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ: وَقَعَ بَيْنَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَبَيْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ كَلَامٌ حَتّٰى وَقَعَتِ الضَّوْضَاءُ بَيْنَهُمْ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَافْتَرَقَا عَشِيَّتَهُمَا بِذٰلِكَ وَغَدَوْتُ فِي حَاجَةٍ ، فَإِذَا أَنَا بِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام عَلَى بَابِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ وَ هُوَ يَقُولُ : يَا جَارِيَةُ قُولِي لِأَبِي مُحَمَّدٍ [يَخْرُجُ] قَالَ: فَخَرَجَ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِاللهِ مَا بَكَّرَ بِكَ ؟ فَقَالَ:

إِنِّي تَلَوْتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَارِحَةَ فَأَقْلَقَتْنِي ، قَالَ : وَمَا هِيَ ؟ قَالَ : قَوْلُ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ ذِكْرُهُ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ» فَقَالَ: صَدَقْتَ لَكَأَنِّي لَمْ أَقْرَأْ هٰذِهِ الْآيَةَ مِنْ كِتَابِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ قَطُّ فَاعْتَنَقَا وَبَكَيَا .

۲۳۔ راوی کہتاہے کہ ایک روز ابوعبداللہ علیہ السلام اور عبداللہ بن الحسن کے درمیان سخت گفت گو ہوئی یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں لوگ جمع ہو گئے شام کے وقت دونوں جدا ہو گئے صبح کے وقت میں ایک ضرورت سے نکلا میں نے دیکھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام عبداللہ بن الحسن کے دروازہ پر کھڑے ہیں اور لونڈی سے کہہ رہے ہیں کہ ابومحمد سے کہو باہر نکلیں۔ وہ باہر آئے تو آپؑ سے پوچھا آپ صبح ہی صبح کیسے آئے۔ فرمایا رات میں نے کتاب اللہ میں ایک آیت پڑھی جس نے مجھے بے چین کر دیا انھوں نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے فرمایا خدا فرماتا ہے جو لوگ ملاتے ہیں اس چیز کو جس کے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اللہ سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کرتے ہیں عبداللہ بن حسن نے کہا۔ آپ نے صحیح فرمایا۔ میں نے گویا اس آیت کو کتاب خدا میں پڑھا ہی نہیں تھا اس کے بعد دونوں نے معانقہ کیا اور روئے۔

٢٤ـ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ لِيَ ابْنَ عَمٍّ أَصِلُهُ فَيَقْطَعُنِي وَأَصِلُهُ فَيَقْطَعُنِي حَتَّى لَقَدْ هَمَمْتُ لِقَطِيعَتِهِ إِيَّايَ أَنْ أَقْطَعَهُ أَتَأْذَنُ لِي قَطْعَهُ ؟ قَالَ : إِنَّكَ إِذَا وَصَلْتَهُ وَقَطَعَكَ وَصَلَكُمَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيعاً وَإِنْ قَطَعْتَهُ وَقَطَعَكَ قَطَعَكُمَا اللهُ .

۲۴۔ راوی کہتاہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ میرا ایک چچا زاد بھائی ہے میں نے اس سے صلۂ رحم کیا اس نے مجھ سے قطع رحم کیا۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ جب اس نے مجھ سے قطع رحم کیا ہے تو میں بھی اس سے قطع رحم کروں گا فرمایا جب تم نے اس سے صلۂ رحم کیا اور اس نے قطع رحم کیا تو خدا تم دونوں کو ملا دے گا لیکن اگر تم دونوں قطع رحم کروگے تو اللہ تم دونوں کو جدا رکھے گا۔

٢٥ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ اللهُ أَنِّي قَدْ أَذْلَلْتُ رَقَبَتِي فِي رَحِمِي وَأَنِّي لَأُبَادِرُ أَهْلَ بَيْتِي أَصِلُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَسْتَغْنُوا عَنِّي .

۲۵۔ حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا۔ میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ اللہ اس بات کو جان لے کہ میں نے صلۂ رحم کے لئے اپنی گردن جھکا دی ہے اور میں سبقت کرتا ہوں اس امر میں کہ لوگوں سے صلۂ رحم کروں قبل اس کے کہ وہ فراخیٔ معیشت کی بناء پر مجھ سے مستغنی ہو جائیں۔

٢٦ ـ عَنْهُ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ الصَّيْرَفِيِّ ، عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ رَحِمَ آلِ مُحَمَّدٍ

ـ الأئِمَّةُ عليهم السلام ـ لَمُعَلَّقَةٌ بِالعَرْشِ تَقُولُ : اللّٰهُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي ، ثُمَّ هِيَ جَارِيَةٌ بَعْدَهَا فِي أَرْحَامِ الْمُؤْمِنِينَ ؛ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ : «وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ» .

۲۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ صلۂ رحم آلِ محمد کے آئمہ علیہم السلام کا معلق ہے عرش پر وہ کہتا ہے خداوندا اپنی رحمت سے قریب کر اس کو جس نے مجھ سے صلۂ رحم کیا اور دور رکھ اس کو جس نے قطع تعلق کیا مجھ سے۔ یہ صلۂ رحم جاری ہے اس کے بعد ارحام مومنین میں یہ آیت پڑھی۔ اس اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور صلۂ رحم بجا لاؤ۔

۲۷ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ ؛ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ» فَقَالَ : قَرَابَتُكَ .

۲۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا وہ صلۂ رحم کرتے ہیں جس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔ فرمایا اس سے مراد تیرے قرابتدار ہیں۔

۲۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ وَهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ وَدُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ» ؟ قَالَ : نَزَلَتْ فِي رَحِمِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَقَدْ تَكُونُ فِي قَرَابَتِكَ . ثُمَّ قَالَ : فَلَا تَكُونَنَّ مِمَّنْ يَقُولُ لِلشَّيْءِ : إِنَّهُ فِي شَيْءٍ وَاحِدٍ .

۲۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا یصلون ما امر اللہ الخ فرمایا یہ نازل ہوئی ہے آلِ محمد کی امامت کی تصدیق اور ان کی محبت کے بارے میں اور کبھی اس سے مراد تمہارے قرابتداروں سے صلۂ رحم مراد ہوتی ہے پھر فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہ بنو جو کسی شے کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو ایک ہی بات ہے یعنی ہر جگہ ایک ہی مراد لیتے ہیں۔

۲۹ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنِ الْوَصَّافِيِّ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمُدَّ اللّٰهُ فِي عُمْرِهِ وَأَنْ يَبْسُطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ ؛ فَإِنَّ الرَّحِمَ لَهَا لِسَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَلِقٌ تَقُولُ : يَا رَبِّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي ؛ فَالرَّجُلُ لَيُرَىٰ بِسَبِيلِ خَيْرٍ إِذَا أَتَتْهُ الرَّحِمُ الَّتِي قَطَعَهَا فَتَهْوِي بِهِ إِلَىٰ أَسْفَلِ قَعْرٍ فِي النَّارِ .

۲۹۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اس کا رزق زیادہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ صلۂ رحم کرے رحم اپنی زبان سے روز قیامت کہے گا۔ خداوندا رحمت نازل کر اس پر جس نے صلۂ رحم کیا اور رحمت سے دور رکھ اس کو جس نے قطع رحم کیا۔ وہ شخص جو اپنی نیکی کی بناء پر یہ سمجھے گا کہ اس کو بہشت ملے گا تو اس کے پاس آئے گا وہ رحم جو اس نے قطع کیا ہوگا اور وہ اس کی وجہ سے قعر جہنم میں ڈالا جائے گا۔

۳۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ الْجَهْمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: تَكُونُ لِي الْقَرَابَةُ عَلَى غَيْرِ أَمْرِي، أَلَهُمْ عَلَيَّ حَقٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ حَقُّ الرَّحِمِ لَا يَقْطَعُهُ شَيْءٌ وَإِذَا كَانُوا عَلَى أَمْرِكَ كَانَ لَهُمْ حَقَّانِ حَقُّ الرَّحِمِ وَحَقُّ الْإِسْلَامِ.

۳۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے کچھ قرابت دار ہیں جو مذہب امامیہ نہیں رکھتے کیا ان کا کوئی حق میرے اوپر ہے۔ فرمایا ہاں حق رحم کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی اور اگر وہ تمہارے ہم مذہب ہوں تو پھر ان کے دو حق ہیں ایک رشتہ داری دوسرے اسلام۔

۳۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ وَالْبِرَّ لَيُهَوِّنَانِ الْحِسَابَ وَيَعْصِمَانِ مِنَ الذُّنُوبِ، فَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَبَرُّوا بِإِخْوَانِكُمْ وَلَوْ بِحُسْنِ السَّلَامِ وَرَدِّ الْجَوَابِ.

۳۱۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ صلۂ رحم اور نیکی حساب کو ہلکا کر دیتے ہیں اور گناہوں سے بچاتے ہیں پس تم صلۂ رحم کرو اور اپنے بھائیوں سے نیکی کرو اگرچہ وہ سلام کرنے یا جواب سلام دینے سے ہو۔

۳۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: صِلَةُ الرَّحِمِ تُهَوِّنُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ مَنْسَأَةٌ[1] فِي الْعُمُرِ وَتَقِي مَصَارِعَ السُّوءِ وَصَدَقَةُ اللَّيْلِ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ.

۳۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے صلۂ رحم آسان کرتا ہے حساب کو روز قیامت اور عمر کو زیادہ کرتا ہے اور برائیوں سے بچاتا ہے اور رات کو صدقہ دینا غضب خدا سے محفوظ رکھتا ہے۔

۳۳۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ تُزَكِّي الْأَعْمَالَ وَتُنْمِي الْأَمْوَالَ وَتُيَسِّرُ الْحِسَابَ وَتَدْفَعُ الْبَلْوَى وَتَزِيدُ فِي الرِّزْقِ.

۳۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صلہ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے مال کو بڑھاتا ہے اور حساب کو ہلکا کرتا اور بلا کو دور کرتا ہے۔

ایک سو ستانوے واں باب
والدین سے نیکی

((بَابُ الْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ)) ۱۹۷

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً» مَا هَذَا الْإِحْسَانُ؟ فَقَالَ: الْإِحْسَانُ أَنْ تُحْسِنَ صُحْبَتَهُمَا وَأَنْ لَا تُكَلِّفَهُمَا أَنْ يَسْأَلَاكَ شَيْئاً مِمَّا يَحْتَاجَانِ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَا مُسْتَغْنِيَيْنِ، أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ» قَالَ: ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَأَمَّا قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا» قَالَ: إِنْ أَضْجَرَاكَ فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا إِنْ ضَرَبَاكَ، قَالَ: «وَقُلْ لَهُمَا قَوْلاً كَرِيماً» قَالَ: إِنْ ضَرَبَاكَ فَقُلْ لَهُمَا: غَفَرَ اللهُ لَكُمَا. فَذَلِكَ مِنْكَ قَوْلٌ كَرِيمٌ؛ قَالَ: «وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ» قَالَ: لَا تَمْلَأْ عَيْنَيْكَ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِمَا إِلَّا بِرَحْمَةٍ وَرِقَّةٍ، وَلَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ فَوْقَ أَصْوَاتِهِمَا وَلَا يَدَكَ فَوْقَ أَيْدِيهِمَا وَلَا تَقَدَّمْ قُدَّامَهُمَا.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق والدین سے احسان کرو۔ اس احسان سے کیا مراد ہے فرمایا احسان سے مراد یہ ہے کہ ان سے اچھی طرح ملو اور انھیں کسی ایسی شے کے مانگنے کی تکلیف نہ دو جس کی انھیں ضرورت ہو چاہے وہ مالدار ہی کیوں نہ ہوں کیا خدا نے نہیں فرمایا تم ہرگز نیکی نہ پاؤ گے جب تک اپنی محبوب چیز صرف نہ کرو پھر حضرت نے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بڈھا ہو جائے یا دونوں بڈھے ہو جائیں تو ان سے اُف نہ کہو اور ان کو جھڑکو مت اور فرمایا کہ اگر وہ تم کو سرزنش کریں تب بھی اُف نہ کرو۔ اور اگر وہ تمہیں ماریں بھی تو بھی انھیں نہ جھڑکو اور ان سے بہت ادب سے بات کرو اور یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ تم کو ماریں تو ان سے کہو خدا آپ دونوں کی مغفرت کرے سب سے اچھا کلام یہی ہے اور خدا نے فرمایا ہے عاجزی کے ساتھ ان کے سامنے جھک جاؤ

اور حضرت نے فرمایا ان کی طرف رحم اور نرم دلی سے دیکھو اور ان کی آواز پر اپنی آواز اونچی نہ کرو اور نہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں سے بلند کرو اور اپنا قدم ان کے قدم سے آگے نہ بڑھاؤ۔

۲ - ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ نَافِعٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي فَقَالَ: لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئاً وَإِنْ حُرِّقْتَ بِالنَّارِ وَعُذِّبْتَ إِلَّا وَقَلْبُكَ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ، وَوَالِدَيْكَ فَأَطِعْهُمَا وَبَرَّهُمَا حَيَّيْنِ كَانَا أَوْ مَيِّتَيْنِ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَافْعَلْ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ.

۲- میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کچھ نصیحت فرمایئے ارشاد فرمایا اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کر چاہے تو آگ میں جلایا جائے یا سخت سزا دی جائے مگر جب کہ تیرا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اور والدین کی اطاعت کر ان سے نیکی کر چاہے وہ زندہ ہوں یا مردہ اگر حکم دیں کہ اپنی بیوی کو طلاق دے اور اس کے مال سے دست کش ہو تو ایسا کر گزر یہ علامت ایمان ہے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ سَيْفٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَيْءٌ مِثْلُ الْكُبَّةِ فَيَدْفَعُ فِي ظَهْرِ الْمُؤْمِنِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ، فَيُقَالُ: هَذَا الْبِرُّ.

۳- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت ایک چیز مثل شتر بزرگ آئے گی اور تیزی سے دھکا دے گی پشت مومن کو اور اسے جنت میں داخل کر دے گی۔ ملائکہ کہیں گے یہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کا بدلہ ہے۔

٤ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴- فرمایا راوی نے کون سا عمل افضل ہے۔ فرمایا حضرت نے وقت پر نماز اور والدین سے نیکی اور جہاد فی سبیل اللہ

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ دُرُسْتَ ابْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ؟ قَالَ: لَا يُسَمِّيهِ بِاسْمِهِ، وَلَا يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا يَجْلِسُ قَبْلَهُ وَلَا يَسْتَسِبُّ لَهُ.

۵۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کسی نے رسول اللہ سے پوچھا کہ باپ کا حق اولاد پر کیا ہے فرمایا باپ کا نام نہ لے اس کے آگے نہ چلے اس کے سامنے نہ بیٹھے اور اس کی گالی کا سبب نہ بنے۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَحْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَمَّنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ - وَأَنَا عِنْدَهُ - لِعَبْدِ الْوَاحِدِ الْأَنْصَارِيِّ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً» فَظَنَنَّا أَنَّهَا الْآيَةُ الَّتِي فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ «وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ [وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً]»، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ سَأَلْتُهُ فَقَالَ: هِيَ الَّتِي فِي لُقْمَانَ «وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ (حُسْناً) وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا» فَقَالَ: إِنَّ ذَٰلِكَ أَعْظَمُ [مِنْ] أَنْ يَأْمُرَ بِصِلَتِهِمَا وَحَقِّهِمَا عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ «وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ»؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ يَأْمُرُ بِصِلَتِهِمَا وَإِنْ جَاهَدَاهُ عَلَى الشِّرْكِ مَا زَادَ حَقَّهُمَا إِلَّا عِظَماً.

٦۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے عبدالواحد الانصاری سے والدین سے نیکی کے بارے میں یہ آیت بیان فرمائی۔ اور والدین سے نیکی کرو، ہم نے گمان کیا کہ یہ سورۂ بنی اسرائیل کی ہے اور خدا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کرو جب میں نے سوال کیا تو فرمایا کہ یہ سورۂ لقمان میں ہے۔ ہم نے انسان کو والدین سے نیکی کرنے کی وصیت کی اور اگر وہ زور دیں اور مجبور کریں اس امر پر کہ تو میرا شریک قرار دے اس چیز کو جس کا تجھے علم ہی نہیں ہے تو اس صورت میں ان کی اطاعت نہ کرے یہ امر عظیم تر ہے اس سے کہ ان سے صلۂ رحم کیا جائے اور ان کے حق کا ہر حال میں لحاظ رکھا جائے درآں صورت کہ وہ مشرک بنانا چاہیں، فرمایا نہیں حکم ہے ان سے صلۂ رحم کا اور اگر وہ شرک پر زور دیں تو نہیں ہے ان کا حق مگر تعظیم۔

توضیح: یہ حدیث مشکل ترین احادیث میں سے ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں لفظی اور معنوی دونوں طرح کے اشکال ہیں۔ لفظی صورت یہ ہے کہ والدین کی فضیلت میں قرآن کے اندر بہت سی آیتیں ہیں مگر ان میں سے تین اس مقام پر مناسب ہیں۔ (۱) بنی اسرائیل وقضی ربک ان لاتعبدو الا ایاہ وبالوالدین احسانا دوسرے سورۂ عنکبوت ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا ان جاھدٰک لتشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما تیسرے سورۂ لقمان ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکرلی ولوالدیک والی المصیر وان جاھدٰک علی ان تشرک بی مالیس لک بہ

علم فلا تطعهما وصاحبهما فی الدنیا معروفا۔ ان تینوں آیتوں میں پہلی آیت بنی اسرائیل سے تمام قرائتوں میں پائی جاتی ہے لیکن اس حدیث میں جو اس آیت کو سورۃ لقمان کا ظاہر کیا گیا ہے وہ ان الفاظ سے سورۂ لقمان میں نہیں اور راوی اس کی تصریح بنی اسرائیل کے ساتھ کی ہے پھر امام نے کیوں فرمایا کہ یہ آیت سورۂ لقمان میں ہے۔

رہا معنوی اشکال تو اس کی صورت یہ ہے کہ راوی نے بالوالدین احسانا کے متعلق ظاہر کیا کہ یہ آیت بنی اسرائیل میں ہے حضرت نے سورہ لقمان کا ذکر کیوں کیا اور اس کی صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت کی مراد یہ نہ تھی کہ بالوالدین احسانا کے الفاظ سورۂ لقمان میں ہیں بلکہ آپ نے لفظ احسان پر نظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ والدین سے احسان کی تاکید اور جگہ بھی قرآن میں ہے راوی نے حضرت کا مفہوم سمجھنے میں دھوکا کھایا ہے اس نے سمجھا کہ حضرت کی مراد یہ ہے کہ یہ آیت سورۂ لقمان میں ہے اگرچہ لفظوں میں ان الفاظ کا ذکر نہیں کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ جب حضرت نے والدین کے ساتھ احسان کرنے کو تاکیداً فرمایا تو راوی نے سمجھا ہو کہ یہ مضمون بھی سورہ بنی اسرائیل میں ہے اس پر حضرت نے فرمایا ہو کہ ایسا نہیں میری مراد سورۂ لقمان کی آیت سے ہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ سورۂ لقمان میں ووصینا الانسان بوالدیہ کے بعد لفظ احسنا قرأت آئمہ میں ثابت ہو حضرت نے دونوں صورتوں کا مضمون چونکہ ایک ساتھ ذکر کیا ہے لہذا راوی نے عمداً یا سہواً اختصار کیا اور تفصیل سے بیان نہ کیا تیسرے یہ کہ ان لوگوں کا گمان یہ تھا کہ احسان کا ذکر صرف سورۂ بنی اسرائیل ہی میں ہے حضرت نے صرف احسان کو پیش نظر رکھ کر فرمایا کہ سورہ لقمان میں بھی ہے۔

علامہ مجلسی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس کا راوی مجہول ہے۔

۷ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَايَمْنَعُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ أَنْ يَبَرَّ وَالِدَيْهِ حَيَّيْنِ وَمَيِّتَيْنِ ؛ يُصَلِّي عَنْهُمَا ، وَيَتَصَدَّقُ عَنْهُمَا ، وَيَحُجُّ عَنْهُمَا وَيَصُومَ عَنْهُمَا ، فَيَكُونُ الَّذِي صَنَعَ لَهُمَا ، وَلَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ فَيَزِيدُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبِرِّهِ وَصِلَتِهِ خَيْراً كَثِيراً .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کس چیز نے تم میں سے کسی کو ماں باپ سے نیکی کرنے کو منع کیا خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ اور وہ نیکی یہ ہے کہ ان کی طرف سے نماز پڑھے صدقہ دے، حج کرے روزہ رکھے جو کوئی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسی نیکی کرے گا تو اللہ اس کو اس نیکی اور صلۂ رحم کے بدلے میں خیر کثیر عطا کرے گا۔

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَدْعُو لِوَالِدَيَّ إِذَا كَانَا لَا يَعْرِفَانِ الْحَقَّ ؟ قَالَ : ادْعُ لَهُمَا وَتَصَدَّقْ عَنْهُمَا ؛ وَ إِنْ كَانَا حَيَّيْنِ لَا يَعْرِفَانِ الْحَقَّ فَدَارِهِمَا ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي بِالرَّحْمَةِ لَا بِالْعُقُوقِ .

٨ - راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کیا میں دعا کروں اپنے والدین کے لئے ایسی حالت میں کہ وہ مذہب حق نہ رکھتے ہوں فرمایا دعا کرو اور ان کی طرف سے صدقہ دے اور اگر وہ زندہ ہوں تو باوجود حق پر نہ ہونے کے ان کی مدارات کر رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں رحمت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں نہ کہ نافرمانی کی تعلیم کے لئے۔

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبَرُّ ؟ قَالَ : أُمَّكَ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ أُمَّكَ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: أُمَّكَ ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: أَبَاكَ .

٩ - فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا میں کس کی فرمانبرداری کروں فرمایا اپنی ماں کی اس نے کہا پھر فرمایا اپنی ماں کی اس نے کہا پھر فرمایا اپنی ماں کی، اس نے کہا پھر فرمایا اپنے باپ کی۔

١٠ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَاغِبٌ فِي الْجِهَادِ نَشِيطٌ قَالَ : فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : فَجَاهِدْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّكَ إِنْ تُقْتَلْ تَكُنْ حَيّاً عِنْدَ اللَّهِ تُرْزَقُ وَإِنْ تَمُتْ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُكَ عَلَى اللَّهِ وَ إِنْ رَجَعْتَ رَجَعْتَ مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا وُلِدْتَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي وَالِدَيْنِ كَبِيرَيْنِ يَزْعُمَانِ أَنَّهُمَا يَأْنِسَانِ بِي وَيَكْرَهَانِ خُرُوجِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَرَّ مَعَ وَالِدَيْكَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُنْسُهُمَا بِكَ يَوْماً وَلَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ جِهَادِ سَنَةٍ .

١٠ - فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے آکر کہا میں جہاد کی طرف راغب ہوں فرمایا راہ خدا میں جہاد کر اگر قتل ہو جائے گا تو زندہ رہے گا تو خدا کی طرف سے رزق پائے گا اور اگر اپنی موت مرے گا تو تیرا اجر اللہ پر ہوگا اور اگر جہاد سے زندہ لوٹ آیا تو تیرے سارے گناہ یوم ولادت سے اب تک معاف ہو جائیں گے اس نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ بوڑھے ہیں اور مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں وہ میرا جانا ناپسند کرتے ہیں حضرت نے فرمایا تو رک جا اپنے ماں باپ کے پاس رہ۔ قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ ان کا تجھ سے ایک دن یا ایک رات کا اُنس ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔

١١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كُنْتُ نَصْرَانِيّاً فَأَسْلَمْتُ وَ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقُلْتُ : إِنِّي كُنْتُ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَإِنِّي أَسْلَمْتُ ، فَقَالَ : وَأَيَّ شَيْءٍ رَأَيْتَ فِي الْإِسْلَامِ ؟ قُلْتُ : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُوراً نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ» فَقَالَ : لَقَدْ هَدَاكَ اللَّهُ ، ثُمَّ قَالَ : اَللَّهُمَّ اهْدِهِ ـ ثَلَاثاً ـ سَلْ عَمَّا شِئْتَ يَا بُنَيَّ ، فَقُلْتُ : إِنَّ أَبِي وَأُمِّي عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَأَهْلَ بَيْتِي ؛ وَأُمِّي مَكْفُوفَةُ الْبَصَرِ فَأَكُونُ مَعَهُمْ وَآكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ ؟ فَقَالَ يَأْكُلُونَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ ؟ فَقُلْتُ : لَا وَلَا يَمَسُّونَهُ ، فَقَالَ : لَا بَأْسَ فَانْظُرْ أُمَّكَ فَبَرَّهَا ، فَإِذَا مَاتَتْ فَلَا تَكِلْهَا إِلَىٰ غَيْرِكَ ، كُنْ أَنْتَ الَّذِي تَقُومُ بِشَأْنِهَا وَلَا تُخْبِرَنَّ أَحَداً أَنَّكَ أَتَيْتَنِي حَتَّىٰ تَأْتِيَنِي بِمِنًى إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بِمِنًى وَالنَّاسُ حَوْلَهُ كَأَنَّهُ مُعَلِّمُ صِبْيَانٍ ، هَٰذَا يَسْأَلُهُ وَهَٰذَا يَسْأَلُهُ ، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْكُوفَةَ أَلْطَفْتُ لِأُمِّي وَكُنْتُ أُطْعِمُهَا وَأَفْلِي ثَوْبَهَا وَرَأْسَهَا وَأَخْدِمُهَا فَقَالَتْ لِي : يَا بُنَيَّ مَا كُنْتَ تَصْنَعُ بِي هَٰذَا وَأَنْتَ عَلَىٰ دِينِي فَمَا الَّذِي أَرَىٰ مِنْكَ مُنْذُ هَاجَرْتَ فَدَخَلْتَ فِي الْحَنِيفِيَّةِ ؟ فَقُلْتُ : رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ نَبِيِّنَا أَمَرَنِي بِهَٰذَا ، فَقَالَتْ : هَٰذَا الرَّجُلُ هُوَ نَبِيٌّ ؟ فَقُلْتُ : لَا وَلَٰكِنَّهُ ابْنُ نَبِيٍّ ، فَقَالَتْ : يَا بُنَيَّ إِنَّ هَٰذَا نَبِيٌّ إِنَّ هَٰذِهِ وَصَايَا الْأَنْبِيَاءِ ، فَقُلْتُ : يَا أُمَّهْ إِنَّهُ لَيْسَ يَكُونُ بَعْدَ نَبِيِّنَا نَبِيٌّ وَلَٰكِنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَتْ : يَا بُنَيَّ دِينُكَ خَيْرُ دِينٍ ، اعْرِضْهُ عَلَيَّ فَعَرَضْتُهُ عَلَيْهَا فَدَخَلَتْ فِي الْإِسْلَامِ وَعَلَّمْتُهَا ، فَصَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ، ثُمَّ عَرَضَ لَهَا عَارِضٌ فِي اللَّيْلِ ، فَقَالَتْ : يَا بُنَيَّ أَعِدْ عَلَيَّ مَا عَلَّمْتَنِي فَأَعَدْتُهُ عَلَيْهَا ، فَأَقَرَّتْ بِهِ وَمَاتَتْ ، فَلَمَّا أَصْبَحَتْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ الَّذِينَ غَسَّلُوهَا وَكُنْتُ أَنَا الَّذِي صَلَّيْتُ عَلَيْهَا وَنَزَلْتُ فِي قَبْرِهَا .

۱۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نصرانی تھا پھر میں اسلام لے آیا اور میں نے حج کیا اسی زمانہ میں میں حضرت ابوعبداللہ کے پاس آیا اور کہا میں پہلے نصرانی تھا۔ اب مسلمان ہوں فرمایا تو نے اسلام میں کیا بات دیکھی۔ میں نے کہا اللہ کا یہ قول باعث ہدایت ہوا۔ اے رسولؐ! تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے لیکن ہم نے تو اس نبوت کو ایک نور قرار دیا اور اس سے جس کو ہم چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں حضرت نے فرمایا خدا نے تجھے ہدایت کی پھر تین بار فرمایا۔ خدایا اسے ثابت قدم رکھ پھر فرمایا دریافت کر جو چاہتا ہے میں نے کہا میرے باپ اور ماں نصرانی ہیں اور میرے خاندان والے بھی اور ماں اندھی ہے کیا میں اس کے ساتھ رہوں اور ان کے برتنوں میں کھاؤں۔ فرمایا کیا وہ سور کا گوشت کھاتے ہیں میں نے کہا نہیں۔ فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں تو اپنی ماں کی نگرانی (خدمت) کر اور بنیکی پیش آ اور اگر وہ مر جائے تو اس کو کسی دوسرے کے سپرد نہ کرنا۔ تو خود تمام امور بجا لانا اور کسی کو خبر نہ کرنا کہ تو میرے

پاس آیا تھا یہاں تک کہ تو منیٰ میں انشاء اللہ میرے پاس پہنچ جائے۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں حضرت کے پاس منیٰ میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت کے گرد لوگ جمع ہیں گویا حضرت معلم صبیان ہیں کوئی کچھ پوچھتا ہے کوئی کچھ، جب میں کوفہ واپس آیا تو میں نے اپنی ماں سے مہربانی کا برتاؤ کیا۔ میں اسے کھانا کھلاتا تھا اور اس کے کپڑوں اور سر سے جوئیں چنتا تھا اس کی خدمت کرتا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ جب تو میرے دین پر تھا اس وقت تو تو نے کبھی ایسا نہ کیا تھا جب سے تو نے ہمارا دین چھوڑا اور اسلام میں داخل ہوا میں نے ایسا عمل تجھ سے کبھی نہ دیکھا۔ میں نے کہا۔ ہمارے نبی کی اولاد میں ایک شخص ہیں انھوں نے ایسا حکم دیا ہے اس نے کہا کیا یہ شخص نبی ہے میں نے کہا نہیں وہ نبی کے فرزند ہیں اس نے کہا یہ تو نبی ہی ہے ایسی نصائح تو انبیاء ہی کرتے ہیں۔ میں نے کہا۔ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ یہ ان کے فرزند ہیں اس نے کہا۔ بیٹا تیرا دین بہترین دین ہے مجھے اس کے متعلق بتا۔ میں نے سمجھایا اور وہ مسلمان ہوگئی۔ میں نے اس کو احکام دین کی تعلیم دی اس نے ظہر و عصر و مغرب کی اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر وہ بیمار پڑی اس نے مجھ سے کہا جو تو نے مجھے تعلیم دی تھی اس کا اعادہ کر، میں نے اعادہ کیا۔ اس نے اقرار کیا اور مرگئی جب صبح ہوئی تو مسلمان جمع ہوئے اس کو غسل دیا، میں نے نماز جنازہ پڑھی اور اسے قبر میں اتارا۔

توضیح: اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے برتنوں میں کھانا جائز ہے لیکن امام کا مقصد ان برتنوں سے ہے جن میں کھانے کا کوئی جز لگا ہوا نہ ہو صاف ستھرے ہوں اور انھیں آسانی سے پاک کر سکتے ہوں۔ البتہ اگر سور کا گوشت کھایا ہو تو جب تک سات بار مٹی سے خوب مانجھا نہ جائے ان میں کھانا جائز نہ ہوگا اسی طرح اگر شراب پینے کا ظرف ہو تو اسے بھی مٹی سے مانجھنا ضروری ہے مگر چونکہ شراب اڑ جاتی ہے لہٰذا تین بار مٹی سے مانجھنا کافی ہوگا رہے سالن یا دودھ وغیرہ کے برتن تو ان کو اگر وہ صاف ستھرے ہوں تو پانی میں ڈال کر طاہر کیا جا سکتا ہے۔

اس حدیث سے امام کے ایک معجزے کا بھی اظہار ہوا اور وہ اس طرح کہ آپ نے ایک نومسلم سے فرمایا کہ جب تیری ماں مرجائے تو اس کی تجہیز و تکفین خود کرنا غیروں (نصرانیوں) کے سپرد نہ کرنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت بعلم امامت جانتے تھے کہ اس کی ماں مسلمان ہو کر مرے گی۔

۱۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، جَمِيعاً عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ حَيَّانَ(۱) قَالَ : خَبَّرْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام بِبِرِّ إِسْمَاعِيلَ ابْنِي بِي ، فَقَالَ : لَقَدْ كُنْتُ أُحِبُّهُ وَقَدِ ازْدَدْتُ لَهُ حُبّاً ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَتَتْهُ أُخْتٌ لَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا سُرَّ بِهَا وَبَسَطَ مِلْحَفَتَهُ لَهَا فَأَجْلَسَهَا عَلَيْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ يُحَدِّثُهَا وَيَضْحَكُ فِي وَجْهِهَا ، ثُمَّ قَامَتْ وَذَهَبَتْ

وَجاءَ أَخُوهٰا فَلَمْ يَصْنَعْ بِهِ مٰاصَنَعَ بِهٰا، فَقِيلَ لَهُ : يٰارَسُولَ اللّٰهِ صَنَعْتَ بِأُخْتِهِ مٰالَمْ تَصْنَعْ بِهِ وَهُوَ رَجُلٌ ؟ !
فَقَالَ : لِأَنَّهٰا كٰانَتْ أَبَرَّ بِوٰالِدَيْهٰا مِنْهُ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خبر دی اپنے بیٹے اسمٰعیل کی، اس کی نیکی کی جو اس نے میرے ساتھ کی ۔حضرت نے فرمایا میں اس کو پہلے بھی دوست رکھتا تھا اب اور زیادہ دوست رکھتا ہوں رسول اللہ کے پاس حضرت کی رضاعی بہن آئی حضرت اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اپنا بالا پوش (چادر) اس کے لئے بچھایا اور اس پر اسے بٹھایا اور اس سے باتیں کیں اور اس کے چہرے کو دیکھ کر خوش ہوئے اس کے بعد وہ چلی گئی۔ اس کا بھائی آیا۔ حضرت نے اس کے ساتھ وہ عمل نہ کیا جو اس کی بہن کے ساتھ کیا تھا کسی نے اس کا سبب پوچھا فرمایا وہ اپنے بھائی سے زیادہ اپنے والدین سے نیکی کرنے والی ہے۔

۱۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْكٰانَ ، عَنْ إِبْرٰاهِيمَ بْنِ شُعَيْبٍ قٰالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام إِنَّ أَبِي قَدْ كَبُرَ جِداً وَضَعُفَ فَنَحْنُ نَحْمِلُهُ إِذٰا أَرٰادَ الْحٰاجَةَ ، فَقٰالَ : إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَلِيَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَافْعَلْ وَلَقِّمْهُ بِيَدِكَ فَإِنَّهُ جُنَّةٌ لَكَ غَداً .

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہو گیا ہے اور کمزور ہے جب قضائے حاجت کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم اسے اٹھاتے ہیں فرمایا اگر ممکن ہو تو یہ کام خود کر، نوکروں پر نہ چھوڑ اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا کر اس کے منہ میں دے کہ یہ امر روز قیامت تیرے لئے سپر ہوگا۔

۱٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ : عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي الصَّبّٰاحِ ، عَنْ جٰابِرٍ قٰالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً يَقُولُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : إِنَّ لِي أَبَوَيْنِ مُخٰالِفَيْنِ ؟ فَقٰالَ بَرَّهُمٰا كَمٰا تَبَرُّ الْمُسْلِمِينَ مِمَّنْ يَتَوَلّٰانٰا .

۱۴۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے ماں باپ دونوں ہمارے مذہب کے مخالف ہیں حضرت نے فرمایا ان کے ساتھ ایسی نیکی کر جیسی ان مسلمانوں سے کی جاتی ہے جو ہم کو دوست رکھتے ہیں۔

۱٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرٰاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مٰالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قٰالَ : ثَلٰاثٌ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَحَدٍ فِيهِنَّ رُخْصَةً : أَدٰاءُ الْأَمٰانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَالْفٰاجِرِ وَالْوَفٰاءُ بِالْعَهْدِ لِلْبَرِّ وَالْفٰاجِرِ وَبِرُّ الْوٰالِدَيْنِ بَرَّيْنِ كٰانٰا أَوْ فٰاجِرَيْنِ .

۱۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ تین چیزیں ہیں جن کے ترک کی خدا نے اجازت نہیں دی اوّل ادائے امانت خواہ امانت رکھنے والا نیک ہو یا بد۔ دوسرے عہد خواہ نیک سے ہو یا بد سے تیسرے والدین سے نیکی خواہ نیک ہوں یا بد۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ وَالْبِرِّ أَنْ يُكَنَّى الرَّجُلَ بِاسْمِ أَبِيهِ.

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے سنت اور نیکی یہ ہے کہ ایک شخص اپنی کنیت اپنے باپ کے نام سے رکھے یعنی ابن فلاں۔

١٧ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ وَسَأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله عَنْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ : ابْرِزْ أُمَّكَ ابْرِزْ أُمَّكَ ابْرِزْ أُمَّكَ ، ابْرِزْ أَبَاكَ ابْرِزْ أَبَاكَ ابْرِزْ أَبَاكَ وَبَدَأَ بِالْأُمِّ قَبْلَ الْأَبِ .

۱۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور والدین سے نیکی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ماں سے نیکی کر، ماں سے نیکی کر، باپ سے نیکی کر، باپ سے نیکی کر، ماں کا ذکر باپ سے پہلے کیا۔

١٨ ـ الْوَشَّاءُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : إِنِّي قَدْ وَلَدْتُ بِنْتاً وَرَبَّيْتُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ فَأَلْبَسْتُهَا وَحَلَّيْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ بِهَا إِلَى قَلِيبٍ فَدَفَعْتُهَا فِي جَوْفِهِ وَكَانَ آخِرَ مَا سَمِعْتُ مِنْهَا وَهِيَ تَقُولُ: يَا أَبَتَاهُ؛ فَمَا كَفَّارَةُ ذٰلِكَ ؟ قَالَ: أَلَكَ أُمٌّ حَيَّةٌ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَلَكَ خَالَةٌ حَيَّةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ: فَابْرِزْهَا فَإِنَّهَا بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ يُكَفِّرُ عَنْكَ مَا صَنَعْتَ ، قَالَ أَبُو خَدِيجَةَ : فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَتَى كَانَ هٰذَا ؟ فَقَالَ : كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانُوا يَقْتُلُونَ الْبَنَاتِ مَخَافَةَ أَنْ يُسْبَيْنَ فَيَلِدْنَ فِي قَوْمٍ آخَرِينَ .

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک لڑکی تھی میں نے اسے پالا پوسا۔ جب جوان ہوئی تو اسے لباس اور زیور سے آراستہ کرکے ایک کنوئیں پر لایا اور اس میں اس کو دھکیل دیا قعر چاہ میں سے میں نے اس کی آواز سنی، اے میرے باپ میری مدد کر۔ پس اس کا کفارہ کیا ہے حضرت نے فرمایا تیری ماں زندہ ہے اس نے کہا نہیں فرمایا خالہ ہے اس نے کہا ہے فرمایا اس کے ساتھ نیکی کر وہ بمنزلہ تیری ماں کے ہے جو کچھ تو نے کیا ہے یہی اس کا کفارہ ہے۔

ابوخدیجہ نے پوچھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسا کب اس شخص نے کیا تھا فرمایا عہد جاہلیت میں قبل آنحضرت کی بعثت کے مشرکین عرب اپنی لڑکیوں کو اس خوف سے قتل کر دیا کرتے تھے کہ اگر وہ قید ہوگئیں تو دوسری قوم میں جا کر بچہ جنیں گی۔

توضیح:- چونکہ یہ عمل اس شخص نے اسلام لانے سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں کیا تھا لہٰذا شرع محمدی کی رو سے اس کو سزا نہیں دی جاسکتی اس لئے حضرت نے یہ کفارہ تجویز فرمایا۔

١٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : هَلْ يَجْزِي الْوَلَدُ وَالِدَهُ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا فِي خَصْلَتَيْنِ يَكُونُ الْوَالِدُ مَمْلُوكاً فَيَشْتَرِيهِ ابْنُهُ فَيُعْتِقُهُ أَوْيَكُونُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَقْضِيهِ عَنْهُ .

١٩- راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا بیٹا اپنے باپ کی خدمات کا بدل دے سکتا ہے فرمایا دو چیزوں سے اگر باپ غلام ہے تو اسے آزاد کرادے اور اگر مقروض ہو تو اس کے قرض کو ادا کرادے۔

٢٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ نَشِيطٌ وَأُحِبُّ الْجِهَادَ وَلِي وَالِدَةٌ تَكْرَهُ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : ارْجِعْ فَكُنْ مَعَ وَالِدَتِكَ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ [نَبِيّاً] لَأُنْسُهَا بِكَ لَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ جِهَادِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ سَنَةً .

٢٠- فرمایا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے کہا۔ میں مرد جوان اور صاحب قوت ہوں جہاد کرنا پسند کرتا ہوں لیکن میری ماں اس کو پسند نہیں کرتی، حضرت نے فرمایا تو واپس جا۔ خدا کی قسم اس کی محبت صرف ایک رات کی راہ خدا میں تیرے ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔

٢١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ بَارّاً بِوَالِدَيْهِ فِي حَيَاتِهِمَا ثُمَّ يَمُوتَانِ فَلَا يَقْضِي عَنْهُمَا دُيُونَهُمَا وَلَا يَسْتَغْفِرُ لَهُمَا فَيَكْتُبُهُ اللهُ عَاقّاً ، وَ إِنَّهُ لَيَكُونُ عَاقّاً لَهُمَا فِي حَيَاتِهِمَا غَيْرَ بَارٍّ بِهِمَا فَإِذَا مَاتَا قَضَى دَيْنَهُمَا وَاسْتَغْفَرَ لَهُمَا فَيَكْتُبُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَارّاً .

٢١- حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کی حیات میں نیکی کرنے والا ہو لیکن مرنے کے بعد ان کا قرض ادا نہ کرے اور ان کے لئے استغفار نہ کرے تو خدا اس کو عاق لکھتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص ماں باپ کی زندگی میں عاق ہوتا ہے کیونکہ اس سے ان کے لئے نیکی نہیں ہوتی لیکن ان کے مرنے پر ان کا قرض ادا کرتا ہے اور ان کے لئے استغفار کرتا ہے تو خدا اس کو نیکوں میں لکھتا ہے۔

ایک سو اٹھانوے واں باب

امور مسلمین میں سعی کرنا ان کو نصیحت کرنا اور نفع پہنچانا

((بَابٌ)) ۱۹۸

☆(الْإِهْتِمَامِ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ وَالنَّصِيحَةِ لَهُمْ وَنَفْعِهِمْ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو اس حال میں صبح کرے کہ مسلمانوں کے امور میں اظہار غم خواری نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں۔

٢ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَنْسَكُ النَّاسِ نُسُكاً أَنْصَحُهُمْ جَيْباً وَأَسْلَمُهُمْ قَلْباً لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ.

۲۔ اور انہی اسناد کے ساتھ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار وہ ہے جو تمام مسلمانوں کے ساتھ صاف سینہ اور فراخ دل رکھتا ہو۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: عَلَيْكَ بِالنُّصْحِ لِلّٰهِ فِي خَلْقِهِ، فَلَنْ تَلْقَاهُ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے اوپر لازم قرار دے، لوگوں کو قربتہً الی اللہ نصیحت کرنا کہ پیش خدا اس سے بہتر عمل نہ ہوگا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ لَمْ يَهْتَمَّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو امور مسلمین میں غم خواری اور ہمدردی نہیں کرتا وہ مسلمان نہیں۔

٥ ـ عَنْهُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَمِّهِ عَاصِمٍ الْكُوزِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ سَمِعَ رَجُلاً يُنَادِي يَا لَلْمُسْلِمِينَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ امور مسلمین میں ان سے ہمدردی نہیں کرتا تو وہ ان میں سے نہیں اور جو کسی کو فریاد کرتے مسلمانوں سے سنے اور اس کو جواب نہ دے تو وہ مسلمان نہیں۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الْخَلْقُ عِيَالُ اللهِ فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللهِ مَنْ نَفَعَ عِيَالَ اللهِ وَأَدْخَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ سُرُوراً.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مخلوق اللہ کا کنبہ ہے پس خدا کے نزدیک محبوب وہ ہے جو عیال اللہ کو نفع پہنچائے اور خاندان والوں کو خوش رکھے۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: أَنْفَعُ النَّاسِ لِلنَّاسِ.

۷۔ راوی کہتا ہے مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جس نے سنا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہ کسی نے رسول اللہ سے پوچھا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

٨ ـ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ الْوَلِيدِ الْحَنَّاطِ، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ رَدَّ عَنْ قَوْمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَادِيَةَ [مَاءٍ] أَوْ نَارٍ أَوْجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةَ.

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کو پانی کے طوفان سے یا آگ میں جلنے سے بچائے تو جنت اس پر واجب ہوتی ہے۔

٩ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام

فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً» قال: قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً وَلَاتَقُولُوا إِلَّا خَيْراً حَتَّى تَعْلَمُوا مَا هُوَ؟.

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے آیہ " لوگوں سے اچھی بات کہو" اور جو کہو وہ اچھی بات کہو۔ یہاں تک کہ تم جان لو کہ وہ کیسا ہے۔ یعنی فائدہ کی بات کہو، بعد میں اس کا نفع تم کو معلوم ہوگا۔

۱۰۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً» قَالَ: قُولُوا لِلنَّاسِ أَحْسَنَ مَا تُحِبُّونَ أَنْ يُقَالَ فِيكُمْ.

۱۰۔ آیہ قولوا للناس حسنا کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگوں سے ایسی بہتر سے بہتر بات کہو جسے تم چاہتے ہو کہ تمہارے لئے کہی جائے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَجَعَلَنِي مُبَارَكاً أَيْنَمَا كُنْتُ» قَالَ: نَفَّاعاً.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "اس نے مجھے مبارک بنایا جہاں کہیں بھی ہوں" کہ مبارک سے مراد بہت زیادہ نفع پہنچانے والا ہے۔

ایک سو ننانوے واں باب
بوڑھوں کی تعظیم

(بَابُ إِجْلَالِ الْكَبِيرِ) ۱۹۹

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مِنْ إِجْلَالِ اللهِ إِجْلَالُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ.

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا ایسا ہے گویا خدا کی تعظیم کرنا۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا .

۲- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے بڑوں کی تعظیم کرو اور ان سے صلۂ رحم کرو اور سب سے بڑا افضل صلۂ رحم یہ ہے کہ تکلیف ان کی دور کرو۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبَانٍ ، عَنِ الْوَصَّافِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : عَظِّمُوا كِبَارَكُمْ وَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ ، وَلَيْسَ تَصِلُونَهُمْ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ كَفِّ الْأَذَىٰ عَنْهُمْ .

۳- فرمایا صادق آل محمدؐ نے جو بڑوں کی عزت نہیں کرتا چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

دوسواں باب

مومنین کا آپس میں بھائی چارہ

(بَابُ) ۲۰۰

☆(إِخْوَةُ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ)☆

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ بَنُو أَبٍ وَأُمٍّ [۲] وَإِذَا ضُرِبَ عَلَىٰ رَجُلٍ مِنْهُمْ عِرْقٌ سَهِرَ لَهُ الْآخَرُونَ .

۱- فرمایا صادق آل محمدؐ نے مومنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں جیسے ایک ماں باپ سے اگر ان میں سے کسی ایک کی رگ پر تکلیف ہو تو دوسروں کو چاہیئے کہ اس کی وجہ سے بیدار رہیں۔

۲ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ: تَقَبَّضْتُ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ رُبَّمَا حَزِنْتُ مِنْ غَيْرِ مُصِيبَةٍ تُصِيبُنِي أَوْأَمْرٍ يَنْزِلُ بِي حَتَّىٰ يَعْرِفَ ذَٰلِكَ أَهْلِي فِي وَجْهِي ، وَصَدِيقِي ، فَقَالَ: نَعَمْ يَا جَابِرُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ

مِنْ طِينَةِ الْجِنَانِ وَأَجْرَى فِيهِمْ مِنْ رِيحِ رُوْحِهِ ، فَلِذَلِكَ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ ، فَإِذَا أَصَابَ رُوحاً مِنْ تِلْكَ الْأَرْوَاحِ فِي بَلَدٍ مِنَ الْبُلْدَانِ حُزْنٌ حَزِنَتْ هَذِهِ لِأَنَّهَا مِنْهَا .

۲۔ جابر جعفی کہتے کہ میں ایک روز امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے دل گرفتہ تھا۔ میں نے حضرت سے کہا میں آپ پر فدا ہوں بعض اوقات بغیر کسی مصیبت یا حادثہ کے میں خود بخود ایسا رنجیدہ ہو جاتا ہوں کہ میرے گھر والے اور میرے دوست پہچان جاتے ہیں حضرت نے فرمایا اے جابر اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان میں اپنی قدرت سے ایک ہوا کو چلایا ہے چونکہ مومن مومن کا بھائی بلحاظ ایک ماں باپ کے ہے لہذا جب یہ ہوا چلتی ہے کسی شہر میں غم کے ساتھ تو لوگ محزون ہوتے ہیں اس سے۔

توضیح:۔ علامہ مجلسی مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے "من ریح روحہ" سے مراد ہے اس روح کی موج جس کو خدا نے نفخ کیا ہے انبیاء اور اوصیاء میں جیسا کہ فرمایا ہے نفخت فیہ من روحی اور یہ اس کی ایک رحمت ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے ہمارے شیعہ اللہ کے نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے روح مشابہ ہے ریح سے کیونکہ وہ بدن میں جاری وساری ہے خدا نے اپنے نفس کی طرف اس روح کو نسبت دی ہے جیسے گھروں میں سے ایک گھر کو، رسولوں میں سے ابراہیم کو اپنی خصلت کے ساتھ اور یہ سب جس طرح مخلوق الٰہی ہیں، یہ بھی مخلوق ہے اور اب ؑ آم سے مراد یہ ہے کہ طینت بمنزلہ ماں ہے اور روح بمنزلہ باپ کے ہے چونکہ ارواح مومنین ایک دوسرے سے اختلاط و ارتباط رکھتی ہیں لہذا ایک کے حزن و ملال کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے اسی طرح خوشی کا۔ چنانچہ صدوق علیہ الرحمہ نے معانی الاخبار میں لکھا ہے کہ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابن رسول اللہ بعض اوقات میں خود بخود محزون ہو جاتا ہوں کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا۔ فرمایا رنج یا خوشی ہمارے رنج یا خوشی کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہماری تمہاری طینت اور نور ایک ہے کیونکہ اگر تمہاری طینت بدستور رہتی تو تم اور ہم برابر ہو جاتے لیکن تمہاری طینت تمہارے اعدا کی طینت سے ممزوج ہو گئی اگر ایسا نہ ہوتا تو تم سے کبھی کوئی گناہ سرزد ہی نہ ہوتا۔ انتہی بقدر الحاجہ۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَغُشُّهُ وَلَا يَعِدُهُ عِدَةً فَيُخْلِفَهُ .

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن، مومن کا بھائی ہے اس کا محافظ اور اس کا رہنما ہے اس سے خیانت نہیں کرتا، اس کو دھوکہ نہیں دیتا اس پر ظلم نہیں کرتا اور وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ

جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ كَالْجَسَدِ الْوَاحِدِ ، إِنِ اشْتَكَى شَيْئاً مِنْهُ وَجَدَ أَلَمَ ذَٰلِكَ فِي سَائِرِ جَسَدِهِ ، وَأَرْوَاحُهُمَا مِنْ رُوحٍ وَاحِدَةٍ ، وَإِنَّ رُوحَ الْمُؤْمِنِ لَأَشَدُّ اتِّصَالاً بِرُوحِ اللهِ مِنِ اتِّصَالِ شُعَاعِ الشَّمْسِ بِهَا .

۴۔ ابو بصیر کہتے ہیں کہ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اور وہ دونوں ایک بدن کی مانند ہیں اگر ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن اس سے متاذی ہو جاتا ہے دو مومنوں کی روح ایک ہی روح ہوتی ہے اور روح مومن روح خدا (خلیفۃ اللہ) سے اس سے زیادہ ملی ہوئی رہتی ہے جتنی سورج کی کرن سے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ هُوَ عَيْنُهُ وَمِرْآتُهُ وَدَلِيلُهُ ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَخْدَعُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَغْتَابُهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کی دلیل (رہنما) اس سے خیانت نہیں کرتا، اسے دھوکا نہیں دیتا اس پر ظلم نہیں کرتا، اس کی تکذیب نہیں کرتا اس کی غیبت نہیں کرتا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لِي : تُحِبُّهُ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ فَقَالَ لِي وَلِمَ لَا تُحِبُّهُ وَهُوَ أَخُوكَ وَشَرِيكُكَ فِي دِينِكَ وَعَوْنُكَ عَلَىٰ عَدُوِّكَ وَرِزْقُهُ عَلَىٰ غَيْرِكَ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا۔ حضرت نے فرمایا کیا تم اس کو دوست رکھتے ہو میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے مجھ سے کہا۔ بھلا تم کیوں نہ دوست رکھو گے ایسے شخص کو جو تمہارا بھائی ہے۔ دین میں تمہارا شریک ہے دشمن کے مقابلہ میں تمہارا مددگار ہے اور اس کا رزق تمہارے غیر پر ہے۔

٧ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ طِينَةِ الْجِنَانِ وَأَجْرَىٰ فِي صُوَرِهِمْ مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ ، فَلِذٰلِكَ هُمْ إِخْوَةٌ لِأَبٍ وَأُمٍّ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا مومن، مومن کا بھائی ہے بہ لحاظ اپنے باپ اور ماں کے کیونکہ

اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان کی صورتوں میں نسیم جنت کو لہرا دیا ہے لہذا باپ اور ماں کے وہ آپس میں بھائی ہیں۔

۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَغُشُّهُ وَلَا يَعِدُهُ عِدَةً فَيُخْلِفَهُ.

۸ ـ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کا رہنما ہے اس سے خیانت نہیں کرتا، اس پر ظلم نہیں کرتا اس کی غیبت نہیں کرتا اور نہ وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۹ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُونَ خَدَمٌ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، قُلْتُ: وَكَيْفَ يَكُونُونَ خَدَماً بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ؟ قَالَ: يُفِيدُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً ... الْحَدِيث

۹ ـ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن دوسرے مومن کا خادم ہوتا ہے پوچھا یہ کیسے، فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ نَفَراً مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَرَجُوا إِلَى سَفَرٍ لَهُمْ فَضَلُّوا الطَّرِيقَ فَأَصَابَهُمْ عَطَشٌ شَدِيدٌ فَتَكَفَّنُوا وَلَزِمُوا أُصُولَ الشَّجَرِ، فَجَاءَهُمْ شَيْخٌ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيضٌ فَقَالَ: قُومُوا فَلَا بَأْسَ عَلَيْكُمْ فَهَذَا الْمَاءُ، فَقَامُوا وَشَرِبُوا وَارْتَوَوْا، فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللهُ؟ فَقَالَ: أَنَا مِنَ الْجِنِّ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ: الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، فَلَمْ تَكُونُوا تَضِيعُوا بِحَضْرَتِي.

۱۰ ـ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ مسلمان سفر کر رہے تھے کہ راستہ بھول گئے اور پیاس کا ان پر غلبہ ہوا۔ انھوں نے ایک درخت کے نیچے پناہ لی ان کے پاس ایک بڈھا سفید لباس پہنے آیا اور کہنے لگا میں ان جنوں میں سے ہوں جنھوں نے رسول اللہ سے بیعت کی ہے میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کا رہنما ہے پس یہ کیسے ممکن ہے کہ میری موجودگی میں آپ لوگ مر جائیں۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، جَمِيعاً، عَنْ

حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ [وَلَا يَغْتَابُهُ وَلَا يَخُونُهُ وَلَا يَحْرِمُهُ] قَالَ رِبْعِيٌّ: فَسَأَلَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: سَمِعْتَ فُضَيْلاً يَقُولُ ذَلِكَ؟ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: نَعَمْ، فَقَالَ [فَ]إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَغُشُّهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَغْتَابُهُ وَلَا يَخُونُهُ وَلَا يَحْرِمُهُ.

۱۔ راوی فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اسے ذلیل نہیں کرتا، اس کی غیبت نہیں کرتا۔ اس سے خیانت نہیں کرتا۔ اسے محروم نہیں کرتا۔ ربعی کہتا ہے کہ میرے ایک دوست نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے فضیل کو ایسے کہتے سنا ہے۔ میں نے کہا ہاں اس نے کہا میں نے حضرت ابو عبداللہ سے سنا ہے کہ مسلم مسلم کا بھائی ہے وہ نہ ظلم کرتا ہے نہ دھوکا دیتا ہے نہ اس کو ذلیل کرتا ہے نہ اس کی غیبت کرتا ہے نہ اسے محروم کرتا ہے۔

دوسو ایک واں باب

کس دعوے دار ایمان کا حق واجب ہے

(بَابٌ) ۲۰۱

﴿فِيمَا يُوجِبُ الْحَقَّ لِمَنِ انْتَحَلَ الْإِيمَانَ وَيَنْقُضُهُ﴾

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ وَسُئِلَ عَنْ إِيمَانِ مَنْ يَلْزَمُنَا حَقُّهُ وَأُخُوَّتُهُ كَيْفَ هُوَ وَبِمَا يَثْبُتُ وَبِمَا يَبْطُلُ؟ فَقَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ قَدْ يُتَّخَذُ عَلَى وَجْهَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَهُوَ الَّذِي يَظْهَرُ لَكَ مِنْ صَاحِبِكَ فَإِذَا ظَهَرَ لَكَ مِنْهُ مِثْلُ الَّذِي تَقُولُ بِهِ أَنْتَ، حَقَّتْ وَلَايَتُهُ وَأُخُوَّتُهُ إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْهُ نَقْضٌ لِلَّذِي وَصَفَ مِنْ نَفْسِهِ وَأَظْهَرَهُ لَكَ، فَإِنْ جَاءَ مِنْهُ مَا تَسْتَدِلُّ بِهِ عَلَى نَقْضِ الَّذِي أَظْهَرَ لَكَ، خَرَجَ عِنْدَكَ مِمَّا وَصَفَ لَكَ وَأَظْهَرَ، وَكَانَ لِمَا أَظْهَرَ لَكَ نَاقِضاً إِلَّا أَنْ يَدَّعِيَ أَنَّهُ إِنَّمَا عَمِلَ ذَلِكَ تَقِيَّةً وَمَعَ ذَلِكَ يُنْظَرُ فِيهِ فَإِنْ كَانَ لَيْسَ مِمَّا يُمْكِنُ أَنْ تَكُونَ التَّقِيَّةُ فِي مِثْلِهِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ ذَلِكَ، لِأَنَّ لِلتَّقِيَّةِ مَوَاضِعَ، مَنْ أَزَالَهَا عَنْ مَوَاضِعِهَا لَمْ تَسْتَقِمْ لَهُ وَتَفْسِيرُ مَا يُتَّقَى مِثْلُ [أَنْ يَكُونَ] قَوْمُ سَوْءٍ ظَاهِرُ حُكْمِهِمْ وَفِعْلِهِمْ عَلَى غَيْرِ حُكْمِ الْحَقِّ وَفِعْلِهِ فَكُلُّ شَيْءٍ يَعْمَلُ الْمُؤْمِنُ بَيْنَهُمْ لِمَكَانِ التَّقِيَّةِ مِمَّا لَا يُؤَدِّي إِلَى الْفَسَادِ فِي الدِّينِ فَإِنَّهُ جَائِزٌ.

اسماعیل کہتا ہے میں نے سنا ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ وہ ایمان جس پر حق ادا کرنا اور اخوت کرنا واجب ہوتا ہے وہ کیا ہے کس صورت میں اس کا اثبات ہوتا ہے اور کس صورت میں ابطال، فرمایا ایمان کی دو صورتیں ہیں ایک، یہ ہے کہ جیسا ایمان کوئی ظاہر کرتا ہے اگر اس کے عمل سے بھی تم پر ویسا ہی ثابت ہو تو اس کی محبت و اخوت تمہارے لئے ضروری ہے جب تک کہ جیسا اس نے بیان کیا ہے اس کے خلاف تم پر ظاہر نہ ہو پس اگر اس کے اظہار کے خلاف ثابت ہو تو نہیں، لیکن اگر وہ ظاہر کرے کہ ایسا عمل اس سے از روئے تقیہ ظاہر ہوا ہے تو اگر تم دیکھو کہ تقیہ اس محل پر درست نہیں، تو اس کا کہنا قبول نہ کیا جائے کیونکہ تقیہ کا محل و موقع ہوتا ہے جو اس موقع سے ہٹ گیا اس کے لئے درست نہیں جو اس قوم بد کی مانند ہوگا کہ جن کا ظاہری حکم و فعل خلاف حق ہو اگر کوئی مومن ایسے امور میں تقیہ کرے جس سے فساد دین لازم نہ ہو تو وہ جائز ہے۔

دو سو دو واں باب

مواخات بلحاظ دین نہیں دین میں تو تعارف ہوتا ہے

(بَابٌ) ۲۰۲

☆(فِي أَنَّ التَّوَاخِيَ لَمْ يَقَعْ عَلَى الدِّينِ وَ إِنَّمَا هُوَ التَّعَارُفُ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّيَّارِ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمْ تَتَوَاخَوْا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ وَ إِنَّمَا تَعَارَفْتُمْ عَلَيْهِ .

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ وَ سَمَاعَةَ ، جَمِيعاً ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَمْ تَتَوَاخَوْا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ [وَ] إِنَّمَا تَعَارَفْتُمْ عَلَيْهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امر دین میں مواخات نہ کرو، یہ تو صرف ایک دوسرے سے پہلے تعارف کی صورت ہے۔

مطلب یہ ہے کہ مومنین کے درمیان تو مواخات فی الدین قبل پیدائش ہی ہوتی ہے دنیا کی مواخات تو ایک قسم کا تعارف ہوتا ہے چونکہ مومنین کی طینت ایک ہی ہے لہذا روحانی مواخات شروع ہی سے ہے۔

دوسوتین واں باب
مومن کا حق مومن پر اور اس کی ادائیگی

(بَابُ) ۲۰۳

(حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَىٰ أَخِيهِ وَأَدَاءِ حَقِّهِ)

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَىٰ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يُشْبِعَ جُوعَتَهُ وَيُوَارِيَ عَوْرَتَهُ وَيُفَرِّجَ عَنْهُ كُرْبَتَهُ وَيَقْضِيَ دَيْنَهُ ، فَإِذَا مَاتَ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومن کا حق مومن بھائی پر یہ ہے کہ اگر بھوکا ہو تو سیر کرے برہنہ ہو تو لباس پہنائے۔ اس کی مصیبت دور کرے اگر مر جائے تو اس کے گھر والوں کی، اس کا جانشین بن کر خبر رکھے۔

۲ - عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ ؟ قَالَ: لَهُ سَبْعُ حُقُوقٍ وَاجِبَاتٍ مَا مِنْهُنَّ حَقٌّ إِلَّا وَهُوَ عَلَيْهِ وَاجِبٌ ، إِنْ ضَيَّعَ مِنْهَا شَيْئاً خَرَجَ مِنْ وِلَايَةِ اللهِ وَطَاعَتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِلَّهِ فِيهِ مِنْ نَصِيبٍ قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا هِيَ ؟ قَالَ : يَا مُعَلَّىٰ إِنِّي عَلَيْكَ شَفِيقٌ أَخَافُ أَنْ تُضَيِّعَ وَلَا تَحْفَظَ وَتَعْلَمَ وَلَا تَعْمَلَ ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ : لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ، قَالَ : أَيْسَرُ حَقٍّ مِنْهَا أَنْ تُحِبَّ لَهُ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ ؛ وَالْحَقُّ الثَّانِي أَنْ تَجْتَنِبَ سَخَطَهُ وَتَتَّبِعَ مَرْضَاتَهُ وَتُطِيعَ أَمْرَهُ ؛ وَالْحَقُّ الثَّالِثُ أَنْ تُعِينَهُ بِنَفْسِكَ وَمَالِكَ وَلِسَانِكَ وَيَدِكَ وَرِجْلِكَ ؛ وَالْحَقُّ الرَّابِعُ أَنْ تَكُونَ عَيْنَهُ وَدَلِيلَهُ وَمِرْآتَهُ ؛ وَالْحَقُّ الْخَامِسُ [أَنْ] لَا تَشْبَعَ وَيَجُوعُ وَلَا تَرْوَىٰ وَيَظْمَأُ وَلَا تَلْبَسَ وَيَعْرَىٰ ، وَالْحَقُّ السَّادِسُ أَنْ يَكُونَ لَكَ خَادِمٌ وَلَيْسَ لِأَخِيكَ خَادِمٌ فَوَاجِبٌ أَنْ تَبْعَثَ خَادِمَكَ فَيَغْسِلَ ثِيَابَهُ وَيَصْنَعَ طَعَامَهُ وَيُمَهِّدَ فِرَاشَهُ ، وَالْحَقُّ السَّابِعُ أَنْ تُبِرَّ قَسَمَهُ وَتُجِيبَ دَعْوَتَهُ ، وَتَعُودَ مَرِيضَهُ ، وَتَشْهَدَ جَنَازَتَهُ ؛ وَإِذَا عَلِمْتَ أَنَّ لَهُ حَاجَةً تُبَادِرُهُ إِلَىٰ قَضَائِهَا وَلَا تُلْجِئُهُ أَنْ يَسْأَلَكَهَا وَلَكِنْ تُبَادِرُهُ مُبَادَرَةً ، فَإِذَا فَعَلْتَ ذَٰلِكَ وَصَلْتَ وَلَايَتَكَ بِوَلَايَتِهِ وَوَلَايَتَهُ بِوَلَايَتِكَ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا مسلمان کا حق مسلمان پر کیا ہے فرمایا سات حق واجب ہیں اگر ان میں سے ایک حق بھی ادا نہ ہو تو ولایت و اطاعتِ خدا سے باہر ہو جائے گا اور خدا کی اطاعت کا اس میں کوئی حصہ نہ رہے گا۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں۔ فرمایا اے معلّٰی میں ازراہ شفقت ڈرتا ہوں کہ تو ان حقوق کو ضائع کرے اور حفاظت نہ کرے اور جان بوجھ کر عمل نہ کرے۔ میں نے کہا خدا ہی مجھے عمل کی توفیق دینے والا ہے۔ فرمایا سب سے آسان حق مردِ مسلم کا یہ ہے کہ تو اس کے لئے دوست رکھ ہر اس چیز کو جس کو اپنے لئے دوست رکھے اور بُرا سمجھے اس چیز کو جس کو اپنے لئے بُرا سمجھے اور دوسرا حق یہ ہے کہ اس کے غصہ سے بچے اور اس کی مرضی کا خواستگار ہو اور اس کے امر کی اطاعت کرے۔ تیسرا امر یہ ہے کہ اپنے نفس اپنے مال اپنی زبان اپنے ہاتھ اور اپنے پیر سے اس کی مدد کرے چوتھا حق یہ ہے کہ اس کا محافظ ہو اس کا رہنما ہو اس کے حالات کا آئینہ ہو پانچواں حق یہ ہے کہ سیر نہ ہو جبکہ وہ بھوکا ہو اور سیراب نہ ہو جب کہ وہ پیاسا ہو اور لباس نہ پہنے اگر وہ ننگا ہو۔ چھٹا حق یہ ہے کہ اگر تمہارا نوکر ہو اور اس کے پاس کوئی نوکر نہ ہو تو لازم ہے کہ اپنے اس بھائی کے پاس اس نوکر کو بھیج دو کہ وہ اس کے کپڑے دھوئے اور اس کا کھانا پکائے اور اس کا فرش بچھائے اور ساتواں حق یہ ہے کہ اس کی قسم قبول کرے اس کی دعوت قبول کرے مریض ہو تو اس کی عیادت کرے مر جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور اگر اس کی کوئی ضرورت معلوم ہو تو اس کو پورا کرنے میں جلدی کرے اور اس کو سوال کرنے پر مجبور نہ کرے اور جلد سے جلد پورا کرے۔ اگر تو نے ایسا کیا تو تیری محبت اس سے اور اس کی محبت تجھ سے مل جائے گی۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ سَيْفٍ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى ابْنِ أَعْيَنَ قَالَ: كَتَبَ [بَعْضُ] أَصْحَابِنَا يَسْأَلُونَ أَبَاعَبْدِاللَّهِ عليه السلام عَنْ أَشْيَاءَ وَأَمَرُونِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَىٰ أَخِيهِ، فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُجِبْنِي، فَلَمَّا جِئْتُ لِأُوَدِّعَهُ فَقُلْتُ: سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُجِبْنِي؟ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَكْفُرُوا، إِنَّ مِنْ أَشَدِّ مَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَىٰ خَلْقِهِ ثَلَاثاً: إِنْصَافَ الْمَرْءِ مِنْ نَفْسِهِ حَتَّىٰ لَا يَرْضَىٰ لِأَخِيهِ مِنْ نَفْسِهِ إِلَّا بِمَا يَرْضَىٰ لِنَفْسِهِ مِنْهُ، وَمُوَاسَاةَ الْأَخِ فِي الْمَالِ، وَذِكْرَ اللَّهِ عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ لَيْسَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَكِنْ عِنْدَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَيَدَعُهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میرے بعض دوستوں نے جو کوفہ میں تھے مجھے لکھا کہ میں چند مسئلے حضرت عبداللہ سے دریافت کر کے لکھوں اور انھوں نے یہ بھی لکھا کہ میں دریافت کروں کہ مسلمان بھائی کا حق کیا ہے میں نے حضرت سے دریافت کیا۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا جب کوفہ جانے لگا اور حضرت سے رخصت ہونے آیا تو میں نے کہا۔ میں نے آپ سے مسلمان بھائی کے حق کے متعلق پوچھا تھا۔ مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ فرمایا مجھے خوف ہے کہ تم جاننے کے بعد عمل نہ کرنے سے کافر ہو جاؤ۔ اچھا سنو خدا نے سب سے بڑا فرض اپنی مخلوق پر تین چیزوں کو قرار دیا ہے ایک یہ کہ آدمی اپنے نفس سے انصاف کرے بایں معنی کہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے دوسرے اپنے بھائی سے ہمدردی کرے مال کے ساتھ۔ تیسرے ذکر کرے اللہ کا ہر حال میں اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ سبحان اللہ الحمد للہ

کبھار ہے بلکہ جو چیزیں اللہ نے حرام کر دی ہیں ان کو ترک کر دے۔

٤ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ مُرَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَاءِ حَقِّ الْمُؤْمِنِ.

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی اس سے بہتر عبادت نہیں کہ مومن کا حق ادا کیا جائے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ لَا يَشْبَعَ وَيَجُوعُ أَخُوهُ وَلَا يَرْوَى وَيَعْطَشُ أَخُوهُ وَلَا يَكْتَسِي وَيَعْرَى أَخُوهُ، فَمَا أَعْظَمَ حَقَّ الْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، وَ قَالَ: أَحِبَّ لِأَخِيكَ الْمُسْلِمِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَإِذَا احْتَجْتَ فَسَلْهُ وَإِنْ سَأَلَكَ فَأَعْطِهِ لَا تَمَلَّهُ خَيْرًا وَلَا يَمَلَّهُ لَكَ، كُنْ لَهُ ظَهْرًا فَإِنَّهُ لَكَ ظَهْرٌ، إِذَا غَابَ فَاحْفَظْهُ فِي غَيْبَتِهِ وَإِذَا شَهِدَ فَزُرْهُ وَ أَجِلَّهُ وَأَكْرِمْهُ فَإِنَّهُ مِنْكَ وَأَنْتَ مِنْهُ فَإِنْ كَانَ عَلَيْكَ عَاتِبًا فَلَا تُفَارِقْهُ حَتَّى تَسَلَّ سَخِيمَتَهُ وَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ فَاحْمَدِ اللهَ وَإِنِ ابْتُلِيَ فَاعْضُدْهُ وَإِنْ تُمُحِّلَ لَهُ فَأَعِنْهُ وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ: أُفٍّ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ الْوَلَايَةِ وَإِذَا قَالَ: أَنْتَ عَدُوِّي كَفَرَ أَحَدُهُمَا، فَإِذَا اتَّهَمَهُ انْمَاثَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَقَالَ: بَلَغَنِي أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَزْهَرُ نُورُهُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تَزْهَرُ نُجُومُ السَّمَاءِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَقَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ وَلِيُّ اللهِ يُعِينُهُ وَيَصْنَعُ لَهُ وَلَا يَقُولُ عَلَيْهِ إِلَّا الْحَقَّ وَلَا يَخَافُ غَيْرَهُ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان کا حق مسلمان پر یہ ہے کہ سیر نہ ہو جبکہ اس کا بھائی بھوکا ہو اور سیراب نہ ہو جب کہ اس کا بھائی پیاسا ہو اور لباس نہ پہنے اگر اس کا بھائی ننگا ہو۔ پس کس قدر عظیم ہے مسلمان کا حق پھر فرمایا اپنے مسلمان بھائی کے لئے دوست رکھ اس چیز کو جس کو اپنے لئے دوست رکھے اور جب تو محتاج ہو تو اس سے سوال کرے اور اگر وہ تجھ سے سوال کرے تو اس کو دے اس پر احسان کر کے طول نہ کر وہ تجھے ملول نہ کرے گا اس کا مددگار بن وہ تیرا مددگار بنے گا اور جب وہ گھر سے باہر چلا جائے تو اس کے مال کی حفاظت کر اس کی عدم موجودگی میں اور جب آ جائے تو اس سے ملاقات کر اور بعزت و اکرام پیش آ کیونکہ وہ تیرا ساتھی ہے اور تو اس کا۔ اگر وہ تجھ پر غصہ کرے تو اس سے جدا نہ ہو، یہاں تک کہ تو اس سے طلب احسان کرے۔ اگر اس سے اچھا سلوک ظاہر ہو تو خدا کا شکر ادا کر، اگر وہ کسی بلا میں مبتلا ہو تو اس کی مدد کر اور اگر وہ کسی فریب کا شکار ہو تو اس کی مدد کر اگر کوئی اپنے بھائی سے اُف کہے تو ان کے درمیان محبت قطع ہو جائے گی اور اگر ایک دوسرے سے کہے کہ تو میرا دشمن ہے

تو دونوں میں سے ایک کافر ہو جائے گا اگر یہ کہنے والا سچا ہے تو دوسرا کافر اور اگر یہ جھوٹا ہے تو یہ کافر اور اگر برادر مسلم کو تہمت لگائے گا تو ایمان اس کے دل میں اس طرح گھل کر رہ جائے گا جیسے نمک پانی میں اور فرمایا مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ مومن کا نور آسمان والوں کے لئے اسی طرح چمکتا ہے جیسے زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ مومن اللہ کا دوست ہے اللہ کے دین کی مدد کرتا ہے اور اس کے لئے کام کرتا ہے اور خدا پر افترا نہیں کرتا اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

٦ ـ أبُوعَلِيٍّ الأشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لِلْمُسْلِمِ عَلىٰ أخِيهِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْحَقِّ أنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إذا لَقِيَهُ ، وَ يَعُودَهُ إذا مَرِضَ ، وَيَنْصَحَ لَهُ إذا غابَ ، وَيُسَمِّتَهُ إذا عَطَسَ ، وَيُجيبَهُ إذا دَعاهُ ، وَيَتْبَعَهُ إذا ماتَ .

عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ أحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ مِثْلَهُ .

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان پر مسلمان بھائی کا یہ حق ہے کہ جب اس سے ملے تو سلام کرے اور جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب وہ گھر سے دور ہو تو اس کے لئے طالب خیر ہو اور جب وہ چھینکے تو اس کے لئے الحمد للہ کہے اور جب بلائے تو اس کے پاس آئے مر جائے تو مشایعت جنازہ کرے۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ ، عَنْ أبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورِبْنِ يُونُسَ ، عَنْ أبِي الْمَأْمُونِ الْحارِثِيِّ قالَ: قُلْتُ لِأبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : ماحَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ؟ قالَ: إنَّ مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ الْمَوَدَّةَ لَهُ فِي صَدْرِهِ ، وَالْمُواساةَ لَهُ فِي مالِهِ ، وَالْخَلَفَ لَهُ فِي أهْلِهِ ، وَالنُّصْرَةَ لَهُ عَلىٰ مَنْ ظَلَمَهُ ، وَإنْ كانَ نافِلَةٌ فِي الْمُسْلِمِينَ وَكانَ غائِباً أخَذَ لَهُ بِنَصِيبِهِ ، وَإذا ماتَ الزِّيارَةَ إلىٰ قَبْرِهِ وَأنْ لايَظْلِمَهُ وَأنْ لايَغُشَّهُ وَأنْ لايَخُونَهُ وَأنْ لايَخْذُلَهُ وَأنْ لايُكَذِّبَهُ وَأنْ لايَقُولَ لَهُ اُفٍّ ، وَإذا قالَ لَهُ: اُفٍّ فَلَيْسَ بَيْنَهُما وَلايَةٌ ، وَإذا قالَ لَهُ : أنْتَ عَدُوِّي فَقَدْ كَفَرَ أحَدُهُما ، وَإذَا اتَّهَمَهُ انْماثَ الْإيمانُ فِي قَلْبِهِ كَما يَنْماثُ الْمِلْحُ فِي الْماءِ .

۷۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن کا مومن پر حق یہ ہے کہ اس کے سینے میں اس کی محبت ہو اور اس کے مال میں ہمدردی کرے اور اس کے بال بچوں میں اس کا جانشین بنے اور اگر اس پر کوئی ظلم کرے تو اس کی مدد کرے اور اگر وہ غائب ہو اور مسلمانوں میں مال غنیمت تقسیم ہو تو اس کا حصہ لے اور اگر وہ مر جائے تو اس کی قبر کی زیارت کرے اور اس پر ظلم نہ کرے دھوکا نہ دے خیانت نہ کرے رسوا نہ کرے جھٹلائے نہیں، اُف نہ کہے۔ ورنہ ان کے درمیان محبت نہ رہے گی اور دونوں میں سے جو کوئی یہ کہے گا کہ تو میرا دشمن ہے تو وہ کفر کرے گا اور اگر اسے تہمت لگائے گا تو اس کے دل میں ایمان اس طرح گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں۔

۸ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ الْكِلَلِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : كُنْتُ أَطُوفُ مَعَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَعَرَضَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا كَانَ سَأَلَنِي الذَّهَابَ مَعَهُ فِي حَاجَةٍ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ أَذْهَبَ إِلَيْهِ فَبَيْنَا أَنَا أَطُوفُ إِذْ أَشَارَ إِلَيَّ أَيْضاً فَرَآهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ : يَا أَبَانُ إِيَّاكَ يُرِيدُ هٰذَا ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَنْ هُوَ؟ قُلْتُ : رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، قَالَ : هُوَ عَلَىٰ مِثْلِ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاذْهَبْ إِلَيْهِ، قُلْتُ: فَأَقْطَعُ الطَّوَافَ ؟ قَالَ : نَعَمْ : قُلْتُ : وَإِنْ كَانَ طَوَافَ الْفَرِيضَةِ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ : فَذَهَبْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ: أَخْبِرْنِي عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ فَقَالَ : يَا أَبَانُ دَعْهُ لَا تَرِدْهُ ، قُلْتُ : بَلَىٰ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَلَمْ أَزَلْ أُرَدِّدُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا أَبَانُ تُقَاسِمُهُ شَطْرَ مَالِكَ ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَرَأَىٰ مَا دَخَلَنِي فَقَالَ : يَا أَبَانُ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ ذَكَرَ الْمُؤْثِرِينَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ ؟ قُلْتُ : بَلَىٰ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ : أَمَا إِذَا أَنْتَ قَاسَمْتَهُ فَلَمْ تُؤْثِرْهُ بَعْدُ ، إِنَّمَا أَنْتَ وَ هُوَ سَوَاءٌ، إِنَّمَا تُؤْثِرُهُ إِذَا أَنْتَ أَعْطَيْتَهُ مِنَ النِّصْفِ الْآخَرِ .

۸۔ ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے ساتھ طواف کر رہا تھا کہ میرا ایک ساتھی آیا اور مجھے ساتھ ایک ضرورت سے لے جانا چاہا اس نے اشارہ سے مجھے بلایا میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو چھوڑ کر جانا برا سمجھا میں طواف میں مشغول تھا کہ اس نے پھر اشارہ کیا حضرت نے دیکھ لیا اور فرمایا۔ اے ابان کیا یہ تجھے بلا رہا ہے میں نے کہا جی ہاں فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا میرا ساتھی ہے فرمایا کیا یہ بھی اسی عقیدہ کا ہے جس کا تو ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا اس کے پاس جا۔ میں نے کہا کیا طواف قطع کر دوں فرمایا ہاں ، میں نے کہا اگرچہ طواف واجب ہو فرمایا ہاں۔ پس میں چلا گیا۔ بعد میں جب میں پھر حاضر خدمت ہوا تو میں نے حق مومن کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اے ابان ترک کر اس کا علم ، میں نے کہا بہتر، اس کے بعد میں برابر پوچھتا رہا۔ فرمایا اے ابان اس کا نصف مال اس کو دے دے پھر حضرت نے میری طرف دیکھا اور اس حق کو سن کر میرے چہرے پر تغیر محسوس کیا۔ فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ خدا نے اپنے نفسوں پر ایثار کرنے والوں کا ذکر کیا ہے میں نے کہا معلوم ہے۔ فرمایا جب تو اپنا آدھا مال دے دے تو اپنے کو اس پر ترجیح نہ دے تو اور وہ برابر ہیں، ہاں جب تو باقی آدھا بھی اسے دے دے تب اپنے کو اس پر ترجیح دے

۹ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَا وَابْنُ أَبِي يَعْفُورٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ طَلْحَةَ فَقَالَ ابْتِدَاءً مِنْهُ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : سِتُّ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ يَمِينِ اللهِ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَعْفُورٍ: وَمَا هُنَّ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : يُحِبُّ الْمَرْءُ

الْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِأَعَزِّ أَهْلِهِ ، وَيَكْرَهُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ مَا يَكْرَهُ لِأَعَزِّ أَهْلِهِ ، وَ يُنَاصِحُهُ الْوَلَايَةَ . فَبَكَى ابْنُ أَبِي يَعْفُورٍ وَقَالَ : كَيْفَ يُنَاصِحُهُ الْوَلَايَةَ ؟ قَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ إِذَا كَانَ مِنْهُ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ بَثَّهُ هَمَّهُ فَفَرِحَ لِفَرَحِهِ إِنْ هُوَ فَرِحَ وَحَزِنَ لِحُزْنِهِ إِنْ هُوَ حَزِنَ وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُ مَا يُفَرِّجُ عَنْهُ فَرَّجَ عَنْهُ وَإِلَّا دَعَا اللهَ لَهُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : ثَلَاثٌ لَكُمْ ، وَثَلَاثٌ لَنَا : أَنْ تَعْرِفُوا فَضْلَنَا وَأَنْ تَطَؤُوا عَقِبَنَا وَأَنْ تَنْتَظِرُوا عَاقِبَتَنَا ، فَمَنْ كَانَ هٰكَذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْتَضِيءُ بِنُورِهِمْ مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُمْ وَأَمَّا الَّذِينَ عَنْ يَمِينِ اللهِ فَلَوْ أَنَّهُمْ يَرَاهُمْ مَنْ دُونَهُمْ لَمْ يُهَنِّئْهُمُ الْعَيْشُ مِمَّا يَرَوْنَ مِنْ فَضْلِهِمْ ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَعْفُورٍ : وَمَا لَهُمْ لَا يَرَوْنَ وَهُمْ عَنْ يَمِينِ اللهِ ؟ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ إِنَّهُمْ مَحْجُوبُونَ بِنُورِ اللهِ ، أَمَا بَلَغَكَ الْحَدِيثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وآله كَانَ يَقُولُ : إِنَّ لِلّٰهِ خَلْقاً عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَعَنْ يَمِينِ اللهِ وُجُوهُهُمْ أَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَضْوَءُ مِنَ الشَّمْسِ الضَّاحِيَةِ[2] يَسْأَلُ السَّائِلُ مَا هٰؤُلَاءِ ؟ فَيُقَالُ : هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ تَحَابُّوا فِي جَلَالِ اللهِ .

۹۔ عیسیٰ بن منصور سے روایت ہے کہ میں اور ابن ابی یعفور اور عبداللہ بن طلحہ حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر تھے اور حضرت نے خود ہی فرمایا اے ابن ابی یعفور رسول اللہ نے چھ خصلتیں بیان کی ہیں جس میں وہ پائی جائیں گی وہ خدا کے سامنے کمال تقرب میں ہوگا ابن ابی یعفور نے کہا۔ وہ کیا ہیں۔ فرمایا مومن اپنے مومن بھائی کے لئے وہی دوست رکھے جو اپنے عزیز ترین خاندان والوں کے لئے دوست رکھتا ہے اور بندۂ مومن کے لئے ناپسند کرے اس امر کو جسے وہ اپنے عزیز ترین خاندان والوں کے لئے ناپسند کرتا ہے اور خالص محبت کا اظہار کرے۔ یہ سن کر ابن ابی یعفور رو دیئے اور کہنے لگے یہ کیسے۔ فرمایا اگر تمہارے اندر یہ تین خصلتیں ہوں گی تو وہ اپنے راز کو ظاہر کرے گا اور خوش ہوگا اس کی خوشی سے جب کہ وہ خوش ہو۔ اور غمگین ہوگا اس کے غم سے جب کہ وہ رنجیدہ ہوگا اور اگر اس کے پاس کوئی چیز اس کے خوش کرنے کے لئے نہ ہوگی تو وہ خدا سے اس کے لئے دعا کرے گا پھر حضرت نے فرمایا یہ تین تمہارے لئے ہیں اور دوسری تین ہمارے لئے ہیں پہلی یہ کہ تم ہماری فضیلت کو پہچانو، دوسرے یہ کہ تم ہمارے پیچھے چلو، تیسرے یہ کہ انتظار کرو ہماری سلطنت کا جو دنیا کے اختتام پر ہوگی جس میں یہ باتیں پائی جائیں گی وہ مقرب بارگاہِ ایزدی ہوگا اس کے نور سے اس سے نیچے کے درجہ والے نور حاصل کریں گے جو لوگ مقام قربتِ ایزدی میں ہوں گے جب ان کو نیچے والے دیکھیں گے تو ان کو اپنا موجودہ عیش اچھا معلوم نہ ہوگا اوپر والوں کی فضیلت کے مقابل ابن ابی یعفور نے کہا جو جماعت قربت ایزدی رکھتی ہوگی اسے دیکھا کیوں نہ جا سکے گا فرمایا وہ نورِ خدا سے ڈھکے ہوئے ہوں گے کیا تم نے رسول اللہ کی وہ حدیث نہیں سنی کہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے عرش کے داہنی جانب جن کے چہرے برف سے زیادہ سفید ہوں گے اور سورج سے زیادہ چمکدار ایک پوچھنے والا پوچھے گا یہ کون ہیں جواب دیا جائے گا یہ جلالِ ایزدی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے تھے۔

١٠ - عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَدَخَلَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ كَيْفَ مَنْ خَلَّفْتَ مِنْ إِخْوَانِكَ ؟ قَالَ: فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ وَزَكَّى وَأَطْرَى ، فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ عِيَادَةُ أَغْنِيَائِهِمْ عَلَى فُقَرَائِهِمْ ؟ فَقَالَ: قَلِيلَةٌ ، قَالَ: وَكَيْفَ مُشَاهَدَةُ أَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ ؟ قَالَ: قَلِيلَةٌ ، قَالَ: فَكَيْفَ صِلَةُ أَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ فِي ذَاتِ أَيْدِيهِمْ ؟ فَقَالَ : إِنَّكَ لَتَذْكُرُ أَخْلاقاً قَلَّ مَا هِيَ فِيمَنْ عِنْدَنَا ، قَالَ : فَقَالَ : فَكَيْفَ تَزْعُمُ هٰؤُلاءِ أَنَّهُمْ شِيعَةٌ .

١٠- محمد بن عجلان سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور سلام کیا آپؑ نے فرمایا کیا حال ہے وہاں تمہارے مومن بھائیوں کا۔ اس نے بڑی تعریف کی بیعت پر قائم رہنے کا ذکر کیا اور ان کے اوصاف میں مبالغہ کیا حضرت نے پوچھا اغنیا کا فقرا کے پاس پرسشِ احوال کے لئے آنا کیسا ہے اس نے کہا بہت کم، فرمایا مال داروں کا فقراء سے ملنا جلنا کیسا ہے کہا بہت کم، فرمایا اغنیا کا فقراء سے صلۂ رحم کیسا ہے اس نے کہا آپ ایسے اخلاق کا ذکر فرما رہے ہیں جن کی ہمارے یہاں کمی ہے فرمایا پھر تم ان کو شیعہ کیوں گمان کرتے ہو۔

١١ - أَبُو عَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ الشِّيعَةَ عِنْدَنَا كَثِيرٌ فَقَالَ : [فَ]هَلْ يَعْطِفُ الْغَنِيُّ عَلَى الْفَقِيرِ ؟ وَهَلْ يَتَجَاوَزُ الْمُحْسِنُ عَنِ الْمُسِيءِ؟ وَيَتَوَاسَوْنَ؟ فَقُلْتُ: لا ، فَقَالَ: لَيْسَ هٰؤُلاءِ شِيعَةً الشِّيعَةُ مَنْ يَفْعَلُ هٰذَا .

١١- راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے یہاں شیعہ بہت ہیں۔ فرمایا مال دار فقیروں سے مہربانی کا برتاؤ کرتے ہیں احسان کرنے والے گناہ گاروں سے درگذر کرتے ہیں اور ان میں باہمی ہمدردی ہے۔ میں نے کہا نہیں فرمایا تو وہ شیعہ نہیں، شیعہ وہ ہے جو ایسا ہو۔

١٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: عَظِّمُوا أَصْحَابَكُمْ وَوَقِّرُوهُمْ وَلا يَتَجَهَّمُ(٢) بَعْضُكُمْ بَعْضاً وَلا تَضَارُّوا وَلا تَحَاسَدُوا وَإِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ ، كُونُوا عِبَادَ اللهِ الْمُخْلَصِينَ .

١٢- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی عظمت کرو ان کا وقار قائم رکھو اور ایک دوسرے سے بکراہت نہ ملے اور نقصان نہ پہنچائے حسد نہ کرے اپنے کو بخل سے بچاؤ اور خدا کے سچے بندے بنو۔

١٣ - أَبُو عَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَيَجِيءُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي كِيسِهِ فَيَأْخُذُ

حَاجَتَهُ فَلَايَدْفَعُهُ ؟ فَقُلْتُ : مَاأَعْرِفُ ذٰلِكَ فِينَا ، فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : فَلَاشَيْءَ إِذاً ، قُلْتُ: فَالْهَلَاكُ إِذاً ، فَقَالَ : إِنَّ الْقَوْمَ لَمْ يُعْطَوْا أَحْلَامَهُمْ بَعْدُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیا تمہارے درمیان ایسا ہے کہ ایک برادر مومن دوسرے مومن کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی حاجت پوری کرتا ہے اور وہ اس کو منع نہیں کرتا۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا ایسا تو ہم میں کوئی نہیں۔ فرمایا تو کچھ بھی نہیں۔ میں نے کہا تو ہم سب جہنمی ہوئے۔ فرمایا میری یہ مراد نہیں بلکہ یہ ہے کہ ابھی ان شیعوں میں اتنی عقل نہیں کہ آداب ایمان سمجھیں

١٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، رَفَعَهُ ؛ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ ، فَقَالَ : سَبْعُونَ حَقّاً لَا أُخْبِرُكَ إِلَّا بِسَبْعَةٍ فَإِنِّي عَلَيْكَ مُشْفِقٌ أَخْشَىٰ أَلَّا تَحْتَمِلَ ، فَقُلْتُ : بَلَىٰ إِنْ شَاءَاللهُ ، فَقَالَ : لَاتَشْبَعُ وَيَجُوعُ وَلَاتَكْتَسِي وَيَعْرَىٰ ؛ وَتَكُونُ دَلِيلَهُ وَقَمِيصَهُ الَّذِي يَلْبَسُهُ وَلِسَانَهُ الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِهِ وَتُحِبُّ لَهُ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَإِنْ كَانَتْ لَكَ جَارِيَةٌ بَعَثْتَهَا لِتُمَهِّدَ فِرَاشَهُ وَتَسْعَىٰ فِي حَوَائِجِهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ وَصَلْتَ وَلَايَتَكَ بِوَلَايَتِنَا وَوَلَايَتَنَا بِوَلَايَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حق مومن کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا برادر مومن کے ستر حق ہیں میں ان میں سے صرف سات بتاؤں گا۔ میں تم پر مہربان ہوں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم تحمل نہ کر سکو، میں نے کہا ہاں اگر اللہ نے چاہا۔ فرمایا مت کھاؤ اگر برادر مومن بھوکا ہو۔ مت پہنو اگر وہ ننگا ہو، اس کے رہنما بنو، اس کے رازدار بنو اور جو چیز اپنے لئے پسند کرو اس کے لئے بھی پسند کرو اور اس کی زبان گویا بنو، اگر تمہاری کنیز ہو تو اس کو بھیجو تاکہ وہ اس کے لئے بستر بچھائے۔ اور اس کی ضرورتیں پوری کرنے کی رات دن کوشش کرو اگر ایسا کرو گے تو اپنی محبت ہماری محبت سے محبت خدا کے ساتھ ملا دو گے۔

١٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ، لَايَظْلِمُهُ وَلَايَخْذُلُهُ وَلَايَخُونُهُ ، وَيَحِقُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْإِجْتِهَادُ فِي التَّوَاصُلِ ، وَالتَّعَاوُنُ عَلَى التَّعَاطُفِ(٢) وَالْمُوَاسَاةُ لِأَهْلِ الْحَاجَةِ ، وَتَعَاطُفُ بَعْضِهِمْ عَلَىٰ بَعْضٍ حَتَّىٰ تَكُونُوا كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ» مُتَرَاحِمِينَ مُغْتَمِّينَ لِمَا غَابَ عَنْكُمْ مِنْ أَمْرِهِمْ عَلَىٰ مَا مَضَىٰ عَلَيْهِ مَعْشَرُ الْأَنْصَارِ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے چاہیئے کہ اس پر ظلم نہ کرے، اس کو رسوا نہ کرے اس کے مال میں خیانت نہ کرے اور مسلمانوں کو سزاوار ہے کہ آپس میں اتحاد رکھیں اور لطف و مہربانی میں تعاون کریں اور اہل حاجت

کے ساتھ ہمدردی کریں اور ایک دوسرے پر مہربان رہیں تاکہ تم ویسے ہی بن جاؤ۔ جیسا خدا نے حکم دیا ہے "آپس میں رحم کرنے والے" اور مومن کے سفر میں ہونے کی حالت میں ہمدردی اور غمگساری اسی طرح کرنا جیسی عہد رسول اللہ میں تھی۔

١٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ، حَقٌّ عَلَى الْمُسْلِمِ إِذَا أَرَادَ سَفَراً أَنْ يُعْلِمَ إِخْوَانَهُ ، وَ حَقٌّ عَلَى إِخْوَانِهِ إِذَا قَدِمَ أَنْ يَأْتُوهُ .

١٦۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے مسلمان کا فرض ہے کہ جب سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو آگاہ کرے اور بھائیوں کا فرض ہے کہ جب وہ آئے تو اس سے ملنے آئیں۔

دوسو چاروان باب

تراحم وتعاطف

((بَابُ التَّرَاحُمِ وَالتَّعَاطُفِ)) ٢٠٤

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ : اتَّقُوا اللهَ وَ كُونُوا إِخْوَةً بَرَرَةً ، مُتَحَابِّينَ فِي اللهِ ، مُتَوَاصِلِينَ ، مُتَرَاحِمِينَ ، تَزَاوَرُوا وَتَلَاقَوْا وَتَذَاكَرُوا أَمْرَنَا وَأَحْيُوهُ .

١۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سنا کہ انھوں نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور آپس میں نیک بھائی بنو اور قربۃً الی اللہ دوسرے سے محبت کرو صلۂ رحم کرو اگر دوسرے سے ملاقات کرو اور ہمارے حالات کو ایک دوسرے سے بیان کرو اور ہمارے ذکر کو دوست رکھو۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ كُلَيْبٍ الصَّيْدَاوِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، قَالَ: تَوَاصَلُوا وَتَبَارُّوا وَتَرَاحَمُوا وَ كُونُوا إِخْوَةً بَرَرَةً كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

٢۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے باہم صلۂ رحم کرو، نیکی کرو، ایک دوسرے پر رحم کرو اور نیکی پسند بھائی بنو جیسا

کہ خدا نے تم کو حکم دیا ہے۔

۳ ۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: تَوَاصَلُوا وَتَبَارُّوا وَتَرَاحَمُوا وَتَعَاطَفُوا .

۳۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا صلۂ رحم کرو، نیکی کرو، ایک دوسرے پر رحم کرو اور آپس میں ہمدردی کا برتاؤ کرو۔

٤ ۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَحِقُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْإِجْتِهَادُ فِي التَّوَاصُلِ، وَالتَّعَاوُنُ عَلَى التَّعَاطُفِ، وَالْمُوَاسَاةُ لِأَهْلِ الْحَاجَةِ، وَتَعَاطُفُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى تَكُونُوا كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ» مُتَرَاحِمِينَ ، مُغْتَمِّينَ لِمَا غَابَ عَنْكُمْ مِنْ أَمْرِهِمْ عَلَى مَامَضَى عَلَيْهِ مَعْشَرُالْأَنْصَارِعَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مسلمان پر فرض ہے صلۂ رحم کرنا، مہربانی اور ہمدردی میں تعاون صاحبان حاجت سے اور آپس میں ایک دوسرے سے ہمدردی تاکہ تم ایسے ہی ہو جاؤ جیسا اللہ نے حکم دیا ہے آپس میں ایک دوسرے سے رحم کا برتاؤ کرنے والے ہیں" ہمدردی کرنے والے اور بحالتِ سفر اس کے عیال سے غمخواری کرنے والے ہیں عہدِ رسولؐ میں جس طرح انصار کا برتاؤ آپس میں تھا ویسا ہی برتاؤ رکھو۔

دوسو پانچواں باب

زیارت اخوان

(بَابُ زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ) ۲۰۵

١ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ [عَلِيِّ] ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ زَارَأَخَاهُ لِلّهِ لَالِغَيْرِهِ الْتِمَاسَ مَوْعِدِاللهِ وَتَنَجُّزَمَاعِنْدَاللهِ وَكَّلَ اللهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَهُ أَلَا طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص خوشنودیٔ خدا کے لئے اور وعدہ گاہ ہے خدا کی تلاش کے لئے اور پیش خدا جو اجر ہے اس کے پانے کے لئے زیارت مومنین کرے تو خدا اس پر ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے جو ندا دیتے ہیں آگاہ ہو، تم

خوش رہو اور جنت تم سے خوش رہے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أُوَدِّعُهُ فَقَالَ: يَا خَيْثَمَةُ أَبْلِغْ مَنْ تَرَىٰ مِنْ مَوَالِينَا السَّلَامَ وَأَوْصِهِمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَ أَنْ يَعُودَ غَنِيُّهُمْ عَلَىٰ فَقِيرِهِمْ وَقَوِيُّهُمْ عَلَىٰ ضَعِيفِهِمْ وَأَنْ يَشْهَدَ حَيُّهُمْ جَنَازَةَ مَيِّتِهِمْ وَ أَنْ يَتَلَاقَوْا فِي بُيُوتِهِمْ فَإِنَّ لُقِيَا بَعْضِهِمْ بَعْضاً حَيَاةٌ لِأَمْرِنَا، رَحِمَ اللّٰهُ عَبْداً أَحْيَا أَمْرَنَا، يَا خَيْثَمَةُ أَبْلِغْ مَوَالِيَنَا أَنَّا لَا نُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئاً إِلَّا بِعَمَلٍ وَأَنَّهُمْ لَنْ يَنَالُوا وَلَايَتَنَا إِلَّا بِالْوَرَعِ وَإِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ خَالَفَهُ إِلَىٰ غَيْرِهِ.

۲۔ خثیمہ سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں رخصت ہونے کے لئے آیا۔ آپ نے فرمایا اے خثیمہ ہمارے دوستوں کو ہمارا اسلام پہنچا دینا اور اللہ سے ڈرنے کی وصیّت کرنا اور کہنا کہ مالدار فقیروں کی عیادت کیا کریں اور قوی ضعیفوں کی اور ان کے جنازہ میں موجود رہا کریں اور اپنے گھروں میں ایک دوسرے سے ملتے رہا کریں، یہ ملنا جلنا ہمارے امر امامت کے لئے زندگی ہے اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ رکھے۔ اے خثیمہ! ہمارے دوستوں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ ہم ان سے دفع نہیں کرتے کسی عذاب کو جو اللہ کی طرف سے ہو مگر عمل سے یعنی صرف اقرار امامت کافی نہیں جب تک عمل صالح نہ ہو اور وہ ہماری ولایت و محبت کو پرہیزگاری کے بغیر نہیں پا سکتے۔ روز قیامت سب سے زیادہ حیرت میں وہ ہوگا جو عدل کی تعریف کرے اور پھر عملاً دوسرے وقت اس کی مخالفت کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: حَدَّثَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام: أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَهْبَطَ إِلَى الْأَرْضِ مَلَكاً، فَأَقْبَلَ ذٰلِكَ الْمَلَكُ يَمْشِي حَتّٰى وَقَعَ إِلَىٰ بَابٍ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَىٰ رَبِّ الدَّارِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: مَا حَاجَتُكَ إِلَىٰ رَبِّ هٰذِهِ الدَّارِ؟ قَالَ: أَخٌ لِي مُسْلِمٌ زُرْتُهُ فِي اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ، قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا ذَاكَ؟ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِي إِلَّا ذَاكَ، فَقَالَ: إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكَ وَهُوَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: وَجَبَتْ لَكَ الْجَنَّةُ وَقَالَ الْمَلَكُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ زَارَ مُسْلِماً فَلَيْسَ إِيَّاهُ زَارَ، إِيَّايَ زَارَ وَثَوَابُهُ عَلَيَّ الْجَنَّةُ.

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو زمین پر اتارا وہ چلتا پھرتا ایک در پر پہنچا۔ جہاں ایک شخص کھڑا ہوا گھر والے سے داخلہ کی اجازت چاہتا ہے فرشتہ نے کہا اس گھر والے

سے تمہاری کیا حاجت ہے۔ اس نے کہا یہ میرا مسلمان بھائی ہے۔ میں خوشنودی کے لئے اس کی زیارت کو آیا ہوں۔ فرشتے نے کہا بس یہی چیز تجھے لائی ہے اس نے کہا ہاں۔ فرشتہ نے کہا۔ میں اللہ کا پیغام تیرے پاس لایا ہوں۔ وہ تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے میں نے جنت کو تجھ پر واجب کیا ہے اور یہ بھی فرماتا ہے جو مسلمان، مسلمان کی زیارت کرے گا اس نے گویا میری زیارت کی۔ اور اس کا ثواب میرے اوپر جنت کا دینا ہے۔

٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِيَّايَ زُرْتَ وَ ثَوَابُكَ عَلَيَّ ؛ وَلَسْتُ أَرْضَىٰ لَكَ ثَوَاباً دُونَ الْجَنَّةِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کی، خدا کہتا ہے تو نے میری زیارت کی تیرا ثواب میرے اوپر ہے اور میں تیرے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہ ہوں گا

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي جَانِبِ الْمِصْرِ[٢] ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ فَهُوَ زَوْرُهُ ؛ وَحَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ يُكْرِمَ زَوْرَهُ .

۵۔ راوی کہتا ہے۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے بعد مسافت کے بعد داخل شہر یا خارج شہر میں محض خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کی تو وہ خدا کے زائروں میں سے ہے اور خدا کے لئے سزاوار یہ ہے کہ وہ اپنے زائروں کا اکرام کرے۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ : أَنْتَ ضَيْفِي وَزَائِرِي ، عَلَيَّ قِرَاكَ وَقَدْ أَوْجَبْتُ لَكَ الْجَنَّةَ بِحُبِّكَ إِيَّاهُ .

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کی زیارت کی اس کے گھر جا کر تو خدا فرماتا ہے تو میرا مہمان اور زائر ہے تیری مہمانی میرے اوپر ہے اور میں نے جنت کو تیرے لئے واجب کیا اس لئے کہ تو اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي غُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام

يَقُولُ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللهِ فِي مَرَضٍ أَوْصِحَّةٍ ، لَايَأْتِيهِ خِدَاعاً وَلَا اسْتِبْدَالاً ، وَكَّلَ اللهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَ فِي قَفَاهُ أَنْ : طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ فَأَنْتُمْ زُوَّارُ اللهِ وَأَنْتُمْ وَفْدُ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى يَأْتِيَ مَنْزِلَهُ ، فَقَالَ لَهُ يَسِيرٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَإِنْ كَانَ الْمَكَانُ بَعِيداً؟ قَالَ : نَعَمْ يَا يَسِيرُ وَإِنْ كَانَ الْمَكَانُ مَسِيرَةَ سَنَةٍ ، فَإِنَّ اللهَ جَوَادٌ وَالْمَلَائِكَةُ كَثِيرَةٌ ، يُشَيِّعُونَهُ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَنْزِلِهِ .

۷۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ سے سنا جس نے خوشنودیٔ خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی مرض میں یا صحت میں اور مکر وفریب نہ کیا اور بدلہ نہ چاہا تو خدا ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مقرر کرتا ہے کہ اس کے پس پشت کہتے ہیں تو خوش رہو اور جنت تجھ سے خوش رہے تم اللہ کے زائر ہو اور تم خدا کے مہمان ہو یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں واپس آئے۔ یسیر نے کہا چاہے اس کا گھر کتنی ہی دور ہو فرمایا ہاں اگرچہ اس کا گھر ایک سال کی مسافت پر ہو۔ اللہ جواد ہے اور اس کے ملائکہ کثرت سے ہیں وہ اس کے پیچھے چلتے ہیں جب تک وہ گھر میں داخل ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ [بْنِ] النَّهْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللهِ وَلِلّٰهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَخْطُرُ بَيْنَ قَبَاطِيَّ مِنْ نُورٍ وَلَا يَمُرُّ بِشَيْءٍ إِلَّا أَضَاءَ لَهُ حَتّٰى يَقِفَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ : مَرْحَباً ؛ وَإِذَا قَالَ : مَرْحَباً أَجْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ الْعَطِيَّةَ .

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے خوشنودیٔ خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی۔ وہ روز قیامت نور کے پردوں میں چلتا ہوا آئے گا اور جب سرادق جلال الٰہی کے سامنے آئے گا تو اللہ اس سے کہے گا مرحبا اور جب مرحبا کہے گا تو اللہ عزوجل اپنی بخشش عظیم کو اس کے لئے جاری کرے گا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ زَائِراً أَخَاهُ لِلّٰهِ لَا لِغَيْرِهِ ، الْتِمَاسَ وَجْهِ اللهِ ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدَهُ ، وَكَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَهُ مِنْ خَلْفِهِ إِلٰى أَنْ يَرْجِعَ إِلٰى مَنْزِلِهِ : أَلَا طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بندۂ مسلم جب اپنے بھائی کی زیارت کو صرف خوشنودیٔ خدا کے لئے نکلتا

ہے اور کوئی ذاتی غرض نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے کہ جب تک وہ اپنے گھر واپس ہو اس سے کہتے رہیں کہ تو خوش اور جنت تجھ سے خوش۔

١٠ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ [عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ] عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا زَارَ مُسْلِمٌ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي اللهِ وَلِلّٰهِ إِلاَّ نَادَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : أَيُّهَا الزَّائِرُ طِبْتَ وَ طَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ .

١١ ـ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو مسلمان اپنے بھائی کی زیارت کو محض خوشنودی خدا کے لئے نکلتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو ندا دیتا ہے تو خوش اور تجھ سے جنت خوش رہے۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ جَنَّةً لاَ يَدْخُلُهَا إِلاَّ ثَلاَثَةٌ : رَجُلٌ حَكَمَ عَلَىٰ نَفْسِهِ بِالْحَقِّ ، وَرَجُلٌ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللهِ ، وَرَجُلٌ آثَرَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللهِ .

١١ ـ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک جنت ایسی ہے کہ اس میں تین ہی قسم کے لوگ داخل ہوں گے ایک وہ جس نے اپنے نفس پر حق کے ساتھ حکم کیا ہوگا دوسرے وہ جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی ہو تیسرے وہ جس نے اپنے مومن بھائی کو محض خوشنودی خدا کے لئے اپنے اوپر ترجیح دی ہوگی۔

١٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَخْرُجُ إِلَىٰ أَخِيهِ يَزُورُهُ فَيُوَكِّلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكاً فَيَضَعُ جَنَاحاً فِي الْأَرْضِ وَجَنَاحاً فِي السَّمَاءِ يُظِلُّهُ ، فَإِذَا دَخَلَ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ نَادَى الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ : أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُعَظِّمُ لِحَقِّي الْمُتَّبِعُ لِآثَارِ نَبِيِّي ، حَقٌّ عَلَيَّ إِعْظَامُكَ ، سَلْنِي أُعْطِكَ ، ادْعُنِي أُجِبْكَ ، اسْكُتْ أَبْتَدِئْكَ ، فَإِذَا انْصَرَفَ شَيَّعَهُ الْمَلَكُ يُظِلُّهُ بِجَنَاحِهِ حَتَّى يَدْخُلَ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ ، ثُمَّ يُنَادِيهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ : أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُعَظِّمُ لِحَقِّي حَقٌّ عَلَيَّ إِكْرَامُكَ قَدْ أَوْجَبْتُ لَكَ جَنَّتِي وَشَفَّعْتُكَ فِي عِبَادِي .

١٢ ـ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب بندہ مومن ارادہ کرتا ہے کہ اپنے بھائی کی زیارت کرے تو خدا اس

پر ایک فرشتے کو مقرر کرتا ہے وہ اپنا ایک بازو زمین پر رکھتا ہے اور دوسرا آسمان پر اور جب تک وہ اپنے گھر کی طرف لوٹے اس پر سایہ کئے رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ندا کرتا ہے اے میرے بندے! میرے حق کی عظمت کرنے والے میرے نبی کے آثار کا اتباع کرنے والے تیری بزرگی قائم رکھنا میرا حق ہے تو مجھ سے سوال کر میں تجھے دوں گا، تو مجھ سے دعا کر، میں قبول کروں گا اگر تو چپ رہے گا تو میں ابتدا کروں گا۔ جب وہ اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہے تو فرشتہ سایہ اپنے پروں سے کرتا ہوا پیچھے چلتا ہے خدائے تعالیٰ اس سے کہتا ہے کہ اے میرے حق کی عظمت کرنے والے تیرا اکرام مجھ پر لازم ہے میں نے اپنی جنت کو تجھ پر واجب کیا اور اپنے بندوں کے لئے تیری شفاعت کو قبول کیا۔

۱۳ ـ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَزِيَارَةُ الْمُؤْمِنِ فِي اللهِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ ، وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً وَقَى كُلُّ عُضْوٍ عُضْواً مِنَ النَّارِ حَتَّى أَنَّ الْفَرْجَ يَقِي الْفَرْجَ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خوشنودی خدا کے لئے کسی مومن کی زیارت کرنا بہتر ہے دس غلام آزاد کرنے سے جو ایک مومن غلام آزاد کرے گا تو اس کا ایک ایک عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو آتش جہنم سے نجات دے گا یہاں تک کہ شرمگاہ تک کو بچائے گا۔

۱٤ ـ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَيُّمَا ثَلَاثَةِ مُؤْمِنِينَ اجْتَمَعُوا عِنْدَ أَخٍ لَهُمْ ، يَأْمَنُونَ بَوَائِقَهُ وَلَا يَخَافُونَ غَوَائِلَهُ وَيَرْجُونَ مَا عِنْدَهُ ، إِنْ دَعَوُا اللهَ أَجَابَهُمْ وَإِنْ سَأَلُوا أَعْطَاهُمْ وَإِنِ اسْتَزَادُوا زَادَهُمْ وَإِنْ سَكَتُوا ابْتَدَأَهُمْ

۱٤۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر تین ایسے مومن اپنے بھائی کے پاس جمع ہوں جو اس کے ہلاک کرنے والے جاہلانہ فتنوں سے بے خوف ہوں اور اس کی فریب کاری سے بے خوف ہوں اور جو اس کے پاس ہو اس کے ملنے کی امید رکھتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور جو وہ مانگتے ہیں ان کو عطا کرتا ہے اگر زیادتی چاہیں تو زیادہ کرتا اور اگر مانگنے سے چپ رہیں تو اپنی طرف سے دیتا ہے۔

۱٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ يَقُولُ : سَمِعْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ لِلهِ لَا لِغَيْرِهِ ، يَطْلُبُ بِهِ ثَوَابَ اللهِ وَتَنَجُّزَ مَا وَعَدَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ ، مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ يُنَادُونَهُ : أَلَا طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ ، تَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً .

۱۵۔ ابوایوب نے بیان کیا کہ میں نے ابوحمزہ کو کہتے سنا۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہے کہ جس نے برادر مومن کی زیارت بلغیر کسی غرض کے محض خوشنودیٔ خدا کے لئے کی تو خدا اس پر ستر فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جب سے وہ گھر سے نکلے اور جب تک وہ گھر واپس جائے یہ کہتے رہیں خوش رہو اور جنت تجھ سے خوش رہے اس کے لئے جنت میں رہنے کے لئے ایک گھر مخصوص کیا جاتا ہے۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لِقَاءُ الْإِخْوَانِ مَغْنَمٌ جَسِيمٌ وَإِنْ قَلُّوا

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے اپنے بھائیوں کی ملاقات اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ہو بہت بڑا اجر رکھتی ہے۔

دوسو چھواں باب

مصافحہ

(بَابُ الْمُصَافَحَةِ) ۲۰۶

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : كُنْتُ زَمِيلَ[۲] أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ كُنْتُ أَبْدَأُ بِالرُّكُوبِ ، ثُمَّ يَرْكَبُ هُوَ ، فَإِذَا اسْتَوَيْنَا سَلَّمَ وَسَاءَلَ مُسَاءَلَةَ رَجُلٍ لَا عَهْدَ لَهُ بِصَاحِبِهِ وَصَافَحَ ، قَالَ: وَكَانَ إِذَا نَزَلَ نَزَلَ قَبْلِي فَإِذَا اسْتَوَيْتُ أَنَا وَهُوَ عَلَى الْأَرْضِ سَلَّمَ وَسَاءَلَ مُسَاءَلَةَ مَنْ لَا عَهْدَ لَهُ بِصَاحِبِهِ ، فَقُلْتُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنَّكَ لَتَفْعَلُ شَيْئاً مَا يَفْعَلُهُ أَحَدٌ مِنْ قِبَلِنَا وَإِنْ فَعَلَ مَرَّةً فَكَثِيرٌ ، فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ مَا فِي الْمُصَافَحَةِ؟ إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ، فَيُصَافِحُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، فَلَا تَزَالُ الذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ ، وَاللهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا حَتَّى يَفْتَرِقَا .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کا ہم کجاوہ تھا اور ہر جگہ میں پہلے سوار ہوتا تھا اور حضرت بعد میں جب ہم ٹھیک ہو بیٹھتے تو حضرت سلام کرتے اور اس طرح احوال پرسی کرتے جیسے اس شخص سے جو عرصہ سے نہ ملا ہو اور پھر مصافحہ

کرتے اور پھر مصافحہ کرتے جب منزل پر اترنے کا وقت آتا تو مجھ پہلے اترتے اور جب ہم زمین پر بیٹھ جاتے تو سلام کرتے اور اسی طرح احوال پرسی کرتے جیسے مدت کے بعد ملنے والے سے کی جاتی ہے۔ میں نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ وہ عمل کر رہے ہیں جو ہمارے شہر والے نہیں کرتے، ایک بار ہو تو خیر یہ تو بار بار ہے۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ مصافحہ کا کیا فائدہ ہے۔ جب مومنین ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت کے پتے۔ اللہ ان دونوں کی بہ نظر رحمت دیکھتا ہے۔ جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں۔

٢ - عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا وَتَصَافَحَا أَدْخَلَ اللهُ يَدَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا ، فَصَافَحَ أَشَدَّهُمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب دو مومن ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کا دستِ رحمت ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ ان کے درمیان محبت کو بڑھاتا ہے۔

٣ - ابْنُ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ السَّمَيْدَعِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا أَدْخَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَدَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا وَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى أَشَدِّهِمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ ، فَإِذَا أَقْبَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا الذُّنُوبُ كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ .

۳۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جب دو مومن ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ سے ان کے درمیان بہت زیادہ محبت پیدا ہوتی ہے اور جب اللہ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت سے پتے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا أَقْبَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَتَسَاقَطَتْ عَنْهُمَا الذُّنُوبُ كَمَا يَتَسَاقَطُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ .

۴۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ : زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فِي شِقِّ مَحْمِلٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَنَزَلَ

فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ ، فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ وَعَادَ قَالَ : هَاتِ يَدَكَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ فَنَاوَلْتُهُ يَدِي فَغَمَزَهَا حَتَّى وَجَدْتُ الْأَذَى فِي أَصَابِعِي ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَصَافَحَهُ وَ شَبَّكَ أَصَابِعَهُ فِي أَصَابِعِهِ إِلَّا تَنَاثَرَتْ عَنْهُمَا ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي .

۵۔ ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ایک محمل میں مدینہ سے مکہ تک سفر کیا حضرت ایک منزل پر اترے جب ضروریات سے فارغ ہوئے تو میرے پاس آکر فرمایا۔ اپنا ہاتھ لاؤ۔ میں نے ہاتھ اٹھایا۔ حضرت نے اسے اتنا دبایا کہ میری انگلیوں میں درد ہونے لگا پھر فرمایا۔ اے ابو عبیدہ! جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے مصافحہ کرتا ہے اور اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں داخل کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے فصلِ خزاں میں درخت کے پتے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا مَالِكُ أَنْتُمْ شِيعَتُنَا أَلَا تَرَى أَنَّكَ تُفْرِطُ فِي أَمْرِنَا ، إِنَّهُ لَا يُقْدَرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ فَكَمَا لَا يُقْدَرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ كَذَلِكَ لَا يُقْدَرُ عَلَى صِفَتِنَا وَ كَمَا لَا يُقْدَرُ عَلَى صِفَتِنَا كَذَلِكَ لَا يُقْدَرُ عَلَى صِفَةِ الْمُؤْمِنِ ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَلْقَى الْمُؤْمِنَ فَيُصَافِحُهُ ، فَلَا يَزَالُ اللَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَ الذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ ، حَتَّى يَفْتَرِقَا ، فَكَيْفَ يُقْدَرُ عَلَى صِفَةِ مَنْ هُوَ كَذَلِكَ .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے مالک تم ہمارے شیعہ ہو کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا کہ تم نے کوتاہی کی ہے ہمارے امر امانت میں جس طرح کوئی خدا کی صفت بیان کرنے پر قادر نہیں اسی طرح ہماری صفت بیان کرنے پر بھی قدرت نہیں رکھتا اور اسی طرح مومن کی صفت کے بیان کرنے پر بھی قادر نہیں۔ مومن جب مومن سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو ان کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے اور ان دونوں کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔ جب تک وہ جدا نہیں ہوتے پس جو ایسا ہو اس کی صفت بیان کرنے پر کیسے قدرت ہوگی۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَحَطَطْنَا الرَّحْلَ ، ثُمَّ مَشَى قَلِيلاً ، ثُمَّ جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَغَمَزَهَا غَمْزَةً شَدِيدَةً ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَوَ مَا كُنْتُ مَعَكَ فِي الْمَحْمِلِ ؟ ! فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا جَالَ جَوْلَةً ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ أَخِيهِ نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ فَلَمْ يَزَلْ مُقْبِلاً عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَ يَقُولُ لِلذُّنُوبِ : تَحَاتَّ عَنْهُمَا ، فَتَتَحَاتُّ ـ يَا أَبَا حَمْزَةَ ـ كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ فَيَفْتَرِقَانِ وَ مَا عَلَيْهِمَا مِنْ ذَنْبٍ .

۷۔ ابوحمزہ نے کہا کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ سفر کر رہا تھا جب ہم سواری سے اترے تو حضرت کچھ دور چلے۔ پھر میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر زور سے دبایا۔ میں نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ محمل میں نہ تھا فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ جب مومن تھوڑی سی حرکت کر کے اپنے بھائی سے معانقہ کرتا ہے تو خدا ان دونوں کو بہ نظرِ رحمت دیکھتا ہے اور کہتا ہے ان دونوں کے گناہ معاف ہوئے۔ اے ابوحمزہ ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔ جب تک وہ جدا ہوں، ان کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ حَدِّ الْمُصَافَحَةِ ، فَقَالَ: دَوْرُ نَخْلَةٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ استحباب مصافحہ کتنی دوری کے بعد ہے فرمایا بقدر ایک درختِ خرما کی مٹائی کے۔

٩ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَفْرَقِ[1] ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا تَوَارَىٰ أَحَدُهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ الْتَقَيَا أَنْ يَتَصَافَحَا .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومنین کو چاہیے کہ جب ایک سرے سے بقدر ایک درخت کے الگ ہوں تو پھر دونوں مصافحہ کریں۔

١٠ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّىٰ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ وَلْيُصَافِحْهُ ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمَ بِذَٰلِكَ الْمَلَائِكَةَ فَاصْنَعُوا صُنْعَ الْمَلَائِكَةِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو چاہیے سلام کرے اور مصافحہ کرے خدا نے اس مصافحہ سے ملائکہ کو مکرم بنایا ہے پس تم بھی وہ کرو جو ملائکہ کرتے ہیں۔

١١ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا الْتَقَيْتُمْ فَتَلَاقَوْا بِالتَّسْلِيمِ وَالتَّصَافُحِ

وَإِذَا تَفَرَّقْتُمْ فَتَفَرَّقُوا بِالْإِسْتِغْفَارِ

۱۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جب تم ایک دوسرے سے ملو تو سلام اور مصافحہ کرو اور جدا ہوتے وقت استغفار۔

۱۲ ۔ عَنْهُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ رَزِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا غَزَوْا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَمَرُّوا بِمَكَانٍ كَثِيرِ الشَّجَرِ ثُمَّ خَرَجُوا إِلَى الْفَضَاءِ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَتَصَافَحُوا .

۱۲۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مسلمان غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ جاتے اور ایسی جگہ سے گزر ہوتا جہاں گھنے درخت ہوتے پھر صحرا میں نکلتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے تو مصافحہ کرتے۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْجَهْمِ الْهِلَالِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا صَافَحَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فَالَّذِي يَلْزَمُ التَّصَافُحَ أَعْظَمُ أَجْراً مِنَ الَّذِي يَدَعُ ، أَلَا وَإِنَّ الذُّنُوبَ لَتَتَحَاتُّ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى لَا يَبْقَى ذَنْبٌ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مصافحہ کرتا ہے اپنے ساتھی سے۔ پس جو ہاتھ میں ہاتھ ڈالے رہے اس کا مرتبہ اس سے زیادہ ہے جو مصافحہ ختم کرے۔ ان دونوں کے گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں کہ پھر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

۱٤ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام ، فَنَظَرَ إِلَيَّ بِوَجْهٍ قَاطِبٍ فَقُلْتُ : مَا الَّذِي غَيَّرَكَ لِي ؟ قَالَ : الَّذِي غَيَّرَكَ لِإِخْوَانِكَ ، بَلَغَنِي يَا إِسْحَاقُ أَنَّكَ أَقْعَدْتَ بِبَابِكَ بَوَّاباً ، يَرُدُّ عَنْكَ فُقَرَاءَ الشِّيعَةِ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي خِفْتُ الشُّهْرَةَ ، فَقَالَ : أَفَلَا خِفْتَ الْبَلِيَّةَ ، أَوَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الرَّحْمَةَ عَلَيْهِمَا فَكَانَتْ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ لِأَشَدِّهِمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ ، فَإِذَا تَوَافَقَا غَمَرَتْهُمَا الرَّحْمَةُ فَإِذَا قَعَدَا يَتَحَدَّثَانِ قَالَ الْحَفَظَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ : اعْتَزِلُوا بِنَا فَلَعَلَّ لَهُمَا سِرّاً وَقَدْ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا ، فَقُلْتُ : أَلَيْسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ» ؟ فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ إِنْ كَانَتِ الْحَفَظَةُ لَا تَسْمَعُ فَإِنَّ عَالِمَ السِّرِّ يَسْمَعُ وَيَرَى .

۵۰/۱۸ سورۂ ق

۱۴۔ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے میری طرف غصہ سے دیکھا۔ میں نے کہا کس امر نے آپ کو مجھ سے ناراض کیا۔ جس چیز نے تجھ کو تیرے بھائیوں سے ناخوش کیا۔ اے اسحاق مجھے خبر ملی ہے کہ تو نے دروازہ پر دربان بٹھایا ہے تاکہ وہ نقراء شیعہ کو تجھ تک پہنچنے سے روکے۔ میں نے کہا کہ میں نے ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ ان کی آمد و رفت سے میری شیعیت کی شہرت نہ ہو۔ فرمایا تو نے ضلالت کی مصیبت کا خیال نہ کیا۔ کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ جب دو مومن مل کر معافحہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت ان دونوں پر نازل ہوتی ہے اور سو میں سے ننانوے حصے محبت کے ان دونوں کو مل جاتے ہیں جب وہ دونوں خلوص برتتے ہیں تو خدا کی رحمت ان کو گھیر لیتی ہے اور جب وہ باتیں کرتے ہیں تو ان کے محافظ فرشتے آپس میں کہتے ہیں ان سے الگ ہو جاؤ، شاید کوئی راز کی بات ہو اور اللہ نے ان کے لئے چھپانا چاہا ہو۔ میں نے کہا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا۔ کوئی لفظ نہیں بولتے مگر یہ کہ ان کے پاس ایک سخت نگہبان ہوتا ہے فرمایا۔ اے اسحاق اسے فرشتے نہ سنیں تو بھی راز کا جاننے والا تو سنتا اور دیکھتا ہے مراد یہ ہے کہ رقیب عتید (نگہبان) ہے وہی ہر بات کو سنتا اور دیکھتا ہے۔

١٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ مُحْرِزٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا صَافَحَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم رَجُلاً قَطُّ فَنَزَعَ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْهُ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ جب مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ کبھی نہ ہٹاتے جب تک دوسرا شخص اپنا ہاتھ نہ ہٹاتا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُوصَفُ وَ كَيْفَ يُوصَفُ وَقَالَ فِي كِتَابِهِ : «وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ» فَلَا يُوصَفُ بِقَدَرٍ إِلَّا كَانَ أَعْظَمَ مِنْ ذٰلِكَ ، وَ إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم لَا يُوصَفُ وَ كَيْفَ يُوصَفُ عَبْدٌ احْتَجَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعٍ وَجَعَلَ طَاعَتَهُ فِي الْأَرْضِ كَطَاعَتِهِ [فِي السَّمَاءِ] فَقَالَ: «وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَمَنْ أَطَاعَ هٰذَا فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِي، وَفَوَّضَ إِلَيْهِ ، وَ إِنَّا لَا نُوصَفُ وَ كَيْفَ يُوصَفُ قَوْمٌ رَفَعَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَهُوَ الشَّكُّ وَالْمُؤْمِنُ لَا يُوصَفُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَلْقَى أَخَاهُ فَيُصَافِحُهُ فَلَا يَزَالُ اللهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ .

۱۶۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ خداوند عالم کا وصف کما حقہ، بیان نہیں کیا جا سکتا اور کیوں کر بیان کیا جا سکتا درآنحالیکہ وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے یہودیوں نے نہیں تعظیم کی اللہ کی، جو حق تعظیم کرنے کا ہے پس جو کچھ وصف اس کا

بیان کیا جائے گا وہ اس سے عظیم تر ہوگا اسی طرح نبیؐ کا وصف بھی بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اور کیسے بیان کیا جاسکتا ہے اس بندے کا وصف جس کے لئے خدا نے سات آسمانوں کے پردے اٹھادیئے ہوں اور زمین پر جس کی اطاعت مثل اپنی اطاعت کے قرار دی ہو اور فرمایا ہو۔ رسولؐ جو تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ اور جس نے اس کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور اپنے معاملات ان کے سپرد کردیئے اور ہمارا وصف بھی بیان میں نہیں آسکتا اور کیسے آتے۔ خدا نے ہم کو رجس سے دور رکھا ہے اور رجس: شک ہے اور مومن کا وصف بھی بیان نہیں کیا جاسکتا کیونکہ جب مومن، مومن سے مصافحہ کرتا ہے تو خدا نظر رحمت سے ان کو دیکھتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درختوں کے پتے۔

۱۷ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا الْتَقَى الْمُؤْمِنَانِ فَتَصَافَحَا أَقْبَلَ اللهُ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا وَتَتَحَاتُّ الذُّنُوبُ عَنْ وُجُوهِهِمَا حَتَّى يَفْتَرِقَا .

۱۷۔ فرمایا صادقِ آلِ محمدؐ نے جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی طرف توجہ کرتا ہے اور ان دونوں کے گناہ محو ہو جاتے ہیں جب تک وہ جدا ہوں۔

۱۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ تَصَافَحُوا فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِالسَّخِيمَةِ .

۱۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مصافحہ کرو کہ وہ دل سے حسد اور کینہ کو دور کر دیتا ہے۔

۱۹ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَقِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله حُذَيْفَةَ ، فَمَدَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَدَهُ فَكَفَّ حُذَيْفَةُ يَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : يَا حُذَيْفَةُ بَسَطْتُ يَدِي إِلَيْكَ فَكَفَفْتَ يَدَكَ عَنِّي ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ بِيَدِكَ الرَّغْبَةُ[1] وَلَكِنِّي كُنْتُ جُنُباً فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ تَمَسَّ يَدِي يَدَكَ وَأَنَا جُنُبٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ الْمُسْلِمَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا تَحَاتَّتْ ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حذیفہ نے رسول اللہؐ سے ملاقات کی تو آپ نے اپنا ہاتھ حذیفہ کی طرف بڑھایا انھوں نے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے حذیفہ میں نے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ تم نے اپنے ہاتھ کو

مجھ کو روکے رکھا۔ حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ سے مصافحہ کرنے کی رغبت تمام دنیا کو ہے۔ لیکن میں جُنب ہوں میں نے پسند نہ کیا کہ بحالت جنابت میرا ہاتھ آپؐ کے ہاتھ کو مس کرے۔ حضرت نے فرمایا۔ تم نہیں جانتے کہ جب دو مسلمان ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

٢٠ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْدِرُ أَحَدٌ قَدْرَهُ وَ كَذٰلِكَ لَا يَقْدِرُ قَدْرَ نَبِيِّهِ وَ كَذٰلِكَ لَا يَقْدِرُ قَدْرَ الْمُؤْمِنِ ، إِنَّهُ لَيَلْقَىٰ أَخَاهُ فَيُصَافِحُهُ فَيَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا حَتَّىٰ يَفْتَرِقَا ، كَمَا تَتَحَاتُّ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ الْوَرَقَ عَنِ الشَّجَرِ.

٢٠۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی قدرت و مرتبہ کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح نبی کے مرتبہ کا، اسی طرح مومن کے مرتبہ کا کیونکہ جب وہ اپنے بھائی سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو اللہ بہ نظر رحمت ان کی طرف دیکھتا ہے اور جب تک وہ جدا ہوں گناہ ان سے اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

٢١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مُصَافَحَةُ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ مِنْ مُصَافَحَةِ الْمَلَائِكَةِ.

٢١۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن سے مصافحہ کرنا بہتر ہے بہ نسبت ملائکہ سے مصافحہ کرنے سے۔

دوسو سات واں باب

معانقہ

(بَابُ الْمُعَانَقَةِ) ٢٠٧

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ عليهما السلام قَالَا : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ خَرَجَ إِلَىٰ أَخِيهِ يَزُورُهُ عَارِفاً بِحَقِّهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً وَمُحِيَتْ عَنْهُ سَيِّئَةٌ وَ رُفِعَتْ لَهُ دَرَجَةٌ وَإِذَا طَرَقَ الْبَابَ

فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَإِذَا الْتَقَيَا وَتَصَافَحَا وَتَعَانَقَا أَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ، ثُمَّ بَاهَى بِهِمَا الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدَيَّ تَزَاوَرَا وَتَحَابَّا فِيَّ، حَقٌّ عَلَيَّ أَلَّا أُعَذِّبَهُمَا بِالنَّارِ بَعْدَ هٰذَا الْمَوْقِفِ فَإِذَا انْصَرَفَ شَيَّعَهُ الْمَلَائِكَةُ عَدَدَ نَفَسِهِ وَخُطَاهُ وَكَلَامِهِ، يَحْفَظُونَهُ مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَبَوَائِقِ الْآخِرَةِ إِلَى مِثْلِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ قَابِلٍ فَإِنْ مَاتَ فِيمَا بَيْنَهُمَا أُعْفِيَ مِنَ الْحِسَابِ وَ إِنْ كَانَ الْمَزُورُ يَعْرِفُ مِنْ حَقِّ الزَّائِرِ مَا عَرَفَهُ الزَّائِرُ مِنْ حَقِّ الْمَزُورِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر اور جعفر صادق علیہما السلام نے کہ جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کی زیارت کو نکلتا ہے اس کا حق پہچان کر تو اللہ اس کے ہر قدم پر ایک حسنہ لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جب وہ دق الباب کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جب دونوں ملتے اور معانقہ کرتے ہیں تو خدا ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے پھر مباہات کرتا ہوا ملائکہ سے کہتا ہے۔ دیکھو میرے ان دونوں بندوں کو یہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور آپس میں محبت کرتے ہیں میری خوشنودی کے لئے۔ میرے لئے سزاوار ہے کہ آتش دوزخ سے عذاب نہ دوں، جب وہ مومن ملاقات کر کے پلٹتا ہے تو ملائکہ بعدد اس کے نفس کے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور اس کے کلام کو دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے بچاتے ہیں اس رات یا اگلی رات تک، اگر وہ ان دو راتوں کے درمیان مرجاتا ہے تو اسے حساب سے معاف کر دیا جاتا ہے اگر زیارت کیا ہوا پہچانتا ہے حق زائر کو اتنا ہی جتنا زیارت کرنے والا اس کے حق کو پہچانتا ہے تو اس کے لئے بھی زائر کا سا حق ہے

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا اعْتَنَقَا غَمَرَتْهُمَا الرَّحْمَةُ، فَإِذَا الْتَزَمَا لَا يُرِيدَانِ بِذٰلِكَ إِلَّا وَجْهَ اللّٰهِ وَلَا يُرِيدَانِ غَرَضاً مِنْ أَغْرَاضِ الدُّنْيَا قِيلَ لَهُمَا: مَغْفُوراً لَكُمَا فَاسْتَأْنِفَا، فَإِذَا أَقْبَلَا عَلَى الْمُسَاءَلَةِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ: تَنَحَّوْا عَنْهُمَا فَإِنَّ لَهُمَا سِرّاً وَقَدْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا. قَالَ إِسْحَاقُ: فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَلَا يُكْتَبُ عَلَيْهِمَا لَفْظُهُمَا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: «مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ»[1] قَالَ: فَتَنَفَّسَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الصُّعَدَاءَ ثُمَّ بَكَى حَتَّى أَخْضَلَتْ دُمُوعُهُ لِحْيَتَهُ وَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّمَا أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ تَعْتَزِلَ عَنِ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا إِجْلَالاً لَهُمَا وَإِنَّهُ وَإِنْ كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ لَا تَكْتُبُ لَفْظَهُمَا وَلَا تَعْرِفُ كَلَامَهُمَا فَإِنَّهُ يَعْرِفُهُ وَيَحْفَظُهُ عَلَيْهِمَا عَالِمُ السِّرِّ وَأَخْفَى.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومنین جب معانقہ کرتے ہیں تو رحمتِ خدا ان کو ڈھانپ لیتی ہے جب وہ اس کو لازم قرار دیتے ہیں اور خوشنودی خدا کا ارادہ کرتے ہیں اور اغراض دنیا سے کوئی غرض نہیں ہوتی تو ان سے کہا جاتا ہے تمہارے

پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب عمل کو پھر سے شروع کرو جب وہ بات چیت کرنے لگتے ہیں تو ملائکہ آپس میں کہتے ہیں کہ ان کے پاس سے ہٹ جاؤ ممکن ہے کوئی راز کی بات ہو اور خدا ملائکہ سے چھپانا چاہتا ہو اسحاق کہتا ہے کہ میں نے کہا۔ کیا ملائکہ ان کے الفاظ نہیں لکھتے۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے جو بات بھی کوئی کہتا ہے۔ تو اس کے پاس ایک سخت نگہبان رہتا ہے حضرت نے یہ سن کر گہری سانس لی۔ پھر اتنا روئے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور فرمایا۔ اے اسحاق اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ مومنین جب آپس میں ملیں تو بلحاظ ان کی جلالت شان ان سے الگ رہیں اور اگر ملائکہ الفاظ نہ لکھیں اور ان کا کلام نہ سمجھیں تو سر و خفی کا جاننے والا خدا تو جانتا ہے۔

دوسو آٹھواں باب

تقبیل

(بَابُ التَّقْبِيلِ) ۲۰۸

۱ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لَكُمْ لَنُوراً تُعْرَفُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا ، حَتَّى أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ قَبَّلَهُ فِي مَوْضِعِ النُّورِ مِنْ جَبْهَتِهِ ،

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تمہارے لئے ایک نور ہے جس سے تم دنیا میں پہچانے جاتے ہو جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اس کی پیشانی کو جو مقام نور ہے بوسہ دے۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يُقَبَّلُ رَأْسُ أَحَدٍ وَلَا يَدُهُ إِلَّا [يَدَ] رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَوْ مَنْ أُرِيدَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ نہ بوسہ دیا جائے کسی کے سر کو نہ ہاتھ کو سوائے دستِ رسولؐ یا جس کو رسول اللہ نے چاہا ہو (یعنی وصی رسول)

۳- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ زَيْدٍ النَّرْسِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَزْيَدٍ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَتَنَاوَلْتُ يَدَهُ فَقَبَّلْتُهَا ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهَا لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِنَبِيٍّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ

۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبداللہ کے پاس آیا۔ میں نے ان کا ہاتھ اٹھایا اور بوسہ دیا۔ فرمایا سوائے نبی یا وصیِ نبی اور کسی کے لئے درست نہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَجَّالِ ؛ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : نَاوِلْنِي يَدَكَ أُقَبِّلْهَا فَأَعْطَانِيهَا ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ رَأْسَكَ فَفَعَلَ فَقَبَّلْتُهُ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ رِجْلَيْكَ ، فَقَالَ : أَقْسَمْتَ ، أَقْسَمْتَ ، أَقْسَمْتَ ـ ثَلَاثاً ـ وَ بَقِيَ شَيْءٌ ، وَ بَقِيَ شَيْءٌ ؛ وَ بَقِيَ شَيْءٌ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ اپنے ہاتھ دیجئے تاکہ میں بوسہ دوں، پس حضرت نے ہاتھ بڑھایا میں نے کہا سر بھی، میں نے اس پر بھی بوسہ دیا۔ میں نے کہا اور پیر بھی۔ فرمایا۔ تو نے قسم کھائی قسم کھائی قسم کھائی ہے تین بار باقی رہی ایک چیز باقی رہی ایک چیز باقی رہی، ایک چیز (پس اسے بھی بوسہ دینا چاہیئے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَبَّلَ لِلرَّحِمِ ذَا قَرَابَةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَ قُبْلَةُ الْأَخِ عَلَى الْخَدِّ وَ قُبْلَةُ الْإِمَامِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

۵۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اگر کوئی اپنے نسبی رشتہ دار کے چہرہ یا ہاتھ پر بوسہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں اور بھائی کے رخسار پر اور رشتہ دار امام کے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا چاہیئے۔

٦ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ مَوْلَى آلِ سَامٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ الْقُبْلَةُ عَلَى الْفَمِ إِلَّا لِلزَّوْجَةِ [أ] وِالْوَلَدِ الصَّغِيرِ .

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے زوجہ اور طفل صغیر کے دہن پر بوسہ دینا چاہیئے۔

دوسو نواں باب

تذکرۃ الاخوان (یعنی ذکر فضائل آل محمد رحمت کا باعث ہے)

(بَابُ تَذَاكُرِ الْإِخْوَانِ) ۲۰۹

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَلِيٍّ

ابنِ أبي حمزةَ قالَ : سمعتُ أباعبدِاللهِ عليه السلام يقولُ : شيعتُنا الرُّحماءُ بينهم ؛ الّذينَ إذاخلَوا ذكروا اللهَ [إنَّ ذكرَنامِنْ ذكرِاللهِ] إنّا إذاذُكِرنا ذُكِرَاللهُ وإذاذُكِرعدوُّنا ذُكِرَالشّيطانُ .

۱- علی بن حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ ہمارے شیعہ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں جب وہ خلوت میں ہوتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے جب ہمارا ذکر کیا جائے گا تو تو اللہ کا ذکر ہوگا اور جب ہمارے دشمن کا ذکر ہوگا تو شیطان کا ذکر ہوگا۔

۲ ـ محمّدُ بنُ يحيى ، عَنْ محمّدِبنِ الحسينِ ، عَنْ محمّدِبنِ إسماعيلَ بنِ بزيعٍ ، عَنْ صالحِ بنِ عُقبةَ عَنْ يزيدَبنِ عبدِالملكِ ، عَنْ أبي عبدِاللهِ عليه السلام قالَ : تزاوروا فإنَّ في زيارتِكُمْ إحياءً لقلوبِكُمْ وذكراً لأحاديثِنا ، وأحاديثُنا تعطِفُ بعضَكُمْ على بعضٍ فإنْ أخذتُمْ بِها رشدتُمْ ونجوتُمْ وإنْ تركتموها ضللتُمْ وهلكتُمْ ، فخذوا بِها وأنا بنجاتِكُمْ زعيمٌ .

۲۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک دوسرے کی زیارت کرو، تمہاری زیارت سے تمہارے قلوب زندہ ہوں گے اور ہماری احادیث کا ذکر ہوگا اور ہماری احادیث ایک کو دوسرے پر مہربان بنائیں گی اگر تم ان سے فیض حاصل کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور نجات حاصل کرو گے اور اگر ان کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور ہلاک ہو جاؤ گے ان احادیث کو لئے رہو میں تمہاری نجات کا ضامن ہوں۔

۳ ـ عِدّةٌ مِنْ أصحابِنا ، عَنْ سهلِ بنِ زيادٍ ، عَنِ الوشّاءِ ، عَنْ منصورِبنِ يونسَ ، عَنْ عبّادِبنِ كثيرٍ قالَ : قلتُ لأبي عبدِاللهِ عليه السلام : إنّي مررتُ بقاصٍّ يقصُّ وهويقولُ : هذاالمجلسُ [الّذي] لايشقى بهِ جليسٌ ، قالَ : فقالَ أبوعبدِاللهِ عليه السلام : هيهاتَ هيهاتَ ، أخطأتْ أستاهُهُمُ الحفرةَ : إنَّ للهِ ملائكةً سيّاحينَ سوى الكرامِ الكاتبينَ ، فإذامرّوا بقومٍ يذكرونَ محمّداً وآلَ محمّدٍ قالوا : قِفوا فقدْ أصبتُمْ حاجتَكُمْ فيجلسونَ ، فيتفقّهونَ معهُمْ فإذاقاموا عادوا مرضاهُمْ وشهدوا جنائزَهُمْ وتعاهدوا غائبَهُمْ فذلكَ المجلسُ الّذي لايشقى بهِ جليسٌ .

۳۔ عبادہ نے کہا۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ میں گزرا ایک داستان گو (اہلِ ضلالت کی مدح کرنے والا) کی طرف سے۔ وہ کہہ رہا تھا۔ یہ وہ مجلس ہے جس میں شرکت کرنے والا شقی نہیں ہوتا۔ فرمایا حضرت نے یہ بات حق سے دور ہے ان کی کول گڑھے میں ہے یعنی پاخانہ کر رہے ہیں (نجاست پھیلا رہے ہیں) اللہ کے کچھ فرشتے ہیں۔ علاوہ کراماً کاتبین کے جو گھومتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کی طرف سے گزرتے ہیں جو ذکر آلِ محمد کرتے ہیں تو کہتے ہیں ٹھہر جاؤ۔ تم نے اپنی

ضرورت کو پالیا۔ پس وہ بیٹھتے ہیں اور علم دین میں ان کی موافقت کرتے ہیں اور جب کھڑے ہوتے ہیں تو ان کے بیماروں کی عیادت کرتے ہیں اور ان کے جنازوں میں شریک ہوتے ہیں اور محافظت کرتے ہیں اور ان کے مسافروں کی یہ ہے کہ وہ مجلس جس میں بیٹھنے والا شقی نہیں ہوتا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ النَّخَعِيِّ عَمَّنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ فِي السَّمَاءِ لَيَطَّلِعُونَ إِلَى الْوَاحِدِ وَالْاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَهُمْ يَذْكُرُونَ فَضْلَ آلِ مُحَمَّدٍ قَالَ : فَتَقُولُ : أَمَا تَرَوْنَ إِلَى هَؤُلَاءِ فِي قِلَّتِهِمْ وَكَثْرَةِ عَدُوِّهِمْ يَصِفُونَ فَضْلَ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله؟ قَالَ : فَتَقُولُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ : ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بعض ملائکہ جو آسمان میں ہیں آگاہ ہوتے ہیں ایسے ایک دو یا تین سے جو ذکر کرتے ہیں فضیلت آل محمد کا۔ حضرت نے فرمایا۔ وہ فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ باوجود اپنی قلت اور دشمنوں کی کثرت کے یہ فضیلت آل محمد کو بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا ملائکہ کا دوسرا گروہ کہتا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُيَسِّرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : أَتَخْلُونَ وَتَتَحَدَّثُونَ وَتَقُولُونَ مَا شِئْتُمْ ؟ فَقُلْتُ : إِي وَاللَّهِ إِنَّا لَنَخْلُو وَنَتَحَدَّثُ وَنَقُولُ مَا شِئْنَا ، فَقَالَ : أَمَا وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي مَعَكُمْ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَوَاطِنِ ، أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ رِيحَكُمْ وَأَرْوَاحَكُمْ ؛ وَإِنَّكُمْ عَلَى دِينِ اللَّهِ وَدِينِ مَلَائِكَتِهِ فَأَعِينُوا بِوَرَعٍ وَاجْتِهَادٍ .

۵۔ راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تم خلوت کرتے ہو اور بات چیت کرتے ہو اور جو چاہتے ہو کہتے ہو میں نے کہا بے شک ہم خلوت میں بات چیت کرتے ہیں اور فضائل آل محمد کے متعلق جو چاہتے ہیں بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ ایسے مواقع پر میں بھی تمہارے ساتھ ہوتا۔ خدا کی قسم میں دوست رکھتا ہوں تمہاری قوت کو اور تمہاری جانوں کو بے شک تم دین خدا پر اور اس کے ملائکہ کے دین پر ہو پس تم اس کی مدد کرو پرہیزگاری اور کوشش سے۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَصَاعِداً إِلَّا حَضَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مِثْلُهُمْ ، فَإِنْ دَعَوْا

بِخَيْرٍ آمَنُوا وَإِنِ اسْتَعَاذُوا مِنْ شَرٍّ دَعَوُا اللهَ لِيَصْرِفَهُ عَنْهُمْ وَإِنْ سَأَلُوا حَاجَةً تَشَفَّعُوا إِلَى اللهِ وَسَأَلُوهُ قَضَاهَا وَمَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْجَاحِدِينَ إِلَّا حَضَرَهُمْ عَشَرَةُ أَضْعَافِهِمْ مِنَ الشَّيَاطِينِ ، فَإِنْ تَكَلَّمُوا تَكَلَّمَ الشَّيَاطِينُ بِنَحْوِ كَلَامِهِمْ وَإِذَا ضَحِكُوا ضَحِكُوا مَعَهُمْ وَإِذَا نَالُوا مِنْ أَوْلِيَاءِ اللهِ نَالُوا مَعَهُمْ فَمَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِهِمْ فَإِذَا خَاضُوا فِي ذَٰلِكَ فَلْيَقُمْ وَلَا يَكُنْ شِرْكَ شَيْطَانٍ وَلَا جَلِيسَهُ ، فَإِنَّ غَضَبَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقُومُ لَهُ شَيْءٌ وَلَعْنَتَهُ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ ، ثُمَّ قَالَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُنْكِرْ بِقَلْبِهِ وَلْيَقُمْ وَلَوْ حَلْبَ شَاةٍ أَوْ فُوَاقَ نَاقَةٍ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب تین یا اس سے زیادہ مومنین کسی جگہ جمع ہوتے ہیں تو ان کی تعداد میں ملائکہ وہاں آتے ہیں اگر مومنین نیک دعائیں کرتے ہیں تو ملائکہ آمین کہتے ہیں اگر وہ شر سے پناہ مانگتے ہیں تو وہ خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس شر کو اس سے دور رکھے اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو وہ ملائکہ خدا سے اس کو پورا کرنے کی سفارش کرتے ہیں اور جہاں کہیں تین منکرین امامت جمع ہوتے ہیں تو وہاں دس شیاطین جمع ہو جاتے ہیں اگر وہ آئمہ کی ہجو میں کلام کرتے ہیں تو وہ شیاطین بھی ویسا ہی کہنے لگتے ہیں اگر وہ ہنستے ہیں تو وہ بھی ہنستے ہیں اور اگر اولیاء خدا کو گالیاں دیتے ہیں تو یہ بھی دیتے ہیں پس اگر کوئی مومن ان کے درمیان جا پھنسے تو جب وہ ایسی بات چیت کریں تو کھڑا ہو جائے اور شیطان کا شریک و جلیس نہ بنے۔ کیونکہ غضب خدا کی تاب کوئی چیز نہیں لاتی اور نہ خدا کی لعنت کو کوئی چیز ہٹاتی ہے پھر حضرت نے فرمایا اگر وہاں سے ہٹ جانا ممکن نہ ہو تو دل سے ان باتوں سے نفرت ظاہر کرے اور کھڑے ہونے کا کوئی بہانہ کرے جیسے بکری کو دوہنا یا اونٹ کو اٹھانا یعنی کوئی اس قسم کا بہانہ کرے۔

٧ ـ وَبِهَٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْفُوظٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : لَيْسَ شَيْءٌ أَنْكَى لِإِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ مِنْ زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ فِي اللهِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ قَالَ : وَإِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَذْكُرَانِ اللهَ ثُمَّ يَذْكُرَانِ فَضْلَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ إِبْلِيسَ مُضْغَةُ لَحْمٍ إِلَّا تَخَدَّدَ حَتَّى أَنَّ رُوحَهُ لَتَسْتَغِيثُ مِنْ شِدَّةِ مَا يَجِدُ مِنَ الْأَلَمِ فَتُحِسُّ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَ خُزَّانُ الْجِنَانِ فَيَلْعَنُونَهُ حَتَّى لَا يَبْقَى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ إِلَّا لَعَنَهُ ، فَيَقَعُ خَاسِئاً حَسِيراً مَدْحُوراً .

٧۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان اور اس کی ٹولی کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز برادران ایمان کا فی سبیل اللہ ایک دوسرے سے ملنا ہے۔ فرمایا جب دو مومن ایک جا ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور ہم اہلبیت کے فضائل بیان کرتے ہیں تو ابلیس اپنے چہرہ کو بری طرح نوچ ڈالتا ہے اور پھر درد کی شدت سے اس کی روح چیختی ہے چلاتی اور فریاد کرتی ہے ملائکہ آسمان اور جنت کے خازن فرشتے یہ معلوم کر کے اس پر لعنت کرتے ہیں پھر کوئی فرشتہ بے لعنت نہیں رہتا اور وہ ذلیل و ناکام اور راندہ بن کر رہ جاتا ہے۔

دوسو دسواں باب
مومن کو خوش کرنا

(بَابُ) ۲۱۰
(إِدْخَالِ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ)

۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ سَرَّ مُؤْمِناً فَقَدْ سَرَّنِي وَمَنْ سَرَّنِي فَقَدْ سَرَّ اللهَ .

۱۔ ابوحمزہ نے بیان کیا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے بندۂ مومن کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : تَبَسُّمُ الرَّجُلِ فِي وَجْهِ أَخِيهِ حَسَنَةٌ وَصَرْفُ الْقَذَى عَنْهُ حَسَنَةٌ وَمَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ إِدْخَالِ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے مومن بھائی کو دیکھ کر تبسم کرنا نیکی ہے اور اس کی آزردگی کو دور کرنا نیکی ہے اور خدا کی محبوب ترین عبادت یہ ہے کہ مومن کو خوش کیا جائے۔

۳ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ فِيمَا نَاجَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَبْدَهُ مُوسَى عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِي عِبَاداً أُبِيحُهُمْ جَنَّتِي وَأُحَكِّمُهُمْ فِيهَا قَالَ : يَا رَبِّ وَمَنْ هَؤُلاءِ الَّذِينَ تُبِيحُهُمْ جَنَّتَكَ وَتُحَكِّمُهُمْ فِيهَا ؟ قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُوراً ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مُؤْمِناً كَانَ فِي مَمْلَكَةِ جَبَّارٍ فَوَلَعَ بِهِ فَهَرَبَ مِنْهُ إِلَى دَارِ الشِّرْكِ ، فَنَزَلَ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ فَأَظَلَّهُ وَأَرْفَقَهُ وَأَضَافَهُ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ وَعِزَّتِي وَجَلالِي لَوْ كَانَ [لَكَ] فِي جَنَّتِي

مَسْكَنٌ لَأَسْكَنْتُكَ فِيهَا وَلَكِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَى مَنْ مَاتَ بِي مُشْرِكاً وَلَكِنْ يَا نَارُ هِيدِيهِ وَلَا تُؤْذِيهِ وَيُؤْتَى بِرِزْقِهِ طَرَفَيِ النَّهَارِ، قُلْتُ: مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: مِنْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے محمد ابن مسلم سے خدا نے موسیٰ سے فرمایا کہ میرے کچھ بندے ایسے ہیں جن کے لئے میں اپنی جنت مباح کروں گا اور میں اس میں ان کو حاکم بناؤں گا۔ موسیٰ نے کہا یا اللہ وہ کون ہیں جن کے لئے تو اپنی جنت کو مباح قرار دے گا اور اس میں ان کو حاکم بنائے گا۔ فرمایا یہ وہ ہے جو مومن کے دل کو خوش کرتا ہے۔ پھر فرمایا ایک مومن ایک ظالم کی حکومت میں رہتا تھا جب اس کو رسوا کیا گیا تو وہ بھاگ کر مشرک کی حکومت میں چلا گیا اور ایک مشرک کے گھر میں قیام کیا۔ اس نے اسے پناہ دی، مہربانی کی اور مہمانداری کی۔ خدا نے کہا مجھ کو قسم ہے اپنے عزت و جلال کی۔ اگر میری جنت میں تیرے لئے کوئی مقام ہوتا تو میں ضرور تجھے اس میں جگہ دیتا لیکن میری جنت اس پر حرام ہے جو مشرک مرے لیکن میں حکم دیتا ہوں کہ اسے نار جہنم سے خوف زدہ کیا جائے دیئے جانا لیکن اسے اذیت نہ دے اور دن کے دونوں حصوں میں اس کے لئے رزق لایا جاتا تھا میں نے کہا کیا یہ رزق جنت کا ہوتا تھا فرمایا اس نے جس حیثیت سے چاہا دیا۔

توضیح: علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے مشرک پر جو دی کا ذکر ہے وہ بعض انبیاء ہے بعد موت۔

٤ ـ عِدَّةٌ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه و آله: إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ.

۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل مومن کے دل میں سرور کا داخل کرنا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: قَالَ: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنَّ الْعَبْدَ مِنْ عِبَادِي لَيَأْتِينِي بِالْحَسَنَةِ فَأُبِيحُهُ جَنَّتِي، فَقَالَ دَاوُدُ: يَا رَبِّ وَمَا تِلْكَ الْحَسَنَةُ؟ قَالَ: يُدْخِلُ عَلَى عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ سُرُوراً وَلَوْ بِتَمْرَةٍ، قَالَ دَاوُدُ: يَا رَبِّ حَقٌّ لِمَنْ عَرَفَكَ أَنْ لَا يَقْطَعَ رَجَاءَهُ مِنْكَ.

۵۔ فرمایا حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ نے داؤد علیہ السلام کو کہ میرا ایک بندہ ایک نیکی کو لے کر آئے گا تو میں اپنی جنت کو اس کے لئے مباح کر دوں گا۔ داؤد علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میرے رب وہ نیکی کیا ہے فرمایا

مومن کے دل میں خوشی کا داخل کرنا۔ داؤد نے فرمایا۔ اے میرے رب جو شخص تیری معرفت رکھتا ہے اس کے لئے سزاوار ہے کہ تجھ سے اپنی امید کو قطع نہ کرے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَرَى أَحَدُكُمْ إِذَا أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُوراً أَنَّهُ عَلَيْهِ أَدْخَلَهُ فَقَطْ ، بَلْ وَاللهِ عَلَيْنَا ، بَلْ وَاللهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله.

٦۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی قلب مومن میں سرور داخل کرتا ہے وہ نہ صرف اس کے دل میں داخل کرتا ہے بلکہ ہمارے دل میں بلکہ رسول اللہ کے دل میں۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ، شَبْعَةُ مُسْلِمٍ أَوْ قَضَاءُ دَيْنِهِ.

٧۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل قلب مومن میں سرور کا داخل کرنا ہے اور وہ ہر مسلمان کو سیر کرنا یا اس کے قرضہ کا چکانا ہے۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ : إِذَا بَعَثَ اللهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ قَبْرِهِ خَرَجَ مَعَهُ مِثَالٌ يَقْدُمُهُ أَمَامَهُ ، كُلَّمَا رَأَى الْمُؤْمِنُ هَوْلاً مِنْ أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ : لَا تَفْزَعْ وَلَا تَحْزَنْ وَأَبْشِرْ بِالسُّرُورِ وَالْكَرَامَةِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، حَتَّى يَقِفَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُحَاسِبُهُ حِسَاباً يَسِيراً وَيَأْمُرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمِثَالُ أَمَامَهُ ، فَيَقُولُ لَهُ الْمُؤْمِنُ : يَرْحَمُكَ اللهُ نِعْمَ الْخَارِجُ خَرَجْتَ مَعِي مِنْ قَبْرِي وَمَا زِلْتَ تُبَشِّرُنِي بِالسُّرُورِ وَالْكَرَامَةِ مِنَ اللهِ حَتَّى رَأَيْتُ ذَلِكَ ، فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ ؟ فَيَقُولُ : أَنَا السُّرُورُ الَّذِي كُنْتَ أَدْخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا خَلَقَنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ لِأُبَشِّرَكَ.

٨۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک حدیث طویل میں کہ جب مومن اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کی مثل یا اس کا ہم صورت بھی اس کے ساتھ نکلے گا جو اس کے آگے آگے چلے گا جب قیامت کے ہولناک مناظر سامنے آئیں گے تو اس کا ہم صورت اس سے کہے گا خوف نہ کر رنجیدہ نہ ہو میں تجھے خوشخبری دیتا ہوں۔ خوشی اور عزت و بزرگی جو اللہ کی طرف سے ہوگی جب وہ مؤقف

حساب میں آئے گا تو خدا اس سے تھوڑا سا حساب لے گا اور جنت میں داخلہ کا حکم دے گا اور اس کا ہم صورت آگے ہوگا مومن اس سے کہے گا۔ اللہ تجھ پر رحم کرے کیسا اچھا نکلنے والا ہے تو میری قبر سے۔ تو ہمیشہ مجھے سرور و کرامتِ خدا کی خوش خبری دیتا رہا ہے۔ یہ تو بتا تو کون ہے وہ کہے گا میں وہ خوشی ہوں جس کو تو نے اپنے مومن بھائی کے دل میں ڈالا تھا خدا نے اسی سے مجھے خلق کیا ہے تاکہ میں تجھے بشارت دوں۔

۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنِ السَّيَّارِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ قَالَ : كَانَ النَّجَاشِيُّ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الدَّهَاقِينِ عَامِلاً عَلَى الْأَهْوَازِ وَفَارِسَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ عَمَلِهِ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ فِي دِيوَانِ النَّجَاشِيِّ عَلَيَّ خَرَاجاً وَهُوَ مُؤْمِنٌ يَدِينُ بِطَاعَتِكَ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَكْتُبَ لِي إِلَيْهِ كِتَاباً ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سُرَّ أَخَاكَ يَسُرَّكَ اللَّهُ» قَالَ : فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَيْهِ دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ فَلَمَّا خَلَا نَاوَلَهُ الْكِتَابَ وَقَالَ : هَذَا كِتَابُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَقَالَ لَهُ : مَا حَاجَتُكَ ؟ قَالَ : خَرَاجٌ عَلَيَّ فِي دِيوَانِكَ ، فَقَالَ لَهُ : وَكَمْ هُوَ ؟ قَالَ : عَشَرَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ ، فَدَعَا كَاتِبَهُ وَأَمَرَهُ بِأَدَائِهَا عَنْهُ ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنْهَا وَأَمَرَ أَنْ يُثْبِتَهَا لَهُ لِقَابِلٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ : سَرَرْتُكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِمَرْكَبٍ وَجَارِيَةٍ وَغُلَامٍ وَأَمَرَ لَهُ بِتَخْتِ ثِيَابٍ فِي كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ : هَلْ سَرَرْتُكَ ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، فَكُلَّمَا قَالَ : نَعَمْ ، زَادَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ قَالَ لَهُ : احْمِلْ فَرْشَ هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي كُنْتَ جَالِساً فِيهِ حِينَ دَفَعْتَ إِلَيَّ كِتَابَ مَوْلَايَ الَّذِي نَاوَلْتَنِي فِيهِ وَارْفَعْ إِلَيَّ حَوَائِجَكَ قَالَ : فَفَعَلَ وَخَرَجَ الرَّجُلُ فَصَارَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَدَّثَهُ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ عَلَى جِهَتِهِ فَجَعَلَ يُسَرُّ بِمَا فَعَلَ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ كَأَنَّهُ قَدْ سَرَّكَ مَا فَعَلَ بِي ؟ فَقَالَ : إِي وَاللَّهِ لَقَدْ سَرَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ .

۹۔ محمد بن جمہور نے بیان کیا کہ نجاشی جو حاکم اہواز و فارس تھا اس کے عملہ کے ایک ماتحت نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ نجاشی کے دفتر نے میرے اوپر خراج عائد کیا ہے وہ آپ کے اوپر ایمان رکھتا ہے اور آپ کا مطیع و فرمانبردار ہے اگر مناسب ہو تو آپ اسے ایک خط لکھ دیں۔ حضرت نے اسے لکھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اپنے بھائی کو خوش کر، اللہ تجھے خوش کرے گا جب یہ خط لے کر وہاں گیا تو اس کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے جب وہ چلے گئے اور تنہائی ہوگئی تو وہ خط اس کو دے کر کہا کہ یہ خط حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کا ہے۔ اس نے بوسہ دیا۔ آنکھوں سے لگایا۔ پھر اس سے پوچھا تیری حاجت کیا ہے اس نے کہا مجھ پر دس ہزار درہم کا خراج ہے۔ اس نے منشی کو بلا کر حکم دیا کہ اس کی وصولی لکھ دے اور حکم دیا کہ اس کا نام رجسٹر سے خارج کر دے تاکہ سالِ آئندہ اس سے نہ مانگا جائے۔ پھر اس سے کہا۔ میں نے تجھے خوش کیا۔ اس نے کہا۔ ہاں میں آپ پر فدا ہو

پھر اس نے حکم دیا سواری دینے کا اور ایک کنیز اور غلام کا اور کہا کہ یہ صندوق کپڑوں کا بھی لے جا۔ میں نے تجھے خوش کیا؟ اس نے کہا بے شک نجاشی برابر عطیات میں زیادتی کرتا رہا۔ جب دے چکا تو اس سے کہا یہ فرش بھی لے جا۔ جس پر میں اس وقت بیٹھا تھا۔ جب تو نے میرے مولا کا خط مجھے دیا تھا اور تیری ضرورتوں کو پورا کرنے کو لکھا تھا۔ وہ شخص سب چیزیں لے کر حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور کل حال بیان کیا۔ حضرت بہت خوش ہوئے اس نے کہا یابن رسول اللہ آپ ایسے خوش ہیں۔ گویا اس نے جو میرے ساتھ کیا ہے وہ آپ کے ساتھ کیا ہے فرمایا خدا کی قسم صرف میں ہی خوش نہیں اللہ اور اس کے رسول خوش ہیں۔

١٠ ـ أَبُو عَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي الْيَقْظَانِ ؛ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ، قَالَ : فَقَالَ : حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ ، لَوْ حَدَّثْتُكُمْ لَكَفَرْتُمْ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ ، خَرَجَ مَعَهُ مِثَالٌ مِنْ قَبْرِهِ ، يَقُولُ لَهُ : أَبْشِرْ بِالْكَرَامَةِ مِنَ اللهِ وَالسُّرُورِ ، فَيَقُولُ لَهُ : بَشَّرَكَ اللهُ بِخَيْرٍ ، قَالَ : ثُمَّ يَمْضِي مَعَهُ يُبَشِّرُهُ بِمِثْلِ مَا قَالَ ، وَ إِذَا مَرَّ بِهَوْلٍ قَالَ : لَيْسَ هٰذَا لَكَ وَإِذَا مَرَّ بِخَيْرٍ قَالَ : هٰذَا لَكَ ، فَلَا يَزَالُ مَعَهُ يُؤْمِنُهُ مِمَّا يَخَافُ وَيُبَشِّرُهُ بِمَا يُحِبُّ حَتَّى يَقِفَ مَعَهُ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا أَمَرَ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ : أَبْشِرْ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِكَ إِلَى الْجَنَّةِ ، قَالَ : فَيَقُولُ : مَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللهُ تُبَشِّرُنِي مِنْ حِينِ خَرَجْتُ مِنْ قَبْرِي وَ آنَسْتَنِي فِي طَرِيقِي وَخَبَّرْتَنِي عَنْ رَبِّي ؟ قَالَ : فَيَقُولُ : أَنَا السُّرُورُ الَّذِي كُنْتَ تُدْخِلُهُ عَلَى إِخْوَانِكَ فِي الدُّنْيَا خُلِقْتُ مِنْهُ لِأُبَشِّرَكَ وَأُونِسَ وَحْشَتَكَ .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ مِثْلَهُ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا مومن کا مومن پر کیا حق ہے فرمایا اتنا عظیم تر ہے کہ اگر میں بیان کر دوں تو تم انکار کر بیٹھو گے مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے ساتھ اس کا ایک ہم صورت بھی نکلے گا اور کہے گا تجھے اللہ کی بخشش اور سرور کی بشارت ہو۔ خدا نے تجھے نیکی کی بشارت دی ہے پھر وہ بشارت دیتا ہے اس کے ساتھ چلے گا جب وہ ہولناک مقام سے گزرے گا تو وہ کہے گا یہ تیرے لئے نہیں ہے اور جب وہ اچھے مقامات سے گزرے گا تو کہے گا یہ تیرے لئے ہے وہ اسی طرح خوف سے امان دیتا ہوا اور محبوب امر کی خوشخبری دیتا جائے گا جب موقف حساب میں پیش خدا آئے گا تو اس کے لئے جنت کا حکم ہوگا تو ہم صورت کہے گا۔ تجھے جنت کی بشارت ہو مومن پوچھے گا تو کون ہے کہ قبر سے نکلنے کے وقت سے اب تک بشارت دیتا اور راہ میں مجھ سے اظہار محبت کرتا چلا آرہا ہے وہ کہے گا میں وہ سرور ہوں جسے تو نے

داخل کیا تھا دنیا میں اپنے بھائیوں کے دل میں تاکہ میں تجھے بشارت دوں اور وحشت میں تیرا غمخوار ہوں۔

۱۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ سُرُورٌ [الَّذِي] تُدْخِلُهُ عَلَى الْمُؤْمِنِ: تَطْرُدُ عَنْهُ جَوْعَتَهُ ، أَوْتَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَتَهُ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی عمل اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ مومن کو کھانا بھوک میں دے کر اور اس کی تکلیف دور کرکے۔ اس کے دل کو خوش کیا جائے۔

۱۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُوراً خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ السُّرُورِ خَلْقاً فَيَلْقَاهُ عِنْدَ مَوْتِهِ فَيَقُولُ لَهُ : أَبْشِرْ يَا وَلِيَّ اللهِ بِكَرَامَةٍ مِنَ اللهِ وَرِضْوَانٍ ، ثُمَّ لَايَزَالُ مَعَهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ قَبْرَهُ [يَلْقَاهُ] فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَإِذَا بُعِثَ يَلْقَاهُ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ لَايَزَالُ مَعَهُ عِنْدَ كُلِّ هَوْلٍ يُبَشِّرُهُ وَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَيَقُولُ لَهُ : مَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللهُ ؟ فَيَقُولُ : أَنَا السُّرُورُ الَّذِي أَدْخَلْتَهُ عَلَى فُلَانٍ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو اپنے مومن بھائی کو خوش کرتا ہے تو اللہ اس سرور سے ایک مخلوق کو پیدا کرتا ہے وہ عند الموت اس سے مل کر کہتا ہے اے ولی خدا تجھے خدا کی کرامت و رضوان کی بشارت ہو۔ قبر میں داخل ہونے تک یہی کہتا رہتا ہے جب قبر سے اٹھے گا تو ایسا ہی کہے گا پھر ہر خوف مقام پر بشارت دے گا اور یہی کہے گا وہ مومن کہے گا اللہ تجھ پر رحم کرے۔ تو کون ہے۔ وہ کہتا ہے میں وہ سرور ہوں جو تو نے فلاں مومن کے دل میں داخل کیا تھا۔

۱۳ ۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: « وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَاناً وَإِثْماً مُبِيناً » قَالَ : فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : فَمَا ثَوَابُ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ السُّرُورَ؟ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ فَقَالَ : إِي وَاللهِ وَأَلْفُ أَلْفِ حَسَنَةٍ .

۱۳۔ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور یہ آیہ پڑھی جو مومنین و مومنات کو بے وجہ اذیت دیتے ہیں انھوں نے بہتان اور بہت بڑے گناہ کو اپنے اوپر لے لیا۔ حضرت نے فرمایا جو کسی کو خوش کرے اس کا ثواب کیا ہے۔ میں نے کہا دس نیکیاں۔ فرمایا بلکہ خدا کی قسم ایک لاکھ نیکیاں۔

۱٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُورَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ الْعَلَاءِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ السُّرُورَ عَلَى مُؤْمِنٍ فَقَدْ أَدْخَلَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ أَدْخَلَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَدْ وَصَلَ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ وَ كَذَلِكَ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ كَرْباً .

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو قلب مومن میں سرور داخل کرے۔ اس نے رسولؐ کو خوش کیا اور جس نے رسولؐ کو خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور یہی صورت ہے اس کے لئے جس نے کسی کو رنج پہنچایا۔

۱۵ - عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَيُّمَا مُسْلِمٍ لَقِيَ مُسْلِماً فَسَرَّهُ سَرَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے کسی بندۂ مومن کو خوش کیا اس نے خدا کو خوش کیا۔

۱٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مِنْ أَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ : إِشْبَاعُ جَوْعَتِهِ أَوْ تَنْفِيسُ كُرْبَتِهِ أَوْ قَضَاءُ دَيْنِهِ .

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک بہترین عمل مومن کو خوش کرنا ہے خواہ وہ بھوکے کو سیر کرکے ہو یا تکلیف دور کرکے یا قرضہ ادا کرکے۔

دوسو گیارہواں باب

مومن کی حاجت بر لانا

(بَابُ) ۲۱۱

☆(قَضَاءِ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ)☆

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ كَرْدَمٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِي : يَا مُفَضَّلُ اسْمَعْ مَا أَقُولُ لَكَ وَاعْلَمْ أَنَّهُ الْحَقُّ وَ

افْعَلْهُ وَأَخْبِرْ بِهِ عِلْيَةَ إِخْوَانِكَ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا عِلْيَةُ إِخْوَانِي؟ قَالَ: الرَّاغِبُونَ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِ إِخْوَانِهِمْ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: وَمَنْ قَضَى لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ حَاجَةً قَضَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِائَةَ أَلْفِ حَاجَةٍ مِنْ ذَلِكَ أَوَّلُهَا الْجَنَّةُ وَمِنْ ذَلِكَ أَنْ يُدْخِلَ قَرَابَتَهُ وَمَعَارِفَهُ وَإِخْوَانَهُ الْجَنَّةَ بَعْدَ أَنْ لَا يَكُونُوا نُصَّاباً، وَكَانَ الْمُفَضَّلُ إِذَا سَأَلَ الْحَاجَةَ أَخاً مِنْ إِخْوَانِهِ قَالَ لَهُ: أَمَا تَشْتَهِي أَنْ تَكُونَ مِنْ عِلْيَةِ الْإِخْوَانِ.

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے، اے مفضل جو میں کہتا ہوں اسے سنو اور جان لو کہ یہ حق ہے اسے کرو اور خبر دو اس کی اپنے شریف طبیعت بھائیوں کو جو میں نے کہا۔ یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جو اپنے برادرانِ ایمانی کی حاجتوں کو پورا کرنے کی طرف راغب ہیں۔ پھر فرمایا۔ جو شخص اپنے برادر مومن کی ایک حاجت برلاتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی ویسی ہزار حاجتیں پوری کرتا ہے ان میں اوّل جنت ہے اور ایک ان میں سے یہ ہے کہ اس کے قرابتداروں، شناساؤں اور بھائیوں کو داخل جنت کرتا ہے بشرطیکہ وہ دشمنانِ امام نہ ہوں۔ مفضل کا معمول تھا کہ جب اس کے اخوان میں سے کوئی اس سے کسی ضرورت کے پورا کرنے کا سوال کرتا تو وہ اس سے کہتا کہ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ شریف بھائیوں میں سے ہو۔

۲ ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقاً مِنْ خَلْقِهِ انْتَجَبَهُمْ لِقَضَاءِ حَوَائِجِ فُقَرَاءِ شِيعَتِنَا لِيُثِيبَهُمْ عَلَى ذَلِكَ الْجَنَّةَ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَكُنْ. ثُمَّ قَالَ: لَنَا وَاللهِ رَبٌّ نَعْبُدُهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق ایسی پیدا کی ہے جس کو ہمارے شیعہ نے فقرا کی حاجت براری کے لئے منتخب کیا ہے تاکہ وہ اس کے ثواب میں اسے جنت عطا کرے پس اگر تم میں طاقت ہے تو ان میں سے ہو جاؤ پھر ہم سے کہا۔ اللہ ہمارا رب ہے ہم اس کی عبادت کرتے ہیں اور ہم کسی کو اس کا شریک قرار نہیں دیتے۔

۳ ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ صَدَقَةَ الْأَحْدَبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ أَلْفِ رَقَبَةٍ وَخَيْرٌ مِنْ حُمْلَانِ أَلْفِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ.

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، مِثْلَ الْحَدِيثَيْنِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کی حاجت برلانا بہتر ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار گھوڑوں پر فی سبیل اللہ خیرات کا سامان بار کرنے سے۔

٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ زِيَادٍ ، عَنْ صَنْدَلٍ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَقَضَاءُ حَاجَةِ امْرِءٍ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَى [اللهِ] مِنْ عِشْرِينَ حَجَّةً كُلُّ حَجَّةٍ يُنْفِقُ فِيهَا صَاحِبُهَا مِائَةَ أَلْفٍ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مرد مومن کی حاجت کا پورا کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے بیس ایسے حج سے کہ جن میں سے ہر حج میں ایک لاکھ روپیہ راہ خدا میں خرچ کئے ہوں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ الْمُؤْمِنُ رَحْمَةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ : وَكَيْفَ ذَاكَ ؟ قَالَ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَتَى أَخَاهُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا ذَلِكَ رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ سَاقَهَا إِلَيْهِ وَسَبَّبَهَا لَهُ ، فَإِنْ قَضَى حَاجَتَهُ ، كَانَ قَدْ قَبِلَ الرَّحْمَةَ بِقَبُولِهَا ، وَإِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَإِنَّمَا رَدَّ عَنْ نَفْسِهِ رَحْمَةً مِنَ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ سَاقَهَا إِلَيْهِ وَسَبَّبَهَا لَهُ ، وَذَخَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تِلْكَ الرَّحْمَةَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَكُونَ الْمَرْدُودُ عَنْ حَاجَتِهِ هُوَ الْحَاكِمَ فِيهَا ، إِنْ شَاءَ صَرَفَهَا إِلَى نَفْسِهِ وَإِنْ شَاءَ صَرَفَهَا إِلَى غَيْرِهِ يَا إِسْمَاعِيلُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَهُوَ الْحَاكِمُ فِي رَحْمَةٍ مِنَ اللهِ قَدْ شُرِعَتْ لَهُ فَإِلَى مَنْ تَرَى يَصْرِفُهَا ؟ قُلْتُ : لَا أَظُنُّ يَصْرِفُهَا عَنْ نَفْسِهِ ، قَالَ : لَا تَظُنَّ وَلَكِنِ اسْتَيْقِنْ فَإِنَّهُ لَنْ يَرُدَّهَا عَنْ نَفْسِهِ ، يَا إِسْمَاعِيلُ مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ فِي حَاجَةٍ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَلَمْ يَقْضِهَا لَهُ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ شُجَاعاً يَنْهَشُ إِبْهَامَهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، مَغْفُوراً لَهُ أَوْ مُعَذَّباً .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ مومن، مومن کے لئے رحمت ہے۔ فرمایا ہاں میں نے پوچھا یہ کیسے۔ فرمایا جب کوئی مومن اپنے برادر مومن کے پاس اپنی حاجت لاتا ہے پس یہ اللہ کی رحمت ہوتی ہے جو اس ضرورت کو اس کی طرف کھینچ لاتی ہے اور اس کے لئے سبب خیر بنتی ہے پس اگر اس نے برادر مومن کی حاجت کو پورا کر دیا تو اس کی یہ نیکی قبول کی جاتی ہے اور حق قبول کرنے کا ہے اور اگر باوجود اس کی ضرورت پورا کرنے کی قدرت رکھنے کے رد کر دیتا ہے تو وہ اپنے سے خدا کی اس رحمت کو رد کرتا ہے جو اس کی طرف کھینچ کر لائی تھی اور سبب خیر بنی تھی اور اللہ ذخیرہ کرتا ہے اس رحمت کا روز قیامت تک کہ اس کی رحمت کو رد کیا گیا تھا۔ وہ قیامت میں حاکم بنا اور اس کو اختیار ہو کہ وہ رحمت کو چاہے اپنے لئے رکھے چاہے اپنے غیر کو دے دے۔

اے اسماعیل روز قیامت وہ حاکم ہوگا اس رحمت اللہ کا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ کس پر صرف کرے گا میں نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ اپنے اوپر صرف کرے گا اے اسماعیل گمان نہیں یہ یقین ہے کہ وہ ہرگز اپنے سے رد نہ کرے

گا اگر کسی کے پاس کوئی بندۂ مومن اپنی حاجت لائے اور باوجود قدرت وہ اسے پورا نہ کرے تو خدا اس پر ایک سانپ کو مسلط کرتا ہے جو اس کے ہاتھ کی انگلی میں کاٹتا رہے گا قیامت تک، خواہ مغفور ہونے والا ہو یا معذب۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعاً كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ سِتَّةَ آلَافِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ دَرَجَةٍ . قَالَ : وَزَادَ فِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ : وَقَضَى لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَاجَةٍ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : وَقَضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ مِنْ طَوَافٍ وَطَوَافٍ حَتَّى عَدَّ عَشْراً .

٦۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ کا طواف سات روز کرے تو اللہ اس کے نامۂ اعمال میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے۔

اسحاق بن عمار نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا مومن کی حاجت کا برلانا افضل ہے طواف سے دس بار فرمایا۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ [بْنِ مُحَمَّدٍ] بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَاقَضَى مُسْلِمٌ لِمُسْلِمٍ حَاجَةً إِلَّا نَادَاهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : عَلَيَّ ثَوَابُكَ وَلَا أَرْضَى لَكَ بِدُونِ الْجَنَّةِ .

٧۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب مسلمان مسلمان کی حاجت برآری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے کہتا ہے تیرا ثواب میرے اوپر ہے میں بغیر تجھے جنت دیئے راضی نہ ہوں گا۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ طَوَافاً وَاحِداً كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ سِتَّةَ آلَافِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ اللهُ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ دَرَجَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الْمُلْتَزَمِ فَتَحَ اللهُ لَهُ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا الْفَضْلُ كُلُّهُ فِي الطَّوَافِ؟ قَالَ : نَعَمْ وَأُخْبِرُكَ بِأَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ، قَضَاءُ حَاجَةِ الْمُسْلِمِ أَفْضَلُ مِنْ طَوَافٍ وَطَوَافٍ وَطَوَافٍ حَتَّى بَلَغَ عَشْراً .

٨۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو خانۂ کعبہ کا ایک طواف کرے اللہ اس کے نام پر چھ ہزار حسنہ لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے اور چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ جب وہ ملتزم (جسے لانہ کہتے ہیں شکم کا اس سے ملانا مستحب ہے) کے پاس جاتا ہے تو اللہ اس کے لئے سات دروازے جنت کے دروازوں میں سے کھولتا ہے میں نے کہا طواف کی اتنی بڑی

فضیلت ہے۔ فرمایا میں تجھے اس سے بڑی فضیلت کا عمل بتاؤں مسلمان کی حاجت برلانا افضل ہے طواف سے طواف سے طواف سے، طواف سے دس بار فرمایا۔

۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْخَارِقِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ يَطْلُبُ بِذَلِكَ مَا عِنْدَ اللهِ حَتَّى تُقْضَى لَهُ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِذَلِكَ مِثْلَ أَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَبْرُورَتَيْنِ وَصَوْمِ شَهْرَيْنِ مِنْ أَشْهُرِ الْحُرُمِ وَاعْتِكَافِهِمَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَنْ مَشَى فِيهَا بِنِيَّةٍ وَلَمْ تُقْضَ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِذَلِكَ مِثْلَ حَجَّةٍ مَبْرُورَةٍ، فَارْغَبُوا فِي الْخَيْرِ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سنا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لئے خدا سے طالب اجر ہو کر چلے اور اسے پورا کرے تو اللہ اس کے لئے لکھتا ہے ثواب حج وعمرہ کا جو مقبول ہوں اور ثواب ایسے دو مہینوں کے روزہ کا جو حرمت والے چار ماہ سے ہوں اور اس اعتکاف کا ثواب ہو ایسے دو مہینوں میں مسجد حرام میں کیا جائے اور جو حاجت براری کے لئے نکلے مگر پورا نہ کر سکے تو اس کے لئے ثواب ایک حج مقبول کا لکھتا ہے پس تم اس امر خیر کی طرف رغبت کرو۔

۱۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَنَافَسُوا فِي الْمَعْرُوفِ لِإِخْوَانِكُمْ وَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ، فَإِنَّ لِلْجَنَّةِ بَاباً يُقَالُ لَهُ: الْمَعْرُوفُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا مَنِ اصْطَنَعَ الْمَعْرُوفَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَمْشِي فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فَيُوَكِّلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكَيْنِ: وَاحِداً عَنْ يَمِينِهِ وَآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، يَسْتَغْفِرَانِ لَهُ رَبَّهُ وَيَدْعُوَانِ بِقَضَاءِ حَاجَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ لَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَسَرُّ بِقَضَاءِ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ إِذَا وَصَلَتْ إِلَيْهِ مِنْ صَاحِبِ الْحَاجَةِ.

۱۰۔ ابوبصیر نے روایت کی ہے کہ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے نیکی کی طرف راغب ہو اور اس کے اہل سے بن جاؤ بے شک جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام معروف ہے اس میں داخل نہ ہو مگر وہ جو زندگانی دُنیا میں نیکی کرے جو شخص اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لئے نکلتا ہے خدا اس پر دو فرشتوں کو معین کرتا ہے ایک کو دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اس کی حاجت کے پورا ہونے کے لئے پھر حضرت نے فرمایا۔ رسولؐ خدا خوش ہوتے ہیں مومن کی حاجت برلانے سے جبکہ صاحب حاجت کی وہ حاجت پوری ہو جائے۔

۱۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلَفِبْنِ حَمَّادٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَاللهِ لَأَنْ أَحُجَّ حَجَّةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَةً وَ رَقَبَةً [ورَقَبَةً] وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ عَشْراً وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ السَّبْعِينَ ،وَلَأَنْ أَعُولَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَسُدُّ جُوعَتَهُمْ وَأَكْسُو عَوْرَتَهُمْ فَأَكُفُّ وُجُوهَهُمْ عَنِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحُجَّ حَجَّةً وَحَجَّةً [وَحَجَّةً] وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ عَشْراً وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ السَّبْعِينَ .

۱۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک حج میرے نزدیک محبوب تر ہے اس سے کہ آزاد کروں ایک غلام ایک غلام اور ایک غلام یہاں تک کہ یہ تعداد دس گنی ہو جائے یعنی تیس اور اس کی مثل یہاں تک کہ یہ تیس کی تعداد ستر گنی ہو یعنی دو ہزار ایک سو تو اس سے زیادہ میرے لئے محبوب بات یہ ہوگی کہ میں مسلمانوں کے کسی خاندان کی اس طرح مدد کروں کہ ان کی بھوک کو روکوں ، یہ پسندیدہ ہے میرے نزدیک ایک حج سے ایک حج سے ایک حج سے یہاں تک کہ یہ تعداد دس گنی ہو یعنی تیس اور پھر یہ بڑھ کر ستر گنی ہو یعنی دو ہزار ایک سو۔

۱۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ الشَّعِيرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام أَنَّ مِنْ عِبَادِي مَنْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالْحَسَنَةِ فَأُحَكِّمُهُ فِي الْجَنَّةِ ؛ فَقَالَ مُوسَى : يَارَبِّ وَمَاتِلْكَ الْحَسَنَةُ ؟ قَالَ يَمْشِي مَعَ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي قَضَاءِ حَاجَتِهِ ، قُضِيَتْ أَوْلَمْ تُقْضَ

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ اللہ نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ میرا ایک بندہ مقرب بنے گا میرے ایک حسنہ کی وجہ سے میں اسے جنت میں حاکم بناؤں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا اے میرے پروردگار وہ کون سی نیکی ہے فرمایا اس بندے کی نیکی جو بندۂ مومن کی حاجت برلانے کے لئے نکلتا ہے چاہے وہ حاجت اس سے پوری ہو یا نہ ہو۔

۱۳ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَاقَهَا إِلَيْهِ ، فَإِنْ قَبِلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَصَلَهُ بِوَلَايَتِنَا وَهُوَ مَوْصُولٌ بِوَلَايَةِ اللهِ وَ إِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَيَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ شُجَاعاً مِنْ نَارٍ يَنْهَشُهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، مَغْفُوراً لَهُ أَوْمُعَذَّباً فَإِنْ عَذَرَهُ الطَّالِبُ كَانَ أَسْوَءَ حَالاً .

۱۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ جس کے پاس برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اللہ کی اس پر رحمت

ہے جو اسے کھینچ کر اس کے پاس لائی ہے۔ اگر اس نے حاجت پوری کر دی تو وہ ہماری ولایت کو پہنچ گیا اور اس سے ولایت خدا حاصل ہوگئی اور اگر باوجود قدرت رکھنے کے اس کی حاجت پوری نہ کی تو خدا اس پر آگ کا ایک سانپ مسلط کر دے گا جو قبر میں روز قیامت تک اس کو کاٹتا رہے گا چاہے وہ قیامت میں مغفور ہو یا معذّب۔ پس اگر طالب حاجت معذور رکھے تب بھی رد کرنے والا خراب حال میں رہے گا۔

١٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَتَرِدُ عَلَيْهِ الْحَاجَةُ لِأَخِيهِ فَلَا تَكُونُ عِنْدَهُ فَيَهْتَمُّ بِهَا قَلْبُهُ ، فَيُدْخِلُهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهَمِّهِ الْجَنَّةَ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کسی مومن کے سامنے اس کا مومن بھائی اپنی حاجت پیش کرے اور اس کو پورا کرنے پر قادر نہ ہو اور اس کا دل اس پر رنجیدہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے رنج کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

دوسو بارہواں باب

مومن کی حاجت برآری میں سعی کرنا

(بَابُ) ۲۱۲

(السَّعْيِ فِي حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ)

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَشْيُ الرَّجُلِ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ يُكْتَبُ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ يُمْحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، وَيُرْفَعُ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ ، قَالَ : وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ : وَ يَعْدِلُ عَشْرَ رِقَابٍ وَ أَفْضَلُ مِنِ اعْتِكَافِ شَهْرٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے مومن بھائی کی حاجت برآری کے لئے جانا یہ اجر رکھتا ہے کہ خدا دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس گناہ محو کرتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے اور میرا گمان ہے کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ یہ اجر برابر ہے دس غلام آزاد کرنے کے اور افضل ہے مسجد الحرام میں ایک ماہ اعتکاف کرنے سے۔

۲ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَمَّرِبْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاالْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ إِنَّ لِلّٰهِ عِبَاداًفِي الْأَرْضِ يَسْعَوْنَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ، هُمُ الْآمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ أَدْخَلَ عَلَىٰ مُؤْمِنٍ سُرُوراً فَرَّحَ اللهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲- راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ روئے زمین پر اللہ کے کچھ بندے ہیں جو لوگوں کی حاجت برآری میں سعی کرتے ہیں وہ روز قیامت بے خوف ہوں گے اور جو بندہ مومن کو خوش کرے گا اللہ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

۳- عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ، قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ مَشَىٰ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَظَلَّهُ اللهُ بِخَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ أَلْفِ مَلَكٍ وَلَمْ يَرْفَعْ قَدَماً إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَ يَرْفَعُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا أَجْرَ حَاجٍّ وَ مُعْتَمِرٍ.

۳- فرمایا حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام نے جو شخص اپنے مومن بھائی کی حاجت برآری کے لئے نکلے گا تو اللہ کے حکم سے پچھتر ہزار ملائکہ اس پر سایہ فگن ہوتے ہیں اور جو قدم اٹھاتا ہے ایک حسنہ اس کے نام لکھا جاتا ہے اور ایک گناہ اس کا محو ہوتا ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور جب وہ اس کی حاجت بر لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

٤ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ، عَنْ صَدَقَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ حُلْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَأَنْ أَمْشِيَ فِي حَاجَةِ أَخٍ لِي مُسْلِمٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَلْفَ نَسَمَةٍ وَأَحْمِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَلَىٰ أَلْفِ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ

۴ - فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے برادر مسلم کی حاجت روائی کے لیے میرا جانا میرے لئے زیادہ محبوب ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور فی سبیل اللہ لوگوں کیلئے ہزار زین کسے اور لگام والے گھوڑوں پر سوار کرنے سے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَمْشِي لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي حَاجَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً، وَ زِيدَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ شُفِّعَ فِي عَشْرِ حَاجَاتٍ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو مومن اپنے برادر مومن کی حاجت برآری کے لئے نکلتا ہے خدا ہر قدم پر اس کے نام ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ اس کا محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے ۔ اور اس کے بعد فرمایا دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس حاجتیں پوری کرتا ہے ۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبي أَيُّوبَ الْخَزّازِ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ سَعَى في حاجَةِ أَخيهِ الْمُسْلِمِ ، طَلَبَ وَجْهِ اللهِ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَلْفَ أَلْفَ حَسَنَةٍ ، يَغْفِرُ فيها لِأَقارِبِهِ وَجيرانِهِ وَإِخْوانِهِ وَمَعارِفِهِ ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفاً فِي الدُّنْيا فَإِذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ قيلَ لَهُ : ادْخُلِ النّارَ فَمَنْ وَجَدْتَهُ فيها صَنَعَ إِلَيْكَ مَعْرُوفاً فِي الدُّنْيا فَأَخْرِجْهُ بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلّا أَنْ يَكُونَ ناصِباً .

٦۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو سعی کرے اپنے برادر مومن کی حاجت برآری میں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور بخشتا ہے اس کے رشتہ داروں، پڑوسیوں، بھائیوں اور جان پہچان والوں اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ نیکی کریں اور ناصبی کے سوا اس نیکی کو اجازت ہوگی کہ وہ اس کو جہنم سے نکال لے ۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبيهِ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمّادٍ ، عَنْ إِسْحاقَ بْنِ عَمّارٍ ، عَنْ أَبي بَصيرٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ سَعَى في حاجَةِ أَخيهِ الْمُسْلِمِ فَاجْتَهَدَ فيها فَأَجْرَى اللهُ عَلَى يَدَيْهِ قَضاءَها كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً وَاعْتِكافَ شَهْرَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرامِ وَصِيامَهُما وَإِنِ اجْتَهَدَ فيها وَلَمْ يُجْرِ اللهُ قَضاءَها عَلَى يَدَيْهِ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی کسی برادر مسلم کی حاجت براری کے لئے کوشش کرے اور خدا اس کے ہاتھ سے وہ ضرورت پوری کرادے تو خدا اس کے نامۂ اعمال میں حج و عمرہ اور دو مہینے کے اعتکاف کا جو مسجد الحرام میں کیا گیا ہو اور وہ دو ماہ روزے رکھے ہوں۔ ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر باوجود کوشش کے وہ حاجت براری نہ کر سکے تب بھی حج و عمرہ کا ثواب اس کو مل جائے گا۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ جَميلِ بْنِ دَرّاجٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كَفَى بِالْمَرْءِ اعْتِماداً عَلَى أَخيهِ أَنْ يُنْزِلَ بِهِ حاجَتَهُ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ کافی ہے آدمی کو اپنے بھائی پر یہ اعتماد کہ وہ اپنی حاجت اس سے

بیان کرے۔

۹۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ: كُنْتُ جَالِساً مَعَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُقَالُ لَهُ: مَيْمُونٌ فَشَكَا إِلَيْهِ تَعَذُّرَ الْكِرَاءِ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي: قُمْ فَأَعِنْ أَخَاكَ، فَقُمْتُ مَعَهُ فَيَسَّرَ اللهُ كِرَاهُ، فَرَجَعْتُ إِلَى مَجْلِسِي؛ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَا صَنَعْتَ فِي حَاجَةِ أَخِيكَ؟ فَقُلْتُ: قَضَاهَا اللهُ- بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي- فَقَالَ: أَمَا إِنَّكَ أَنْ تُعِينَ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ طَوَافِ أُسْبُوعٍ بِالْبَيْتِ مُبْتَدِئاً، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَجُلاً أَتَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَعِنِّي عَلَى قَضَاءِ حَاجَةٍ؛ فَانْتَعَلَ وَقَامَ مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَقَالَ لَهُ: أَيْنَ كُنْتَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ تَسْتَعِينُهُ عَلَى حَاجَتِكَ؟ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ- بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي- فَذَكَرَ أَنَّهُ مُعْتَكِفٌ؛ فَقَالَ لَهُ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ أَعَانَكَ كَانَ خَيْراً لَهُ مِنِ اعْتِكَافِهِ شَهْراً

۹۔ صفوان جمال کہتا ہے کہ میں صادق آل محمدؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص اہل مکہ سے آکر کہنے لگا کہ کرایہ شتراں ادا کرنے کی دشواری پیش آرہی ہے حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اُٹھ اور اپنے بھائی کی مدد کر، میں اس کے ساتھ گیا اور کرایہ کی مشکل آسان کرکے پھر پلٹ آیا۔ حضرت نے فرمایا تم نے کیا کیا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس کی ضرورت کو پورا کر دیا۔ فرمایا تیرا اپنے بھائی کی یہ مدد کرنا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے سات طوافوں سے خانہ کعبہ کے، پھر فرمایا۔ ایک شخص امام حسنؑ سے کہنے لگا کہ ایک ضرورت میں میری مدد کیجیے حضرت نے جوتا پہنا اور اس کے ساتھ چلے حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف سے گزرے آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اس شخص سے کہا۔ تو نے اپنی حاجت امام حسینؑ سے کیوں نہ بیان کی، اس نے کہا میں نے چاہا تو تھا لیکن دربان نے کہا کہ حضرت اعتکاف میں ہیں فرمایا اگر تو کہتا اور حضرت اعانت کرتے تو یہ ان کے ایک ماہ کے اعتکاف سے بہتر ہوتا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ أَبِيهِ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ؛ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْخَلْقُ عِيَالِي، فَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ أَلْطَفُهُمْ بِهِمْ وَأَسْعَاهُمْ فِي حَوَائِجِهِمْ.

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مخلوق میری عیال ہے پس میرے لئے ان میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اُن پر سب سے زیادہ مہربان ہے اور ان کی حاجت پوری کرنے میں سب سے زیادہ کوشش کرنے والا ہے۔

۱۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عِمَارَةَ قَالَ : كَانَ حَمَّادُبْنُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَالَقِيَنِي قَالَ : كَرِّرْعَلَيَّ حَدِيثَكَ ، فَأُحَدِّثُهُ ، قُلْتُ : رُوِينَا أَنَّ عَابِدَ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا بَلَغَ الْغَايَةَ فِي الْعِبَادَةِ صَارَمَشَّاءً فِي حَوَائِجِ النَّاسِ عَانِياً بِمَا يُصْلِحُهُمْ .

۱۱۔ابوعمارہ نے بیان کیا کہ حماد بن ابوحنیفہ نے مجھ سے کہا کہ بیان کرو وہ بات جو آئمہ سے سُنی ہے۔میں نے کہا ہم سے یہ روایت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک عابد جب عبادت کے آخری درجہ کو پہنچا تو لوگوں کی قضائے حاجت میں سعی کرنے اور ان کے معاملات کی اصلاح میں مشغول رہنے لگا۔

دوسوتیرہواں باب

مردِمومن کے کرب کو دُور کرنا

((بَابُ)) ۲۱۳

(تفريج كَرْبِ الْمُؤْمِنِ)

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ،عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ زَيْدٍالشَّحَّامِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَغَاثَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهْفَانَ اللَّهْثَانَ عِنْدَ جَهْدِهِ فَنَفَّسَ كُرْبَتَهُ وَ أَعَانَهُ عَلَى نَجَاحِ حَاجَتِهِ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِذَلِكَ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ رَحْمَةً مِنَ اللهِ ، يُعَجِّلُ لَهُ مِنْهَا وَاحِدَةً يُصْلِحُ بِهَا أَمْرَ مَعِيشَتِهِ وَيَدَّخِرُ لَهُ إِحْدَى وَسَبْعِينَ رَحْمَةً لِأَفْزَاعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَهْوَالِهِ .

۱۔راوی نے کہا میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو شخص فریاد رسی کرتا ہے اپنے برادر مومن کی۔اس کے اضطراب و درماندگی میں ، اور دور کرتا ہے اس کی تکلیف کو اور مدد کرتا ہے اس کی حاجت کے بر لانے میں، اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہتر رحمتیں لکھتا ہے ان میں سے ایک اس دنیا میں دیتا ہے تاکہ امر معاش میں سہولت ہو اور اکہتر ذخیرہ کرتا ہے روز قیامت میں خوف دور کرنے کے لیے۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَعَانَ مُؤْمِناً نَفَّسَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ ثَلَاثاً وَسَبْعِينَ كُرْبَةً ، وَاحِدَةً فِي الدُّنْيَا

وَثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ كُرْبَةً عِنْدَ كُرُبَاتِهِ الْعُظْمٰى ، قَالَ : حَيْثُ يَتَشَاغَلُ النَّاسُ بِأَنْفُسِهِمْ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی برادر مومن کی اعانت کرے گا اللہ اس کی ۷۳ مصیبتوں کو دور کرے گا ان میں سے ایک اس دنیا میں اور ۷۲ قیامت کی مصیبت عظمیٰ میں جب کہ لوگ اپنی اپنی مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرَبَ الْآخِرَةِ وَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ وَهُوَ ثَلِجُ الْفُؤَادِ وَمَنْ أَطْعَمَهُ مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَقَاهُ شَرْبَةً سَقَاهُ اللهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سنا جو کوئی بندۂ مومن کی ایک تکلیف کو دور کرے گا اللہ اس کے اضطراب کو روز قیامت دور کرے گا اور وہ اپنی قبر سے مطمئن اور رحمتِ خدا کا امیدوار ہو کر نکلے گا اور جو بھوک میں کھانا دے گا خدا اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو پیاس میں پانی پلائے گا۔ اللہ عزوجل اس کو بہشت کی شرابِ خالص سے سیراب کرے گا

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ فَرَّجَ اللهُ عَنْ قَلْبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۴۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کسی مومن کی تکلیف دور کرے گا اس کا دل خوش کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً وَهُوَ مُعْسِرٌ يَسَّرَ اللهُ لَهُ حَوَائِجَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُؤْمِنٍ عَوْرَةً يَخَافُهَا سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ عَوْرَةً مِنْ عَوْرَاتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : وَاللهُ فِي عَوْنِ الْمُؤْمِنِ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ فَانْتَفِعُوا بِالْعِظَةِ وَارْغَبُوا فِي الْخَيْرِ

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا جو بندۂ مومن کسی بندۂ مومن کی تکلیف دور کرے گا۔ درآنحالیکہ وہ تندرست ہو تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی حاجتوں کو پورا کردے گا۔ اور فرمایا

اللہ عزوجل اس مومن کا مددگار رہے جو دوسرے مومن کی مدد کرے تم نصیحت سے فائدہ حاصل کرو اور نیکی کی طرف راغب ہو۔

دوسو چودہواں باب

مومن کو کھانا کھلانا

٥(بَابُ إِطْعَامِ الْمُؤْمِنِ) ۲۱۴

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَشْبَعَ مُؤْمِناً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ مَنْ أَشْبَعَ كَافِراً كَانَ حَقّاً عَلَى اللَّهِ أَنْ يَمْلَأَ جَوْفَهُ مِنَ الزَّقُّومِ ، مُؤْمِناً كَانَ أَوْكَافِراً .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کسی مومن کو سیر کرے گا اس پر جنت واجب ہے اور جو کافر کو سیر کرے تو سزاوار ہے خدا کے لئے کہ اس کا پیٹ زقوم سے پُر کرے۔ چاہے کھانا کھلانے والا مومن ہو یا کافر

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَأَنْ أُطْعِمَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُطْعِمَ أُفُقاً مِنَ النَّاسِ ، قُلْتُ : وَمَا الْأُفُقُ ؟ قَالَ : مِائَةُ أَلْفٍ أَوْيَزِيدُونَ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں کھانا دوں ایک شخص کو مسلمانوں میں سے جو صاحب ایمان ہو تو میرے لئے وہ بہتر ہے اہل ناحیہ یعنی اطراف جوانب کے ان ایک لاکھ یا زیادہ مسلمانوں کے کھانا کھلانے سے جو بظاہر مسلمان ہوں

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله . مَنْ أَطْعَمَ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَلَاثِ جِنَانٍ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ: الْفِرْدَوْسِ وَجَنَّةِ عَدْنٍ وَ طُوبَى [وَ] شَجَرَةٍ (۲) تَخْرُجُ مِنْ جَنَّةِ عَدْنٍ ، غَرَسَهَا رَبُّنَا بِيَدِهِ .

۳۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو تین مسلمانوں کو کھانا کھلائے تو خدا اس کو تین جنتوں سے کھانا دے گا اول فردوس دوسرے جنتِ عدن تیسرے طوبیٰ سے جو جنتِ عدن کا درخت ہے اور جس کو ہمارے رب نے

اپنے دستِ قدرت سے بویا ہے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُدْخِلُ بَيْتَهُ مُؤْمِنَيْنِ فَيُطْعِمُهُمَا شِبَعَهُمَا إِلَّا كَانَ ذَلِكَ أَفْضَلَ مِنْ عِتْقِ نَسَمَةٍ.

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کے گھر میں دو مومن داخل ہوں اور وہ انھیں کھانا کھلا کر سیر کرے تو یہ ایک بندہ آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

٥ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَقَى مُؤْمِناً مِنْ ظَمَأٍ سَقَاهُ اللهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ .

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کوئی بھوک میں ایک بندۂ مومن کو کھانا دے خدا اس کو جنت کے پھلوں سے کھانا دے گا اور جو پیاسے مومن کو پانی پلائے گا، اللہ اس کو جنت کی سربمہر شراب سے سیراب کرے گا۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً حَتَّى يُشْبِعَهُ لَمْ يَدْرِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ مَا لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي الْآخِرَةِ ، لَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ، ثُمَّ قَالَ : مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ ثُمَّ تَلَا قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۞ يَتِيماً ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِيناً ذَا مَتْرَبَةٍ»

۹۰/۱۴ بلد

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے جو مومن کو شکم سیر کھانا کھلائے تو اس کے ثواب آخرت کو مخلوق میں کوئی نہیں جان سکتا۔ رب العالمین اللہ کے سوا نہ اس کا علم ملک مقرب کو ہے نہ نبی مرسل کو پھر فرمایا اسباب مغفرت سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے پھر یہ آیت پڑھی یا کھانا کھلانا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم کو یا خاکسار محتاج کو۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ سَقَى مُؤْمِناً شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ مِنْ حَيْثُ يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ أَعْطَاهُ اللهُ بِكُلِّ شَرْبَةٍ سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَإِنْ سَقَاهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ عَشْرَ رِقَابٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ.

۷۔فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ جو پانی پلانے کی قدرت رکھتے ہوئے کسی بندۂ مومن کو پانی پلائے تو گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے دس غلام آزاد کیے۔

٨ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَتُحِبُّ إِخْوَانَكَ يَا حُسَيْنُ؟ قُلْتُ ، نَعَمْ ، قَالَ: تَنْفَعُ فُقَرَاءَهُمْ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهُ يَحِقُّ عَلَيْكَ أَنْ تُحِبَّ مَنْ يُحِبُّ اللهَ ، أَمَا وَاللهِ لَا تَنْفَعُ مِنْهُمْ أَحَداً حَتَّى تُحِبَّهُ ، أَتَدْعُوهُمْ إِلَى مَنْزِلِكَ ؟ قُلْتُ نَعَمْ مَا آكُلُ إِلَّا وَمَعِي مِنْهُمُ الرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ وَالأَقَلُّ وَالأَكْثَرُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ : أَمَا إِنَّ فَضْلَهُمْ عَلَيْكَ أَعْظَمُ مِنْ فَضْلِكَ عَلَيْهِمْ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أُطْعِمُهُمْ طَعَامِي وَ أُوَطِّئُهُمْ رَحْلِي وَيَكُونُ فَضْلُهُمْ عَلَيَّ أَعْظَمَ ؟! قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُمْ إِذَا دَخَلُوا مَنْزِلَكَ دَخَلُوا بِمَغْفِرَتِكَ وَمَغْفِرَةِ عِيَالِكَ وَإِذَا خَرَجُوا مِنْ مَنْزِلِكَ خَرَجُوا بِذُنُوبِكَ وَذُنُوبِ عِيَالِكَ .

٨۔فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اے حسین بن نعیم دوست رکھتا ہے اپنے بھائیوں کو، میں نے کہا ہاں۔ فرمایا پس نفع پہنچا مومنین نقراء کو، میں نے کہا اچھا، فرمایا سزاوار ہے تیرے لیے کہ دوست رکھنا اس کو جو اللہ کو دوست رکھے ـــــــــــ خدا کی قسم تو نفع نہ پہنچائے گا کسی کو جب تک اس کو دوست نہ رکھے۔ کیا تو اپنے گھر ان کو نہیں بلاتا۔ میں نے کہا بلاتا ہوں اور جب تک دو تین یا اس سے کم و بیش نہ ہوں کھانا نہیں کھاتا۔ حضرت نے فرمایا ان کی فضیلت تیرے اوپر زیادہ ہے بہ نسبت اس فضیلت کے جو تجھے ان پر ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے۔ میں ہی انھیں کھانا دوں انھیں فرش پر بٹھاؤں اور پھر بھی ان کو میرے اوپر فضیلت ہو۔ فرمایا ہاں جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو تیری اور تیرے عیال کی مغفرت کے ساتھ داخل ہوتے ہیں اور جب تیرے گھر سے نکلتے ہیں تو تیرے اور تیری عیال کے گناہ لے کر نکلتے ہیں۔

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَابِشِيِّ قَالَ : ذُكِرَ أَصْحَابُنَا عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ : مَا أَتَغَدَّى وَلَا أَتَعَشَّى إِلَّا وَمَعِي مِنْهُمُ الإِثْنَانِ وَالثَّلَاثَةُ وَأَقَلُّ وَأَكْثَرُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَضْلُهُمْ عَلَيْكَ أَعْظَمُ مِنْ فَضْلِكَ عَلَيْهِمْ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ وَأَنَا أُطْعِمُهُمْ طَعَامِي وَأُنْفِقُ عَلَيْهِمْ مِنْ مَالِي وَأُخْدِمُهُمْ عِيَالِي؟ فَقَالَ: إِنَّهُمْ إِذَا دَخَلُوا عَلَيْكَ دَخَلُوا بِرِزْقٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيرٍ وَإِذَا خَرَجُوا خَرَجُوا بِالْمَغْفِرَةِ لَكَ .

٩۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کے سامنے ہمارے اصحاب کا ذکر آیا۔ میں نے کہا جب تک

ان میں سے دو تین یا کم بیش نہ ہوں، میں نہ دن کا کھانا کھاتا ہوں نہ رات کا۔ حضرت نے فرمایا کہ ان کی فضیلت تجھ پر زیادہ ہے بہ نسبت تیری فضیلت کے ان پر، میں نے کہا یہ کیسے، میں ان کو کھانا دوں، مال ان پر خرچ کروں میرے گھر والے ان کی خدمت کریں پھر بھی فضیلت انہی کی ہو۔ فرمایا جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو اللہ کا رزق کثیر آتا ہے اور جب جاتے ہیں تو تیری مغفرت کا سامان ہوتا ہے۔

۱۰ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ الْوَصَّافِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَأَنْ أُطْعِمَ رَجُلاً مُسْلِماً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أُفُقاً مِنَ النَّاسِ، قُلْتُ: وَكَمِ الْأُفُقُ؟ فَقَالَ: عَشَرَةُ آلَافٍ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ایک مرد مسلمان کو کھانا دینا میرے نزدیک ایک افق غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے میں نے پوچھا افق سے کیا مراد ہے فرمایا۔ دس ہزار۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ فِي اللهِ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ أَطْعَمَ فِئَاماً مِنَ النَّاسِ[2]، قُلْتُ: وَمَا الْفِئَامُ [مِنَ النَّاسِ]؟ قَالَ: مِائَةُ أَلْفٍ مِنَ النَّاسِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کو کھانا کھلاتا ہے ایسا ہے جیسے لوگوں کے فئام کو کھلایا ہے میں نے پوچھا فئام سے کیا مراد ہے۔ فرمایا ایک لاکھ آدمی۔

۱۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْتِقَ كُلَّ يَوْمٍ نَسَمَةً؟ قُلْتُ: لَا يَحْتَمِلُ مَالِي ذَلِكَ، قَالَ: تُطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مُسْلِماً، فَقُلْتُ: مُوسِراً أَوْ مُعْسِراً؟ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الْمُوسِرَ قَدْ يَشْتَهِي الطَّعَامَ.

۱۲۔ سَدِیر الصَّیرفی نے کہا کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ تجھے کس چیز نے روکا اس سے کہ تو ہر روز ایک غلام آزاد کرے، میں نے کہا میں اس کا متحمل نہیں ہو سکتا یعنی اتنی دولت میرے پاس نہیں، فرمایا ایک مسلمان کو کھانا کھلایا کر، میں نے کہا چاہے مالدار ہو یا غریب، فرمایا مالدار بھی کبھی خواہش طعام رکھتا ہے۔

۱۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَكْلَةٌ[2] يَأْكُلُهَا أَخِي الْمُسْلِمُ عِنْدِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَةً

۱۳۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ کوئی مسلمان بھائی اگر میرے پاس کھانا کھائے تو وہ میرے نزدیک ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے

۱۴ ـ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَأَنْ أُشْبِعَ رَجُلاً مِنْ إِخْوَانِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدْخُلَ سُوقَكُمْ هٰذَا فَأَبْتَاعَ مِنْهَا رَأْساً فَأُعْتِقَهُ .

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں اپنے مسلمان بھائیوں میں سے ایک بھائی کو سیر کر دوں تو وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاکر ایک غلام خریدوں اور آزاد کر دوں۔

۱۵ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَأَنْ آخُذَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ [وَ] أَدْخُلَ إِلَى سُوقِكُمْ هٰذَا فَأَبْتَاعَ بِهَا الطَّعَامَ وَأَجْمَعَ نَفَراً مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ نَسَمَةً .

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر میں تمہارے بازار سے پانچ درہم کا کھانا خرید کر کے کچھ مسلمانوں کو کھلاؤں تو وہ میرے لئے ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۱۶ ـ عَنْهُ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا مَا يَعْدِلُ عِتْقَ رَقَبَةٍ ؟ قَالَ : إِطْعَامُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ .

۱۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ غلام آزاد کرنے کے مساوی اور کیا ہے۔ فرمایا ایک مرد مسلمان کو کھانا کھلا دینا۔

۱۷ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي شِبْلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا أَرَى شَيْئاً يَعْدِلُ زِيَارَةَ الْمُؤْمِنِ إِلَّا إِطْعَامَهُ وَحَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ يُطْعِمَ مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مِنْ طَعَامِ الْجَنَّةِ

۱۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے سوائے مومن کو کھانا کھلانے کے کوئی اور چیز ثواب میں زیارت مومن کے برابر نہیں۔ اللہ کے لئے سزاوار ہے کہ وہ جنت کا کھانا اس شخص کو دے جو کسی مومن کو کھانا کھلائے۔

۱۸ ـ مُحَمَّدٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَأَنْ أُطْعِمَ مُؤْمِناً مُحْتَاجاً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَزُورَهُ ، وَلَأَنْ أَزُورَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ عَشْرَ رِقَابٍ .

۱۸ ـ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے محتاج مومن کو کھانا دینا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس کی زیارت کرنے سے اور اس کی زیارت کرنا زیادہ محبوب ہے دس غلام آزاد کرنے سے۔

۱۹ ـ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَيَزِيدَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مُوسِراً كَانَ لَهُ يَعْدِلُ رَقَبَةً مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ يُنْقِذُهُ مِنَ الذَّبْحِ ، وَمَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مُحْتَاجاً كَانَ لَهُ يَعْدِلُ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ يُنْقِذُهَا مِنَ الذَّبْحِ .

۱۹ ـ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو مالدار مومن کو کھلائے تو یہ ایسا ہے جیسے اولادِ اسماعیل سے دس آدمیوں کو ذبح ہونے سے بچالیا اور ایک مومن محتاج کو کھانا کھلانا ایسا ہے جیسے اولادِ اسماعیل سے سو غلاموں کو ذبح سے بچالیا۔

۲۰ ـ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَإِطْعَامُ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عِتْقِ عَشْرِ رِقَابٍ وَعَشْرِ حِجَجٍ ، قَالَ : قُلْتُ : عَشْرِ رِقَابٍ وَعَشْرِ حِجَجٍ ؟ قَالَ : فَقَالَ : يَا نَصْرُ إِنْ لَمْ تُطْعِمُوهُ مَاتَ أَوْ تُذِلُّونَهُ فَيَجِيءُ إِلَى نَاصِبٍ فَيَسْأَلُهُ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ مَسْأَلَةِ نَاصِبٍ ، يَا نَصْرُ مَنْ أَحْيَا مُؤْمِناً فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً فَإِنْ لَمْ تُطْعِمُوهُ فَقَدْ أَمَتُّمُوهُ وَإِنْ أَطْعَمْتُمُوهُ فَقَدْ أَحْيَيْتُمُوهُ .

۲۰ ـ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک مومن کو کھانا کھلانا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے دس غلام آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے۔ میں نے تعجب سے کہا۔ دس غلام آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے۔ فرمایا اے نصر! اگر تم اسے کو کھانا نہ دوگے تو یا تو وہ بھوک سے مرجائے گا یا کسی ناصبی سے جاکر سوال کرنے پر تم اسے مجبور کروگے۔ اس سے تو اس کا مرجانا بہتر ہے۔ اے نصر جس نے ایک مومن کو زندہ کیا اس نے گویا سب لوگوں کو زندہ کیا۔ پس اگر تم نے اس کو نہ کھلایا تو گویا اسے مار ڈالا اور اگر کھانا دیا تو اس کو زندہ کرلیا۔

دوسو پندرہواں باب

مومن کو لباس پہنانا

(بَابُ مَنْ كَسَا مُؤْمِناً) ۲۱۵

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَسَا أَخَاهُ كِسْوَةَ شِتَاءٍ أَوْ صَيْفٍ كَانَ حَقّاً عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْسُوَهُ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ وَأَنْ يُهَوِّنَ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَأَنْ يُوَسِّعَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ وَأَنْ يَلْقَى الْمَلَائِكَةَ إِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ بِالْبُشْرَى وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ : « وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ »

۲۱/۱۰۳ انبیاء

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے اپنے بھائی کو جاڑے یا گرمی کا لباس پہنایا۔ خدا اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور نزع کی سختی کو اس پر آسان کر دے گا اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے گا اور جب قبر سے نکلے گا تو ملائکہ اس سے مل کر جنت کی بشارت دیں گے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ ملائکہ ان سے مل کر کہیں گے یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَسَا أَحَداً مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ثَوْباً مِنْ عُرْيٍ أَوْ أَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوتُهُ مِنْ مَعِيشَتِهِ ، وَكَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعَةَ آلَافِ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، يَسْتَغْفِرُونَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِي الصُّورِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کسی برہنہ محتاج مسلمان کو لباس پہنائے اور اس کی روزی کے متعلق کسی امر میں مدد کرے تو خدا ستر ہزار فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جو اس کے لئے نفخ صور کے وقت تک اس کے ہر ایک گناہ کے لئے استغفار کرتے رہیں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ كَسَا أَحَداً مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ثَوْباً مِنْ عُرْيٍ أَوْ أَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوتُهُ مِنْ مَعِيشَتِهِ ، وَكَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَسْتَغْفِرُونَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ

إلى أن يُنفخ في الصّور.

۳۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کسی محتاج مسلمان کو بحالتِ برہنگی لباس پہنائے گا یا روزی کے معاملہ میں اس کی مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ ستّر ہزار فرشتوں کو معین کرے گا کہ وہ اس سے صادر ہونے والے ہر گناہ کے لئے استغفار کریں۔ یہاں تک کہ صور پھونکا جائے۔

٤ - عليُّ بنُ إبراهيمَ، عن أبيه، عن حمّادِ بنِ عيسى، عن إبراهيمَ بنِ عمرَ، عن أبي حمزةَ الثُّماليّ، عن عليِّ بنِ الحسين عليهما السلام [قال:] من كسا مؤمناً كساه اللهُ مِن الثّيابِ الخُضر.

وقال في حديثٍ آخر: لا يزالُ في ضمانِ اللهِ ما دامَ عليه سِلكٌ.

۴۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کسی مومن کو لباس پہنائے گا اللہ اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ وہ خدا کی حفاظت میں رہے گا جب تک اس محتاج کے بدن پر اس لباس کا ایک تار بھی رہیگا

٥ - عِدّةٌ مِن أصحابِنا، عن أحمدَ بنِ محمّدِ بنِ خالدٍ، عن عثمانَ بنِ عيسى، عن عبدِاللهِ بنِ سِنانٍ عن أبي عبدِاللهِ عليه السلام أنّه كانَ يقولُ: مَن كسا مؤمناً ثوباً مِن عُريٍ كساهُ اللهُ مِن إستبرقِ الجنّةِ ومَن كسا مؤمناً ثوباً مِن غِنىً لم يزل في سترٍ مِنَ اللهِ ما بقيَ مِنَ الثّوبِ خِرقةٌ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی برہنگی میں کسی مومن کو لباس پہنائے گا تو خدا اس کو بہشتی لباس پہنائے گا اور جو بحالت مالداری پہنائے گا وہ اللہ کی پردہ پوشی میں رہے گا جب تک اس لباس کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔

دوسو سولہواں باب
مومن پر مہربانی کرنا اور اس کی عزّت کرنا

(باب) ۲۱۶
(في إلطافِ المؤمنِ وإكرامِه)

١ - محمّدُ بنُ يحيى، عن أحمدَ بنِ محمّدِ بنِ عيسى، عن عليِّ بنِ الحكمِ، عن الحسنِ بنِ هاشمٍ عن سعدانَ بنِ مسلمٍ، عن أبي عبدِاللهِ عليه السلام قال: مَن أخذَ مِن وجهِ[2] أخيهِ المؤمنِ قذاةً[3] كتبَ اللهُ عزّ وجلّ لهُ عشرَ حسناتٍ، ومَن تبسّمَ في وجهِ أخيهِ كانت لهُ حسنةٌ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے جو اپنے مومن بھائی کے چہرہ سے خس وخاشاک دور کرے تو اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور جو بندۂ مومن کے چہرے پر تبسم لائے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَبْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ : مَرْحَبًا كَتَبَ اللهُ تَعَالىٰ لَهُ مَرْحَبًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی سے مرحبا کہے اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لئے خوش آمدید لکھتا ہے۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَأَكْرَمَهُ فَإِنَّمَا أَكْرَمَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جس کے پاس کوئی مومن بھائی آئے اور وہ اس کا اکرام کرے تو اللہ اس کا اکرام کرتا ہے۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ نَصْرِبْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ زَيْدِبْنِ أَرْقَمَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا فِي أُمَّتِي عَبْدٌ أَلْطَفَ أَخَاهُ فِي اللهِ بِشَيْءٍ مِنْ لُطْفٍ إِلَّا أَخْدَمَهُ اللهُ مِنْ خَدَمِ الْجَنَّةِ .

۴۔ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی میری اُمت میں اپنے بھائی پر کسی چیز سے بھی مہربانی کرے گا تو اللہ اس کی خدمت کے لئے جنت کے خادم مقرر کرے گا۔

٥ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِبْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَكْرَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِكَلِمَةٍ يُلْطِفُهُ بِهَا وَفَرَّجَ عَنْهُ كُرْبَتَهُ لَمْ يَزَلْ فِي ظِلِّ اللهِ الْمَمْدُودِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ مَا كَانَ فِي ذٰلِكَ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے صرف ایک کلمہ سے اپنے بھائی کو نوازا اور اس پر مہربانی کر کے خوش کرے تو اللہ اسے اپنے مہربانی کے سایہ میں رکھے گا جب تک وہ اس کام میں لگا رہے۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَبْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ:

سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ مِمَّا خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُؤْمِنَ أَنْ يُعَرِّفَهُ بِرَّ إِخْوَانِهِ وَإِنْ قَلَّ ، وَلَيْسَ الْبِرُّ بِالْكَثْرَةِ وَذَٰلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : «وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (ثُمَّ قَالَ :) وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ» وَمَنْ عَرَّفَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَٰلِكَ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ وَفَّاهُ أَجْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، ثُمَّ قَالَ : يَا جَمِيلُ ارْوِ هٰذَا الْحَدِيثَ لِإِخْوَانِكَ ، فَإِنَّهُ تَرْغِيبٌ فِي الْبِرِّ .

الحشر ۵۹/۹

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جن باتوں سے اللہ نے مخصوص کیا ہے مومنین کو، ان میں ایک یہ ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کریں اگرچہ نیکی کم ہی کیوں نہ ہو۔ خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے وہ تنگدستی کی حالت میں بھی اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں پھر یہ بھی فرمایا ہے جو بخل سے اپنے کو بچانے والے ہیں وہ روز آخرت فلاح پانے والے ہیں اور جس نے خدا کی معرفت حاصل کی خدا اس کو دوست رکھتا ہے۔ اس کا اجر روز قیامت بے حساب ہے۔ پھر فرمایا اے جمیل اس حدیث کو لوگوں سے بیان کرو کہ اس سے نیکی کی طرف لوگوں کو رغبت ہوگی۔

۷ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُتْحِفُ أَخَاهُ التُّحْفَةَ ، قُلْتُ : وَأَيُّ شَيْءٍ التُّحْفَةُ ؟ قَالَ : مِنْ مَجْلِسٍ وَمُتَّكَأٍ وَطَعَامٍ وَكِسْوَةٍ وَسَلَامٍ ، فَتَطَاوَلُ الْجَنَّةُ مُكَافَأَةً لَهُ[2] وَيُوحِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا : أَنِّي قَدْ حَرَّمْتُ طَعَامَكِ عَلَىٰ أَهْلِ الدُّنْيَا إِلَّا عَلَىٰ نَبِيٍّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا : أَنْ كَافِئِي أَوْلِيَائِي بِتُحَفِهِمْ فَيَخْرُجُ مِنْهَا وُصَفَاءُ وَوَصَائِفُ مَعَهُمْ أَطْبَاقٌ مُغَطَّاةٌ بِمَنَادِيلَ مِنْ لُؤْلُؤٍ ، فَإِذَا نَظَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَهَوْلِهَا وَإِلَى الْجَنَّةِ وَمَا فِيهَا طَارَتْ عُقُولُهُمْ وَامْتَنَعُوا أَنْ يَأْكُلُوا فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ : أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ جَهَنَّمَ عَلَىٰ مَنْ أَكَلَ مِنْ طَعَامِ جَنَّتِهِ فَيَمُدُّ الْقَوْمُ أَيْدِيَهُمْ فَيَأْكُلُونَ .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن کو چاہیئے کہ تحفہ دے اپنے بھائی کو، راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ تحفہ کس چیز کا ہو فرمایا فرش ہو اس کے بیٹھنے کے لئے، تکیہ پس پشت لگانے کے لئے، کھانا ہو لباس ہو، سلام کیا جائے۔ اس کے بدلے میں اس کو موقع ہوگا کہ جنت کی طرف گردن اٹھا کر دیکھے اور جنت کو وحی ہوگی کہ میں نے تیرا طعام سوائے نبیؐ یا وصیٔ نبیؐ اہل دنیا پر حرام کیا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو خدا جنت کو وحی کرے گا کہ تلافی کر میرے دوستوں کی چند تحفوں سے۔ پس نکلیں گے اس سے چند غلام، کنیزیں جن کے سروں پر خوان ہوں گے جو موتی لگے رومالوں سے ڈھکے ہوں گے جب وہ لوگ جہنم اور اس کے خوفناک مناظر کو دیکھیں گے تو ہوش و حواس

گم ہو جائیں گے اور کھانے سے رک جائیں گے اس وقت تحت عرش سے ایک منادی ندا کرے گا جہنم حرام ہے اس پر جو طعام جنت لے تب وہ لوگ اپنے ہاتھ بڑھا کر کھائیں گے۔

٨ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ سَبْعِينَ كَبِيرَةً.

۸- فرمایا حضرت محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومن کی محبت یہ ہے کہ اس کے ستر بڑے گناہ چھپائے۔

٩ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، جَمِيعاً، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ: أَمْلَا عَلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَحْسِنْ يَا إِسْحَاقُ إِلَى أَوْلِيَائِي مَا اسْتَطَعْتَ، فَمَا أَحْسَنَ مُؤْمِنٌ إِلَى مُؤْمِنٍ وَلَا أَعَانَهُ إِلَّا خَمَشَ وَجْهَ إِبْلِيسَ وَقَرَّحَ قَلْبَهُ.

۹- فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے اسحاق احسان کر میرے دوستوں سے جہاں تک ممکن ہو جب مومن، مومن پر احسان کرتا ہے یا اس کی مدد کرتا ہے تو ابلیس اپنا چہرہ کھرچتا ہے اور اس کا قلب زخمی ہوتا ہے۔

دوسو سترہواں باب

خدمت مومن

(بَابُ فِي خِدْمَتِهِ) ۲۱۷

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، رَفَعَهُ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَيُّمَا مُسْلِمٍ خَدَمَ قَوْماً مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مِثْلَ عَدَدِهِمْ خُدَّاماً فِي الْجَنَّةِ.

۱- حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان، مسلمانوں میں سے کسی قوم کی خدمت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بقدر ان کی تعداد کے جنت میں خدمت گار عطا فرمائے گا۔

دوسو اٹھارہواں باب

نصیحت المومن

(بَابُ نَصِيحَةِ الْمُؤْمِنِ) ۲۱۸

۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَبْنِ أَبَانٍ، عَنْ عِيسَى ابْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يُنَاصِحَهُ.[۲]

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومنین پر واجب ہے کہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں۔

۲ ۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ النَّصِيحَةُ لَهُ فِي الْمَشْهَدِ وَالْمَغِيبِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب (بذریعہ مراسلت)

۳ ۔ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ النَّصِيحَةُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے

۴ ۔ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : لِيَنْصَحِ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ كَنَصِيحَتِهِ لِنَفْسِهِ .

۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے بھائی کی نصیحت اس طرح کرے جیسے اپنے نفس کو کرتا ہے۔

۵ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَاللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْشَاهُمْ فِي أَرْضِهِ بِالنَّصِيحَةِ لِخَلْقِهِ .

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ از روئے قدر و منزلت عند اللہ روز قیامت وہ شخص سب سے زیادہ ہوگا۔ تو اس کی زمین اس کی مخلوق کو سب سے زیادہ نصیحت کرنے والا ہوگا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالنُّصْحِ لِلهِ فِي خَلْقِهِ فَلَنْ تَلْقَاهُ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نصیحت کرنا تم پر لازم ہے قربتہ الی اللہ ہرگز تم کو اس سے بہتر عمل نہ ملے گا۔

دوسو انیسواں باب

لوگوں کے درمیان اصلاح

((بَابُ)) ۲۱۹

☆(الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ حَبِيبٍ الْأَحْوَلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : صَدَقَةٌ يُحِبُّهَا اللهُ إِصْلَاحُ بَيْنِ النَّاسِ إِذَا تَفَاسَدُوا وَتَقَارُبُ بَيْنِهِمْ إِذَا تَبَاعَدُوا

عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، مِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے وہ نیکی جس کو اللہ دوست رکھتا ہے لوگوں کے درمیان صلح کرانا ہے جبکہ فساد برپا ہو اور ان کو ایک دوسرے سے قریب کرنا ہے جبکہ وہ دور ہو چکے ہوں۔

اور راویوں نے بھی حضرت ابو عبداللہ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَأَنْ أُصْلِحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِدِينَارَيْنِ .

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا میرے نزدیک دو دینار صدقہ دینے

سے بہتر ہے۔

۳ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: إِذَا رَأَيْتَ بَيْنَ اثْنَيْنِ مِنْ شِيعَتِنَا مُنَازَعَةً فَافْتَدِهَا مِنْ مَالِي.

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہمارے دو شیعوں میں جب جھگڑا دیکھو تو اپنے مال سے فدیہ دے کر اس قضیہ کو ختم کرا دو۔

٤ ـ ابْنُ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ سَابِقِ الْحَاجِّ قَالَ: مَرَّ بِنَا الْمُفَضَّلُ وَ أَنَا وَخَتَنِي نَتَشَاجَرُ فِي مِيرَاثٍ، فَوَقَفَ عَلَيْنَا سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لَنَا: تَعَالَوْا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَتَيْنَاهُ فَأَصْلَحَ بَيْنَنَا بِأَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْنَا مِنْ عِنْدِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَوْثَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا مِنْ صَاحِبِهِ، قَالَ: أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ مَالِي وَلَكِنْ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام أَمَرَنِي إِذَا تَنَازَعَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِنَا فِي شَيْءٍ أَنْ أُصْلِحَ بَيْنَهُمَا وَأَفْتَدِيَهَا مِنْ مَالِهِ، فَهَذَا مِنْ مَالِ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام.

۴۔ راوی کہتا ہے میں اور میرا بہنوئی میراث پر جھگڑا کر رہے تھے کہ مفضل کا اس طرف سے گزر ہوا وہ ہمارے پاس ٹھہر گئے اور کہا کہ تم لوگ گھر چلو، چنانچہ ہم لوگ ان کے ساتھ گھر آئے۔ مفضل نے ہمارے درمیان صلح کرا دی اور چار سو درہم اپنے پاس سے ہم کو دیئے۔ جب ہم مطمئن ہو گئے تو انھوں نے کہا کہ یہ میرا مال نہیں ہے بلکہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ جب ہمارے اصحاب میں کوئی جھگڑا ہو تو میں ان کے درمیان صلح کرا دوں اور حضرت کے مال سے فدیہ دوں پس یہ مال حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَاذِبٍ.

۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اصلاح کرنے والا جھوٹا نہیں کہلاتا۔ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔

٦ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَلَا تَجْعَلُوا اللهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ» قَالَ: إِذَا دُعِيتَ لِصُلْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَلَا تَقُلْ عَلَيَّ يَمِينٌ أَلَّا أَفْعَلَ.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس قول باری تعالیٰ کے متعلق تم اپنی قسموں میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر یہ کہو کہ تم نیکی نہ کرو گے پرہیزگاری نہ کرو گے اور لوگوں کے درمیان صلح نہ کراؤ گے امام نے فرمایا جب تم دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے بلائے جاؤ تو قسم کھا کر یہ نہ کہو کہ میں یہ نہ کروں گا۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَبْنِ وَهْبٍ أَوْمُعَاوِيَةَبْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : أَبْلِغْ عَنِّي كَذَا وَكَذَا ـ فِي أَشْيَاءَ أَمَرَ بِهَا ـ قُلْتُ : فَأُبَلِّغُهُمْ عَنْكَ وَأَقُولُ عَنِّي مَاقُلْتَ لِي وَغَيْرَ الَّذِي قُلْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّ الْمُصْلِحَ لَيْسَ بِكَذَّابٍ [إِنَّمَا هُوَالصُّلْحُ لَيْسَ بِكَذِبٍ]

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میری طرف سے فلاں فلاں امر کے متعلق یہ باتیں پہنچا دو جن کا میں حکم دے رہا ہوں۔ میں نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہ کہوں گا اور کچھ اپنی طرف سے کہہ دوں، فرمایا ضرور، صلح کرانے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا کیوں کہ صلح جھوٹ نہیں ہے۔

دوسو بیسواں باب

احیاء مومن

(بَابٌ) ۲۲۰

☆(فِي إِحْيَاءِ الْمُؤْمِنِ)

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعاً وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً» ؟ قَالَ : مَنْ أَخْرَجَهَا مِنْ ضَلَالٍ إِلَى هُدًى فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا وَمَنْ أَخْرَجَهَا مِنْ هُدًى إِلَى ضَلَالٍ فَقَدْ قَتَلَهَا .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا جس نے ایک شخص کو بغیر کسی کے قتل کئے ہوئے قتل کیا تو ایسا ہے گویا سب آدمیوں کو قتل کیا اور جس نے ایک کو زندہ رکھا اس نے گویا سب کو زندہ رکھا۔ سائل نے کہا اس سے کچھ اور بھی مراد ہے فرمایا جس نے کسی کو ہدایت سے ضلالت کی طرف پہنچایا اس نے گویا اس کو قتل کیا۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ : «وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً» ؟ قَالَ : مِنْ حَرَقٍ أَوْ غَرَقٍ ، قُلْتُ : فَمَنْ أَخْرَجَهَا مِنْ ضَلَالٍ إِلَى هُدًى ؟ قَالَ : ذَاكَ تَأْوِيلُهَا الْأَعْظَمُ .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانٍ مِثْلَهُ .

۲۔ راوی کہتاہے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ کیا تفسیر ہے اس آیت کی، جس نے ایک نفس کو زندہ کیا اس نے گویا کل آدمیوں کو زندہ کیا۔ فرمایا جس نے کسی جلنے یا ڈوبنے سے بچایا۔ میں نے کہا۔ کیا یہ مراد نہیں، جس نے گمراہی سے ہدایت کی طرف پہنچایا فرمایا۔ یہ تاویل سب سے اچھی ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ حُمْرَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : أَسْأَلُكَ ؟ ـ أَصْلَحَكَ اللهُ ـ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقُلْتُ : كُنْتُ عَلَى حَالٍ وَأَنَا الْيَوْمَ عَلَى حَالٍ أُخْرَى كُنْتُ أَدْخُلُ الْأَرْضَ فَأَدْعُو الرَّجُلَ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْمَرْأَةَ فَيُنْقِذُ اللهُ مَنْ شَاءَ وَأَنَا الْيَوْمَ لَا أَدْعُو أَحَداً ؟ فَقَالَ : وَمَا عَلَيْكَ أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَ رَبِّهِمْ فَمَنْ أَرَادَ اللهُ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ ظُلْمَةٍ إِلَى نُورٍ أَخْرَجَهُ ، ثُمَّ قَالَ : وَلَا عَلَيْكَ إِنْ آنَسْتَ مِنْ أَحَدٍ خَيْراً أَنْ تَنْبِذَ إِلَيْهِ الشَّيْءَ نَبْذاً ، قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً» قَالَ : مِنْ حَرَقٍ أَوْ غَرَقٍ ، ثُمَّ سَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ : تَأْوِيلُهَا الْأَعْظَمُ أَنْ دَعَاهَا فَاسْتَجَابَتْ لَهُ .

۳۔ حمران سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ کیا میں آپ سے سوال کروں۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا پہلے میری حالت اور تھی اب اور ہے۔ میں پہلے کسی بستی میں جاکر ایک یا دو مرد یا ایک عورت پر تبلیغ مذہب حقہ کرتا تھا خدا جس کو چاہتا ہے راہِ راست پر لاتا ہے لیکن اب میں کسی کو دعوتِ الی الحق نہیں دیتا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں، اگر تو لوگوں کو ان کے رب کی ہدایت پر چھوڑ دے۔ اللہ جس کو چاہے ظلمت سے نور کی طرف نکالے گا اور اگر کوئی حصول نیکی کی طرف سے ہوا اور تجھ سے ہدایت چاہے تو تھوڑی سی ہدایت اسے کر تاکہ درصورت منافق یا مکار دشمن ہونے کے تجھے نقصان نہ پہنچائے۔ میں نے کہا اس آیت کا مطلب کیا ہے جس نے ایک نفس کو زندہ کیا اس نے گویا سب کو زندہ کیا۔ فرمایا اس سے مراد ہے جلنے یا ڈوبنے سے بچانا۔ پھر فرمایا۔ اس کی سب سے بڑی تاویل یہ ہے کہ اگر مدد کے لئے بلائے تو اس کی مدد کی جائے۔

دوسو اکیسواں باب

اپنے اہل کو دعوت الی الایمان دینا

(بابٌ) ۲۲۱

☆(في الدُّعاء لِلأَهْلِ إلى الإيمانِ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ لِي أَهْلَ بَيْتٍ وَهُمْ يَسْمَعُونَ مِنِّي أَفَأَدْعُوهُمْ إِلَى هٰذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَاراً وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ».

۶۶/۶ تحریم

ا۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرے گھر والے میری بات سنتے ہیں تو میں بحالت تقیہ ان کو امر امامت کے متعلق بتاؤں فرمایا ضرور، خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

دوسو بائیسواں باب

تقیہ کی صورت میں مخالفوں کو امر حق کی دعوت دینے سے باز رہنا

(بابٌ) ۲۲۲

☆(في تَرْكِ دُعاءِ النّاسِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الصَّيْدَاوِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِيَّاكُمْ وَالنَّاسَ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً فَتَرَكَهُ[2] وَهُوَ يَجُولُ لِذٰلِكَ وَيَطْلُبُهُ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَنَّكُمْ إِذَا كَلَّمْتُمُ النَّاسَ قُلْتُمْ: ذَهَبْنَا حَيْثُ ذَهَبَ اللهُ وَاخْتَرْنَا مَنِ اخْتَارَ اللهُ، وَاخْتَارَ اللهُ مُحَمَّداً وَاخْتَرْنَا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ.

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے کو مخالف لوگوں سے (بصورت تقیہ) بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک نور پیدا کرتا ہے پھر اسے چھوڑ دیتا ہے کہ اس میں غور و فکر کرکے امر حق تلاش کرے پھر فرمایا جب تم مخالفوں سے گفتگو کرو تو کہو ہم اسی طرف جا رہے ہیں جدھر اللہ گیا ہے اور ہم نے ہدایت کے لئے اسی کا انتخاب کیا ہے جس کا انتخاب اللہ نے کیا ہے اللہ نے محمدؐ کو انتخاب کیا ہے ہم نے ان کے بعد آلِ محمدؐ کو۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ ثَابِتٍ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: يَا ثَابِتُ مَا لَكُمْ وَلِلنَّاسِ، كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا تَدْعُوا أَحَداً إِلَى أَمْرِكُمْ، فَوَاللهِ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يُضِلُّوا عَبْداً يُرِيدُ اللهُ هُدَاهُ مَا اسْتَطَاعُوا، كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ: أَخِي وَ ابْنُ عَمِّي وَجَارِي فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً طَيَّبَ رُوحَهُ فَلَا يَسْمَعُ بِمَعْرُوفٍ إِلَّا عَرَفَهُ وَلَا بِمُنْكَرٍ إِلَّا أَنْكَرَهُ ثُمَّ يَقْذِفُ اللهُ فِي قَلْبِهِ كَلِمَةً يَجْمَعُ بِهَا أَمْرَهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ثابت تمہارا مخالف لوگوں سے کیا تعلق تم ان سے الگ رہو امر امامت کی طرف لوگوں کو دعوت نہ دو خدا کی قسم اگر تمام اہلِ آسمان و زمین ایسے بندے کو گمراہ کرنا چاہیں جس کو اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے تو وہ ایسا نہ کر سکیں گے۔ تم لوگوں سے الگ ہی رہو اور ان اپنے مخالفوں کو یہ نہ سمجھو کہ یہ میرا بھائی ہے میرا ابن عم ہے میرا پڑوسی ہے بے شک جب خدا کسی کے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہے تو اس کی روح کو پاک کر دیتا ہے پس جب وہ امر نیک کو سنتا ہے تو اسے پہچانتا ہے اور بری بات سے انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایسا کلمہ ڈالتا ہے جس سے اس کی خاطر جمع ہو جاتی ہے یعنی آئمہ ضلالت کی پیروی سے رک جاتا ہے۔

٣ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: نَدْعُو النَّاسَ إِلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: يَا فُضَيْلُ إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً أَمَرَ مَلَكاً فَأَخَذَ بِعُنُقِهِ حَتَّى أَدْخَلَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ طَائِعاً أَوْ كَارِهاً.

۳۔ فُضَیل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ ہم لوگوں کو امر امامت کی طرف دعوت دیں؟ فرمایا اے فضیل جب اللہ کسی بندہ کے لئے نیکی چاہتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کی گردن پکڑ کر امر امامت کا اقرار کرائے خواہ وہ بخوشی اقرار کرے یا بہ کراہت۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ هٰذَا لِلّٰهِ وَلَا تَجْعَلُوهُ لِلنَّاسِ ، فَإِنَّهُ مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ لِلّٰهِ وَمَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلَا يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ ، وَلَا تُخَاصِمُوا بِدِينِكُمُ النَّاسَ فَإِنَّ الْمُخَاصَمَةَ مَمْرَضَةٌ لِلْقَلْبِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله: «إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ» وَقَالَ : «أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ» ذَرُوا النَّاسَ فَإِنَّ النَّاسَ أَخَذُوا عَنِ النَّاسِ وَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَلِيٍّ عليه السلام وَلَا سَوَاءَ ؛ وَإِنَّنِي سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : إِذَا كَتَبَ اللهُ عَلَىٰ عَبْدٍ أَنْ يَدْخُلَهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ كَانَ أَسْرَعَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّيْرِ إِلَىٰ وَكْرِهِ .

قصص ۲/۵۲

۴- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دین کو رضائے الٰہی کے لئے اختیار کرو نہ کہ لوگوں کی رضا کے لئے جو رضائے الٰہی کے لئے ہوگا وہ تو اللہ کے لئے ہوگا اور جو لوگوں کے لئے ہوگا تو وہ آسمان تک نہ جائیگا اور دین کے معاملہ میں لوگوں سے جھگڑا نہ کرو۔ کیونکہ اس سے بہت سی قلبی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ خدا نے اپنے نبی سے فرمایا ہے۔ جسے تم دوست رکھتے ہو اسے ہدایت (ایصال الی المطلوب) نہیں کر سکتے (صرف راستہ دکھا سکتے ہو) اور خدا جسے چاہتا ہے منزلِ مقصود تک پہنچا دیتا ہے پھر سورۂ یونس میں فرمایا ہے۔ کیا تم لوگوں کو (جن کے سبب توفیق ہوا) مومن ہونے پر مجبور کر دوگے۔ لوگوں کو چھوڑ دو۔ لوگوں نے جو علم لیا ہے۔ وہ لوگوں سے لیا ہے اور تم نے جو کچھ لیا ہے وہ رسولؐ اور علیؑ سے لیا ہے نہ کہ غیر سے، اور میں نے اپنے باپ سے سنا ہے خدا جس کے لئے امر دین میں داخلہ کے لئے لکھ دیتا ہے وہ اس کی طرف اس سے زیادہ تیز جاتا ہے جتنا ایک طائر اپنے گھونسلہ کی طرف۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ قَوْماً لِلْحَقِّ فَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْحَقِّ قَبِلَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَهُ وَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْبَاطِلِ أَنْكَرَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَهُ وَخَلَقَ قَوْماً لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْحَقِّ أَنْكَرَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَهُ وَ إِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْبَاطِلِ قَبِلَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَ إِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَهُ .

۵- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے ایک قوم کو حق کے لئے پیدا کیا ہے پس جب وہ امرِ حق کے کسی دروازہ کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کر لیتے ہیں اگرچہ وہ اس کی علّت نہ جانتے ہوں اور ایک قوم ان کے علاوہ پیدا کی ہے جب وہ کسی امرِ باطل کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کر لیتے ہیں۔ اگرچہ اس کی علّت نہ جانتے ہوں۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً مِنْ نُورٍ فَأَضَاءَ لَهَا سَمْعَهُ وَقَلْبَهُ حَتَّىٰ يَكُونَ أَحْرَصَ عَلَىٰ مَا فِي أَيْدِيكُمْ مِنْكُمْ وَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءاً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءَ .

فَأَظْلَمَ لَهَا سَمْعَهُ وَقَلْبَهُ ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الآيَةَ: «فَمَنْ يُرِدِ اللهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلإِسْلَامِ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقاً حَرَجاً كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ»

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا عمل چاہتا ہے تو اس کے قلب میں ایک نقطہ نورانی پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل روشن ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تمہارے پاس جو امرِ امامت ہے اس کے حاصل کرنے میں وہ سب سے زیادہ حریص ہو جاتا ہے خدا جب کسی کے لئے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل تاریک ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے کسی کو ہدایت کرے تو اس کے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینہ کو ایسا تنگ بنا دیتا ہے گویا اسلام اس کے لئے آسمان پر چڑھنے کے برابر دشوار ہو جاتا ہے۔

توضیح:۔ اس حدیث اور آیت سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان ایمان و کفر پر مجبور ہے خدا جس کو چاہتا ہے مومن بناتا ہے جسے چاہتا ہے کافر، لیکن ایسا نہیں بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ ہر شخص اپنی زندگی میں جو عمل کرنے والا ہوتا ہے وہ سب عمل سے پہلے علم الٰہی میں ہوتا ہے پس جس کا عمل نیک اس کے علم میں ہوتا ہے اور قبول حق کی صلاحیت اس میں پاتا ہے اس پر اپنی توفیقات نازل کرتا ہے جس کو ایسا نہیں پاتا اس کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور توفیق دینا اللہ کا تفضل ہے کسی کا حق نہیں کیوں کہ توفیق و تفضل کسی کام کا جبر نہیں ہوتا اور علم الٰہی کسی کام پر کسی کو مجبور نہیں کرتا۔

۷ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً بَيْضَاءَ ، وَفَتَحَ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَّلَ بِهِ مَلَكاً يُسَدِّدُهُ ، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءً ، نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءَ ، وَسَدَّ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَّلَ بِهِ شَيْطَاناً يُضِلُّهُ .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب اللہ کسی سے نیکی چاہتا ہے تو اس کے دل میں ایک سفید نقطہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دل کے سننے والے سوراخ کھول دیتا ہے اور اس پر ایک فرشتہ معین کرتا ہے تاکہ برائی سے اسے روکتا رہے اور جب کسی بندہ سے کوئی برائی کو روکنا نہیں چاہتا تو اس کے قلب میں ایک سیاہ نکتہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے قلب کے مسامات بند کر دیتا ہے اور ایک شیطان کو اس پر مسلط کر دیتا ہے کہ وہ اسے گمراہ کرتا رہے۔

توضیح:۔ جب کوئی شخص باوجود نیک و بد جاننے کے اور احکامِ الٰہی سے باخبر ہونے کے اپنی بدکرداری سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور رحمت اس سے دور ہو جاتی ہے اور اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور اس صورت میں شیطان اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔

دوسوتیئسواں باب

خدا اپنا دین اُسے عطا کرتا ہے جسے دوست رکھتا ہے

(بَابُ) ۲۲۳

☆(أَنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا يُعْطِي الدِّينَ مَنْ يُحِبُّهُ)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ حُمْرَانَ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام : يَا أَبَا الصَّخْرِ إِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَ يُبْغِضُ ، وَلَا يُعْطِي هٰذَا الْأَمْرَ إِلَّا صَفْوَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ ، أَنْتُمْ وَاللّٰهِ عَلَىٰ دِينِي وَ دِينِ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ ، لَا أَعْنِي عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَلَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَإِنْ كَانَ هٰؤُلَاءِ عَلَىٰ دِينِ هٰؤُلَاءِ .

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابوصخر اللہ دنیا کی نعمت دوست اور دشمن دونوں کو دیتا ہے لیکن ہمارے امر امامت و امارت کو تو انہی کو عطا کرتا ہے جو اس کے برگزیدہ بندے ہیں۔ تم واللہ میرے اور میرے آبا ابراہیم و اسماعیل کے دین پر ہو، میں نے آبار سے مراد حضرت علی بن الحسینؑ اور محمد بن علی کو نہیں لیا۔ حالانکہ وہ بھی انہی کے دین پر ہیں۔

توضیح:- حضرت کا مطلب یہ ہے کہ دینِ اسلام جس میں نفی شریک باری تعالیٰ ہے مشترک ہے تمام انبیاء میں آدم سے لے کر خاتم الانبیاء تک ادیان انبیاء میں اس کے متعلق کوئی اختلاف نہیں، اختلاف ہے تو فروع دین میں۔ اس میں شیعہ امامیہ کا مسلک جداگانہ ہے اور اس کو اختیار کرنے کی توفیق اللہ اپنے برگزیدہ بندوں کو دیتا ہے۔

٢ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ الْجُهَنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : يَا مَالِكُ إِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَيُبْغِضُ ، وَلَا يُعْطِي دِينَهُ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے مالک اللہ دنیا کی نعمتیں تو دوست دشمن سب کو دیتا ہے لیکن اپنا دین صرف اس کو دیتا ہے جسے دوست رکھتا ہے۔

۳ - عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ ، وَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ هٰذِهِ الدُّنْيَا يُعْطِيهَا اللهُ الْبَرَّ وَ الْفَاجِرَ وَلَا يُعْطِي الْإِيمَانَ إِلَّا صَفْوَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ .

۳- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اس دنیا کی نعمتیں تو خدا ہر نیک و بد کو دیتا ہے لیکن ایمان اپنے برگزیدہ بندوں ہی کو دیتا ہے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الدُّنْيَا يُعْطِيهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ أَحَبَّ وَمَنْ أَبْغَضَ ، وَإِنَّ الْإِيمَانَ لَا يُعْطِيهِ إِلَّا مَنْ أَحَبَّهُ .

۴- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دنیا کی نعمتیں تو خدا ہر دوست دشمن کو دیتا ہے لیکن ایمان تو اسی کو دیتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے۔

دوسو چوبیسواں باب

سلامتیٔ دین

((بَابُ سَلَامَةِ الدِّينِ)) ۲۲۴

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَوَقَاهُ اللهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا» فَقَالَ : أَمَا لَقَدْ بَسَطُوا عَلَيْهِ وَقَتَلُوهُ وَلَكِنْ أَتَدْرُونَ مَا وَقَاهُ ؟ وَقَاهُ أَنْ يَفْتِنُوهُ فِي دِينِهِ .

۱- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کہ سوال کیا گیا حضرت سے اس آیت کے بارے میں ، اللہ نے بچالیا مومن آل فرعون کو فرعونیوں کے مکر سے کہ انھوں نے حملہ کیا اس پر اور قتل کردیا۔ لیکن تم جانتے ہو کہ خدا نے کیسے اس کی حفاظت کی خدا نے اسے دین سے گمراہ ہونے سے بچالیا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام

كَانَ فِي وَصِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَصْحَابِهِ : اعْلَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ هُدَى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ نُورُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ عَلَى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَفَاقَةٍ ، فَإِذَا حَضَرَتْ بَلِيَّةٌ فَاجْعَلُوا أَمْوَالَكُمْ دُونَ أَنْفُسِكُمْ ، وَ إِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ فَاجْعَلُوا أَنْفُسَكُمْ دُونَ دِينِكُمْ ؛ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ دِينُهُ وَالْحَرِيبُ مَنْ حُرِبَ دِينُهُ ؛ أَلَا وَإِنَّهُ لَا فَقْرَ بَعْدَ الْجَنَّةِ ، أَلَا وَإِنَّهُ لَا غِنَى بَعْدَ النَّارِ ، لَا يُفَكُّ أَسِيرُهَا وَلَا يُبْرَءُ ضَرِيرُهَا

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنینؑ نے اپنے اصحاب کو وصیت کی تھی کہ آگاہ ہو کہ قرآن ہدایت ہے دن اور رات میں اور نور ہے ضلالت کی تاریکی میں جب کہ تنگدستی اور فاقہ ہو۔ جب تم پر کوئی بلا آئے تو اسے مال کے ذریعہ اپنے نفسوں سے دور کرو نہ کہ دین کھو کر، آگاہ ہو کہ ہلاک ہوا وہ جس کا دین ہلاک ہوا اور تباہی ہے اس کے لئے جس کا دین تباہ ہوا، آگاہ ہو جنت کے بعد تنگدستی نہیں اور دوزخ کے بعد مالداری نہیں، دوزخ کا قیدی آزاد نہیں ہوتا اور اس کو تکلیف سے رہائی نہیں ملتی۔

۳ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ: سَلَامَةُ الدِّينِ وَصِحَّةُ الْبَدَنِ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ، وَالْمَالُ زِينَةٌ مِنْ زِينَةِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ.

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، مِثْلَهُ.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے دین کی سلامتی اور بدن کی صحت مال سے بہتر ہے اور مال دنیا کی زینت ہے بشرطیکہ اس سے نیکی حاصل کی جائے۔

فضیل نے بھی امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث نقل کی ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَدْخُلُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَصْحَابِهِ فَغَبَرَ زَمَاناً لَا يَحُجُّ فَدَخَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ مَعَارِفِهِ ، فَقَالَ لَهُ : فُلَانٌ مَا فَعَلَ ؟ قَالَ: فَجَعَلَ يُضَجِّعُ الْكَلَامَ يَظُنُّ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الْمَيْسَرَةَ وَالدُّنْيَا ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ دِينُهُ ؟ فَقَالَ : كَمَا تُحِبُّ ، فَقَالَ : هُوَ وَاللهِ الْغَنِيُّ .

۴۔ ایک شخص اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے ہر سال آیا کرتا تھا ایک مدت تک وہ حج کے لئے نہ آیا۔ ایک بار جب اس کا ایک شناسا آیا۔ آپؑ نے اس سے حال پوچھا۔ اس نے شکستہ دلی کے ساتھ کلام کیا کہ اس کی مالی حالت کمزور ہے فرمایا اس کے دین کا کیا حال ہے اس نے کہا جو آپ کو محبوب ہے ویسا ہے خدا کی قسم وہ غنی ہے۔

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بابُ التَّقِیَّةِ)) ۲۲۵

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أُولَئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا» (قَالَ: بِمَا صَبَرُوا عَلَى التَّقِيَّةِ) «وَيَدْرَؤُنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ» قَالَ: الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ الْإِذَاعَةُ.

۱۔ آیا ان لوگوں کو دُہرا اجر دیا جائے گا صبر کرنے کی بناء پر حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر۔ اور ایک آیت کے متعلق دفع کرتے ہیں برائی کو نیکی سے، فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیئہ (بدی) سے مراد ہے افشاء راز کرنا۔

۲ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَعْجَمِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا أَبَا عُمَرَ إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَالتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي النَّبِيذِ وَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نوّے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شئے میں ہے سوائے نبیذ (جَو کی شراب) اور موزوں پر مسح ہے۔

توضیح: نبیذ اور موزوں پر مسح کا استثناء اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے لہذا بلا تقیہ ان کو ترک کرے۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِ اللهِ، قُلْتُ: مِنْ دِينِ اللهِ؟ قَالَ: إِي وَاللهِ مِنْ دِينِ اللهِ وَلَقَدْ قَالَ يُوسُفُ عليه السلام: «أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ» وَاللهِ مَا كَانُوا سَرَقُوا شَيْئاً وَلَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام: «إِنِّي سَقِيمٌ» وَاللهِ مَا كَانَ سَقِيماً.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تقیہ اللہ کا دین ہے۔ میں نے کہا کیا اللہ کا دین ہے۔ فرمایا خدا کی قسم اللہ کا دین ہے یوسف نے کہا تھا قافلہ والو تم چور ہو۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ چور نہ تھے اور ابراہیمؑ نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: لَا وَاللهِ مَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ التَّقِيَّةِ، يَا حَبِيبُ إِنَّهُ مَنْ كَانَتْ لَهُ تَقِيَّةٌ رَفَعَهُ اللهُ ، يَا حَبِيبُ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ تَقِيَّةٌ وَضَعَهُ اللهُ ، يَا حَبِيبُ إِنَّ النَّاسَ إِنَّمَا هُمْ فِي هُدْنَةٍ فَلَوْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ هٰذَا .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ روئے زمین پر میرے نزدیک تقیہ سے زیادہ محبوب چیز نہیں، جو تقیہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا .... اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا اللہ اس کو پست کر دے گا اے حبیب اس زمانہ میں مخالفین سکون و فراغت میں ہیں ہاں جب ظہور حضرت حجتؑ ہو گا تو اس وقت تقیہ ترک ہو گا۔

٥ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرٍ الْمَكْفُوفِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اتَّقُوا عَلَى دِينِكُمْ فَاحْجُبُوهُ بِالتَّقِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ ، إِنَّمَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالنَّحْلِ فِي الطَّيْرِ لَوْ أَنَّ الطَّيْرَ تَعْلَمُ مَا فِي أَجْوَافِ النَّحْلِ مَا بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَكَلَتْهُ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ عَلِمُوا مَا فِي أَجْوَافِكُمْ أَنَّكُمْ تُحِبُّونَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَأَكَلُوكُمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ وَ لَنَحَلُوكُمْ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ ، رَحِمَ اللهُ عَبْداً مِنْكُمْ كَانَ عَلَى وَلَايَتِنَا .

۵ ۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو مخالفوں سے بچاؤ اور تقیہ کے ذریعہ سے اُسے چھپاؤ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں، تم مخالفوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا چیز ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے مخالفین جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہلِ بیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری مذمت کریں اور پوشیدہ علانیہ تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ

عليه السلام في قولِ اللهِ عزّ وجلّ: «ولا تستوي الحسنةُ ولا السّيّئةُ» قال: الحسنةُ: التّقيّةُ، والسّيّئةُ: الإذاعةُ وقولُهُ عزّ وجلّ: «إدفع بالّتي هي أحسنُ السّيّئة» قال: الّتي هي أحسنُ التّقيّةُ، «فإذا الّذي بينك وبينهُ عداوةٌ كأنّهُ وليٌّ حميمٌ».

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق، نیکی اور بدی برابر نہیں کہ نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد زبان وجوب تقیہ میں اپنے عقائد کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفعیہ اچھے طریقہ سے کرو فرمایا وہ اچھا طریقہ تقیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اس سے اپنے کو خالص دوست ظاہر کرو۔

٧ ـ محمّدُ بنُ يحيى: عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن الحسن بن محبوب، عن هشام بن سالم عن أبي عمرو الكنانيّ قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: يا أبا عمرو أرأيتك لو حدّثتك بحديثٍ أو أفتيتك بفتيا ثمّ جئتني بعد ذلك فسألتني عنه فأخبرتك بخلاف ما كنتُ أخبرتك، أو أفتيتك بخلاف ذلك بأيّهما كنت تأخذ؟ قلتُ: بأحدثهما وأدعُ الآخر، فقال: قد أصبت يا أبا عمرو وأبى اللهُ إلّا أن يُعبد سرّاً أما والله لئن فعلتم ذلك إنّه [ل]خيرٌ لي ولكم، [و] أبى الله عزّ وجلّ لنا ولكم في دينه إلّا التّقيّة.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے ابوعمرو اگر میں تجھ سے ایک بات بیان کروں یا ایک فتویٰ دوں۔ پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہا نئی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا تم نے ٹھیک کہا۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور پر کی جائے۔ خدا کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لیے بہتر ہوگا اور اللہ نے امر دین میں تمہارے اور ہمارے لئے تقیہ چاہا ہے۔

٨ ـ عنهُ، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن عليّ، عن درست الواسطيّ قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: ما بلغت تقيّةُ أحدٍ تقيّة أصحاب الكهف إن كانوا ليشهدون الأعياد ويشدّون الزّنانير فأعطاهم اللهُ أجرهم مرّتين.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تمہیں پہنچا کسی کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ کو کہ وہ قوم کی عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور از روئے تقیہ زنار باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دوبارہ اجر عطا فرمایا۔

٩ ـ عنهُ، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن عليّ بن فضّال، عن حمّاد بن واقد اللّحّام قال: استقبلتُ أبا عبدالله عليه السلام في طريقٍ فأعرضتُ عنهُ بوجهي ومضيتُ، فدخلتُ عليه بعد ذلك، فقلتُ: جُعلتُ فداك إنّي لا ألقاك فأصرف وجهي كراهة أن أشقّ عليك، فقال لي: رحمك الله ولكنّ رجلاً

لَقِيَنِي أَمْسِ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ : عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، مَا أَحْسَنَ وَلَا أَجْمَلَ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے ملا۔ میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ سے ملا تھا اور میں نے کراہت سے مصلحتاً منہ پھیر لیا تھا تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ لیکن ایک شخص فلاں مقام پر مجھے ملا اور جب کہ مخالفوں کا مجمع تھا اس نے کہا۔ علیک السلام یا اباعبداللہ، اس نے اچھا نہ کیا۔

توضیح:۔ مطلب یہ ہے کہ اس نے السلام پر علیک کو مقدم کیا اور بجائے میرے نام کے کنیت کا ذکر کیا اور ان دونوں باتوں سے مخصوص تعظیم کا اظہار کیا۔ مخالفوں کی موجودگی میں اسے ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیئے تھا۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ النَّاسَ يَرْوُونَ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام قَالَ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي ، ثُمَّ تُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي فَلَا تَبَرَّؤُوا مِنِّي ، فَقَالَ: مَا أَكْثَرَ مَا يَكْذِبُ النَّاسُ عَلَى عَلِيٍّ عليه السلام ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّمَا قَالَ: إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي، ثُمَّ سَتُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي وَإِنِّي لَعَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ ؛ وَلَمْ يَقُلْ : لَا تَبَرَّؤُوا مِنِّي. فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ : أَرَأَيْتَ إِنِ اخْتَارَ الْقَتْلَ دُونَ الْبَرَاءَةِ فَقَالَ : وَاللهِ مَا ذَلِكَ عَلَيْهِ وَمَا لَهُ إِلَّا مَا مَضَى عَلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ حَيْثُ أَكْرَهَهُ أَهْلُ مَكَّةَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ «إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ» فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله عِنْدَهَا : يَا عَمَّارُ إِنْ عَادُوا فَعُدْ فَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عُذْرَكَ وَأَمَرَكَ أَنْ تَعُودَ إِنْ عَادُوا .

۱۰۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کوفہ پر کہا۔ لوگو! عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا۔ حضرت نے فرمایا لوگوں نے حضرت علی پر کیسا جھوٹ بولا ہے پھر فرمایا۔ حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت کو کہا جائے۔ تو میں دینِ محمد پر ہوں یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برأت نہ کرنا۔ (سائل دینِ محمدیہ ہونے سے سمجھا کہ برأت نہ کرنی چاہیئے لہذا اس نے یہ کہا) پوچھا گیا برأت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لیے جائز ہے بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیئے جو عمار بن یاسر نے کیا۔ جبکہ اہلِ مکہ نے انھیں مجبور کیا (کلمۂ کفر کہنے پر) حالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا خدا نے یہ آیت نازل کی۔ مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا اگر وہ لوگ پھر ایسا کرنے کو کہیں تو کہہ دینا۔ خدا نے تمہارا عذر

قبول کرلیا اور تمھیں حکم دیا ہے کہ اگر دو بارہ کلمۂ کفر کہنے پر مجبور کریں تو کہہ دینا۔

۱۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِيَّاكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا عَمَلاً يُعَيِّرُونَا بِهِ ، فَإِنَّ وَلَدَ السَّوْءِ يُعَيَّرُ وَالِدُهُ بِعَمَلِهِ كُونُوا لِمَنِ انْقَطَعْتُمْ إِلَيْهِ زَيْناً وَلَا تَكُونُوا عَلَيْهِ شَيْناً صَلُّوا فِي عَشَائِرِهِمْ وَعُودُوا مَرْضَاهُمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَلَا يَسْبِقُونَكُمْ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَأَنْتُمْ أَوْلَى بِهِ مِنْهُمْ وَاللَّهِ مَا عُبِدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْخَبْءِ قُلْتُ : وَمَا الْخَبْءُ ؟ قَالَ : التَّقِيَّةُ .

۱۱۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ تم ایسے عمل سے بچو جس پر لوگ ہمیں عیب لگائیں۔ بُرا بیٹا اپنے عملِ بد سے اپنے باپ کو عیب لگاتا ہے۔ تم ایسے بنو کہ جو آپ کے لئے باعثِ زینت ہو نہ کہ باعثِ شرم ہو۔ قبیلہ والوں سے اگرچہ وہ مذہباً مخالف ہوں ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے جنازوں میں موجود رہو اور کسی امرِ نیک میں ان کو سبقت نہ کرنے دو کیونکہ تم اس کے لئے ان سے زیادہ بہتر ہو۔ خدا کی قسم خدا کو سب سے زیادہ محبوب عبادت وہ ہے جو پوشیدہ ہو یعنی بصورتِ تقیہ۔

۱۲ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْقِيَامِ لِلْوُلَاةِ ، فَقَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباد اجداد کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں۔

۱۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ ضَرُورَةٍ وَصَاحِبُهَا أَعْلَمُ بِهَا حِينَ تَنْزِلُ بِهِ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (فتویٰ قضا اعمالِ جوارح وغیرہ) اور صاحب زیادہ جاننے والا ہے اس ضرورت سے۔

۱٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : [كَانَ] أَبِي عليه السلام يَقُولُ : وَأَيُّ شَيْءٍ أَقَرُّ لِعَيْنِي مِنَ التَّقِيَّةِ : إِنَّ التَّقِيَّةَ جُنَّةُ الْمُؤْمِنِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھ کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی کوئی چیز نہیں، بے شک تقیہ مومن کے لئے سپر ہے۔

۱۵ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا مَنَعَ مِيثَمَ رَحِمَهُ اللهُ مِنَ التَّقِيَّةِ ، فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّ هٰذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي عَمَّارٍ وَأَصْحَابِهِ «إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ».

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کس چیز نے میثم علیہ الرحمہ کو تقیہ سے منع کیا تھا خدا کی قسم وہ اس آیت کو جانتے تھے مگر وہ جو مجبور کیا گیا ہو مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ عمار اور ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۱۶ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَتِ التَّقِيَّةُ لِيُحْقَنَ بِهَا الدَّمُ فَإِذَا بَلَغَ الدَّمُ فَلَيْسَ تَقِيَّةٌ.

۱۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ خدا اور رسولؐ نے اس لئے رکھا ہے تاکہ مومن کا خون نہ بہے اور اگر خون بہنے سے روکنا تقیہ سے ممکن نہ ہو تو پھر تقیہ جائز نہیں۔

۱۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كُلَّمَا تَقَارَبَ هٰذَا الْأَمْرُ كَانَ أَشَدَّ لِلتَّقِيَّةِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب ظہور حضرت حجت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہیے

۱۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ وَمَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَامٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَزُرَارَةَ قَالُوا : سَمِعْنَا أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يَضْطَرُّ إِلَيْهِ ابْنُ آدَمَ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللهُ لَهُ .

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے معاملہ میں انسان مضطر ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے۔

۱۹ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : التَّقِيَّةُ تُرْسُ اللهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ .

۱۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تقیہ سپر ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان۔

۲۰ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ

ابنِ الْمُخْتار ، عَنْ أبي بَصيرٍ قالَ : قالَ أبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : خالِطُوهُمْ بِالْبَرّانِيَّةِ وَخالِفُوهُمْ بِالْجَوّانِيَّةِ إذا كانَتِ الْإمْرَةُ صِبْيانِيَّةً .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے مخالفین سے بظاہر میل ملت رکھو اور باطن میں مخالفت رکھو جبکہ حکومت بازیچہ اطفال ہو۔

۲۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عيسى ، عَنْ زَكَرِيّا الْمُؤْمِنِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أسَدٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَطاءٍ قالَ : قُلْتُ لِأبي جَعْفَرٍ عليه السلام : رَجُلانِ مِنْ أهْلِ الْكُوفَةِ اُخِذا فَقيلَ لَهُما : ابْرَءا مِنْ أميرِ الْمُؤْمِنينَ فَبَرِئَ واحِدٌ مِنْهُما وَأبَى الْآخَرُ فَخُلِّيَ سَبيلُ الَّذي بَرِئَ وَقُتِلَ الْآخَرُ؟ فَقالَ : أمَّا الَّذي بَرِئَ فَرَجُلٌ فَقيهٌ في دينِهِ وَأمَّا الَّذي لَمْ يَبْرَءْ فَرَجُلٌ تَعَجَّلَ إلَى الْجَنَّةِ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کوفہ کے دو شیعہ بنی امیہ کے ہاتھوں گرفتار ہوئے ان سے کہا گیا تم امیرالمومنین پر تبرا کرو، ان میں سے ایک نے کیا دوسرے نے انکار کر دیا جس نے تبرا کیا تھا اسے چھوڑ دیا دوسرے کو قتل کر دیا گیا۔ حضرت نے فرمایا جس نے تبرا کیا وہ علم دین کا عالم تھا اور جس نے تبرا نہ کیا اس نے جنت کی طرف جانے میں جلدی کی۔

۲۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهيمَ ، عَنْ أبيهِ ، عَنِ ابْنِ أبي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَميلِ بْنِ صالِحٍ قالَ : قالَ أبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : احْذَرُوا عَواقِبَ الْعَثَراتِ .

۲۲۔ لغزشوں کے انجام سے ڈرو۔

۲۳ ـ أبُو عَلِيٍّ الْأشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إسْماعيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمانِ عَنِ ابْنِ مُسْكانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أبي يَعْفُورٍ قالَ : سَمِعْتُ أبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : التَّقِيَّةُ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَالتَّقِيَّةُ حِرْزُ الْمُؤْمِنِ ، وَلا إيمانَ لِمَنْ لا تَقِيَّةَ لَهُ ، إنَّ الْعَبْدَ لَيَقَعُ إلَيْهِ الْحَديثُ مِنْ حَديثِنا فَيَدينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فيما بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ ، فَيَكُونُ لَهُ عِزّاً فِي الدُّنْيا وَنُوراً فِي الْآخِرَةِ وَإنَّ الْعَبْدَ لَيَقَعُ إلَيْهِ الْحَديثُ مِنْ حَديثِنا فَيُذيعُهُ فَيَكُونُ لَهُ ذُلّاً فِي الدُّنْيا وَيَنْزِعُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ النُّورَ مِنْهُ .

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ تقیہ مومن کی سپر ہے اور تقیہ مومن کے لئے

عزت ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں جو ہماری حدیث کو سنے اور اس کی اشاعت نہ کرے تو اس کے لئے دنیا میں ذلت ہوگی اور اللہ اس کے دل سے نور نکال لے گا۔

دوسو چھبیسواں باب

راز کو چھپانا

(بَابُ الْكِتْمَانِ) ۲۲۶

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : وَدِدْتُ وَاللَّهِ أَنِّي افْتَدَيْتُ خَصْلَتَيْنِ فِي الشِّيعَةِ لَنَا بِبَعْضِ لَحْمِ سَاعِدِي: النَّزَقَ وَقِلَّةَ الْكِتْمَانِ .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن الحسینؑ نے واللہ میں دوست رکھتا ہوں کہ اپنے شیعوں سے ان دو خصلتوں کے دور کرنے میں اپنی کلائی کا گوشت فدیہ دے دوں ایک تند مزاجی دوسرے بات کا کم چھپانا۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أُمِرَ النَّاسُ بِخَصْلَتَيْنِ فَضَيَّعُوهُمَا فَصَارُوا مِنْهُمَا عَلَى غَيْرِ شَيْءٍ: الصَّبْرِ وَالْكِتْمَانِ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے سلیمان تم اس دین پر ہو کہ جس نے چھپایا۔ خدا نے اسے عزت دی اور جس نے ظاہر کیا اللہ نے اسے ذلیل کیا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا سُلَيْمَانُ إِنَّكُمْ عَلَى دِينٍ مَنْ كَتَمَهُ أَعَزَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَذَاعَهُ أَذَلَّهُ اللَّهُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے لوگوں کو دو خصلتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ لوگوں نے ان دونوں کو ضائع کر دیا اور کچھ نہ پایا۔ ایک ان میں صبر ہے دوسرے راز کا چھپانا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : دَخَلْنَا عَلَيْهِ جَمَاعَةً ، فَقُلْنَا : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنَّا نُرِيدُ الْعِرَاقَ فَأَوْصِنَا ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لِيَقْوَ شَدِيدُكُمْ ضَعِيفَكُمْ وَلْيَعُدْ غَنِيُّكُمْ عَلَى فَقِيرِكُمْ وَلَا تَبُثُّوا سِرَّنَا وَلَا تُذِيعُوا أَمْرَنَا ، وَإِذَا جَاءَكُمْ عَنَّا حَدِيثٌ فَوَجَدْتُمْ عَلَيْهِ شَاهِداً أَوْ شَاهِدَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَخُذُوا بِهِ وَ إِلَّا فَقِفُوا عِنْدَهُ ، ثُمَّ رُدُّوهُ إِلَيْنَا حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْمُنْتَظِرَ لِهَذَا الْأَمْرِ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَمَنْ أَدْرَكَ قَائِمَنَا فَخَرَجَ مَعَهُ فَقَتَلَ عَدُوَّنَا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ عِشْرِينَ شَهِيداً وَمَنْ قُتِلَ مَعَ قَائِمِنَا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ شَهِيداً .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ ہم چند آدمی امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور عرض کیا ہم کوفہ جا رہے ہیں کچھ نصیحت فرمایئے۔ حضرت نے فرمایا جو علمِ دین میں قوی ہیں ان کو چاہیئے کہ جو علم میں کمزور ہیں ان کو تقویت پہنچائیں اور مالدار فقیروں کی عیادت کریں اور ہمارے راز لوگوں پر ظاہر نہ کریں جب ہماری حدیث سنو اور اس پر ایک یا دو گواہ قرآن سے پالو تو اسے بیان کرو تاکہ مخالف خاموش رہیں۔ ورنہ اسے روکے رہو اور ہمارے پاس بھیجو تاکہ ہم وہ شواہد مہیا کردیں اور آگاہ ہو اس امر کے منتظر کے لئے ایک قائم اللیل روزہ دار کا اجر ہے جو ہمارے قائمؑ کو پالے اور اس کے ساتھ خروج کرے اور ہمارے دشمن کو قتل کرے تو اس کا اجر ایک شہید کا ہے اور جو ہمارے قائم کے ساتھ رہ کر قتل ہو جائے تو اس کا اجر برابر ہے پچیس شہیدوں کے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنِ احْتِمَالِ أَمْرِنَا التَّصْدِيقُ لَهُ وَالْقَبُولُ فَقَطْ ، مِنِ احْتِمَالِ أَمْرِنَا سَتْرُهُ وَصِيَانَتُهُ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ فَأَقْرِئْهُمُ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُمْ : رَحِمَ اللهُ عَبْداً اجْتَرَّ مَوَدَّةَ النَّاسِ إِلَى نَفْسِهِ ، حَدِّثُوهُمْ بِمَا يَعْرِفُونَ وَاسْتُرُوا عَنْهُمْ مَا يُنْكِرُونَ ، ثُمَّ قَالَ : وَاللهِ مَا النَّاصِبُ لَنَا حَرْباً بِأَشَدَّ عَلَيْنَا مُؤُونَةً مِنَ النَّاطِقِ عَلَيْنَا بِمَا نَكْرَهُ ، فَإِذَا عَرَفْتُمْ مِنْ عَبْدٍ إِذَاعَةً فَامْشُوا إِلَيْهِ وَرُدُّوهُ عَنْهَا ، فَإِنْ قَبِلَ مِنْكُمْ وَإِلَّا فَتَحَمَّلُوا عَلَيْهِ بِمَنْ يُثْقِلُ عَلَيْهِ وَيَسْمَعُ مِنْهُ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ يَطْلُبُ الْحَاجَةَ فَيَلْطُفُ فِيهَا حَتَّى تُقْضَى لَهُ ، فَالْطُفُوا فِ[illegible]بي نما تَلْطُفُونَ فِي حَوَائِجِكُمْ فَإِنْ هُوَ قَبِلَ مِنْكُمْ وَإِلَّا فَادْفِنُوا كَلَامَهُ تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ وَلَا تَقُولُوا إِنَّهُ يَقُولُ وَيَقُولُ ، فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْمَلُ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ ، أَمَا وَاللهِ لَوْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ مَا أَقُولُ لَأَقْرَرْتُ أَنَّكُمْ أَصْحَابِي ، هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ لَهُ أَصْحَابٌ ، وَهَذَا الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ لَهُ أَصْحَابٌ ، وَأَنَا امْرُؤٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ وَلَدَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَلِمْتُ كِتَابَ اللهِ وَفِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ بَدْءِ الْخَلْقِ وَأَمْرِ السَّمَاءِ وَأَمْرِ الْأَرْضِ وَأَمْرِ الْأَوَّلِينَ وَأَمْرِ الْآخِرِينَ وَأَمْرِ مَا كَانَ وَأَمْرِ مَا يَكُونُ ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ذَلِكَ نُصْبَ عَيْنِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ ہمارے امر امامت کو اختیار کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اس کی تصدیق کی جائے اور فقط قبول کر لیا جائے بلکہ چاہیے یہ کہ نا اہلوں (مخالفوں) سے ہمارے معاملہ کو پوشیدہ رکھا جائے۔ ہماری احادیث ان سے بیان نہ کی جائیں۔ ہمارے دوستوں سے ہمارا اسلام کہو کہ رحم کرے اللہ اس بندے پر جو بحالتِ تقیہ ہمارے مخالفوں سے اپنی دوستی ظاہر کرے۔ تم ان سے وہ باتیں بیان کرو جس کے شواہد وہ قرآن سے جانتے ہوں اور جو نہیں جانتے وہ ان سے پوشیدہ رکھو۔ خدا کی قسم اس ناصبی سے جو ہم سے شدید عداوت رکھتا ہے۔ ہمیں زیادہ نقصان اس کی دوستی سے پہنچتا ہے جو ہمارے راز ہمارے دشمن سے بیان کرتا ہے۔ جب تمہیں ایسا آدمی معلوم ہو جو اشاعتِ امرِ امامت کرتا ہے تو اس کے پاس جاؤ اور اسے روکو، اگر وہ مان جائے تو بہتر، ورنہ ایسے شخص کو اس کے پاس لاؤ جس کی بات اس کے لئے وزنی ہو اور وہ اس کی بات کان لگا کر سنے۔ بعض لوگ تم سے طلب حاجت کرتے ہیں تم ان کی ضرورت پوری کرتے رہو تو وہ تم پر مہربان ہوتے ہیں۔ پس میری اس ضرورت کے لئے۔ تم ان پر اسی طرح مہربانی کرو جیسے اپنی ضرورتوں کے لئے ان پر مہربانی کرتے ہو۔ پس اگر تدبیر سے وہ مان جائے تو بہتر ورنہ تم اس کے کلام کو اپنے پیروں سے کچل دو۔ یعنی کسی سے یہ نہ کہو کہ وہ ایسا ایسا کہتا ہے اس میں میرے اور تمہارے دونوں کے لئے آسانی ہے۔ قسم خدا کی اگر تم نے میرے کہنے پر عمل کیا تو میں اقرار کرتا ہوں کہ تم میرے اصحاب ہو۔ یہ ابوحنیفہ ہے اور اس کے اصحاب ہیں اور یہ حسن بصری ہے اور اس کے اصحاب ہیں وہ کس طرح ان کے غلط فتوؤں پر عمل کرتے ہیں اور میں باوجود قریشی اور اولاد رسولؐ سے ہوں اور کتاب خدا کا علم رکھتا ہوں جس میں ہر شے کا بیان ہے ابتدائے خلقت سے لے کر اور آسمان و زمین اور امر اولین و آخرین کا رجو ہو چکا ہے اور ہونے والا ہے وہ سب میری نظر کے سامنے ہے پھر بھی میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : مَازَالَ سِرُّنَا مَكْتُوماً حَتَّى صَارَ فِي يَدِ[ي] وُلْدِ كَيْسَانَ فَتَحَدَّثُوا بِهِ فِي الطَّرِيقِ وَقُرَى السَّوَادِ

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ہمارا معاملہ ہمیشہ پوشیدگی کے ساتھ رہا ہے لیکن اہل مکر و فریب نے شیعیت کو لیا تو گلی کوچوں میں اور گاؤں گاؤں اعلان کر دیا۔ ولد کیسان سے مراد بعض نے اولادِ مختار علیہ الرحمہ لی ہے جنھوں نے شیعیت کا بانگ دہل اعلان کیا۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : وَاللهِ إِنَّ أَحَبَّ أَصْحَابِي إِلَيَّ أَوْرَعُهُمْ وَأَفْقَهُهُمْ وَأَكْتَمُهُمْ لِحَدِيثِنَا وَإِنَّ أَسْوَأَهُمْ عِنْدِي حَالاً وَأَمْقَتَهُمْ لَلَّذِي إِذَا سَمِعَ الْحَدِيثَ يُنْسَبُ إِلَيْنَا وَيُرْوَى عَنَّا فَلَمْ يَقْبَلْهُ اشْمَأَزَّ

مِنْهُ وَ جَحَدَهُ وَكَفَّرَ مَنْ دَانَ بِهِ وَهُوَ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الْحَدِيثَ مِنْ عِنْدِنَا خَرَجَ وَإِلَيْنَا أُسْنِدَ ، فَيَكُونُ بِذَلِكَ خَارِجاً عَنْ وَلَايَتِنَا .

۷۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ میرے اصحاب میں سب سے زیادہ محبوب میرے نزدیک وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے زیادہ فقیہہ ہے اور ہماری احادیث کا (مخالفوں سے) سب سے زیادہ چھپانے والا ہے (تاکہ وہ ہمارے درپے آزار نہ ہوں) اور میرے نزدیک سب سے زیادہ بدحال اور سب سے زیادہ دشمن وہ ہے جو ہماری حدیث سنے اور ہماری طرف نسبت دے۔ پھر اس کو قبول نہ کرے اور ترش رو ہو اور انکار کرے اور جو اس کے پاس ہو وہ بھی انکار کرے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہماری ہی ہو اور اس کی سند ہم ہی سے ہو ایسا شخص ہماری ولایت سے خارج ہے ۔

٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا مُعَلَّى اكْتُمْ أَمْرَنَا وَلَا تُذِعْهُ ، فَإِنَّهُ مَنْ كَتَمَ أَمْرَنَا وَلَمْ يُذِعْهُ أَعَزَّهُ اللهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَجَعَلَهُ نُوراً بَيْنَ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ ، يَقُودُهُ إِلَى الْجَنَّةِ ، يَا مُعَلَّى مَنْ أَذَاعَ أَمْرَنَا وَلَمْ يَكْتُمْهُ أَذَلَّهُ اللهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَنَزَعَ النُّورَ مِنْ بَيْنِ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ وَجَعَلَهُ ظُلْمَةً تَقُودُهُ إِلَى النَّارِ ، يَا مُعَلَّى إِنَّ التَّقِيَّةَ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ ، يَا مُعَلَّى إِنَّ اللهَ يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي السِّرِّ كَمَا يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي الْعَلَانِيَةِ ، يَا مُعَلَّى إِنَّ الْمُذِيعَ لِأَمْرِنَا كَالْجَاحِدِ لَهُ .

۸۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے معلّی ہمارے امر کو چھپاؤ اور ظاہر نہ کرو، جو ہمارے امر کو چھپائے گا اور ظاہر نہ کرے گا تو اللہ اس کو دنیا میں عزت دے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور ہوگا جو اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور اے معلّی جو ہمارے امر کو ظاہر کرے گا چھپائے گا نہیں تو خدا اسے دنیا میں ذلیل کرے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ سے نور کو کھینچ لے گا اور تاریکی اسے کھینچ کر دوزخ کی طرف لے جائے گی اے معلّی تقیہ میرا اور میرے آباء کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں، اے معلّی اللہ پوشیدہ عبادت کو اسی طرح دوست رکھتا ہے جیسے ظاہر عبادت کو۔ اے معلّی ہمارے امر کا ظاہر کرنے والا ایسا ہے جیسا ہمارے حق کا انکار کرنے والا۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَخْبَرْتَ بِمَا أَخْبَرْتُكَ بِهِ أَحَداً ؟ قُلْتُ : لَا إِلَّا سُلَيْمَانَ بْنَ خَالِدٍ ، قَالَ : أَحْسَنْتَ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ الشَّاعِرِ :

فَلَا يَعْدُوَنْ سِرِّي وَسِرُّكَ ثَالِثاً ☆ أَلَا كُلُّ سِرٍّ جَاوَزَ اثْنَيْنِ شَائِعٌ

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کیا میں نے جو خبر تجھ سے بیان کی تھی تو اس لئے کہ کسی سے کہہ دینا۔ میں نے کہا سلیمان بن خالد کے سوا کسی سے نہیں کہا۔ فرمایا ٹھیک کیا تو نے شاعر کا یہ قول تو سنا ہوگا۔

میرا اور تیرا بھید دو سے تیسرے تک نہ جائے ، آگاہ ہو جو بھید دو سے گزرا وہ ساٹھ تک پہنچا

١٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَبَى وَأَمْسَكَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَعْطَيْنَاكُمْ كُلَّمَا تُرِيدُونَ كَانَ شَرّاً لَكُمْ وَأُخِذَ بِرَقَبَةِ صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وَلَايَةُ اللهِ أَسَرَّهَا إِلَىٰ جَبْرَئِيلَ عليه السلام وَأَسَرَّهَا جَبْرَئِيلُ إِلَىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَأَسَرَّهَا مُحَمَّدٌ إِلَىٰ عَلِيٍّ عليه السلام وَأَسَرَّهَا عَلِيٌّ إِلَىٰ مَنْ شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَنْتُمْ تُذِيعُونَ ذٰلِكَ. مَنِ الَّذِي أَمْسَكَ حَرْفاً سَمِعَهُ ؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ : يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَكُونَ مَالِكاً لِنَفْسِهِ مُقْبِلاً عَلَىٰ شَأْنِهِ عَارِفاً بِأَهْلِ زَمَانِهِ ، فَاتَّقُوا اللهَ وَلَا تُذِيعُوا حَدِيثَنَا . فَلَوْلَا أَنَّ اللهَ يُدَافِعُ عَنْ أَوْلِيَائِهِ وَيَنْتَقِمُ لِأَوْلِيَائِهِ مِنْ أَعْدَائِهِ ، أَمَا رَأَيْتَ مَا صَنَعَ اللهُ بِآلِ بَرْمَكَ وَمَا انْتَقَمَ اللهُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَقَدْ كَانَ بَنُو الْأَشْعَثِ عَلَىٰ خَطَرٍ عَظِيمٍ فَدَفَعَ اللهُ عَنْهُمْ بِوِلَايَتِهِمْ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَأَنْتُمْ بِالْعِرَاقِ تَرَوْنَ أَعْمَالَ هٰؤُلَاءِ الْفَرَاعِنَةِ وَمَا أَمْهَلَ اللهُ لَهُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ ؛ وَلَا تَغُرَّنَّكُمُ [الْحَيَاةُ] الدُّنْيَا، وَلَا تَغْتَرُّوا بِمَنْ قَدْ أُمْهِلَ لَهُ ، فَكَأَنَّ الْأَمْرَ قَدْ وَصَلَ إِلَيْكُمْ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک حادثہ کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے جواب سے انکار کیا اور خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا اگر جو تم چاہتے ہو۔ ہم تمہیں بتا دیں تو یہ ایک مصیبت بن جائے گا۔ تمہارے لئے اور صاحب امامت کے لئے بھی ، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وحی کی اللہ نے جبرئیل کو اور جبرئیل نے رسول خدا (تبیانا لکل شئی یعنی قیامت تک ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا اور آنحضرت نے بطور راز بتایا حضرت علی علیہ السلام کو اور علیؑ نے جس کو چاہا بتایا (یعنی یہ سلسلہ آئمہ اہلبیت تک جاری رہا) اور تم اسے ظاہر کرتے ہو (ظہور قائم آل محمدؑ کو) تم میں کون ہے کہ جو باز رہے اس بات کو بیان کرنے سے ، جو اس نے سنا ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آلِ داؤد کی حکمتوں میں ایک بات یہ بھی تھی کہ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نفس پر قابو رکھے اور خودداری کرے اور اپنے اہلِ زمانہ کو پہچانے۔ پس اللہ سے ڈرو اور ہماری حدیث شائع نہ کرو۔ خدا اپنے اولیاء سے ہر بلا کو خود دفع کرے گا اور اپنے اولیاء کے دشمنوں سے خود بدلہ لے گا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے برامکہ سے (جو دشمن آلِ رسولؐ تھے) کیا کیا، اور امام موسیٰ کاظم کے دشمن (اسمٰعیل بن جعفر) سے کیسا بدلہ لیا۔ اور اولادِ اشعث (جو شیعہ تھی) سے جو امامتِ موسیٰ کاظم کی معتقد تھی، اللہ نے خطرۂ عظیم کو ان سے کیسے دفع کیا۔ تم نے ان فرعونوں (بنی عباس) کے حکام کو عراق میں دیکھا خدا نے ان کو مہلت دے رکھی ہے تم اللہ سے ڈرو، دنیا کی زندگی تم کو دھوکا نہ دے اور نہ اس کی

زندگی جس کو اللہ نے مہلت دے رکھی ہے (یہ نہ سمجھنا کہ حکومت ہمیشہ ظالموں کے ہاتھ میں رہے گی) یہ حکومت ایک دن تم تک پہنچے گی۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: طُوبَى لِعَبْدٍ نُوَمَةٍ[۲]، عَرَفَهُ اللهُ وَلَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى وَيَنَابِيعُ الْعِلْمِ يَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ ، لَيْسُوا بِالْمَذَايِيعِ الْبُذُرِ وَلَا بِالْجُفَاةِ الْمُرَائِينَ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خوشخبری ہو اس گمنام بندہ کے لئے جسے اللہ پہچانتا ہے اور لوگ اسے نہیں پہچانتے (خاموشی سے کار دین انجام دیتاہے) یہ لوگ ہدایت کے چراغ اور علم دین کے سرچشمے ہیں۔ خدا ان کے ذریعہ سے فتنوں کی تاریکی کو دور کرتاہے نہ وہ راز کو ظاہر کرنے والے سخن چیں ہیں اور نہ جاہلان خود نما۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْإِصْبَهَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : طُوبَى لِكُلِّ عَبْدٍ نُوَمَةٍ لَا يُؤْبَهُ لَهُ ، يَعْرِفُ النَّاسَ وَلَا يَعْرِفُهُ النَّاسُ ، يَعْرِفُهُ اللهُ مِنْهُ بِرِضْوَانٍ ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ وَيُفْتَحُ لَهُمْ بَابُ كُلِّ رَحْمَةٍ ، لَيْسُوا بِالْبُذُرِ الْمَذَايِيعِ وَلَا الْجُفَاةِ الْمُرَائِينَ . وَقَالَ: قُولُوا الْخَيْرَ تُعْرَفُوا بِهِ وَاعْمَلُوا الْخَيْرَ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ وَلَا تَكُونُوا عُجُلًا مَذَايِيعَ ، فَإِنَّ خِيَارَكُمُ الَّذِينَ إِذَا نُظِرَ إِلَيْهِمْ ذُكِرَ اللهُ وَشِرَارُكُمُ الْمَشَّاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ ، الْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ ، الْمُبْتَغُونَ لِلْبُرَآءِ الْمَعَايِبَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ خوشخبری ہو اس غیر مشہور گمنام بندہ کے لئے جو اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ لوگوں کو پہچانے، لوگ اسے نہیں پہچانتے۔ اللہ اس کو پہچنواتا ہے (اپنی مرضی کے ساتھ) ایسے لوگ ہدایت کے چراغ ہیں ان سے فتنہ کی ہر تاریکی میں روشنی پھیل جاتی ہے اور رحمت الہٰی کے دروازے کھل جاتے ہیں نہ تو وہ راز فاش کرنے والے چغل خور ہیں اور نہ جاہلان خود نما اور حضرت نے فرمایا اچھی بات کہو تم اس کی وجہ سے پہچانے جاؤ گے اور عمل خیر کرو اور اس کے اہل میں سے بنو اور جلد باز چغل خور نہ بنو۔ تم میں سے نیک لوگ وہ ہیں جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آتاہے اور تم میں بدترین لوگ چغلیاں کھانے والے دوستوں میں تفرقہ ڈالنے والے اور تلاش کرنیوالے عیبوں ہیں سے عیب۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ قَالَ : قَالَ

أبو عبدالله علیه السلام : كفّوا ألسنتكم والزموا بيوتكم ، فإنّه لا يصيبكم أمر تخصّون به أبداً ولا تزال الزيدية لكم وقاء أبداً .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنی زبانوں کو تقیہ کی صورت میں روکو اور اپنے گھروں میں چپ چاپ بیٹھو، یعنی اپنے مخالفوں پر خروج نہ کرو تاکہ تم دوامی مصیبت سے محفوظ رہو۔ خروج آلِ محمدؐ تک اور زیدیہ فرقہ کے لوگ جو جہاد بالسیف کے معتقد ہیں تمہارے لئے مصیبت لانے والے بن جائیں گے یہ مصیبت زیدیوں ہی کے لئے چھوڑ دو۔

١٤ ـ عنه ، عن عثمان بن عيسى ، عن أبي الحسن صلوات الله عليه قال : إن كان في يدك هذه شيء فإن استطعت أن لا تعلم هذه فافعل ، قال : وكان عنده إنسان فتذاكروا الإذاعة ، فقال: احفظ لسانك تعزّ ، ولا تمكّن النّاس من قياد رقبتك فتذلّ .

۱۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تیرے ایک ہاتھ میں کوئی شے ہو تو دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہو (یہ دلیل وجوب کمال تقیہ ہے) حضرت کے پاس ایک ایسا شخص بیٹھا تھا جس کے راز فاش کرنے کے متعلق لوگ گفتگو کر رہے تھے حضرت نے اس سے فرمایا تو اپنی زبان کو روک عزت حاصل ہوگی اور اپنے پر ان لوگوں کو قدرت نہ دے جو تیری گردن میں رسی باندھیں اور تو ذلیل ہو۔

١٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن الحكم ، عن خالد بن نجيح عن أبي عبدالله علیه السلام قال : إنّ أمرنا مستور مقنّع بالميثاق[1] فمن هتك علينا أذلّه الله .

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارا معاملہ پوشیدہ ہے بعہد الٰہی جو ظہور قائم آلِ محمدؐ تک ظاہر نہ ہوگا۔ پس جس نے ہماری پردہ دری کی خدا اس کو ذلیل کرے گا۔

١٦ ـ الحسين بن محمّد ، ومحمّد بن يحيى ، جميعاً ، عن عليّ بن محمّد بن سعد ، عن محمّد بن مسلم عن محمّد بن سعيد بن غزوان ، عن عليّ بن الحكم ، عن عمر بن أبان ، عن عيسى بن أبي منصور قال: سمعت أبا عبدالله علیه السلام يقول : نفس المهموم لنا المغتمّ لظلمنا تسبيح وهمّه لأمرنا عبادة وكتمانه لسرّنا جهاد في سبيل الله ، قال لي محمّد بن سعيد : اكتب هذا بالذهب ، فما كتبت شيئاً أحسن منه .

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو سانس نکلتا ہے ہمارے متعلق فکر کرنے میں ظہور قائم آلِ محمدؐ کے متعلق اور غمناک ہوتا ہے ہماری مظلومیت پر تو اس کا یہ عمل بمنزلہ تسبیح ہے اور ہمارے

معاملہ میں رنجیدہ ہونا عبادت ہے اور ہمارے راز کو چھپانا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ مجھ سے فرمایا اے محمد بن سعید اس کو سونے کے پانی سے لکھو میں نے اس سے بہتر کوئی چیز نہ لکھی۔

دوسوستائیسواں باب

مومن اور اس کی علامات وصفات

(بَابُ) ۲۲۷

☆(اَلْمُؤْمِنِ وَعَلَامَاتِهِ وَصِفَاتِهِ)☆

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دَاهِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ قُثَمَ أَبِي قَتَادَةَ الْحَرَّانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ هَمَّامٌ ـ كَانَ عَابِداً ، نَاسِكاً ، مُجْتَهِداً ـ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ يَخْطُبُ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْ لَنَا صِفَةَ الْمُؤْمِنِ كَأَنَّنَا نَنْظُرُ إِلَيْهِ ؟ فَقَالَ :

يَا هَمَّامُ الْمُؤْمِنُ هُوَ الْكَيِّسُ الْفَطِنُ ، بِشْرُهُ فِي وَجْهِهِ ، وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ ، أَوْسَعُ شَيْءٍ صَدْراً وَأَذَلُّ شَيْءٍ نَفْساً ، زَاجِرٌ عَنْ كُلِّ فَانٍ ، حَاضٌّ عَلَى كُلِّ حَسَنٍ ، لَاحَقُودٌ وَلَا حَسُودٌ ، وَلَا وَثَّابٌ ، وَلَا سَبَّابٌ ، وَلَا عَيَّابٌ ، وَلَا مُغْتَابٌ ، يَكْرَهُ الرِّفْعَةَ وَيَشْنَأُ السُّمْعَةَ ، طَوِيلُ الْغَمِّ ، بَعِيدُ الْهَمِّ ، كَثِيرُ الصَّمْتِ وَقُورٌ ، ذَكُورٌ ، صَبُورٌ ، شَكُورٌ ؛ مَغْمُومٌ بِفِكْرِهِ ؛ مَسْرُورٌ بِفَقْرِهِ ، سَهْلُ الْخَلِيقَةِ ؛ لَيِّنُ الْعَرِيكَةِ ، رَصِينُ الْوَفَاءِ ؛ قَلِيلُ الْأَذَى ؛ لَا مُتَأَفِّكٌ وَلَا مُتَهَتِّكٌ .

إِنْ ضَحِكَ لَمْ يَخْرَقْ ، وَإِنْ غَضِبَ لَمْ يَنْزَقْ ، ضَحِكُهُ تَبَسُّمٌ ، وَاسْتِفْهَامُهُ تَعَلُّمٌ وَمُرَاجَعَتُهُ تَفَهُّمٌ . كَثِيرٌ عِلْمُهُ ، عَظِيمٌ حِلْمُهُ ، كَثِيرُ الرَّحْمَةِ ، لَا يَبْخَلُ ، وَلَا يَعْجَلُ ، وَلَا يَضْجَرُ ، وَلَا يَبْطَرُ ، وَلَا يَحِيفُ فِي حُكْمِهِ ، وَلَا يَجُورُ فِي عِلْمِهِ ، نَفْسُهُ أَصْلَبُ مِنَ الصَّلْدِ ، وَمُكَادَحَتُهُ أَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ ، لَا جَشِعٌ وَلَا هَلِعٌ وَلَا عُنُفٌ وَلَا صَلِفٌ وَلَا مُتَكَلِّفٌ وَلَا مُتَعَمِّقٌ . جَمِيلُ الْمُنَازَعَةِ ، كَرِيمُ الْمُرَاجَعَةِ . عَدْلٌ إِنْ غَضِبَ ، رَفِيقٌ إِنْ طَلَبَ ، لَا يَتَهَوَّرُ وَلَا يَتَهَتَّكُ وَلَا يَتَجَبَّرُ ، خَالِصُ الْوُدِّ ، وَثِيقُ الْعَهْدِ ، وَفِيُّ الْعَقْدِ ، شَفِيقٌ ، وَصُولٌ حَلِيمٌ ، خَمُولٌ ، قَلِيلُ الْفُضُولِ ، رَاضٍ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، مُخَالِفٌ لِهَوَاهُ ، لَا يَغْلُظُ عَلَى مَنْ دُونَهُ وَلَا يَخُوضُ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ ، نَاصِرٌ لِلدِّينِ ، مُحَامٍ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ كَهْفٌ لِلْمُسْلِمِينَ ، لَا يَخْرِقُ الثَّنَاءُ سَمْعَهُ وَلَا

يَنْكِي الطَّمَعُ قَلْبَهُ ، وَلَا يَعْرِفُ اللَّعِبُ حُكْمَهُ ، وَلَا يَطَّلِعُ الْجَاهِلُ عِلْمَهُ ، قَوَّالٌ ؛ عَمَّالٌ ، عَالِمٌ
حَازِمٌ ، لَا بِفَحَّاشٍ وَلَا بِطَيَّاشٍ ، وَصُولٌ فِي غَيْرِ عُنْفٍ ، بَذُولٌ فِي غَيْرِ سَرَفٍ ، لَا بِخَتَّالٍ وَلَا بِغَدَّارٍ ، وَلَا
يَقْتَفِي أَثَراً ، وَلَا يَحِيفُ بَشَراً ، رَفِيقٌ بِالْخَلْقِ ، سَاعٍ فِي الْأَرْضِ ، عَوْنٌ لِلضَّعِيفِ غَوْثٌ لِلْمَلْهُوفِ ،
لَا يَهْتِكُ سِتْراً وَلَا يَكْشِفُ سِرّاً ، كَثِيرُ الْبَلْوَى ، قَلِيلُ الشَّكْوَى ، إِنْ رَأَى خَيْراً ذَكَرَهُ ، وَإِنْ عَايَنَ
شَرّاً سَتَرَهُ ، يَسْتُرُ الْعَيْبَ ، وَيَحْفَظُ الْغَيْبَ ، وَيُقِيلُ الْعَثْرَةَ وَيَغْفِرُ الزَّلَّةَ . لَا يَطَّلِعُ عَلَى نُصْحٍ فَيَذَرَهُ ، وَلَا
يَدَعُ جِنْحَ حَيْفٍ فَيُصْلِحَهُ ، أَمِينٌ ، رَصِينٌ ، تَقِيٌّ ، نَقِيٌّ ، زَكِيٌّ ، رَضِيٌّ ، يَقْبَلُ الْعُذْرَ وَيُجْمِلُ الذِّكْرَ
وَيُحْسِنُ بِالنَّاسِ الظَّنَّ ، وَيَتَّهِمُ عَلَى الْعَيْبِ نَفْسَهُ ، يُحِبُّ فِي اللَّهِ بِفِقْهٍ وَعِلْمٍ ، وَيَقْطَعُ فِي اللَّهِ بِحَزْمٍ وَعَزْمٍ
لَا يَخْرُقُ بِهِ فَرَحٌ ، وَلَا يَطِيشُ بِهِ مَرَحٌ ، مُذَكِّرٌ لِلْعَالِمِ ، مُعَلِّمٌ لِلْجَاهِلِ ، لَا يُتَوَقَّعُ لَهُ بَائِقَةٌ ، وَلَا
يُخَافُ لَهُ غَائِلَةٌ ، كُلُّ سَعْيٍ أَخْلَصُ عِنْدَهُ مِنْ سَعْيِهِ ، وَكُلُّ نَفْسٍ أَصْلَحُ عِنْدَهُ مِنْ نَفْسِهِ ، عَالِمٌ بِعَيْبِهِ
شَاغِلٌ بِغَمِّهِ ، لَا يَثِقُ بِغَيْرِ رَبِّهِ ، غَرِيبٌ وَحِيدٌ جَرِيدٌ [حَزِينٌ] ، يُحِبُّ فِي اللَّهِ وَيُجَاهِدُ فِي اللَّهِ لِيَتَّبِعَ
رِضَاهُ وَلَا يَنْتَقِمُ لِنَفْسِهِ بِنَفْسِهِ وَلَا يُوَالِي فِي سَخَطِ رَبِّهِ ، مُجَالِسٌ لِأَهْلِ الْفَقْرِ ، مُصَادِقٌ لِأَهْلِ الصِّدْقِ
مُوَازِرٌ لِأَهْلِ الْحَقِّ . عَوْنٌ لِلْقَرِيبِ ، أَبٌ لِلْيَتِيمِ ، بَعْلٌ لِلْأَرْمَلَةِ ، حَفِيٌّ بِأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ ، مَرْجُوٌّ لِكُلِّ
كَرِيهَةٍ ، مَأْمُولٌ لِكُلِّ شِدَّةٍ ، هَشَّاشٌ ، بَشَّاشٌ ، لَا بِعَبَّاسٍ وَلَا بِجَسَّاسٍ ، صَلِيبٌ ، كَظَّامٌ ، بَسَّامٌ
دَقِيقُ النَّظَرِ عَظِيمُ الْحَذَرِ [لَا يَجْهَلُ وَإِنْ جُهِلَ عَلَيْهِ يَحْلُمُ] لَا يَبْخَلُ وَإِنْ بُخِلَ عَلَيْهِ صَبَرَ ، عَقَلَ فَاسْتَحْيَى
وَقَنِعَ فَاسْتَغْنَى ، حَيَاؤُهُ يَعْلُو شَهْوَتَهُ ، وَوُدُّهُ يَعْلُو حَسَدَهُ ، وَعَفْوُهُ يَعْلُو حِقْدَهُ ، لَا يَنْطِقُ بِغَيْرِ صَوَابٍ
وَلَا يَلْبَسُ إِلَّا الْإِقْتِصَادَ ، مَشْيُهُ التَّوَاضُعُ ، خَاضِعٌ لِرَبِّهِ بِطَاعَتِهِ ، رَاضٍ عَنْهُ فِي كُلِّ حَالَاتِهِ ، نِيَّتُهُ
خَالِصَةٌ ، أَعْمَالُهُ لَيْسَ فِيهَا غِشٌّ وَلَا خَدِيعَةٌ ، نَظَرُهُ عِبْرَةٌ ، سُكُوتُهُ فِكْرَةٌ ، وَكَلَامُهُ حِكْمَةٌ ، مُنَاصِحاً
مُتَبَاذِلاً مُتَوَاخِياً ، نَاصِحٌ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ ، لَا يَهْجُرُ أَخَاهُ ، وَلَا يَغْتَابُهُ ، وَلَا يَمْكُرُ بِهِ ، وَلَا يَأْسَفُ
عَلَى مَا فَاتَهُ ، وَلَا يَحْزَنُ عَلَى مَا أَصَابَهُ ، وَلَا يَرْجُو مَا لَا يَجُوزُ لَهُ الرَّجَاءُ ، وَلَا يَفْشَلُ فِي الشِّدَّةِ ، وَلَا يَبْطَرُ
فِي الرَّخَاءِ يَمْزُجُ الْحِلْمَ بِالْعِلْمِ ، وَالْعَقْلَ بِالصَّبْرِ ؛ تَرَاهُ بَعِيداً كَسَلُهُ ، دَائِماً نَشَاطُهُ ، قَرِيباً أَمَلُهُ
قَلِيلاً زَلَلُهُ ، مُتَوَقِّعاً لِأَجَلِهِ ، خَاشِعاً قَلْبُهُ ، ذَاكِراً رَبَّهُ ، قَانِعَةً نَفْسُهُ ، مَنْفِيّاً جَهْلُهُ ، سَهْلاً أَمْرُهُ
حَزِيناً لِذَنْبِهِ ، مَيِّتَةً شَهْوَتُهُ ، كَظُوماً غَيْظَهُ ، صَافِياً خُلُقُهُ ، آمِناً مِنْهُ جَارُهُ ، ضَعِيفاً كِبْرُهُ ، قَانِعاً بِالَّذِي
قُدِّرَ لَهُ ، مَتِيناً صَبْرُهُ ، مُحْكِماً أَمْرَهُ ، كَثِيراً ذِكْرُهُ ، يُخَالِطُ النَّاسَ لِيَعْلَمَ ، وَيَصْمُتُ لِيَسْلَمَ ، وَيَسْأَلُ
لِيَفْهَمَ ، وَيَتَّجِرُ لِيَغْنَمَ ، لَا يُنْصِتُ لِلْخَيْرِ لِيَفْخَرَ بِهِ ، وَلَا يَتَكَلَّمُ لِيَتَجَبَّرَ بِهِ عَلَى مَنْ سِوَاهُ ؛ نَفْسُهُ مِنْهُ

فِي عَنَاءٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ ؛ أَتْعَبَ نَفْسَهُ لِآخِرَتِهِ فَأَرَاحَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ ؛ إِنْ بُغِيَ عَلَيْهِ صَبَرَ حَتَّى يَكُونَ اللهُ الَّذِي يَنْتَصِرُ لَهُ ؛ بُعْدُهُ مِمَّنْ تَبَاعَدَ مِنْهُ بُغْضٌ وَنَزَاهَةٌ ، وَدُنُوُّهُ مِمَّنْ دَنَا مِنْهُ لِينٌ وَرَحْمَةٌ لَيْسَ تَبَاعُدُهُ تَكَبُّرًا وَلَا عَظَمَةً ؛ وَلَا دُنُوُّهُ خَدِيعَةً وَلَا خِلَابَةً ؛ بَلْ يَقْتَدِي بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ فَهُوَ إِمَامٌ لِمَنْ بَعْدَهُ مِنْ أَهْلِ الْبِرِّ .

قَالَ : فَصَاحَ هَمَّامٌ صَيْحَةً ؛ ثُمَّ وَقَعَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ ؛ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كُنْتُ أَخَافُهَا عَلَيْهِ وَقَالَ: هٰكَذَا تَصْنَعُ الْمَوْعِظَةُ الْبَالِغَةُ بِأَهْلِهَا؛ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: فَمَا بَالُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ: إِنَّ لِكُلٍّ أَجَلًا لَا يَعْدُوهُ وَسَبَبًا لَا يُجَاوِزُهُ؛ فَمَهْلًا لَا تَعُدْ فَإِنَّمَا نَفَثَ عَلَى لِسَانِكَ شَيْطَانٌ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب امیرالمومنین خطبہ سنا رہے تھے کہ ایک شخص جو عابد و زاہد و مجتہد تھا کھڑے ہو کر کہنے لگا۔ اے امیرالمومنین! آپ مومن کا وصف اس طرح بیان کریں گویا ہم اس کو دیکھ رہے ہیں فرمایا اے ہمام مومن زیرک و دانا ہوتا ہے۔ چہرہ بشاش، دل حزن آگیں، کشادہ سینہ از روئے نفس ذلیل ہر فانی شے کو حقیر سمجھنے والا۔

حریص ہے ہر قسم کی نیکی پر نہ کینہ ور ہے نہ حاسد نہ جھگڑالو ہے نہ گلیارا نہ عیب جو نہ غیبت گو، سر بلندی کو بُرا جانتا ہے اور ریا کو معیوب جانتا ہے اس کا غم طولانی ہوتا ہے (سکراتِ موت اور عذاب قبر کے متعلق) اور ارادہ کا پختہ ہوتا ہے خاموش زیادہ رہتا ہے صاحبِ وقار ہوتا ہے غصہ میں آپے سے باہر نہیں ہوتا، ذکر الٰہی کرنے والا ہوتا ہے صبر و شکر کرنے والا ہوتا ہے۔ فکرِ آخرت میں مغموم رہتا ہے اپنے فقر میں خوش رہتا ہے اس کی طبیعت میں خشونت نہیں ہوتی نرم طبیعت، وفائے عہد پر قائم رہنے والا ہوتا ہے لوگوں کو اذیت بہت کم دیتا ہے، تہمت تراشی نہیں کرتا کسی کی ہتک نہیں کرتا، اگر ہنستا ہے تو گلا نہیں پھاڑتا۔ اگر غصہ ہوتا ہے تو خفیف الحرکات نہیں بنتا اس کا ہنسنا مسکرانا ہوتا ہے اور اس کا سوال علم حاصل کرنا ہوتا ہے اور کسی کی طرف اس کا رجوع کرنا کچھ سمجھنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس کا علم زیادہ ہوتا ہے اور حلم عظیم الشان، رحم زیادہ کرتا ہے بخل سے دور رہتا ہے، کام میں جلدی نہیں کرتا نہ کسی بات سے دل تنگ ہوتا ہے اور نہ اتراتا ہے۔ نہ اپنے حکم میں ظلم کرتا ہے اور نہ اپنے علم میں اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے وہ (یعنی اپنے علم کی وجہ سے کسی پر ظلم نہیں کرتا) اور مصائب کی برداشت میں اس کا نفس پتھر سے زیادہ سخت ہوتا ہے اور امور معاش میں اس کی سعی شہد کی طرح میٹھی ہوتی ہے (یعنی کسی کے لئے باعثِ تکلیف نہیں بنتا) اور ایسا حریص نہیں بنتا کہ دوسروں کے حق پر ہاتھ مارے اور نہ بیقراری ظاہر کرنے والا ہوتا ہے نہ سخت مزاج اور نہ شیخی باز، اور نہ تکلیف پسند اور نہ معاملاتِ دنیا میں زیادہ غور کرنے والا، اگر کسی سے نزاع کرتا ہے تو حسن و خوبی بزرگ طبیعت ہوتا ہے اگر غصہ آئے تو عدل سے کام لیتا ہے اس سے کچھ مانگا جائے تو نرمی کا برتاؤ کرتا ہے تھوڑے سے کام نہیں لیتا، ہتک نہیں کرتا، جبر نہیں کرتا سچی محبت رکھتا ہے۔

وعدہ کا پکا اور عہد کا پورا ہوتا ہے لوگوں پر مہربان ان تک پہنچنے والا، برد بار، گم نامی میں بسر کرنے والا۔ فضول بات کم کرنے والا، اپنے اللہ سے راضی رہنے والا، اپنی خواہشوں کے خلاف کرنے والا اور اپنے سے کم پر سختی نہ کرنے والا، غیر متعلق چیز پر غور روفکر نہیں کرتا، دین کا ناصر ہوتا ہے، مومنوں سے دفع ضرر کرنے والا، مسلمان کو پناہ دینے والا، مدح اس کے کانوں کو اچھی نہیں لگتی اور طمع اس کے دل کو زخمی نہیں کرتی اور لہو ولعب اس کو حکمت سے باز نہیں رکھتی، جاہل اس کے علم سے واقف نہیں ہوتا۔ دین حق کی تائید میں سب سے زیادہ بولنے والا، دین کے لئے سب سے زیادہ کام کرنے والا عالم دانا ہوتا ہے فحش گوئی نہیں کرتا، تند خو نہیں ہوتا، دوستوں پر بغیر بار ہوئے ان سے تعلق رکھنے والا، خرچ کرنے والا مگر اسراف سے بچ کر، نہ کسی سے حیلہ فریب کرتا ہے، نہ غداری اور بیروی نہیں کرتا کسی ایسی چیز کی جس سے کسی کا عیب ظاہر ہو۔ اور نہ کسی بشر پر ظلم کرتا ہے، لوگوں پر مہربان ہوتا ہے اور زمین پر لوگوں کے لئے سعی کرتا ہے کمزوروں کا مددگار ہے مصیبت زدوں کا فریاد رس ہے وہ کسی کی پردہ دری نہیں کرتا اور نہ کسی کا بھید کھولتا ہے اس کو مصائب کا سامنا زیادہ ہوتا ہے مگر وہ حرف شکایت زبان پر نہیں لاتا، اگر نیکی دیکھتا ہے تو اس کا ذکر کرتا ہے اور اگر بدی دیکھتا ہے تو اس کو چھپاتا ہے لوگوں کے عیب چھپاتا ہے اور نگاہ رکھتا ہے غائبانہ، لوگوں کے عذر خطا کو قبول کرتا ہے اور غلطی کو معاف کر دیتا ہے جب اچھی بات پر اطلاع پاتا ہے تو اسے چھوڑتا نہیں اور برائی کی اصلاح کئے بغیر نہیں رہتا۔ وہ امانت دار ہے پرہیز گار ہے باطن صاف ہے طبع پاک ہے لوگ اس سے راضی ہیں وہ خطا کاروں کے عذر قبول کرتا ہے اور احسن عنوان سے ذکر کرتا ہے لوگوں کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہے اور پوشیدہ باتوں کے معلوم کرنے کے شوق پر اپنے نفس پر الزام لگاتا ہے۔

اور اپنی دینداری اور علم کی بنا پر کسی کو قربۃً الی اللہ دوست رکھتا ہے اور قطع تعلق کرتا ہے۔ برائے خدا اس سے جُبدی کا ارادہ رکھتے ہوئے ہو خوشی اسے بے عقل نہیں بناتی اور نہ راحت رسانی اسے تند مزاجی پر مائل کرتی ہے عالم کو آخرت کی یاد دلانے والا ہے جاہل کو تعلیم دینے والا ہے۔ اس سے کسی مصیبت کے نازل کرنے کی امید نہیں کی جاتی اور نہ کسی حادثہ کا خوف کیا جاتا ہے۔ راہِ خدا میں وہ اپنی ہر کوشش کو وہ اپنی سعی سے زیادہ خالص جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ہر نفس اس سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہے وہ اپنے عیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غم آخرت میں مشغول رہتا ہے وہ خدا کے سوا کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا وہ اس دنیا میں مسافرانہ زندگی بسر کرتا ہے وہ تنہائی پسند ہے نجاتِ آخرت کے لئے محزون رہتا ہے۔ وہ خوشنودیٔ خدا کے لئے کسی کو دوست رکھتا ہے اور رضائے الٰہی کے لئے جہاد کرتا ہے اپنے نفس کے لئے انتقام نہیں لیتا بلکہ اس انتقام کو خدا پر چھوڑتا ہے اور دوستی نہیں کرتا اس سے جو دشمن خدا ہو۔ اہل فقر کی صحبت میں بیٹھتا ہے اور راست گو لوگوں سے ملتا جلتا ہے، مددگار ہے اہل حق کا، قرابتداروں کا معین ہے، یتیموں کا باپ ہے۔ بیواؤں کا مددگار ہے اور مصیبت زدوں پر مہربان ہے ہر مصیبت میں لوگوں کو اس سے مدد کی امید کی جاتی ہے اور ہر سختی میں وہ مرجع امید رہتا ہے، کشادہ رو ہے، خوش رہنے والا ہے وہ ترش رو نہیں، عیب جو نہیں۔ امرِ دین میں مستحکم غصہ کا پینے والا

تبسم کرنے والا، دقیق النظر، احتیاط سے کام کرنے والا، بخل پسند نہیں، اگر اس کا حق دینے میں لوگ بخل کریں تو صبر کرتا ہے
بُری باتوں کو جان کر ان کے بجا لانے سے حیا کرتا ہے۔ قناعت کی وجہ سے غنی ہے اس کی حیا اس کی خواہش پر غالب
آتی اور اس کی محبت حسد کے جذبہ کو پیدا نہیں ہونے دیتی۔

اس کی بخشش اس کے کینہ پر غالب آتی ہے سوائے صحیح بات کے نہیں بولتا اور اس کا لباس میانہ روی ہے اس کی
چال تواضع ہے وہ اپنی اطاعت میں اپنے رب کے سامنے اظہار عجز و نیاز کرنے والا ہے اور ہر حالت میں اس سے راضی رہتا ہے
اس کی نیت خالص ہوتی ہے اس کے عمل میں کھوٹ نہیں ہوتی اور نہ فریب ہوتا ہے اس کی نگاہ عبرت آگیں ہے اس کے دل کا
سکون فکر آخرت میں ہے۔ وہ نصیحت کرنے والا ہے۔ خرچ کرنے والا ہے برادری کا قائم کرنے والا ہے ظاہر و باطن ہر حالت
میں نصیحت کرنے والا ہے برادر مومن سے ترک تعلق نہیں کرتا۔ اور نہ اس کی غیبت کرتا ہے اور نہ اس سے مکر کرتا ہے اور جو چیز
ہاتھ سے جاتی رہی اس پر افسوس نہیں کرتا اور جو مصیبت آتی ہے اس پر رنجیدہ نہیں ہوتا اور اس چیز کی امید نہیں کرتا جس کی
امید کرنا جائز نہیں، سختی کے اوقات میں سست نہیں ہوتا اور عیش پر اتراتا نہیں، حلم کے ساتھ علم کو لئے رہتا ہے اور عقل
کے ساتھ صبر کو، تم اس کو دیکھو گے کہ وہ کسل سے دور ہو گا، ہمیشہ خوش رہنے والا ہو گا۔ امید اس سے قریب ہو گی،
لغزش اس سے کم ہو گی اپنی موت کا امیدوار ہو گا اس کے دل میں خشوع ہو گا، اپنے رب کا ذکر کرنے والا ہو گا اس کے نفس میں
قناعت ہو گی جہالت کو روکنے والا ہو گا اس کا امر آخرت آسان ہو گا اپنے گناہوں کے تصور سے رنجیدہ رہتا ہو گا اس کی
خواہش مردہ ہو گی غصہ کا پینے والا ہو گا اس کے اخلاق پاک ہوں گے اس کا ہمسایہ اس سے پر امن ہو گا۔

اس کا تکبر کمزور ہوتا ہے اور جو خدا نے اس کے لئے مقدر کر دیا ہے اس پر قانع ہوتا ہے، اس کا صبر پختہ ہوتا ہے
اس کا امر دین مستحکم ہوتا ہے۔ اس کا ذکر زیادہ ہوتا ہے وہ لوگوں سے علم حاصل کرنے کے لئے ملتا ہے اور سمجھنے کے لئے سوال کرتا
ہے اور تجارت کرتا ہے تاکہ فائدہ پائے (ذخیرہ کے لئے نہیں) اور امر حق کو اس لئے نہیں سنتا کہ فخر کرے اور نہیں کلام کرتا
اس لئے کہ دوسرے لوگوں پر اپنی بزرگی ظاہر کرے وہ خود رنج اٹھاتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں اپنی آخرت
کی بہتری کے لئے اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اور دوسروں کو آرام پہنچاتا ہے اگر اس سے بغاوت کی جائے تو صبر کرتا ہے تاکہ
اللہ اس سے آخرت میں یا اس دنیا میں بدلہ لے اور اس کا دور رہنا کسی سے محض دین کی مخالفت میں ہوتا ہے اور فساد سے بچنے کے لئے
اور اس کی نزدیکی نرمی اور رحمت کے لئے ہوتی ہے اس کا لوگوں سے دور رہنا اظہار تکبر و عظمت کے لئے نہیں ہوتا اور نہ اس کا
میل جول مکر و فریب کے لئے ہوتا ہے بلکہ وہ پیروی کرتا ہے ان اصحاب خیر کی جو اس سے پہلے تھے لہذا وہ پیشوا ہوتا ہے اپنے بعد
والے نکوکاروں کا۔

یہ سن کر ہمام نے چیخ ماری اور مردہ ہو کر گر پڑا۔ امیر المومنین نے فرمایا خدا کی قسم اس کے متعلق اسی بات کا مجھے
خوف تھا اور فرمایا کہ مؤثر موعظہ کا اہل لوگوں پر ایسا ہی اثر ہوتا ہے۔ کسی کہنے والے نے کہا۔ اے امیر المومنین آپ نے یہ کیا کیا۔

فرمایا ہر شخص کی موت کا ایک وقت ہے جو نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے اور ہر ایک کے لئے مرنے کا ایک سبب ہوتا ہے ٹھہر جا گستاخانہ بات نہ کر۔ بے شک شیطان نے تیرے اندر پھونک ماردی ہے جو تیری زبان پر یہ لفظ آئے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانُ خِصَالٍ : وَقُورٌ عِنْدَ الْهَزَاهِزِ صَبُورٌ عِنْدَ الْبَلَاءِ ، شَكُورٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ ، قَانِعٌ بِمَا رَزَقَهُ اللهُ ، لَا يَظْلِمُ الْأَعْدَاءَ وَلَا يَتَحَامَلُ لِلْأَصْدِقَاءِ . بَدَنُهُ مِنْهُ فِي تَعَبٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ ، إِنَّ الْعِلْمَ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ ، وَ الْحِلْمَ وَزِيرُهُ ، وَالصَّبْرَ أَمِيرُ جُنُودِهِ وَالرِّفْقَ أَخُوهُ ، وَاللِّينَ وَالِدُهُ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہییں جب لوگ مضطرب ہوں تو وہ صاحبِ وقار ہو، مصیبتوں میں صبر کرنے والا ہو، نعمتوں میں شکر کرنے والا ہو، جو رزق اللہ نے دیا ہے اس پر قانع ہو، دشمنوں پر بھی ظلم نہ کرے اپنا بار دشمنوں پر نہ ڈالے، بدن اس کا تعب میں ہو اور لوگ اس سے راحت میں ہوں علم مومن کا دوست ہے اور حلم اس کا وزیر ہے اور صبر اس کے لشکر کا امیر ہے اور مہربانی اس کا بھائی ہے اور نرمی اس کا باپ۔

٣ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ يَصْمُتُ لِيَسْلَمَ ، وَيَنْطِقُ لِيَغْنَمَ ، لَا يُحَدِّثُ أَمَانَتَهُ الْأَصْدِقَاءَ وَلَا يَكْتُمُ شَهَادَتَهُ مِنَ الْبُعَدَاءِ وَلَا يَعْمَلُ شَيْئاً مِنَ الْخَيْرِ رِيَاءً وَلَا يَتْرُكُهُ حَيَاءً ، إِنْ زُكِّيَ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ وَيَسْتَغْفِرُ اللهَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ ، لَا يَغُرُّهُ قَوْلُ مَنْ جَهِلَهُ وَيَخَافُ إِحْصَاءَ مَا عَمِلَهُ .

۳۔ اور فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام نے مومن خاموش رہتا ہے تاکہ لوگوں کے اعتراضات سے بچا رہے اور بولتا ہے تاکہ لوگ اس سے فائدہ پائیں، جو راز دوستوں کے ہیں انھیں بیان نہیں کرتا اور دور رہنے والوں سے اپنی گواہی نہیں اور ریا سے کوئی عملِ خیر نہیں کرتا اور نہ شرم سے اسے چھوڑتا ہے اگر لوگ تعریف کرتے ہیں تو اپنے میں غرور پیدا ہونے سے ڈرتا ہے اور جو عیب اس کے لوگ نہیں جانتے اس کے لئے اللہ سے استغفار کرتا ہے اور نہیں مغرور ہوتا ان لوگوں کی تعریف سے جو اس کے حال سے ناواقف ہیں اور خوف کرتا ہے شمار کئے جانے سے اپنے اعمال کے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ لَهُ قُوَّةٌ فِي دِينٍ ، وَحَزْمٌ فِي لِينٍ ، وَإِيمَانٌ فِي يَقِينٍ ، وَحِرْصٌ فِي فِقْهٍ ، وَ نَشَاطٌ فِي هُدًى ، وَبِرٌّ فِي اسْتِقَامَةٍ ، وَعِلْمٌ فِي حِلْمٍ ، وَكَيْسٌ فِي رِفْقٍ ، وَسَخَاءٌ فِي حَقٍّ ، وَقَصْدٌ فِي غِنًى ، وَتَجَمُّلٌ

فِي فَاقَةٍ ، وَعَفْوٌ فِي قُدْرَةٍ ؛ وَطَاعَةٌ لِلّٰهِ فِي نَصِيحَةٍ ؛ وَانْتِهَاءٌ فِي شَهْوَةٍ ، وَ وَرَعٌ فِي رَغْبَةٍ ، وَحِرْصٌ فِي جِهَادٍ وَصَلَاةٌ فِي شُغْلٍ ، وَصَبْرٌ فِي شِدَّةٍ ؛ وَفِي الْهَزَاهِزِ وَقُورٌ ؛ وَفِي الْمَكَارِهِ صَبُورٌ ؛ وَفِي الرَّخَاءِ شَكُورٌ ؛ وَلَا يَغْتَابُ وَلَا يَتَكَبَّرُ ؛ وَلَا يَقْطَعُ الرَّحِمَ ، وَلَيْسَ بِوَاهِنٍ ؛ وَلَا فَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ ؛ وَلَا يَسْبِقُهُ بَصَرُهُ ، وَ لَا يَفْضَحُهُ بَطْنُهُ ؛ وَلَا يَغْلِبُهُ فَرْجُهُ ؛ وَلَا يَحْسُدُ النَّاسَ ؛ يُعَيَّرُ وَلَا يُعَيِّرُ ، وَلَا يُسْرِفُ ؛ يَنْصُرُ الْمَظْلُومَ وَيَرْحَمُ الْمِسْكِينَ نَفْسُهُ مِنْهُ فِي عَنَاءٍ ؛ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ ؛ لَا يَرْغَبُ فِي عِزِّ الدُّنْيَا ؛ وَلَا يَجْزَعُ مِنْ ذُلِّهَا ؛ لِلنَّاسِ هَمٌّ قَدْ أَقْبَلُوا عَلَيْهِ وَلَهُ هَمٌّ قَدْ شَغَلَهُ ؛ لَا يُرَىٰ فِي حُكْمِهِ نَقْصٌ ؛ وَلَا فِي رَأْيِهِ وَهْنٌ ، وَلَا فِي دِينِهِ ضَيَاعٌ ؛ يُرْشِدُ مَنِ اسْتَشَارَهُ ، وَيُسَاعِدُ مَنْ سَاعَدَهُ ، وَيَكِيعُ عَنِ الْخَنَا وَالْجَهْلِ .

۴ - فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے دین کے معاملہ میں مومن کو قوت ہوتی ہے اور احتیاط سے کام لیتا ہے نرمی میں اس کا ایمان یقین کے ساتھ ہے اور وہ حریص ہوتا ہے تحصیلِ علم دین میں خوش ہوتا ہے ہدایت سے اور نیکی پر قائم رہتا ہے اور علم کا دانا ہے اور ہوشیار ہے نرمی کرنے میں، امرِ حق میں سخی ہے اور مالداری میں میانہ رو ہے۔ فاقہ میں اپنی شان باقی رکھتا ہے اور باوجود قدرت انتقام معاف کرتا ہے اور نصیحت حاصل کر کے طاعتِ خدا میں رہتا ہے اور خواہشات سے باز رہتا ہے اور زہد کی طرف رغبت رکھتا ہے اور جہاد کا حریص ہے اور باوجود مصروفیت نماز ادا کرتا ہے اور سختی میں صبر کرتا ہے اور اضطراب کے عالم میں صاحبِ وقار ہوتا ہے مصیبتوں میں صبر کرتا ہے عیش میں شکر کرتا ہے۔

نہ غیبت کرتا ہے نہ تکبر اور نہ قطع رحم کرتا ہے اور سست ہے نہ ترش رو ہے اور نہ سخت دل اور نہ اِدھر اُدھر نگاہ ڈالتا ہے اور اس کا شکم اسے رسوا نہیں کرتا (بے طلب کھانے پر) اور نہ شرمگاہ اس پر غالب آتی ہے (زنا نہیں کرتا) اور لوگوں پر حسد نہیں کرتا۔ نادان اسے عیب لگاتے ہیں وہ کسی کو عیب نہیں لگاتا، وہ فضول خرچی نہیں کرتا، مظلوم کی مدد کرتا ہے مسکین پر رحم کرتا ہے اس کا نفس تکلیف میں رہتا ہے مگر لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں، وہ عزت دنیا کی طرف راغب نہیں ہوتا اور نہ اس کی ذلت سے گھبراتا ہے لوگوں کو اس کی فکر ہے کہ وہ کارہائے دنیا کی طرف متوجہ ہیں اور اس کو یہ فکر ہے کہ وہ کارہائے دنیا میں مشغول کیوں ہے اس کے حکم میں کوتاہی نہ پاؤ گے اور اس کی رائے میں سستی نہ دیکھو گے اس کا دین ضایع نہ ہوگا۔ یعنے راہِ حق سے ہٹے گا نہیں جو اس سے مشورہ کرے گا ہدایت پائے گا اور جو اس کی مدد کرے گا سعادت حاصل کرے گا اور احتراز کرتا ہے فحش و دشنام سے۔

۵ - عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَجْلِسٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَإِذَا هُوَ بِقَوْمٍ بِيضٍ ثِيَابُهُمْ ، صَافِيَةٍ أَلْوَانُهُمْ ، كَثِيرٍ ضِحْكُهُمْ ، يُشِيرُونَ بِأَصَابِعِهِمْ إِلَىٰ مَنْ يَمُرُّ بِهِمْ ، ثُمَّ مَرَّ بِمَجْلِسٍ لِلْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ فَإِذَا قَوْمٌ بَلِيَتْ مِنْهُمُ الْأَبْدَانُ ، وَدَقَّتْ مِنْهُمُ الرِّقَابُ وَاصْفَرَّتْ مِنْهُمُ الْأَلْوَانُ ، وَقَدْ تَوَاضَعُوا بِالْكَلَامِ ، فَتَعَجَّبَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ ذَٰلِكَ وَ دَخَلَ عَلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي مَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ لِآلِ فُلَانٍ - ثُمَّ وَصَفَهُمْ - وَمَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ لِلْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ - فَوَصَفَهُمْ - ثُمَّ قَالَ: وَجَمِيعٌ مُؤْمِنُونَ، فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللهِ بِصِفَةِ الْمُؤْمِنِ؛ فَنَكَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: عِشْرُونَ خَصْلَةً فِي الْمُؤْمِنِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ لَمْ يَكْمُلْ إِيمَانُهُ، إِنَّ مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِينَ يَا عَلِيُّ: الْحَاضِرُونَ الصَّلَاةَ، وَالْمُسَارِعُونَ إِلَى الزَّكَاةِ، وَالْمُطْعِمُونَ الْمِسْكِينَ، الْمَاسِحُونَ رَأْسَ الْيَتِيمِ، الْمُطَهِّرُونَ أَطْمَارَهُمْ، الْمُتَّزِرُونَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ، الَّذِينَ إِنْ حَدَّثُوا لَمْ يَكْذِبُوا وَإِذَا وَعَدُوا لَمْ يُخْلِفُوا، وَإِذَا ائْتُمِنُوا لَمْ يَخُونُوا، وَإِذَا تَكَلَّمُوا صَدَقُوا، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ، أُسْدٌ بِالنَّهَارِ، صَائِمُونَ النَّهَارَ، قَائِمُونَ اللَّيْلَ، لَا يُؤْذُونَ جَاراً وَلَا يَتَأَذَّى بِهِمْ جَارٌ، الَّذِينَ مَشْيُهُمْ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنٌ وَخُطَاهُمْ إِلَى بُيُوتِ الْأَرَامِلِ وَعَلَى أَثَرِ الْجَنَائِزِ، جَعَلَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ الْمُتَّقِينَ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام قریش کے جلسہ کی طرف سے گزرے جو صاف ستھرے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے بہت زیادہ ہنس رہے تھے اور جو ان کی طرف سے گزرتا تھا انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ پھر حضرت اوس و خزرج کے جلسہ کی طرف سے گزرے وہاں ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے بدن کمزور تھے اور گردنیں پتلی اور رنگ پیلے تھے نہایت عجز و انکسار سے بولتے تھے۔ حضرت کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا اور حضرت رسولؐ خدا سے دونوں گروہوں کا حال بیان کر کے پوچھا۔ یہ سب مومنین ہی ہیں یا رسولؐ اللہ! مومن کی صفت بیان کیجیے۔ حضرتؐ نے سر جھکا لیا پھر سر اٹھا کر فرمایا مومن کی بیس خصلتیں ہیں اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو اس کا ایمان کامل نہیں۔ اے علی! مومنین کے اخلاق میں سے یہ ہے کہ نماز میں حاضر ہوں اور جلدی کریں زکوٰۃ ادا کرنے میں، مسکینوں کو کھانا دینے والے ہیں یتیموں کے سر پہ ہاتھ پھیرنے والے ہیں ستر پوشی کے لئے ان کو ازار پہنانے والے ہیں، جب بولتے ہیں تو سچ، جب وعدہ کرتے ہیں تو اس کے خلاف نہیں کرتے، اگر امین بنائے جائیں تو امانت میں خیانت نہیں کرتے جب کلام کرتے ہیں تو ان میں صداقت ہوتی ہے۔ رات میں تارک الدنیا کی طرح ریاضت کرنے والے، دن میں شیر جیسے یعنی برائیوں پر غالب، دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو عبادت خدا کرتے ہیں اپنے ہمسایہ کو ستاتے نہیں، نہ دانستہ اور نہ ہمسایہ کو ان سے اذیت پہنچتی ہے نادانستہ، وہ زمین پر ہلکے سے چلتے ہیں اور ان کے قدم اٹھتے ہیں بیواؤں کی امداد کے لئے اور جنازوں کی مشایعت کے لئے اللہ ہم کو اور تم کو متقیوں میں قرار دے۔

۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو نیکی سے خوش ہو اور بدی کو برا جانے وہ مومن ہے۔

۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ [زعلان]، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: شِيعَتُنَا الشَّاحِبُونَ الذَّابِلُونَ النَّاحِلُونَ، الَّذِينَ إِذَا جَنَّهُمُ اللَّيْلُ اسْتَقْبَلُوهُ بِحُزْنٍ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعہ پریدہ رنگ، باریک اندام اور خود رائی نہ کرنے والے ہیں جب رات ان کو گھیر لیتی ہے تو وہ اس کا استقبال حزن سے کرتے ہیں۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: شِيعَتُنَا أَهْلُ الْهُدَى وَأَهْلُ التُّقَى وَأَهْلُ الْخَيْرِ وَأَهْلُ الْإِيمَانِ وَأَهْلُ الْفَتْحِ وَالظَّفَرِ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعہ صاحب ہدایت صاحب تقویٰ، صاحب خیر و ایمان اور صاحب فتح و ظفر ہوتے ہیں۔

۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بُزُرْجَ، عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِيَّاكَ وَالسَّفِلَةَ، فَإِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ مَنْ عَفَّ بَطْنُهُ وَفَرْجُهُ، وَاشْتَدَّ جِهَادُهُ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ، وَرَجَا ثَوَابَهُ، وَخَافَ عِقَابَهُ، فَإِذَا رَأَيْتَ أُولَئِكَ فَأُولَئِكَ شِيعَةُ جَعْفَرٍ.

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے بچو پست فطرت انسان سے جو اپنے آپ کو شیعہ کہتا ہے، شیعہ علی وہ ہے جس کا شکم و شرمگاہ حرام سے محفوظ ہو اور اس کا جہاد نفس سخت ہو، وہ جو عمل کرے خوشنودی خدا کے لیے کرے اور اس سے ثواب پانے کی امیدیں کرے اور اس کے عذاب سے ڈرے، جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو سمجھ لو کہ یہی شیعہ جعفر ہیں

۱۰ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ شِيعَةَ عَلِيٍّ كَانُوا خُمُصَ الْبُطُونِ[۲]، ذُبُلَ الشِّفَاهِ، أَهْلَ رَأْفَةٍ وَعِلْمٍ وَحِلْمٍ يُعْرَفُونَ بِالرَّهْبَانِيَّةِ فَأَعِينُوا عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِالْوَرَعِ وَالْاِجْتِهَادِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ شیعہ علی خالی شکم ہوتے ہیں اور مہربانی و علم و حلم، وہ زہد در یاضت نفس سے پہچانے جاتے ہیں تم ان کی مدد کرو اپنی پرہیزگاری اور سعی و کوشش سے۔

١١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ، الَّذِي إِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ غَضَبُهُ مِنْ حَقٍّ، وَإِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ وَإِذَا قَدَرَ لَمْ يَأْخُذْ أَكْثَرَ مِمَّا لَهُ.

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب غضبناک ہو تو اس کا غصہ اس کو حق سے خارج نہ کر دے اور جب راضی ہو تو یہ رضامندی اسے باطل میں داخل نہ کر دے اور جب مال لینے پر قدرت رکھتا ہو تو اپنے حصہ سے زیادہ نہ لے

١٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا سُلَيْمَانُ أَتَدْرِي مَنِ الْمُسْلِمُ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنْتَ أَعْلَمُ، قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَتَدْرِي مَنِ الْمُؤْمِنُ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ؟ قَالَ: [إِنَّ] الْمُؤْمِنَ مَنِ ائْتَمَنَهُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُسْلِمُ حَرَامٌ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يَظْلِمَهُ أَوْ يَخْذُلَهُ أَوْ يَدْفَعَهُ دَفْعَةً تُعَنِّتُهُ.

۱۲۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ اے سلیمان کیا تو جانتا ہے کہ مسلمان کون ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ بہتر جانتے ہیں فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سالم رہیں۔ پھر فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ مومن کون ہے۔ میں نے کہا۔ آپ ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا مومن وہ ہے جو مسلمان کے جان و مال کا امین ہو اور مسلمان پر حرام ہے کہ مسلمان پر ظلم کرے یا اسے ذلیل کرے یا جھڑک کر اسے اپنے پاس سے ہٹائے۔

١٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي إِثْمٍ وَلَا بَاطِلٍ، وَإِذَا سَخِطَ لَمْ يُخْرِجْهُ سَخَطُهُ مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ، وَالَّذِي إِذَا قَدَرَ لَمْ تُخْرِجْهُ قُدْرَتُهُ إِلَى التَّعَدِّي إِلَى مَا لَيْسَ لَهُ بِحَقٍّ

۱۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب کسی سے راضی ہو تو یہ امر اسے گناہ یا باطل کی طرف نہ لے جائے اور جب غصہ ہو تو قول حق سے روگردانی نہ کرے اور جب قادر ہو تو اس کی یہ قدرت ظلم کی طرف نہ لے جائے اور وہ اپنے حق سے زیادہ نہ لے۔

١٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ إِذَا قِيدَ انْقَادَ، وَإِنْ أُنِيخَ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ.

۱۴۔ ابوبختری نے امام سے (نام نہیں بتایا) روایت کی ہے کہ مومن فرمانبردار اور نرم طبیعت ہوتا ہے۔ جیسے اونٹ کہ جب اس کی ناک میں نکیل ڈال دی جاتی ہے تو مطیع ہو جاتا ہے اور اگر کسی پتھر پر بٹھایا جاتا ہے تو بیٹھ جاتا ہے۔

١٥ - عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ : الْعِلْمُ بِاللهِ ؛ وَمَنْ يُحِبُّ ، وَمَنْ يَكْرَهُ .

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کی تین علامتیں ہیں اول معرفت باری تعالیٰ دوسرے یہ جاننا کہ خدا کسے دوست رکھتا ہے (امام برحق) اور کسے دشمن (امام مضل)

١٦ - وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : الْمُؤْمِنُ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا فِي شِتَاءٍ وَلَا صَيْفٍ ؛ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هِيَ؟ قَالَ : النَّخْلَةُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے مومن کی مثال اس درخت کی ہے جس کے پتے نہ جاڑوں میں گرتے ہیں نہ گرمی میں، لوگوں نے پوچھا وہ کون سا درخت ہے۔ فرمایا کھجور

١٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ : عَنْ [أَبِي] إِبْرَاهِيمَ الْأَعْجَمِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ حَلِيمٌ لَا يَجْهَلُ ، وَإِنْ جُهِلَ عَلَيْهِ يَحْلُمُ ، وَلَا يَظْلِمُ وَإِنْ ظُلِمَ غَفَرَ ؛ وَلَا يَبْخَلُ وَإِنْ بُخِلَ عَلَيْهِ صَبَرَ .

۱۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن حلیم ہوتا ہے۔ جاہلوں کا سا عمل نہیں کرتا اور اس کے ساتھ برا برتاؤ کیا جائے تو حلم سے کام لیتا ہے اور کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اس پر کوئی ظلم کرتا ہے تو معاف کر دیتا ہے وہ بخل نہیں کرتا، اور اگر اس سے بخل کا برتاؤ کیا جائے تو صبر سے کام لیتا ہے۔

١٨ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ جَيْفَرٍ ، عَنْ آدَمَ أَبِي الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْمُؤْمِنُ مَنْ طَابَ مَكْسَبُهُ ، وَحَسُنَتْ خَلِيقَتُهُ ، وَصَحَّتْ سَرِيرَتُهُ ؛ وَأَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ ، وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ كَلَامِهِ ، وَكَفَى النَّاسَ شَرَّهُ ، وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ .

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے جس کا پیشہ پاک ہو اس کی عادتیں اچھی ہوں اس کی طبیعت

صحت مند ہو، اپنے مال کا ضرورت سے زیادہ حصہ راہِ خدا میں خرچ کرے اور زیادہ کلام کرنے سے زبان کو روکے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں اور اپنے نفس اور لوگوں کے درمیان انصاف کرے۔

١٩ - أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ ؟ مَنِ ائْتَمَنَهُ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَ أَمْوَالِهِمْ ، أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِالْمُسْلِمِ ؟ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئَاتِ وَ تَرَكَ مَا حَرَّمَ اللهُ ، وَالْمُؤْمِنُ حَرَامٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يَظْلِمَهُ أَوْ يَخْذُلَهُ أَوْ يَغْتَابَهُ أَوْ يَدْفَعَهُ دَفْعَةً .

١٩۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ مومن کون ہوتا ہے وہ ہے جس کو مومنین اپنے نفسوں اور مالوں کا امین بنائیں کیا میں بتاؤں کہ مسلمان کون ہے وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سالم رہیں اور مہاجر وہ ہے جو برائیوں کو چھوڑ دے، محرمات کو ترک کرے۔ مومن پر حرام ہے کہ وہ کسی مومن پر ظلم کرے یا اسے ذلیل کرے یا اس کی غیبت کرے یا یکایک اپنے سامنے سے اسے ہٹائے۔

٢٠ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْعَطَّارِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ الْحُلَمَاءُ ، الْعُلَمَاءُ ، الذُّبُلُ الشِّفَاهِ ، تُعْرَفُ الرُّهْبَانِيَّةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ .

٢٠۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے علیؑ کے شیعہ علماء ہیں اور وہ علماء جن کے کثرتِ ریاضت سے ہونٹ خشک ہیں وہ پہچانے جاتے ہیں اپنی ریاضت کشی سے جس کا اثر ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔

٢١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : صَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِالنَّاسِ الصُّبْحَ بِالْعِرَاقِ فَلَمَّا انْصَرَفَ وَعَظَهُمْ فَبَكَى وَأَبْكَاهُمْ مِنْ خَوْفِ اللهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَمَا وَاللهِ لَقَدْ عَهِدْتُ أَقْوَاماً عَلَى عَهْدِ خَلِيلِي رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَإِنَّهُمْ لَيُصْبِحُونَ وَيُمْسُونَ شُعْثاً غُبْراً خُمْصاً ، بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ كَرُكَبِ الْمِعْزَى يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَقِيَاماً يُرَاوِحُونَ بَيْنَ أَقْدَامِهِمْ وَجِبَاهِهِمْ[1] ، يُنَاجُونَ رَبَّهُمْ وَيَسْأَلُونَهُ فَكَاكَ رِقَابِهِمْ مِنَ النَّارِ ، وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ مَعَ هَذَا وَهُمْ خَائِفُونَ مُشْفِقُونَ .

۲۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نماز صبح امیرالمومنینؑ نے لوگوں کے ساتھ عراق میں پڑھی جب وہاں سے لوٹے تو لوگوں کو وعظ کیا اور خوفِ خدا سے خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رلایا۔ پھر فرمایا میں نے اپنے حبیب حضرت رسولِ خدا کے زمانہ میں ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو صبح سے شام تک اس حال میں رہتے تھے، پریشان حال گرد آلود چہرے، گرسنہ شکم، ان کی پیشانیوں پر زانو کی طرح گھٹے، راتوں کو سجدوں اور قیام میں گزارنے والے اور اپنے قدموں اور پیشانیوں سے عبادت کرکے راحت پلٹتے تھے اپنے رب سے مناجات کرتے تھے کہ نارِ جہنم سے ان کی گردنوں کو آزاد کرے۔ میں نے ان کو دیکھا کہ اس حالت میں بھی وہ خدا سے خائف و ترساں تھے۔

۲۲۔ عَنْهُ، عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ: صَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام الْفَجْرَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى صَارَتِ الشَّمْسُ عَلَى قِيدِ رُمْحٍ وَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: وَاللهِ لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَاماً يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَ قِيَاماً يُخَالِفُونَ بَيْنَ جِبَاهِهِمْ وَرُكَبِهِمْ، كَأَنَّ زَفِيرَ النَّارِ فِي آذَانِهِمْ، إِذَا ذُكِرَ اللهُ عِنْدَهُمْ مَادُوا كَمَا يَمِيدُ الشَّجَرُ، كَأَنَّمَا الْقَوْمُ بَاتُوا غَافِلِينَ، قَالَ: ثُمَّ قَامَ فَمَا رُئِيَ ضَاحِكاً حَتَّى قُبِضَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ.

۲۲۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے امیرالمومنین نے نماز صبح پڑھی اور سورج کے ایک نیزہ بلند ہونے تک وہیں بیٹھے رہے پھر اپنا رخ لوگوں کی طرف کرکے فرمایا۔ واللہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو سجدہ اور قیام میں راتیں گزارتے تھے اور ان کے سجدے قعود سے زیادہ ہوتے تھے اور دوزخ کی آگ کی بھڑک کا شور گویا ان کے کان میں آتا تھا اور جب اللہ کا ذکر ان کے سامنے ہوتا اس طرح ہلتے جیسے تند ہوا میں درخت، وہ اس طرح خائفانہ زندگی بسر کرتے تھے جیسے غافل لوگ بسر کرتے ہیں امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ اس کے بعد تا دمِ مرگ کسی نے حضرت کو ہنستے نہ دیکھا۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ أَصْحَابِي فَانْظُرْ إِلَى مَنِ اشْتَدَّ وَرَعُهُ وَ خَافَ خَالِقَهُ وَرَجَا ثَوَابَهُ، وَإِذَا رَأَيْتَ هٰؤُلَاءِ فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابِي.

۲۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر تم میرے اصحاب کو جاننا چاہو تو ایسے شخص کو دیکھو جس کی پرہیزگاری سخت ہو اور اپنے خدا سے ڈرتا ہو اور اس کے ثواب کی امید رکھتا ہو جب ایسے لوگ مل جائیں تو سمجھ لو یہی میرے اصحاب ہیں۔

۲۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : شِيعَتُنَا الْمُتَبَاذِلُونَ فِي وَلَايَتِنَا ، الْمُتَحَابُّونَ فِي مَوَدَّتِنَا ، الْمُتَزَاوِرُونَ فِي إِحْيَاءِ أَمْرِنَا ؛ الَّذِينَ إِنْ غَضِبُوا لَمْ يَظْلِمُوا ، وَإِنْ رَضُوا لَمْ يُسْرِفُوا ، بَرَكَةٌ عَلَى مَنْ جَاوَرُوا ، سِلْمٌ لِمَنْ خَالَطُوا .

۲۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا امیر المومنینؑ نے ہمارے شیعہ ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں ہماری ولایت کے لئے اور باہم محبت کرتے ہماری محبت کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں ہمارے امر کو زندہ رکھنے کے لئے یہ وہ لوگ ہیں کہ جب غصہ آئے تو ظلم نہیں کرتے اگر راضی ہوں تو فضول خرچی نہیں کرتے برکت ہیں اپنے پڑوسیوں کے لئے اور سلامتی ہیں اپنے ملنے والوں کے لئے۔

۲۵ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عِيسَى النَّهْرِيرِيِّ (*) ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ عَرَفَ اللهَ وَعَظَّمَهُ مَنَعَ فَاهُ مِنَ الْكَلَامِ وَبَطْنَهُ مِنَ الطَّعَامِ وَعَفَى نَفْسَهُ بِالصِّيَامِ وَالْقِيَامِ ، قَالُوا : بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا يَا رَسُولَ اللهِ هٰؤُلَاءِ أَوْلِيَاءُ اللهِ ؟ قَالَ : إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ سَكَتُوا فَكَانَ سُكُوتُهُمْ ذِكْراً ، وَنَظَرُوا فَكَانَ نَظَرُهُمْ عِبْرَةً ، وَنَطَقُوا فَكَانَ نُطْقُهُمْ حِكْمَةً ، وَمَشَوْا فَكَانَ مَشْيُهُمْ بَيْنَ النَّاسِ بَرَكَةً ، لَوْلَا الْآجَالُ الَّتِي قَدْ كُتِبَتْ عَلَيْهِمْ لَمْ تَقِرَّ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ خَوْفاً مِنَ الْعَذَابِ وَشَوْقاً إِلَى الثَّوَابِ .

۲۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے خدا کو پہچانا اور اس کی تعظیم کی اس زبان کو کلام سے اور اپنے بطن کو طعام سے روکا اور پاک بنایا اپنے نفس کو روزہ اور قیام شب سے۔ لوگوں نے کہا۔ ہمارے ماں باپ فدا ہوں یا رسول اللہ کیا یہ لوگ اولیائے خدا خاموش رہتے ہیں اور ان کا سکوت اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ نظر کرتے ہیں اور ان کا نظر کرنا عبرت ہوتا ہے وہ کلام کرتے ہیں اور ان کا کلام کرنا حکمت ہوتا ہے اور وہ چلتے ہیں اور ان کا چلنا لوگوں کے درمیان برکت ہوتا ہے اگر وہ موت نہ ہوتی جو ان کے لئے لکھی گئی ہیں تو خوف عذاب اور شوق ثواب سے ان کی روحیں ان کے اجسام میں قرار نہ پاتیں۔

۲۶ - عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ مِنَ الْعِرَاقِيِّينَ ، رَفَعَهُ قَالَ : خَطَبَ النَّاسَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَنَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ أَخٍ لِي كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ فِي عَيْنِي وَكَانَ رَأْسُ مَا عَظُمَ بِهِ فِي عَيْنِي صِغَرَ الدُّنْيَا فِي عَيْنِهِ ، كَانَ خَارِجاً مِنْ سُلْطَانِ بَطْنِهِ ، فَلَا يَشْتَهِي مَا لَا يَجِدُ وَلَا يُكْثِرُ إِذَا وَجَدَ ، كَانَ خَارِجاً مِنْ سُلْطَانِ فَرْجِهِ ، فَلَا يَسْتَخِفُّ لَهُ عَقْلَهُ وَلَا رَأْيَهُ ، كَانَ خَارِجاً مِنْ سُلْطَانِ الْجَهَالَةِ فَلَا يَمُدُّ يَدَهُ إِلَّا عَلَى ثِقَةٍ لِمَنْفَعَةٍ ، كَانَ لَا يَتَشَهَّى وَلَا يَتَسَخَّطُ وَلَا يَتَبَرَّمُ ، كَانَ أَكْثَرَ دَهْرِهِ صَمَّاتاً ، فَإِذَا قَالَ

بذَّ الْقَائِلِيْنَ، كَانَ لَايَدْخُلُ فِي مِرَاءٍ، وَلَايُشَارِكُ فِي دَعْوَى وَلَا يُدْلِي بِحُجَّةٍ حَتَّى يَرَى قَاضِيًا وَكَانَ لَايَغْفُلُ عَنْ إِخْوَانِهِ وَلَايَخُصُّ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ دُوْنَهُمْ، كَانَ ضَعِيفًا مُسْتَضْعَفًا فَإِذَا جَاءَ الْجِدُّ كَانَ لَيْثًا عَادِيًا، كَانَ لَايَلُوْمُ أَحَدًا فِيمَا يَقَعُ الْعُذْرُ فِي مِثْلِهِ حَتَّى يَرَى اعْتِذَارًا. كَانَ يَفْعَلُ مَا يَقُوْلُ وَيَفْعَلُ مَا لَا يَقُوْلُ، كَانَ إِذَا ابْتَزَّهُ أَمْرَانِ لَايَدْرِي أَيُّهُمَا أَفْضَلُ نَظَرَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا إِلَى الْهَوَى فَخَالَفَهُ، كَانَ لَايَشْكُو وَجَعًا إِلَّا عِنْدَ مَنْ يَرْجُو عِنْدَهُ الْبُرْءَ، وَلَايَسْتَشِيرُ إِلَّا مَنْ يَرْجُو عِنْدَهُ النَّصِيحَةَ، كَانَ لَايَتَبَرَّمُ وَلَا يَتَسَخَّطُ وَلَايَتَشَكَّى وَلَايَتَشَهَّى وَلَايَنْتَقِمُ وَلَايَغْفُلُ عَنِ الْعَدُوِّ، فَعَلَيْكُمْ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْأَخْلَاقِ الْكَرِيمَةِ، إِنْ أَطَقْتُمُوهَا، فَإِنْ لَمْ تُطِيقُوهَا كُلَّهَا فَأَخْذُ الْقَلِيلِ خَيْرٌ مِنْ تَرْكِ الْكَثِيرِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

۲۶۔ امام حسن علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں بیان فرمایا۔ لوگو! میں تم کو اپنے ایسے بھائی کی خبر دیتا ہوں جو میری نظر میں سب سے زیادہ صاحبِ عظمت ہے اور وہ، وہ ہے جس کی نظر میں دنیا حقیر ہو اور وہ غلبۂ شکم سے آزاد ہو پس وہ اس چیز کی خواہش نہیں کرتا جسے نہیں پاتا اور جب پاتا ہے تو اس میں زیادتی نہیں چاہتا اور وہ غلبۂ فرج (زنا نہیں کرتا) سے بھی الگ رہتا ہے یہ غلبہ اس کو خفیف العقل اور ضعیف الرائے نہیں بناتا اور وہ جہالت کے غلبہ سے بھی آزاد رہتا ہے وہ اپنا ہاتھ نہیں بڑھاتا۔ مگر اعتمادی نفع کی طرف اور وہ ناجائز امر کی خواہش نہیں کرتا اور نہ بیجا بات پر غصہ ہوتا ہے اور نہ ترکِ تعلق کرتا ہے۔

اور اس کی عمر کا زیادہ زمانہ سکوت میں گزرتا ہے اور جب گفتگو کرتا ہے تو قائلین پر غالب آتا ہے وہ کسی جھگڑے میں شامل نہیں ہوتا اور نہ کسی دعوئے باطل میں شریک ہوتا ہے اور نہ ہی پیش کرتا اپنی حجت کو مگر دلیل قاطع سے یہاں تک حق بجانب فیصلہ کرتا ہے اور اپنے برادر مومن سے غافل نہیں ہوتا اور لوگوں سے علیحدہ ہو کر اپنے نفس کے لئے کوئی شے خاص نہیں کرتا۔ وہ ضعیف و کمزور نظر آتا ہے لیکن جب امر نیک میں کوشش کا وقت آتا ہے تو جلد شکار کرتے والا شیر نظر آتا ہے وہ کسی کو ملامت نہیں کرتا ایسے حال میں جبکہ دوسرے کے لئے عذر ہو۔ وہ جو کہتا ہے اسے کرتا بھی ہے اور کرتا ہے وہ جسے زبان سے نہیں کہتا اور جب پیش آتے ہیں ایسے دو امر کہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں افضل کون ہے تو یہ دیکھتا ہے کہ ان میں کونسا امر خواہشِ دل سے زیادہ قریب ہے پس اسی کو ترک کرتا ہے اور وہ اپنے دکھ درد کی شکایت نہیں کرتا۔ مگر صرف اس کے سامنے جس سے یہ امید ہوتی ہے کہ وہ اس کو دور کر دے گا اور نہیں مشورہ کرتا ایسے شخص سے جس سے نصیحت کی امید ہوتی ہے قطع تعلق نہیں کرتا۔ اور غضبناک نہیں ہوتا اور شکایت نہیں کرتا اور خواہش کا اظہار نہیں کرتا اور انتقام نہیں لیتا اور غافل نہیں ہوتا اپنے دشمن سے پس تم کو چاہیئے کہ ایسے اخلاق کریمانہ کو اختیار کرو اگر کل کے اختیار کرنے کی طاقت نہ ہو تو تھوڑے سے سہی نیکی کا کم کرنا زیادہ کے چھوڑ دینے سے بہتر ہے اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔

۲۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مِهْزَمٍ ، وَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكَاهِلِيِّ ؛ وَ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنْ مِهْزَمٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا مِهْزَمُ شِيعَتُنَا مَنْ لَا يَعْدُو صَوْتُهُ سَمْعَهُ : وَلَا شَحْنَاؤُهُ بَدَنَهُ وَلَا يَمْتَدِحُ بِنَا مُعْلِناً وَلَا يُجَالِسُ لَنَا عَائِباً وَلَا يُخَاصِمُ لَنَا قَالِياً ؛ إِنْ لَقِيَ مُؤْمِناً أَكْرَمَهُ وَإِنْ لَقِيَ جَاهِلاً هَجَرَهُ ؛ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهٰؤُلَاءِ الْمُتَشَيِّعَةِ؟ قَالَ: فِيهِمُ التَّمْيِيزُ وَفِيهِمُ التَّبْدِيلُ وَفِيهِمُ التَّمْحِيصُ؛ تَأْتِي عَلَيْهِمْ سِنُونَ تُفْنِيهِمْ وَطَاعُونٌ يَقْتُلُهُمْ وَاخْتِلَافٌ يُبَدِّدُهُمْ؛ شِيعَتُنَا مَنْ لَا يَهِرُّ هَرِيرَ الْكَلْبِ وَلَا يَطْمَعُ طَمَعَ الْغُرَابِ وَلَا يَسْأَلُ عَدُوَّنَا وَإِنْ مَاتَ جُوعاً قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَيْنَ أَطْلُبُ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ: فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ؛ أُولٰئِكَ الْخَفِيضُ عَيْشُهُمْ ؛ الْمُنْتَقِلَةُ دِيَارُهُمْ ؛ إِنْ شَهِدُوا لَمْ يُعْرَفُوا وَإِنْ غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا ، وَمِنَ الْمَوْتِ لَا يَجْزَعُونَ، وَفِي الْقُبُورِ يَتَزَاوَرُونَ وَإِنْ لَجَأَ إِلَيْهِمْ ذُوحَاجَةٍ مِنْهُمْ رَحِمُوهُ ، لَنْ تَخْتَلِفَ قُلُوبُهُمْ وَإِنِ اخْتَلَفَ بِهِمُ الدَّارُ ؛ ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَنَا الْمَدِينَةُ وَعَلِيٌّ الْبَابُ وَكَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ لَا مِنْ قِبَلِ الْبَابِ وَ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَيُبْغِضُ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ .

۲۷ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے مہزم ہمارا شیعہ وہ ہے کہ اس کی آواز تجاوز نہ کرے اس شخص سے جو اس کو سن رہا ہے اور اس کی عداوت تجاوز نہ کرے اس کے نفس سے اور تعریف نہ کرے اس کی جو دشمنوں کے سامنے ہماری تعریف بالاعلان کرتا ہے (اس صورت میں ہمارے مخالف ہمارے لئے باعث ایذا ہوں گے اور کسی جلسہ میں آئمہ ضلالت کو بُرا نہ کہے (یہ سب تقیہ کی صورتیں ہیں) اور ہمارے معاملے میں دشمنوں سے جھگڑا نہ کرے اگر مومن سے ملے تو اس کا اکرام کرے اور اگر جاہل سے ملے تو اس کی صحبت ترک کرے۔ میں نے کہا۔ ہم کیا برتاؤ کریں۔ ان لوگوں کے ساتھ جو بظاہر شیعہ ہیں (اور ازراہ طمع مخالفوں کے در پہ جا کر سوال کرتے ہیں) فرمایا ان میں تمیز کرنے کی علامتیں ہیں۔ ان کے حالات میں تبدیلیاں ہوتی ہیں اور ان کے لئے امتحان ہے سالوں کی آمد و رفت ان کو فنا کر دے گی اور طاعون ان کو قتل کر دے گا اور باہمی اختلافات ان میں تفرقہ ڈال دے گا۔ ہمارے شیعہ وہ ہیں جو کتوں کی طرح بھونکتے نہیں اور کوے کی طرح لالچی نہیں ہوتے اور چاہے بھوک سے مر جائیں مگر دشمن سے سوال نہیں کرتے۔ میں نے کہا میں آپ پر قربان ایسے خالص شیعوں کو ہم کہاں پائیں فرمایا وہ اطراف زمین میں پائے جاتے ہیں ان کی زندگی اطمینان سے گزرتی ہے دکیوں کہ وہ ہرزہ کاری میں مبتلا نہیں) وہ تلاش علم میں شہر بہ شہر منتقل ہوتے رہتے ہیں اگر وہ موجود ہوں تو وہ مرد غریب ہونے کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے اور غائب ہوں تو تلاش نہیں کئے جاتے کیوں کہ لوگ ان سے واقف نہیں ہوتے۔ وہ موت سے گھبراتے نہیں۔ وہ ایک دوسرے کی قبور کی زیارت کرتے ہیں اور کوئی صاحب حاجت ان کے پاس آتا ہے تو اس کے ساتھ رحم کا برتاؤ کرتے ہیں ان کے قلوب

میں اختلاف نہیں ہوتا۔ اگرچہ وہ مختلف شہروں میں آباد ہوں پھر فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی دروازہ ہیں جھوٹا ہے وہ جو گمان کرتا ہے کہ وہ شہر میں داخل ہوا ہے بغیر دروازہ کے اور جھوٹا ہے وہ جو میری محبت کا دعوے دار ہے اور علی سے بغض رکھتا ہے۔

٢٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ابْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ عَامَلَ النَّاسَ فَلَمْ يَظْلِمْهُمْ وَحَدَّثَهُمْ فَلَمْ يَكْذِبْهُمْ وَوَعَدَهُمْ فَلَمْ يُخْلِفْهُمْ كَانَ مِمَّنْ حُرِّمَتْ غَيْبَتُهُ وَكَمُلَتْ مُرُوَّتُهُ وَظَهَرَ عَدْلُهُ وَوَجَبَتْ أُخُوَّتُهُ .

۲۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی لوگوں پر حاکم ہو چاہیئے کہ ان پر ظلم نہ کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ نہ بولے اور وعدہ کرے تو اسے پورا کرے ایسے شخص کی غیبت کرنا حرام ہے اور اس سے مروت کرنا لازم، ایسے شخص سے عدالت کا اظہار ہوتا ہے اور اس کی اخوت واجب ہوتی ہے۔

٢٩ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ اسْتَكْمَلَ خِصَالَ الْإِيمَانِ : إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ وَإِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ الْغَضَبُ مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا قَدَرَ لَمْ يَتَعَاطَ مَا لَيْسَ لَهُ .

۲۹۔ فرمایا عبداللہ بن حسن نے کہ روایت کی میری والدہ فاطمہ بنت الحسین بن علی علیہا علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہوں گی اس کا ایمان کامل ہوگا اوّل جب وہ کسی سے راضی ہو تو رضامندی اسے باطل امر کی طرف نہ لے جائے اور جب غضبناک ہو تو غصّہ اس کو اس امر حق سے نہ ہٹا دے۔ تیسرے جب قدرت رکھتا ہو تو اپنے لئے وہ نہ لے جو اس کا حق نہیں۔

٣٠ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّ لِأَهْلِ الدِّينِ عَلَامَاتٍ يُعْرَفُونَ بِهَا : صِدْقَ الْحَدِيثِ وَأَدَاءَ الْأَمَانَةِ وَوَفَاءً بِالْعَهْدِ وَصِلَةَ الْأَرْحَامِ وَرَحْمَةَ الضُّعَفَاءِ وَقِلَّةَ الْمُرَاقَبَةِ لِلنِّسَاءِ ـ أَوْ قَالَ : قِلَّةَ الْمُوَاتَاةِ لِلنِّسَاءِ ـ وَبَذْلَ الْمَعْرُوفِ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَسَعَةَ الْخُلُقِ وَاتِّبَاعَ الْعِلْمِ وَمَا يُقَرِّبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ زُلْفَى ، طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ، وَطُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِي دَارِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَلَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَفِي

دَارِهِ غُصْنٌ مِنْهَا، لَا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبِهِ شَهْوَةُ شَيْءٍ إِلَّا أَتَاهُ بِهِ ذَلِكَ وَلَوْ أَنَّ رَاكِباً مُجِدّاً سَارَ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ مَا خَرَجَ مِنْهُ وَلَوْ طَارَ مِنْ أَسْفَلِهَا غُرَابٌ مَا بَلَغَ أَعْلَاهَا حَتَّى يَسْقُطَ هَرِماً أَلَا فَفِي هَذَا فَارْغَبُوا إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَفْسِهِ فِي شُغُلٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ، إِذَا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ افْتَرَشَ وَجْهَهُ وَسَجَدَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَارِمِ بَدَنِهِ يُنَاجِي الَّذِي خَلَقَهُ فِي فَكَاكِ رَقَبَتِهِ، أَلَا فَهَكَذَا كُونُوا.

۳۰۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اہلِ دین کے لئے کچھ علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں بات میں سچائی امانت کا ادا کرنا، وعدہ کا وفا کرنا، صلۂ رحم کرنا، کمزوروں پر رحم کرنا، عورتوں کے پاس کم رہنا اور ایک حدیث میں عورتوں کی اطاعت نہ کرنا، لوگوں پر احسان کرنا، حسنِ خلق سے پیش آنا، اخلاقی وسعت دکھلانا، علم کی پیروی کرنا اور وہ طریقہ اختیار کرنا جس سے خدا سے نزدیکی ہو، ان کے لئے سایۂ طوبیٰ اور اچھی بازگشت ہے۔ طوبیٰ ایک درخت ہے جنت میں جس کی جڑ محمد مصطفےٰ کے گھر میں ہے اور ہر مومن کے گھر میں اس کی ایک شاخ ہے، جس کے دل میں کسی شئے کی خواہش ہوگی وہ اس کے پاس خود آئے گی اگر ایک سوار سو برس تک اس کے سایہ میں چلے گا تو اس سے باہر نہ آسکے گا اور اگر کوا اس کے نچلے حصہ سے اُڑے گا تو اس کے اوپر کے حصّہ تک نہ پہنچ سکے گا یہاں تک کہ وہ تھک کر مرجائے گا۔

آگاہ ہو یہ وہ ہے جس کی طرف تم رغبت کرو، مومن اپنے کام میں مصروف رہتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں جب رات کی تاریکی چھاتی ہے تو وہ اپنے چہرے کو فرش بناتا ہے زمین پر رخسارہ رکھتا ہے اور اپنے پاک حصۂ بدن (ساتوں اعضائے سجدہ) سے سجدہ کرتا ہے اور اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے کہ نارِ جہنم اسے بچالے۔ یہ ہے ایمان پس تم ایسے ہی ہو جاؤ۔

۳۱ - عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ قَالَ: وَحَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله عَنْ خِيَارِ الْعِبَادِ فَقَالَ: الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا، وَإِذَا أَسَاؤُوا اسْتَغْفَرُوا وَإِذَا أُعْطُوا شَكَرُوا؛ وَإِذَا ابْتُلُوا صَبَرُوا وَإِذَا غَضِبُوا غَفَرُوا.

۳۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے بہترین لوگوں کے متعلق سوال کیا گیا فرمایا جب وہ نیکی کرتے ہیں ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں اور جب ان کو کوئی کچھ دیتا ہے تو شکریہ ادا کرتے ہیں اور جب کسی مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں جب کسی پر غصّہ ہوتے ہیں تو اپنی بخشش سے اس کا گناہ چھپاتے ہیں۔

۳۲ - وَ بِإِسْنَادِهِ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: إِنَّ خِيَارَكُمْ أُولُو النُّهَى؛ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ أُولُو النُّهَى؟ قَالَ: هُمْ أُولُو الْأَخْلَاقِ الْحَسَنَةِ وَالْأَحْلَامِ الرَّزِينَةِ، وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ

وَالْبَرَرَةُ بِالْأُمَّهَاتِ وَالْآبَاءِ وَالْمُتَعَاهِدِينَ لِلْفُقَرَاءِ وَالْجِيرَانِ وَالْيَتَامَى وَ يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ وَيُفْشُونَ السَّلَامَ فِي الْعَالَمِ وَ يُصَلُّونَ وَالنَّاسُ نِيَامٌ غَافِلُونَ .

۳۲۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر اولوالنہی کون ہیں لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ اولوالنہی کون ہیں فرمایا صاحبان اخلاق حسنہ اور پختہ عقول والے اور صلۂ رحم کرنے والے اور ماؤں اور باپوں سے نیکی کرنے والے اور فقراء کی خیر خبر لینے والے اور ہمسایوں اور یتیموں کی مدد کرنے والے، وہ کھانا کھلاتے ہیں اور دنیا میں سلام پھیلاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں جبکہ لوگ غافل پڑے سوتے ہیں۔

۳۳ ـ عَنْهُ ؛ عَنِ الْهَيْثَمِ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَيُّ الْخِصَالِ بِالْمَرْءِ أَجْمَلُ ؟ فَقَالَ: وَقَارٌ بِلَا مَهَابَةٍ وَسَمَاحٌ بِلَا طَلَبِ مُكَافَاةٍ ، وَتَشَاغُلٌ بِغَيْرِ مَتَاعِ الدُّنْيَا .

۳۳۔ کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کون سی خصلت آدمی کی زیادہ اچھی ہے فرمایا وہ وقار جو بغیر ہیبت کے ہو وہ سخاوت جو بدلہ کی طلب کے بغیر ہو اور وہ مشغلہ جو متاع دنیا سے متعلق نہ ہو۔

٣٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْمَعْرِفَةَ بِكَمَالِ دِينِ الْمُسْلِمِ تَرْكُهُ الْكَلَامَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ وَقِلَّةُ مِرَائِهِ ؛ وَحِلْمُهُ وَصَبْرُهُ وَحُسْنُ خُلُقِهِ .

۳۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے علی بن الحسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کے کمال دین کا پہچاننا یوں ہے کہ وہ غیر متعلقہ امور میں کلام ترک کرے اور لوگوں سے بہت کم جھگڑا کرے۔ حلم و صبر و حسن خلق سے کام لے۔

٣٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْبَهِكُمْ بِي ؟ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : أَحْسَنُكُمْ خُلُقاً وَأَلْيَنُكُمْ كَنَفاً ، وَأَبَرُّكُمْ بِقَرَابَتِهِ ، وَأَشَدُّكُمْ حُبّاً لِإِخْوَانِهِ فِي دِينِهِ ، وَ أَصْبَرُكُمْ عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَكْظَمُكُمْ لِلْغَيْظِ ، وَأَحْسَنُكُمْ عَفْواً ، وَأَشَدُّكُمْ مِنْ نَفْسِهِ إِنْصَافاً فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ .

۳۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ تم میں مجھ سے زیادہ مشابہ کون ہے لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ، فرمایا جو تم میں از روئے خلق اچھا ہو اور پناہ دینے کے لئے سب سے زیادہ نرم ہو اور

اپنے قرابتداروں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو اور اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو دینی معاملہ میں اور امر حق میں تکالیف پر سب سے زیادہ صبر کرنے والا اور غصہ کا سب سے زیادہ پینے والا اور قصور کا سب سے زیادہ بخشنے والا اور اپنے نفس کے متعلق سب سے زیادہ انصاف کرنے والا خواہ حالت رضا ہو یا غضب۔

٣٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ الْإِنْفَاقُ عَلَى قَدْرِ الْإِقْتَارِ ، وَالتَّوَسُّعُ عَلَى قَدْرِ التَّوَسُّعِ ، وَإِنْصَافُ النَّاسِ ، وَابْتِدَاؤُهُ إِيَّاهُمْ بِالسَّلَامِ عَلَيْهِمْ .

۳۶۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے مومن کے اخلاق سے ہے بقدر اپنی تنگدستی کے راہ خدا میں خرچ کرنا اور بلحاظ وسعت مال، دولت مندی میں خرچ کرنا اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا اور سلام میں ابتداء کرنا۔

٣٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ أَصْلَبُ مِنَ الْجَبَلِ ، الْجَبَلُ يُسْتَقَلُّ مِنْهُ وَالْمُؤْمِنُ لَا يُسْتَقَلُّ مِنْ دِينِهِ شَيْءٌ .

۳۷۔ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن پہاڑ سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ پہاڑ تو اپنے اجزاء کے ٹوٹنے پھوٹنے سے کم ہو جاتا ہے لیکن مومن کے دین سے کوئی شے کم نہیں ہوتی۔

٣٨ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ حَسَنُ الْمَعُونَةِ ، خَفِيفُ الْمَؤُونَةِ ، جَيِّدُ التَّدْبِيرِ لِمَعِيشَتِهِ ، لَا يُلْسَعُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ .

۳۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن لوگوں کی مدد اچھی طرح کرتا ہے اس کا خرچ ہلکا ہوتا ہے معاش کے حصول میں اس کی تدبیر اچھی ہوتی ہے اور وہ ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ یعنی پہلے تجربہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

٣٩ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الدِّلْهَاثِ مَوْلَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ : سُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ وَسُنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ ، وَسُنَّةٌ مِنْ وَلِيِّهِ ، فَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ رَبِّهِ فَكِتْمَانُ سِرِّهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَداً إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ» وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ

نَبِيِّهِ فَمُدَارَاةُ النَّاسِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله بِمُدَارَاةِ النَّاسِ فَقَالَ: «خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ» وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَالصَّبْرُ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ.

۳۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ مومن بغیر تین خصلتوں کے نہ ہوگا۔ ایک سنت رب سے ایک سنت نبی ہے اور سنتِ ولی ہے۔ رب کی سنت یہ ہے کہ اس کے بھید کو چھپایا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ عالم الغیب ہے اس کے بھید سے کوئی واقف نہیں سوائے اس کے جس کو وہ رسولوں میں سے اس کام کے لئے چن لے۔ اور سنت نبی یہ ہے کہ لوگوں سے بخلق پیش آئے جیسا کہ خدا فرماتا ہے، عفو سے کام لو اور نیکی کا حکم دو اور سنتِ ولی یہ ہے کہ مصیبت اور سختی میں صبر کرو۔

دوسو اٹھائیسواں باب

قلت عدد مومن

(بَابٌ) ۲۲۸

(فِي قِلَّةِ عَدَدِ الْمُؤْمِنِينَ)

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: الْمُؤْمِنَةُ أَعَزُّ مِنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيتِ الْأَحْمَرِ، فَمَنْ رَأَى مِنْكُمُ الْكِبْرِيتَ الْأَحْمَرَ؟.

۱۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے مومنہ کمیاب ہے بہ نسبت مومن کے اور مومن کمیاب ہے یاقوتِ سرخ سے پس تم میں کون ہے جس نے یاقوتِ سرخ دیکھا۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ كَامِلٍ التَّمَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: النَّاسُ كُلُّهُمْ بَهَائِمُ ـ ثَلَاثاً ـ إِلَّا قَلِيلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تمام لوگ چوپائے ہیں (تین بار فرمایا) مگر مومنین جو بہت کم ہیں اور مومن کم پایا جاتا ہے (تین بار فرمایا)

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ لِأَبِي بَصِيرٍ: أَمَا وَاللهِ لَوْ أَنِّي أَجِدُ مِنْكُمْ ثَلَاثَةَ مُؤْمِنِينَ يَكْتُمُونَ حَدِيثِي مَا اسْتَحْلَلْتُ أَنْ أَكْتُمَهُمْ حَدِيثاً.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے ابو بصیر خدا کی قسم اگر میں تم میں تین شیعہ امامیہ پالیتا۔ جو از راہ تقیہ ہماری بات کو بصیغۂ راز رکھتے تو میرے لئے اپنی بات کو ان سے چھپانا جائز نہ ہوتا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: وَاللهِ مَا يَسَعُكَ الْقُعُودُ فَقَالَ: وَلِمَ يَا سَدِيرُ؟ قُلْتُ: لِكَثْرَةِ مَوَالِيكَ وَ شِيعَتِكَ وَأَنْصَارِكَ وَاللهِ لَوْ كَانَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَا لَكَ مِنَ الشِّيعَةِ وَالْأَنْصَارِ وَالْمَوَالِي مَا طَمِعَ فِيهِ تَيْمٌ وَلَا عَدِيٌّ، فَقَالَ: يَا سَدِيرُ وَكَمْ عَسَى أَنْ يَكُونُوا؟ قُلْتُ: مِائَةَ أَلْفٍ، قَالَ: مِائَةَ أَلْفٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ: مِائَتَيْ أَلْفٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ وَنِصْفَ الدُّنْيَا قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ: يَخِفُّ عَلَيْكَ أَنْ تَبْلُغَ مَعَنَا إِلَى يَنْبُعَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ فَأَمَرَ بِحِمَارٍ وَبَغْلٍ أَنْ يُسْرَجَا، فَبَادَرْتُ فَرَكِبْتُ الْحِمَارَ، فَقَالَ: يَا سَدِيرُ أَتَرَى أَنْ تُؤْثِرَنِي بِالْحِمَارِ؟ قُلْتُ: الْبَغْلُ أَزْيَنُ وَأَنْبَلُ (٢) قَالَ: الْحِمَارُ أَرْفَقُ بِي، فَنَزَلْتُ فَرَكِبَ الْحِمَارَ وَ رَكِبْتُ الْبَغْلَ فَمَضَيْنَا فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ: يَا سَدِيرُ انْزِلْ بِنَا نُصَلِّي، ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ أَرْضٌ سَبِخَةٌ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ فِيهَا فَسِرْنَا حَتَّى صِرْنَا إِلَى أَرْضٍ حَمْرَاءَ وَنَظَرَ إِلَى غُلَامٍ يَرْعَى جِدَاءً فَقَالَ: وَاللهِ يَا سَدِيرُ لَوْ كَانَ لِي شِيعَةٌ بِعَدَدِ هَذِهِ الْجِدَاءِ مَا وَسِعَنِي الْقُعُودُ، وَنَزَلْنَا وَصَلَّيْنَا فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ الصَّلَاةِ عَطَفْتُ عَلَى الْجِدَاءِ فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ سَبْعَةَ عَشَرَ.

۴۔ سدیر صیرفی کہتے ہیں۔ میں صادق آل محمدؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی خدا کی قسم اب آپ کے لئے گھر میں بیٹھ رہنا درست نہیں حضرت نے فرمایا یہ کیوں۔ میں نے کہا آپ کے دوستوں شیعوں اور انصار کی کثرت کی وجہ سے واللہ اگر امیر المومنین کے پاس اتنے شیعہ، انصار اور دوست ہوتے تو تیم وعدی والے ان سے خلافت نہ لے سکتے۔ فرمایا اے سدیر تم سب بھلا کتنے ہو۔ میں نے کہا ایک لاکھ، فرمایا ایک لاکھ، میں نے کہا جی ہاں بلکہ دو لاکھ، فرمایا دو لاکھ بلکہ نصف دنیا، یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے۔ اور فرمایا کیا یہ تیرے لئے آسان ہے کہ تو ہمارے ساتھ چشمۂ ینبع تک چلے میں نے کہا ضرور، آپؑ نے حکم دیا کہ گدھے اور خچر پر زین کسیں، میں نے جلد یہ خدمت انجام دی اور میں گدھے پر سوار ہوا۔ فرمایا اے سدیر حمار پر مجھے سوار ہونے دے۔ میں نے کہا خچر زیادہ شاندار اور شریف طبیعت ہے فرمایا گدھا رفتار میں میری

موافقت کرتا ہے یہ سن کر میں اتر آیا اور خچر پر سوار ہوا اور حضرت حمار پر سوار ہوئے ہم دونوں چلے جب وقت نماز آیا۔ تو فرمایا اترو نماز ادا کریں اس کے بعد فرمایا۔ یہ زمین شور ہے یہاں نماز جائز نہیں ہے۔ ہم پھر چلے یہاں تک کہ ایک سرسبز و سرخ رنگ کے خطہ پر پہنچے ایک لڑکے کو بکریاں چراتے دیکھا۔ فرمایا۔ اے سدیر اگر میرے شیعہ بقدر ان بکریوں کے ہوتے تو میں خروج کرتا ہم وہاں اترے اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں نے ان بکریوں کو شمار کیا تو ان کی تعداد سترہ تھی۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ لِي عَبْدٌ صَالِحٌ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : يَا سَمَاعَةُ أَمِنُوا عَلَى فُرُشِهِمْ وَ أَخَافُونِي أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كَانَتِ الدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا إِلَّا وَاحِدٌ يَعْبُدُ اللهَ ، وَلَوْ كَانَ مَعَهُ غَيْرُهُ لَأَضَافَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ حَيْثُ يَقُولُ : «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتاً لِلّهِ حَنِيفاً وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ» فَغَبَرَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللهُ ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ آنَسَهُ بِإِسْمَاعِيلَ وَ إِسْحَاقَ فَصَارُوا ثَلَاثَةً ، أَمَا وَاللهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَقَلِيلٌ وَ إِنَّ أَهْلَ الْكُفْرِ لَكَثِيرٌ أَتَدْرِي لِمَ ذَاكَ ؟ فَقُلْتُ : لَا أَدْرِي جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ : صُيِّرُوا أُنْساً لِلْمُؤْمِنِينَ ، يَبُثُّونَ إِلَيْهِمْ مَا فِي صُدُورِهِمْ فَيَسْتَرِيحُونَ إِلَى ذَلِكَ وَيَسْكُنُونَ إِلَيْهِ .

١٦/١٢٠ نحل

٥ ـ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اے سماعہ لوگ اپنے فرشوں پر آرام سے رہے اور مجھے خوف زدہ اس میں ڈالا واللہ ایک وقت دنیا میں ایسا تھا کہ اللہ کا عبادت گزار صرف ایک ہی تھا اگر کوئی دوسرا اور ہوتا تو اس کے ساتھ اس کا بھی ذکر کرتا۔ جیسا کہ فرماتا ہے بے شک ابراہیم ایسی امت تھے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے اور نرے کھرے بندے تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ پس جس طرح اللہ نے چاہا یہ زمانہ گزرا۔ پھر اللہ نے مانوس کیا ان کو اسماعیل و اسحاق سے اور وہ تین ہو گئے واللہ مومن دنیا میں کم ہیں اور اہل کفر زیادہ، تم جانتے ہو ایسا کیوں ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ کافر مومنوں سے مانوس ہوئے۔ اور جو ان کے سینوں میں تھا لے لیا اور آرام سے ہو گئے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنِ النَّضْرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقَلَّنَا لَوِ اجْتَمَعْنَا عَلَى شَاةٍ مَا أَفْنَيْنَاهَا ؟ فَقَالَ : أَلَا أُحَدِّثُكَ بِأَعْجَبَ مِنْ ذَلِكَ ، الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ ذَهَبُوا إِلَّا ـ وَأَشَارَ بِيَدِهِ ـ ثَلَاثَةً قَالَ حُمْرَانُ : فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا حَالُ عَمَّارٍ ؟ قَالَ : رَحِمَ اللهُ عَمَّاراً أَبَا الْيَقْظَانِ بَايَعَ وَقُتِلَ شَهِيداً ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : مَا شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنَ الشَّهَادَةِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ : لَعَلَّكَ تَرَى أَنَّهُ مِثْلُ الثَّلَاثَةِ ، أَيْهَاتَ أَيْهَاتَ .

۶۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ ہماری جماعت کس قدر قلیل ہے کہ اگر دسترخوان پر ایک بکری کھانے بیٹھیں تو اسے تمام نہ کرسکیں۔ فرمایا میں تم کو اس سے زیادہ عجیب بات بتاؤں۔ آنحضرت کے بعد مہاجرین و انصار ایمان سے پھر گئے اور پھر تین انگلیوں سے اشارہ کیا۔ حمران کہتا ہے میں نے کہا عمار کا کیا حال رہا۔ فرمایا۔ اللہ ان پر رحم کرے ان کی کنیت ابوالیقظان ہے انھوں نے امیر المومنین کی بیعت کی اور جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا شہادت سے افضل کوئی شے نہیں۔ حضرت امامؑ نے فرمایا۔ کیا تمھارا خیال یہ ہے کہ وہ مثل تین کے تھے۔ بہت دور ہے یہ بات بہت دور ہے یہ بات یعنی وہ افضل تھے۔

۷ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ : لَيْسَ كُلُّ مَنْ قَالَ بِوَلاَيَتِنَا مُؤْمِناً وَلٰكِنْ جُعِلُوا اُنْساً لِلْمُؤْمِنِينَ .

۷۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہر وہ شخص جو ہماری ولایت کا مدعی ہے مومن نہیں بلکہ وہ مومنین سے انوس ہے

دوسوانتیسواں باب

راضی ہونا بخشش پر ایمان ہے اور ہر شے پر صبر اس کے بعد

(بَابُ) ۲۲۹

☆(اَلرِّضَا بِمَوْهِبَةِ الْاِيمَانِ وَالصَّبْرِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ بَعْدَهُ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِبْنِ الْمُخْتَارِالْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : يَاعَبْدَالْوَاحِدِ مَايَضُرُّ رَجُلاً ـ إِذَاكَانَ عَلٰى ذَا الرَّأْيِ ـ مَاقَالَ النَّاسُ لَهُ وَلَوْقَالُوا : مَجْنُونٌ ؛ وَمَايَضُرُّهُ وَلَوْكَانَ عَلٰى رَأْسِ جَبَلٍ يَعْبُدُاللهَ حَتّٰى يَجِيئَهُ الْمَوْتُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے عبدالواحد اگر انسان صاحب رائے ہے تو لوگوں کا کہنا اگرچہ وہ مجنوں کہیں کوئی نقصان نہیں دیتا اور ایسے ہی نقصان نہیں دیتا۔ لوگوں کا کہنا اگر وہ پہاڑ پر مرتے دم تک عبادت خدا کرے۔

۲۔عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ،عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ،عَنْ يُونُسَ ،عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ،عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ،عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى : لَوْلَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَاحِدٌ لَاسْتَغْنَيْتُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَ لَجَعَلْتُ لَهُ مِنْ إِيمَانِهِ أُنْساً لَا يَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر روئے زمین پر ایک کے سوا کوئی دوسرا مومن رہے ہی نہیں تو وہ کل تمام خلق سے بے پروا کر دے گا اور میں اس کے ایمان سے انس رکھوں گا اور مجھے کسی اور کی احتیاج نہ رہے گی۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا يُبَالِي مَنْ عَرَّفَهُ اللَّهُ هٰذَا الْأَمْرَ أَنْ يَكُونَ عَلَى قُلَّةِ جَبَلٍ يَأْكُلُ مِنْ نَبَاتِ الْأَرْضِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہیں پروا کرتا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو کہ وہ چاہے مرتے دم تک پہاڑ کی چوٹی پر رہے اور گھاس پات کھا کر بسر کرے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَسْتَوْحِشَ إِلَى أَخِيهِ فَمَنْ دُونَهُ ، الْمُؤْمِنُ عَزِيزٌ فِي دِينِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کے لئے سزاوار نہیں کہ وہ برادر مومن سے از روئے حقارت دوری اختیار کرے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ پست درجہ والا مومن دین میں اس سے زیادہ عزیز ہو۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ وَ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام فِي مَرْضَةٍ مَرِضَهَا لَمْ يَبْقَ مِنْهُ إِلَّا رَأْسُهُ فَقَالَ يَا فُضَيْلُ إِنَّنِي كَثِيراً مَا أَقُولُ : مَا عَلَى رَجُلٍ عَرَّفَهُ اللَّهُ هٰذَا الْأَمْرَ لَوْ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ ، يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ إِنَّ النَّاسَ أَخَذُوا يَمِيناً وَ شِمَالاً وَ إِنَّا وَ شِيعَتَنَا هُدِينَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ، يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَوْ أَصْبَحَ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ كَانَ ذٰلِكَ خَيْراً لَهُ وَلَوْ أَصْبَحَ مُقَطَّعاً أَعْضَاؤُهُ كَانَ ذٰلِكَ خَيْراً لَهُ ، يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَفْعَلُ بِالْمُؤْمِنِ إِلَّا مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ لَوْ عَدَلَتِ الدُّنْيَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى عَدُوَّهُ مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ يَا فُضَيْلَ

ابْنَ يَسارٍ إِنَّهُ مَنْ كانَ هَمُّهُ هَمّاً واحِداً كَفاهُ اللهُ هَمَّهُ، وَ مَنْ كانَ هَمُّهُ في كُلِّ وادٍ لَمْ يُبالِ اللهُ بِأَيِّ وادٍ هَلَكَ.

۵ ۔ فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ حضرت بیمار تھے اور نہایت ضعیف و ناتواں ہوگئے تھے حضرت نے فرمایا۔ اے فضیل! میں اکثر یہ بات کہا کرتا ہوں کہ کیا شے نقصان دے سکتی ہے اس شخص کو جسے خدا نے ہماری امر امامت کی معرفت کرا دی ہے اگرچہ وہ تنہا پہاڑ کی چوٹی پر مرتے دم تک رہے اے فضیل لوگوں نے امر حق کو ادھر اُدھر سے لیا اور ہم اور ہمارے شیعہ ہدایت پائے ہوئے ہیں اے فضیل اگر مومن وہ سب پائے جو مشرق و مغرب میں ہے تو حسب مصلحت الٰہی یہی اس کے لئے بہتر ہوگا اور وہ خدا کا شکر ادا کرے گا اور اگر اس کے اعضاء قطع ہو جائیں تو مصلحتِ الٰہی اسی میں ہوگی اور وہ صبر کرے گا تو اس کے لئے اسی میں بہتری ہوگی اے فضیل اگر خدا کے نزدیک دنیا کی وقعت پرِ مگس کے برابر ہوتی تو خدا کا دشمن اس سے ایک پیالہ پانی کا کبھی نہ پی سکتا۔ اے فضیل! جس کا ایک ارادہ (امرِ حق پانے کا) ہو تو اللہ اس کے ارادہ کو پورا کرتا ہے اور اگر ارادہ ہر چیز سے محبت کا ہو تو اللہ پروا نہیں کرتا اس بات کی کہ وہ کسی وادی میں ہلاک ہوا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكانَ، عَنْ مَنْصُورٍ الصَّيْقَلِ وَالْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قالا: سَمِعْنا أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا تَرَدَّدْتُ في شَيْءٍ أَنا فاعِلُهُ كَتَرَدُّدي في مَوْتِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ، إِنَّني لَأُحِبُّ لِقاءَهُ وَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَأَصْرِفُهُ عَنْهُ، وَإِنَّهُ لَيَدْعُوني فَأُجيبُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْأَلُني فَأُعْطيهِ، وَلَوْلَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيا إِلّا واحِدٌ مِنْ عَبيدي مُؤْمِنٌ لَاسْتَغْنَيْتُ بِهِ عَنْ جَميعِ خَلْقي وَلَجَعَلْتُ لَهُ مِنْ إيمانِهِ أُنْساً لا يَسْتَوْحِشُ إِلى أَحَدٍ.

۶۔ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا خدائے عزوجل نے فرمایا۔ (حدیثِ قدسی) میں نے تردد نہیں کیا جس کا میں خالق ہوں۔ سوائے اپنے مومن بندہ کی موت کے، میں اس سے ملنا چاہتا ہوں یعنے عمل کا ثواب دینا اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ پس میں اسے ہٹا دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں اور جب سوال کرتا ہے تو عطا کرتا ہوں اگر دنیا میں میرے مومن بندوں میں سے صرف ایک مومن رہ جائے تو میں بے پروا ہوں گا اپنی تمام مخلوق سے اور اس کے ایمان کی بناء پر اس سے اُنس رکھوں گا اور وہ کسی کی طرف محتاج نہ ہوگا۔

دوسوتیسواں باب

مومن کا مومن کے ساتھ آرام پانا

(بَابٌ) ۲۳۰

☆(فِي سُكُونِ الْمُؤْمِنِ إِلَى الْمُؤْمِنِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَسْكُنُ إِلَى الْمُؤْمِنِ ، كَمَا يَسْكُنُ الظَّمْآنُ إِلَى الْمَاءِ الْبَارِدِ .

۱- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن، مومن سے اسی طرح تسکین پاتا ہے جیسے پیاسا ٹھنڈے پانی سے۔

دوسواکتیسواں باب

اس کا بیان کہ مومن کی وجہ سے اللہ کیا دفع کرتا ہے

(بَابٌ) ۲۳۱

☆(فِيمَا يَدْفَعُ اللهُ بِالْمُؤْمِنِ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ لَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِ الْوَاحِدِ عَنِ الْقَرْيَةِ الْفَنَاءَ .

۱- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ صرف ایک مومن کی برکت سے اس کے شہر یا قریہ سے وبا کو دور کرتا ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يُصِيبُ قَرْيَةً عَذَابٌ وَفِيهَا سَبْعَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ .

۲- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جس قریہ میں سات مومن ہوں وہ بستی عذاب سے محفوظ رہتی ہے۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قِيلَ لَهُ فِي الْعَذَابِ إِذَا نَزَلَ بِقَوْمٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلَكِنْ يَخْلُصُونَ بَعْدَهُ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ حضرت سے پوچھا گیا اس عذاب کے متعلق جو کسی قوم پر نازل ہوا اور اس میں مومنین بھی آجاتے ہیں۔ فرمایا ہاں لیکن وہ بعد میں اس سے خلاصی پا لیتے ہیں۔

دوسو بتیسواں باب
مومن کی دو قسمیں

(باب) ۲۳۲
☆(في أنّ المؤمن صنفان)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ نَصْرٍ أَبِي الْحَكَمِ الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنَانِ فَمُؤْمِنٌ صَدَقَ بِعَهْدِ اللهِ وَوَفَى بِشَرْطِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ» فَذَلِكَ الَّذِي لَا تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَلَا أَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَذَلِكَ مِمَّنْ يَشْفَعُ وَلَا يُشْفَعُ لَهُ وَمُؤْمِنٌ كَخَامَةِ الزَّرْعِ ، تَعْوَجُّ أَحْيَاناً وَتَقُومُ أَحْيَاناً ، فَذَلِكَ مِمَّنْ تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَأَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَذَلِكَ مِمَّنْ يُشْفَعُ لَهُ وَلَا يَشْفَعُ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو عہد خدا میں صادق ہے اور اس کی شرطوں کو پورا کرتا ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں جنھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس کو پورا کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو نہ دنیا کے خوف ہیں نہ آخرت کے اور یہی وہ لوگ ہیں جو دوسروں کی شفاعت کریں گے اور ان کو شفاعت کی ضرورت نہ ہوگی اور دوسرا جو نئے درخت کی مانند ہے کبھی جھکتا ہے کبھی کھڑا ہوتا ہے یہ وہ ہے جس کے لئے دنیا کے خوف بھی ہیں جیسے طاعون وغیرہ اور آخرت کا خوف بھی ہے اس کی شفاعت کی جائے گی مگر وہ شفاعت نہ کرسکے گا۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ خَالِدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ خَضِرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنَانِ : مُؤْمِنٌ وَفَى لِلهِ بِشُرُوطِهِ الَّتِي شَرَطَهَا عَلَيْهِ ، فَذَلِكَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقاً ، وَذَلِكَ مَنْ يَشْفَعُ وَلَا يُشْفَعُ لَهُ وَذَلِكَ مِمَّنْ لَا تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَلَا أَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَ مُؤْمِنٌ زَلَّتْ بِهِ قَدَمٌ

فَذٰلِكَ كَخَامَةِ الزَّرْعِ كَيْفَمَا كَفَئَتْهُ الرِّيحُ انْكَفَأَ وَذٰلِكَ مِمَّنْ تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَيُشْفَعُ لَهُ وَهُوَ عَلَىٰ خَيْرٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن دو طرح کے ہیں ایک وہ جو اللہ سے عہد کی ساری شرطیں پوری کرے اور نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا اور یہ اس کے اچھے رفیق ہوں گے یہ شفاعت کرے گا اس کی شفاعت نہ کی جائے گی اس کے لئے نہ احوالِ دنیا ہے نہ آخرت، دوسرا مومن وہ ہے جس کے قدم کو لغزش ہے وہ اس نئے پودے کی طرح ہے جس کو ہوا کا جھونکا جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے اس کے لئے دنیا کے خوف بھی ہیں اور آخرت کے بھی، اس کی شفاعت کی جائے گی اور وہ نیکی پر ہوگا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَامَ رَجُلٌ بِالْبَصْرَةِ إِلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنَا عَنِ الْإِخْوَانِ ، فَقَالَ: الْإِخْوَانُ صِنْفَانِ : إِخْوَانُ الثِّقَةِ وَإِخْوَانُ الْمُكَاشَرَةِ . فَأَمَّا إِخْوَانُ الثِّقَةِ فَهُمُ الْكَفُّ وَالْجَنَاحُ وَالْأَهْلُ وَالْمَالُ ، فَإِذَا كُنْتَ مِنْ أَخِيكَ عَلَىٰ حَدِّ الثِّقَةِ فَابْذُلْ لَهُ مَالَكَ وَبَدَنَكَ ، وَصَافِ مَنْ صَافَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ، وَاكْتُمْ سِرَّهُ وَعَيْبَهُ وَأَظْهِرْ مِنْهُ الْحُسْنَ ؛ وَاعْلَمْ أَيُّهَا السَّائِلُ أَنَّهُمْ أَقَلُّ مِنَ الْكِبْرِيتِ الْأَحْمَرِ ، وَأَمَّا إِخْوَانُ الْمُكَاشَرَةِ فَإِنَّكَ تُصِيبُ لَذَّتَكَ مِنْهُمْ ، فَلَا تَقْطَعَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُمْ وَلَا تَطْلُبَنَّ مَا وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنْ ضَمِيرِهِمْ ، وَابْذُلْ لَهُمْ مَا بَذَلُوا لَكَ مِنْ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحَلَاوَةِ اللِّسَانِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بصرہ میں ایک شخص امیرالمومنین سے کہنے مجھے اخوان (بھائیوں) کے متعلق بتلایئے۔ فرمایا بھائی دو قسم کے ہیں ایک صاحب اعتماد اور دوسرے شگفتہ رو، طلیق اللسان، جو بھائی ثقہ ہیں یہ لوگ ہاتھ اور بازو، کنبہ اور مال ہیں اور جب تم کو کوئی ثقہ بھائی مل جائے تو اس کے لئے اپنا مال اور اپنے بدن کو اس کی خدمت میں لگاؤ اور جو اس کا دوست ہے تم بھی اس کے دوست ہو اور جو دشمن ہے اس کے دشمن رہو اور اس کے بھید کو چھپاؤ اس کے عیب کو مخفی رکھو اور اچھائی ظاہر کرو۔ اسے سوال کرنے والے ایسے لوگ سرخ گندھک (جس سے اکسیر بنتی ہے) زیادہ نایاب ہیں لیکن چرب زبان، ہنسوڑ لوگ، ان سے ملنے میں تم کو لذت محسوس ہوگی ان سے بھی قطع تعلق نہ کرو اور جو ان کے دل میں ہے اس کے علاوہ اور کچھ طلب نہ کرو اور جس طرح خندہ پیشانی اور شیریں گفتار کے ساتھ وہ تم سے ملتے ہیں۔ تم بھی ان سے ملو۔

دوسوتینتیسواں باب

مومن سے خدا کا عہد مصائب پر صبر کرنے میں

(بَابُ) ۲۳۳

(مَا أَخَذَهُ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِ مِنَ الصَّبْرِ عَلَىٰ مَا يَلْحَقُهُ فِيمَا ابْتُلِيَ بِهِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِ عَلَىٰ أَنْ لَا تُصَدَّقَ مَقَالَتُهُ وَلَا يَنْتَصِفَ مِنْ عَدُوِّهِ، وَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَشْفِي نَفْسَهُ إِلَّا بِفَضِيحَتِهَا لِأَنَّ كُلَّ مُؤْمِنٍ مُلْجَمٌ.

۱۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے اللہ نے بندۂ مومن سے صبر کا عہد لیا ہے اس پر کہ اہل باطل اس کے کلام کی تصدیق نہ کریں گے اور اس کے دشمن سے انتقام نہ لیں گے اور جو مومن ہے وہ بیچارہ دشمنوں کے پروپیگنڈہ سے رسوا ہو کر مرے گا کیونکہ دنیوی معاملات کے متعلق بندۂ مومن کی زبان بند رہتی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ اللّٰهَ أَخَذَ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِ عَلَىٰ بَلَايَا أَرْبَعٍ أَيْسَرُهَا عَلَيْهِ مُؤْمِنٌ يَقُولُ بِقَوْلِهِ يَحْسُدُهُ، أَوْ مُنَافِقٌ يَقْفُو أَثَرَهُ، أَوْ شَيْطَانٌ يُغْوِيهِ، أَوْ كَافِرٌ يَرَىٰ جِهَادَهُ، فَمَا بَقَاءُ الْمُؤْمِنِ بَعْدَ هٰذَا.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا نے عہد لیا ہے مومن سے چار بلاؤں پر صبر کرنے کا۔ ایک یہ کہ مومن اس سے حسد کرے۔ دوسرے منافق بظاہر اس کی پیروی کرے اور بباطن اس کی عیب جوئی کرے۔ تیسرے شیطان اس کو بھگانے میں لگا رہے۔ چوتھے کافر اس سے جنگ کرے جب یہ چار دشمن پیچھے لگے ہوں تو پھر مومن اس کے بعد کہاں ملے گا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا أَفْلَتَ الْمُؤْمِنُ مِنْ وَاحِدَةٍ مِنْ ثَلَاثٍ وَلَرُبَّمَا اجْتَمَعَتِ الثَّلَاثُ عَلَيْهِ، إِمَّا بُغْضُ مَنْ يَكُونُ مَعَهُ فِي الدَّارِ، يُغْلِقُ عَلَيْهِ بَابَهُ يُؤْذِيهِ، أَوْ جَارٌ يُؤْذِيهِ، أَوْ مَنْ فِي طَرِيقِهِ إِلَىٰ حَوَائِجِهِ

يُؤْذِيهِ ؛ وَلَوْأَنَّ مُؤْمِناً عَلىٰ قُلَّةِ جَبَلٍ لَبَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ شَيْطَاناً يُؤْذِيهِ وَ يَجْعَلُ اللهُ لَهُ مِنْ إِيمَانِهِ أُنْساً لَا يَسْتَوْحِشُ مَعَهُ إِلىٰ أَحَدٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خلاصی نہیں ہے مومن کو تین باتوں میں سے ایک سے یا تینوں مصیبتیں اس کے لئے جمع ہو جائیں یا بعض جمع ہوں پہلے یہ کہ جو شخص اس کے ساتھ گھر میں رہتا ہو وہ اس پر دروازہ بند کرے اور اس کو ستائے دوسرے پڑوسی ستائے، تیسرے جب وہ ضروریات پوری کرنے کو نکلے تو راہ میں لوگ ستائیں اگر مومن پہاڑ کی چوٹی پر بھی جاکر بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے امتحان کے لئے وہاں بھی ایک شیطان کو بھیجے گا جو اسے ستائے گا اور اللہ مومن کے ایمان سے انس رکھتا ہے اور اس کی وحشت دور کرنے کے لئے دوسرے کی ضرورت باقی نہیں رکھتا۔

٤۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَرْبَعٌ لَا يَخْلُو مِنْهُنَّ الْمُؤْمِنُ أَوْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ ، مُؤْمِنٌ يَحْسُدُهُ وَهُوَ أَشَدُّهُنَّ عَلَيْهِ ، وَمُنَافِقٌ يَقْفُو أَثَرَهُ ، أَوْ عَدُوٌّ يُجَاهِدُهُ ، أَوْ شَيْطَانٌ يُغْوِيهِ .

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن چار باتوں سے خالی نہیں یا کم از کم ایک تو ہو ہی گی۔ مومن سے حسد کرے یہ سب سے بڑی مصیبت ہے یا منافق بظاہر اس کی پیروی کرے یا دشمن اس سے لڑے یا شیطان اسے بہکائے۔

٥۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ وَلِيَّهُ فِي الدُّنْيَا غَرَضاً لِعَدُوِّهِ .

۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ اپنے ولی کو دنیا میں (مرتبہ زیادہ کرنے کے لئے) اپنے دشمن کا ہدف بنایا ہے۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَشَكَا إِلَيْهِ رَجُلٌ الْحَاجَةَ فَقَالَ لَهُ : اصْبِرْ فَإِنَّ اللهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجاً قَالَ : ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ سِجْنِ الْكُوفَةِ كَيْفَ هُوَ ؟ فَقَالَ : أَصْلَحَكَ اللهُ ضَيِّقٌ مُنْتِنٌ وَأَهْلُهُ بِأَسْوَءِ حَالٍ ، قَالَ : فَإِنَّمَا أَنْتَ فِي السِّجْنِ فَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فِيهِ فِي سَعَةٍ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص نے اپنی ضرورت کو بیان کیا۔ فرمایا صبر کر اللہ روزی میں وسعت دے گا۔ پھر کچھ خاموش رہنے کے بعد اس سے فرمایا کوفہ کے قید خانہ کا کیا حال ہے اس نے کہا بہت

تنگ بدبو دار ہے اور اس میں قیدی بہت پریشان حال ہیں۔ فرمایا پس تو بھی دنیا کے قیدخانہ میں چاہتا ہے کہ اس میں آرام کی صورت ہو۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ دنیا مومن کے لئے قیدخانہ ہے۔

۷ ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِبْراهِيمَ الْحَذَّاءِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ صَغِيرٍ، عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: الدُّنْيا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ فَأَيُّ سِجْنٍ جاءَ مِنْهُ خَيْرٌ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دنیا مومن کے لئے قیدخانہ ہے پس قیدخانہ میں آرام کہاں۔

۸ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجّالِ، عَنْ داوُدَبْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْمُؤْمِنُ مُكَفَّرٌ.

وَفِي رِوايَةٍ اُخْرى: وَذلِكَ أَنَّ مَعْرُوفَهُ يَصْعَدُ إِلَى اللهِ فَلا يَنْتَشِرُ فِي النّاسِ وَالْكافِرُ مَشْكُورٌ.

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن کے لئے بہت سی نعمتیں ہیں جن کے لوگ منکر ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ مومن کی نیکیاں خدا کی طرف بلند ہوتی ہیں اور لوگوں میں نہیں پھیلتیں البتہ کافر جو لوگوں کو دیتا ہے اس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مامِنْ مُؤْمِنٍ إِلّاوَقَدْ وَكَّلَ اللهُ بِهِ أَرْبَعَةً: شَيْطاناً يُغْوِيهِ يُرِيدُأَنْ يُضِلَّهُ، وَكافِراً يَغْتالُهُ، وَمُؤْمِناً يَحْسُدُهُ وَهُوَ أَشَدُّهُمْ عَلَيْهِ، وَمُنافِقاً يَتَتَبَّعُ عَثَراتِهِ.

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی مومن ایسا نہیں جسے چار چیزوں کا سامنا نہ ہو۔ شیطان بہکا کر گمراہ کرنا چاہتا ہے کافر فریب دیتا ہے اور مومن حسد کرتا ہے اور سب سے زیادہ یہ چیز اس کے لئے سخت ہے اور منافق اس کی لغزشوں کی پیروی کرتا ہے۔

۱۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ، عَنْ جابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِذا ماتَ الْمُؤْمِنُ خَلّيَ عَلى جِيرانِهِ مِنَ الشَّياطِينِ عَدَدَ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ، كانُوا مُشْتَغِلِينَ بِهِ.

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مومن مرجاتا ہے تو ربیعہ اور مضر جیسے بڑے قبائل کی تعداد شیاطین وہاں جمع ہو جاتے ہیں اور ان کو باتوں میں لگا لیتے ہیں (تاکہ وہ شرکت جنازہ سے محروم رہیں)۔

١١ ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ وَلَا يَكُونُ وَلَيْسَ بِكَائِنٍ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ ؛ وَلَوْ أَنَّ مُؤْمِناً فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ لَابْتَعَثَ اللهُ لَهُ مَنْ يُؤْذِيهِ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے نہ ایسا تھا نہ ہے نہ ہوگا کہ مومن کا کوئی ستانے والا نہ ہو، اگر سمندر کے جزائر میں سے کسی جزیرے میں بھی مومن ہوگا تو اللہ اس کے پاس کسی ایسے کو پہنچا دے گا جو اس کو ستائے۔

١٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ فِيمَا مَضَى وَلَا فِيمَا بَقِيَ وَلَا فِيمَا أَنْتُمْ فِيهِ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی زمانہ بھی ہو ماضی، حال یا مستقبل ضرور مومن کے لئے کوئی ایسا شخص موجود ہوگا جو اسے ستائے۔

١٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا كَانَ وَلَا يَكُونُ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیامت تک ہر زمانہ میں ایسا ہوگا کہ مومن کے لئے اس کا پڑوسی ستانے والا ہوگا۔

دوسو چونتیسواں باب

شدت ابتلائے مومن

((بَابُ))

☆(شِدَّةِ ابْتِلاءِ الْمُؤْمِنِ)☆

ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ

قَالَ : إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ سخت امتحان انبیاء کا ہے اس کے بعد جو ان سے قریب ہوں یعنی اوصیائے انبیاء کا ہے اس کے بعد وہ مومنین جو افضل ہوں یعنی جس کا مرتبہ ایمان میں زیادہ ہوگا اسی قدر اس کی ابتلا سخت ہوگی۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ ابْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْبَلَاءُ وَمَا يَخُصُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُؤْمِنَ ، فَقَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مَنْ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً فِي الدُّنْيَا؟ فَقَالَ: النَّبِيُّونَ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ ، وَيُبْتَلَى الْمُؤْمِنُ بَعْدُ عَلَىٰ قَدْرِ إِيمَانِهِ وَحُسْنِ أَعْمَالِهِ فَمَنْ صَحَّ إِيمَانُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَمَنْ سَخُفَ إِيمَانُهُ وَضَعُفَ عَمَلُهُ قَلَّ بَلَاؤُهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے بلا کا اور جس چیز سے مومن کو مخصوص کیا گیا ہے اس کا ذکر کیا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ رسول اللہ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ دنیا میں سب سے زیادہ سخت امتحان کس کا ہوتا ہے حضرت نے فرمایا۔ انبیاء پھر اوصیاء پھر مومنین اور علی کے بعد مومنین بقدر اپنے ایمان اور حسن عمل معرض امتحان میں آئیں گے جس کا امتحان اور عمل صحیح ہوگا اتنی ہی اس کی مصیبت سخت ہوگی اور جس کا ایمان ہلکا اور کمزور ہوگا اتنی ہی اس کی مصیبت کم ہوگی۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ عَظِيمَ الْأَجْرِ لَمَعَ عَظِيمِ الْبَلَاءِ وَمَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْماً إِلَّا ابْتَلَاهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جتنی مصیبت زیادہ ہوگی اتنا ہی اجر زیادہ ہوگا خدا جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے ان کو مصیبت میں ضرور مبتلا کرتا ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَوْصِيَاءُ ثُمَّ الْأَمَاثِلُ فَالْأَمَاثِلُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت انبیاء پر آتی ہے پھر اوصیاء پر پھر

درجہ بدرجہ مومنین پر۔

۵ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَاداً فِي الْأَرْضِ مِنْ خَالِصِ عِبَادِهِ مَا يُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ تُحْفَةً إِلَى الْأَرْضِ إِلَّا صَرَفَهَا عَنْهُمْ إِلَىٰ غَيْرِهِمْ وَلَا بَلِيَّةً إِلَّا صَرَفَهَا إِلَيْهِمْ .

۵ ۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے۔خدا کے کچھ خالص بندے روئے زمین پر ہیں جب آسمان سے کوئی تحفہ زمین پر نازل ہوتا ہے تو اس کو مومنین سے ہٹا کر دوسروں کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اور جب بلا نازل ہوتی ہے تو اس کا رخ مومنین کی طرف کر دیا جاتا ہے (یہ اس لئے ہوتا ہے کہ مومنین کے مراتب میں اضافہ ہو اور ان کے مراتب بڑھانے کا سبب پیدا ہو۔)

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ ـ وَعِنْدَهُ سَدِيرٌ ـ : إِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْداً غَتَّهُ بِالْبَلَاءِ غَتّاً وَ إِنَّا وَإِيَّاكُمْ يَا سَدِيرُ لَنُصْبِحُ بِهِ وَ نُمْسِي .

٦ ۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ ان کے پاس سدیر بیٹھے تھے جب اللہ کسی کو دوست رکھتا ہے تو اسے کسی مصیبت میں غمناک بنا دیتا ہے اے سدیر ہم اور تم اسی حالت میں صبح و شام کرتے ہیں۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَلَاءٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ إِذَا أَحَبَّ عَبْداً غَتَّهُ بِالْبَلَاءِ غَتّاً وَثَجَّهُ بِالْبَلَاءِ ثَجّاً ، فَإِذَا دَعَاهُ قَالَ : لَبَّيْكَ عَبْدِي لَئِنْ عَجَّلْتُ لَكَ مَا سَأَلْتَ إِنِّي عَلَىٰ ذٰلِكَ لَقَادِرٌ وَلَئِنِ ادَّخَرْتُ لَكَ فَمَا ادَّخَرْتُ لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ .

۷ ۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اسے بلا میں مبتلا کر کے غمزدہ بنا دیتا ہے اور مصیبت کی وجہ سے اپنی طرف بلاتا ہے جب وہ مومن دعا کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے میرے بندے میں موجود ہوں جو تو مانگتا ہے میں جلد اس کے دینے پر قادر ہوں۔ لیکن میں نے تیرے لئے ذخیرہ کیا ہے اور جو ذخیرہ کیا ہے وہ تیرے لئے بہتر ہے۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ زَيْدٍ الزَّرَّادِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ عَظِيمَ الْبَلَاءِ يُكَافَأُ بِهِ عَظِيمُ الْجَزَاءِ ، فَإِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْداً ابْتَلَاهُ بِعَظِيمِ الْبَلَاءِ

فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ عِنْدَاللهِ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ الْبَلاءَ فَلَهُ عِنْدَاللهِ السَّخَط.

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ نے سب سے بڑی مصیبت کا بدلہ بھی بڑا ہی ہوتا ہے جب اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو سخت بلا میں مبتلا کرتا ہے پس جو اس پر راضی ہوگیا تو خدا بھی اس سے راضی ہوتا ہے اور جو ناخوش ہوا خدا بھی اس سے ناراض رہتا ہے۔

۹ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ الْحُرِّ، عَنْ جَابِرِبْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا يُبْتَلَي الْمُؤْمِنُ فِي الدُّنْيَا عَلَى قَدْرِ دِينِهِ أَوْقَالَ: عَلَى حَسَبِ دِينِهِ.

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا میں مومن بقدر اپنے دین کے مبتلا کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے حسب دین۔

۱۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْمُثَنَّى الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ بُهْلُولِ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ بِمَنْزِلَةِ كَفَّةِ الْمِيزَانِ، كُلَّمَا زِيدَ فِي إِيمَانِهِ زِيدَ فِي بَلائِهِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن مثل ترازو کے پلّہ کے ہے۔ جتنا ایمان زیادہ ہوتا ہے اتنی ہی مصیبت زیادہ ہوتی ہے۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: الْمُؤْمِنُ لايَمْضِي عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً إِلَّاعَرَضَ لَهُ أَمْرٌيَحْزُنُهُ، يُذَكَّرُ بِهِ.

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مومن پر چالیس دن نہیں گزرتے کہ اس کو کوئی ایسا امر عارض ہوتا ہے جو اس کو محزون بنا دیتا ہے۔ اور اس کی یاد میں رہتا ہے۔

۱۲ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ نَاجِيَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لايُبْتَلَي بِالْجُذَامِ وَلابِالْبَرَصِ وَلابِكَذَا وَلابِكَذَا؛ فَقَالَ: إِنْ كَانَ لَغَافِلاً عَنْ صَاحِبِ يَاسِينَ إِنَّهُ كَانَ مُكَنَّعاً ـ ثُمَّ رَدَّ أَصَابِعَهُ ـ فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى تَكْنِيعِهِ أَتَاهُمْ فَأَنْذَرَهُمْ، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْغَدِ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُبْتَلَى بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَيَمُوتُ بِكُلِّ مِيتَةٍ إِلَّا أَنَّهُ لايَقْتُلُ نَفْسَهُ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ مغیرہ کہتا ہے کہ مومن جذام اور برص وغیرہ میں مبتلا نہیں ہوتا۔ فرمایا وہ غافل ہے صاحب یاسین (حبیب النجار) کے حال سے جو مومن تھا (سورہ یٰسین میں اس کا ذکر ہے) پھر امام نے اپنی انگلیوں کو موڑ کر بتلایا کہ اس طرح اس کی آدھی انگلیاں رہ گئی تھیں پھر فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں اس کی آدھی انگلیوں کو جو جذام سے گر گئی تھیں۔ وہ اہلِ انطاکیہ کے پاس آئے ان کو عذاب الٰہی سے ڈرایا۔ دوسرے روز پھر صبح کو انھیں سمجھانے گئے تو انھوں نے قتل کر دیا۔ پھر فرمایا۔ مومن ہر بلا میں مبتلا ہوتا ہے اور ہر طرح کی موت مرتا ہے مگر یہ کہ ترک تقیہ سے وہ اپنے آپ کو ہلاک نہیں کرتا۔

۱۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَبِأَفْضَلِ مَكَانٍ ـ ثَلَاثاً ـ إِنَّهُ لَيَبْتَلِيهِ بِالْبَلَاءِ ثُمَّ يَنْزِعُ نَفْسَهُ عُضْواً عُضْواً مِنْ جَسَدِهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللهَ عَلَىٰ ذٰلِكَ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن اللہ کی طرف سے مراتب میں فضیلت رکھتا ہے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ خدا اس کو بلا میں مبتلا کرتا ہے اس کی جان جب ایک ایک عضو سے نکلتی ہے تو وہ اس پر اللہ کی حمد کرتا ہے۔

۱۴ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَا يَبْلُغُهَا عَبْدٌ إِلَّا بِالْاِبْتِلَاءِ فِي جَسَدِهِ .

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جنت میں ایک منزلت ہے جسے انسان نہیں پاتا جب تک اس کا جسم مبتلائے مصیبت نہ ہو۔

۱۵ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْحَنَّاطِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مَا أَلْقَىٰ مِنَ الْأَوْجَاعِ ـ وَكَانَ مِسْقَاماً ـ فَقَالَ لِي : يَا عَبْدَاللهِ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي الْمَصَائِبِ لَتَمَنَّىٰ أَنَّهُ قُرِضَ بِالْمَقَارِيضِ .

۱۵۔ ابی یعفور نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے اس درد و غم کی شکایت کی جو مستقل طور پر رہتے ہیں۔ فرمایا اے عبداللہ! اگر مومن یہ جان لے کہ مصائب میں اس کے لئے کیا کیا اجر ہیں تو ضرور وہ اس کی تمنا کرے کہ قینچیوں سے اس کا بدن کاٹ ڈالا جائے۔

١٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ رِبَاطٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ أَهْلَ الْحَقِّ لَمْ يَزَالُوا مُنْذُ كَانُوا فِي شِدَّةٍ، أَمَا إِنَّ ذَٰلِكَ إِلَى مُدَّةٍ قَلِيلَةٍ وَعَافِيَةٍ طَوِيلَةٍ.

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اہل حق ہمیشہ سختی میں رہتے ہیں یہ سختی کم مدت رہتی ہے لیکن عافیت ان کی طویل ہوتی ہے۔

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَتَعَاهَدُ الْمُؤْمِنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَتَعَاهَدُ الرَّجُلُ أَهْلَهُ بِالْهَدِيَّةِ مِنَ الْغَيْبَةِ وَيَحْمِيهِ الدُّنْيَا كَمَا يَحْمِي الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ.

۱۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ مومن سے بلا کا معاہدہ اسی طرح کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے اہل سے بحالت غیبت ہدیہ بھیجنے کا معاہدہ کرتا ہے اور اللہ مومن کو دنیا سے اسی طرح بچانا چاہتا ہے جیسے طبیب اپنے مریض کو پرہیز کی ہدایت کرتا ہے۔

١٨ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بُهْلُولٍ الْعَبْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَمْ يُؤْمِنِ اللهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ هَزَاهِزِ الدُّنْيَا وَلَكِنَّهُ آمَنَهُ مِنَ الْعَمَى فِيهَا وَالشَّقَاءِ فِي الْآخِرَةِ.

۱۸۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کو دنیوی تکلیف سے امان دیتا نہیں بلکہ اس کو بچاتا ہے دنیا میں کورباطنی اور آخرت کی بدبختی سے۔

١٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ، عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ: إِنِّي لَأَكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعَافَى فِي الدُّنْيَا فَلَا يُصِيبُهُ شَيْءٌ مِنَ الْمَصَائِبِ.

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ علی بن الحسین علیہما السلام فرماتے تھے کہ میں کسی کے لیے پسند نہیں کرتا کہ وہ دنیا میں عافیت سے رہے اور مصائب سے کوئی شے اس تک نہ پہنچے۔

٢٠ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ

رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : دُعِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَىٰ طَعَامٍ فَلَمَّا دَخَلَ مَنْزِلَ الرَّجُلِ نَظَرَ إِلَىٰ دُجَاجَةٍ فَوْقَ حَائِطٍ قَدْ بَاضَتْ فَتَقَعُ الْبَيْضَةُ عَلَىٰ وَتَدٍ فِي حَائِطٍ فَثَبَتَتْ عَلَيْهِ وَلَمْ تَسْقُطْ وَلَمْ تَنْكَسِرْ فَتَعَجَّبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْهَا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَعَجِبْتَ مِنْ هٰذِهِ الْبَيْضَةِ؟ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رُزِئْتُ شَيْئاً قَطُّ، [قَالَ :] فَنَهَضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ شَيْئاً وَقَالَ: مَنْ لَمْ يُرْزَأْ فَمَا لِلّٰهِ فِيهِ مِنْ حَاجَةٍ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے حضرت رسولِ خدا کی ایک شخص نے دعوت کی۔ جب حضرت اس کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ ایک مرغی نے دیوار پر انڈا دیا ہے وہ انڈا دیوار کی ایک میخ پر ٹھہر گیا نہ تو وہاں سے گرا نہ ٹوٹا۔ حضرت کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا۔ اس نے کہا کیا آپ کو اس انڈے پر تعجب ہوا ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا ہے مجھے آج تک کوئی تکلیف نہیں پہنچی یہ سن کر آپ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے کھانے میں سے کچھ نہ کھایا۔ اور فرمایا جس پر کوئی مصیبت نہیں آئی اللہ کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ یعنی وہ کوئی مومن نہیں۔

۲۱ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : لَا حَاجَةَ لِلّٰهِ فِيمَنْ لَيْسَ لَهُ فِي مَالِهِ وَبَدَنِهِ نَصِيبٌ .

۲۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کے مال اور بدن میں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اللہ کا اس سے کوئی سروکار نہیں۔

۲۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عُثْمَانَ النَّوَّاءِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْتَلِي الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَيُمِيتُهُ بِكُلِّ مِيتَةٍ وَلَا يَبْتَلِيهِ بِذَهَابِ عَقْلِهِ ، أَمَا تَرَىٰ أَيُّوبَ كَيْفَ سُلِّطَ إِبْلِيسُ عَلَىٰ مَالِهِ وَعَلَىٰ وَلَدِهِ وَعَلَىٰ أَهْلِهِ وَعَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَىٰ عَقْلِهِ ، تُرِكَ لَهُ لِيُوَحِّدَ اللهَ بِهِ .

۲۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ مبتلا کرتا ہے ہر مومن کو ہر بلا میں مبتلا کرتا ہے ہر طرح کی مصیبت میں لیکن سلب عقل میں مبتلا نہیں کرتا کیا تم نہیں جانتے کہ ایوبؑ کے مال اور اولاد و اہل اور ہر شے پر ابلیس کو مسلط کیا لیکن عقل پر مسلط نہ کیا اور یہ اس لئے کہ توحید الٰہی پر قائم رہیں اور لوگوں کو اس کا درس دیتے رہیں۔

۲۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّهُ لَيَكُونُ لِلْعَبْدِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللهِ فَمَا يَنَالُهَا إِلَّا بِإِحْدَىٰ

خَصْلَتَيْنِ إِمَّا بِذَهَابِ مَالِهِ، أَوْ بِبَلِيَّةٍ فِي جَسَدِهِ.

۲۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے عنداللہ بندہ کی ایک منزلت ہے جس کو وہ نہیں پاتا مگر دو خصلتوں میں سے ایک سے یا تو مالی نقصان سے یا جسمانی تکلیف سے۔

٢٤ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَوْلَا أَنْ يَجِدَ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ فِي قَلْبِهِ لَعَصَبْتُ رَأْسَ الْكَافِرِ بِعِصَابَةِ حَدِيدٍ، لَا يُصَدَّعُ رَأْسُهُ أَبَداً.

۲۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے حدیث قدسی میں فرمایا اگر میرے بندۂ مومن کا دل اس سے اندوہگیں نہ ہوتا تو میں کافر کے سر پر لوہے کا ایسا عصابہ باندھتا جس سے اس کے سر میں کبھی درد نہ ہوتا (یعنی کافر کی یہ راحت آخرت میں اس کے لئے باعث عذاب ہوتی مگر چونکہ بندۂ مومن اس کے اس حال کو دیکھ کر مغموم ہوتا لہٰذا میں ایسا نہیں کرتا)۔

٢٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ تَكْفَؤُهَا الرِّيَاحُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ تَكْفَؤُهُ الْأَوْجَاعُ وَالْأَمْرَاضُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْإِرْزَبَّةِ الْمُسْتَقِيمَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ فَيَقْصِفَهُ قَصْفاً.

۲۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مومن کی مثال نئے پودے کی ہے جسے ہوائیں کبھی ادھر اور کبھی ادھر جھکاتی ہیں اور اسی طرح مومن کو مضطرب بناتے ہیں۔ درد اور امراض اور منافق کی مثال لوہے کی چھڑی کی سی ہے کہ کوئی شے اسے حرکت نہیں دیتی۔ یعنی ہدایت اس کو منافقت سے باز نہیں رکھتی تا اینکہ موت اس کو پوری طرح توڑ کر رکھ دے

٢٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَوْماً لِأَصْحَابِهِ: مَلْعُونٌ كُلُّ مَالٍ لَا يُزَكَّى، مَلْعُونٌ كُلُّ جَسَدٍ لَا يُزَكَّى وَلَوْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ يَوْماً مَرَّةً، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَمَّا زَكَاةُ الْمَالِ فَقَدْ عَرَفْنَاهَا فَمَا زَكَاةُ الْأَجْسَادِ؟ فَقَالَ لَهُمْ: أَنْ تُصَابَ بِآفَةٍ، قَالَ: فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْهُ، فَلَمَّا رَآهُمْ قَدْ تَغَيَّرَتْ أَلْوَانُهُمْ قَالَ لَهُمْ: أَتَدْرُونَ مَا عَنَيْتُ بِقَوْلِي؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: بَلَى الرَّجُلُ يُخْدَشُ الْخَدْشَةَ وَيُنْكَبُ النَّكْبَةَ وَيَعْثُرُ الْعَثْرَةَ وَيَمْرَضُ الْمَرْضَةَ وَيُشَاكُ الشَّوْكَةَ وَمَا أَشْبَهَ هَذَا حَتَّى ذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ اخْتِلَاجَ الْعَيْنِ.

۲۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا۔ ہر وہ مال ملعون ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔ اگرچہ ہر چالیس دن بعد ایک ہی بار ہو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ زکوٰۃ مال کو تو ہم سمجھ گئے۔ لیکن زکوٰۃ جسم کیا چیز ہے فرمایا کسی آفت میں مبتلا ہونا۔ یہ سن کر لوگوں کے چہرے متغیر ہوگئے۔ جب آنحضرتؐ نے ان کے رنگ اڑے ہوئے دیکھے تو فرمایا تم سمجھے کہ اس کے کہنے سے میری کیا مراد ہے۔ انھوں نے کہا نہیں۔ فرمایا اس سے مراد وہ مصیبت ہے جو اسے اچھی طرح جھنجوڑ دے یا ایسی بلا جو اسے اوندھا کر دے یا کوئی لغزش پریشان کردے یا کوئی بیماری لاحق ہو جائے یا حوادث روزگار کا کوئی جھٹکا پہنچے یا اسی طرح کوئی اور تکلیف ہو یہاں تک کہ آپ نے آنکھ پھڑکنے تک کا ذکر کیا۔

توضیح: مقصد یہ ہے کہ ابتلا سے انسان کی ذہنی صلاحیتوں کا امتحان ہوتا ہے۔ صبر کی آزمائش ہوتی ہے اس کے قلوب میں رقت اور نرمی پیدا ہوتی ہے اس کے مراتب میں اضافہ ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اس کا امتحان لیتا رہتا ہے یعنی کم سے کم چالیس دن میں ایک بار۔

٢٧ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَـنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام أَيُبْتَلَى الْمُؤْمِنُ بِالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَ أَشْبَاهِ هٰذَا ؟ قَالَ : فَقَالَ : وَهَلْ كُتِبَ الْبَلاءُ إِلَّا عَلَى الْمُؤْمِنِ .

۲۷۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا کیا مومن جذام و برص میں مبتلا ہوتا ہے فرمایا ابتلا تو ہے ہی مومن کے لئے۔

٢٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَمَّنْ رَوَاهُ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُكْرَمُ عَلَى اللهِ حَتَّى لَوْسَأَلَهُ الْجَنَّةَ بِمَا فِيهَا أَعْطَاهُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ مُلْكِهِ شَيْئاً وَإِنَّ الْكَافِرَ لَيَهُونُ عَلَى اللهِ حَتَّى لَوْسَأَلَهُ الدُّنْيَا بِمَا فِيهَا أَعْطَاهُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ مُلْكِهِ شَيْئاً وَإِنَّ اللهَ لَيَتَعَاهَدُ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَتَعَاهَدُ الْغَائِبُ أَهْلَهُ بِالطُّرَفِ وَإِنَّهُ لَيَحْمِيهِ الدُّنْيَا كَمَا يَحْمِي الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ .

۲۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن صاحب عزت ہے عند اللہ یہاں تک کہ اگر مومن اس سے جنت و مافیہا کا سوال کرے تو وہ اس کو دے دے گا بغیر اس کے کہ کوئی چیز اس کے ملک سے کم ہو اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندۂ مومن سے ابتلا کا عہد اسی طرح لیا ہے۔ جیسے باہر جانے والا اپنے اہل سے مال کے متعلق وعدہ لیتا ہے اور خدا مومن کو دنیا کے جھگڑوں سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے طبیب مریض کو بدپرہیزی سے۔

۲۹ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلاءً النَّبِيُّونَ ، ثُمَّ الْوَصِيُّونَ ، ثُمَّ الأَمْثَلُ فَالأَمْثَلُ ، وَإِنَّمَا يُبْتَلَى الْمُؤْمِنُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِ الْحَسَنَةِ ، فَمَنْ صَحَّ دِينُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ اشْتَدَّ بَلاؤُهُ ، وَذٰلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَجْعَلِ الدُّنْيَا ثَوَاباً لِمُؤْمِنٍ وَلاَ عُقُوبَةً لِكَافِرٍ ، وَمَنْ سَخُفَ دِينُهُ وَضَعُفَ عَمَلُهُ قَلَّ بَلاؤُهُ ، وَإِنَّ الْبَلاءَ أَسْرَعُ إِلَى الْمُؤْمِنِ التَّقِيِّ مِنَ الْمَطَرِ إِلَى قَرَارِ الأَرْضِ .

۲۹- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کتاب امیرالمومنین میں لکھا ہے سب سے زیادہ بلائیں انبیاء پر نازل ہوتی ہیں پھر اوصیاء پر اور پھر مومنین افضل پر، ان کے بعد ان سے کم درجہ والوں پر مومن کا ابتلا بلحاظ اس کے اعمال حسنہ کے ہوتا ہے پس جس کا دین صحیح ہے اور عمل اچھا ہے تو اس کی ابتلا سخت ہوتی ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مومن کے لئے ثواب نہیں رکھا اور نہ کافروں کے لئے یہاں عذاب ہے جس کا دین صحیح نہیں اور عمل کمزور ہے اس کی ابتلا بھی کم ہے اور ابتلا تو مومن ہی کی طرف اس طرح لپکتی ہے جیسے بارش کا پانی تیزی سے زمین کی طرف بہتا ہوا جاتا ہے۔ (چونکہ یہ ابتلا مقام محبت میں ہوتا ہے لہذا مومن اس سے خوش ہوتا ہے)۔

۳۰ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ هٰذَا الَّذِي ظَهَرَ بِوَجْهِي يَزْعُمُ النَّاسُ أَنَّ اللهَ لَمْ يَبْتَلِ بِهِ عَبْداً لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : لَقَدْ كَانَ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ مُكَنَّعَ الأَصَابِعِ فَكَانَ يَقُولُ هٰكَذَا - وَيَمُدُّ يَدَيْهِ - وَيَقُولُ : «يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ» ثُمَّ قَالَ لِي : إِذَا كَانَ الثُّلُثُ الأَخِيرُ مِنَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِهِ فَتَوَضَّأْ وَقُمْ إِلَى صَلاتِكَ الَّتِي تُصَلِّيهَا فَإِذَا كُنْتَ فِي السَّجْدَةِ الأَخِيرَةِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ فَقُلْ وَأَنْتَ سَاجِدٌ : «يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ يَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَاصْرِفْ عَنِّي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَذْهِبْ عَنِّي بِهٰذَا الْوَجَعِ - وَتُسَمِّيهِ - فَإِنَّهُ قَدْ غَاظَنِي وَأَحْزَنَنِي» وَأَلِحَّ فِي الدُّعَاءِ . قَالَ : فَمَا وَصَلْتُ إِلَى الْكُوفَةِ حَتَّى أَذْهَبَ اللهُ بِهِ عَنِّي كُلَّهُ .

۳۰- یونس بن عمار راوی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے چہرے پر جو برص کے داغ ہیں لوگ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس عبد مومن کو جس سے دینی غرض وابستہ ہو، ایسے امراض میں مبتلا نہیں کرتا۔ فرمایا مومن آل فرعون حبیب نجار کی انگلیاں جذام میں گر گئی تھیں وہ ایسی ہی باتیں کرتا تھا کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر کہتا تھا۔ لوگو! عیسیٰ کے بھیجے ہوئے رسولوں

کی پیروی کرو۔ پھر فرمایا جب دو تہائی رات گزر جائے تو اس کے ابتدائی حصہ میں وضو کرو اور اس نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ جو پڑھا کرتے ہو جب پہلی دو رکعتوں کے سجدۂ آخر میں جاؤ تو سجدہ میں کہو۔ اے علی و عظیم اور رحمٰن و رحیم ذات، اے دعاؤں کے سننے والے اور اے نیکیوں کے عطا کرنے والے رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر، اور مجھے دنیا و آخرت کی بہتری عطا کر تو ہی اس کا اہل ہے اور میری اس تکلیف کو دور کر اور اس تکلیف کا نام لے۔ اور کہو۔ اس نے مجھے پریشان و رنجیدہ کر دیا ہے اور وقت دعا الحاح و زاری کر۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے یہ عمل کیا۔ جب کوفہ پہنچا تو میری سب تکلیف دور ہو چکی تھی۔

دوسو پینتیسواں باب

فقراء المسلمین

(بابُ) ۲۳۵

٥(فَضلِ فُقَراءِ المُسلِمِينَ)٥

١ ـ عَلِيُّ بنُ إبْراهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ ، عَنِ الْعَلاءِ ، عَنِ ابْنِ أَبي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إنَّ فُقَراءَ الْمُسْلِمِينَ يَتَقَلَّبُونَ في رِياضِ الْجَنَّةِ قَبْلَ أَغْنِيائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفاً ثُمَّ قالَ : سَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلَ ذٰلِكَ إنَّما مَثَلُ ذٰلِكَ مَثَلُ سَفِينَتَيْنِ مُرَّ بِهِما عَلىٰ عاشِرٍ فَنَظَرَ في إحْداهُما فَلَمْ يَرَ فِيها شَيْئاً ، فَقالَ : أَسْرِبُوها ، وَنَظَرَ فِي الْأُخْرىٰ فَإذا هِيَ مَوْقُورَةٌ فَقالَ : احْبِسُوها .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جنت کے باغوں میں فقرائے مسلمین امراء سے چالیس سال پہلے جنت کے باغوں میں عیش کرتے ہوں گے میں اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں دو کشتیاں دسواں حصہ ٹیکس وصول کرنے والے کی طرف سے گزریں اس نے دیکھا ایک تو بالکل خالی ہے حکم دیا اسے چھوڑ دو اور دوسری جو بھری ہوئی تھی اسے روک لیا۔ دینی اغنیاء کو چونکہ زیادہ حساب دینا ہوگا لہٰذا جنت میں ان کا داخلہ دیر سے ہوگا۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدانَ قالَ : قالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : الْمَصائِبُ مِنَحٌ مِنَ اللهِ وَالْفَقْرُ مَخْزُونٌ عِنْدَ اللهِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مصائب عطیۂ خدا ہیں اور فقیری عند اللہ خزانہ کی ہوئی ہے جس کا ایک دن

اجرِ عظیم ملے گا۔

۳۔ وَعَنْهُ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ جَعَلَ الْفَقْرَ أَمَانَةً عِنْدَ خَلْقِهِ ، فَمَنْ سَتَرَهُ أَعْطَاهُ اللهُ مِثْلَ أَجْرِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَمَنْ أَفْشَاهُ إِلَى مَنْ يَقْدِرُ عَلَى قَضَاءِ حَاجَتِهِ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ قَتَلَهُ ؛ أَمَا إِنَّهُ مَا قَتَلَهُ بِسَيْفٍ وَلَا رُمْحٍ وَلَكِنَّهُ قَتَلَهُ بِمَا نَكَى مِنْ قَلْبِهِ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے اے علی! خدا نے فقر کو اپنے بندوں کے پاس امانت رکھا ہے جو اسے چھپاتا رہا اللہ اس کو قائم اللیل و صائم کا اجر عطا فرمائے گا اور جس نے اس پر جو حاجت بر لانے والا ہے اپنی ضرورت ظاہر کردی اور اس نے پوری نہ کی تو اس نے اس محتاج کو قتل کر دیا مگر تلوار یا نیزہ سے نہیں بلکہ اس چیز سے جس نے اس کے قلب کو توڑ دیا۔

٤ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ الْحَذَّاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغِيرٍ ، عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ ، عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كُلَّمَا ازْدَادَ الْعَبْدُ إِيمَاناً ازْدَادَ ضِيقاً فِي مَعِيشَتِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس قدر کسی بندہ کا ایمان زیادہ ہوتا ہے اسی قدر اس کی روزی تنگ ہوتی ہے۔

٥ ۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَوْلَا إِلْحَاحُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى اللهِ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ لَنَقَلَهُمْ مِنَ الْحَالِ الَّتِي هُمْ فِيهَا إِلَى حَالٍ أَضْيَقَ مِنْهَا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر طلب رزق میں مومنین خدا سے الحاح و زاری نہ کریں تو وہ ان کو اور زیادہ تنگدستی کی طرف لے جائے (تاکہ ان کے مراتب آخرت میں زیادتی ہو)

٦ ۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا أُعْطِيَ عَبْدٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا اعْتِبَاراً وَمَا زُوِيَ عَنْهُ إِلَّا اخْتِبَاراً .

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نہیں دیا گیا بندے کو مال دنیا سے مگر اسے عیب ناک کرنے کے لئے اور نہیں کم کیا گیا مگر اسے عیب سے بچانے کے لئے۔

٧ ۔ عَنْهُ ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ وَأَبِي إِسْحَاقَ الْخَفَّافِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَيْسَ لِمُصَاصِ شِيعَتِنَا فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ إِلَّا الْقُوتُ ، شَرِّقُوا إِنْ شِئْتُمْ أَوْ غَرِّبُوا لَنْ تُرْزَقُوا إِلَّا الْقُوتَ .

٧۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دولت و حکومت باطل میں ہمارے خالص شیعوں کے لئے صرف قوت لایموت ہے چاہے مشرق میں ہوں یا مغرب میں ان کا رزق وہی قوت لایموت ہوگا۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ بَعْضِ مَشَائِخِهِ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: يَا عَلِيُّ الْحَاجَةُ أَمَانَةُ اللهِ عِنْدَ خَلْقِهِ فَمَنْ كَتَمَهَا عَلَى نَفْسِهِ أَعْطَاهُ اللهُ ثَوَابَ مَنْ صَلَّى وَمَنْ كَشَفَهَا إِلَى مَنْ يَقْدِرُ أَنْ يُفَرِّجَ عَنْهُ وَلَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ قَتَلَهُ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَقْتُلْهُ بِسَيْفٍ وَلَا سِنَانٍ وَلَا سَهْمٍ وَلَكِنْ قَتَلَهُ بِمَا نَكَى مِنْ قَلْبِهِ.

٨۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی! حاجت خدا کی امانت ہے اس کی مخلوق کے پاس جس نے اسے چھپایا، خدا اسے نماز گزاروں کا ثواب عطا کرے گا اور جس نے ایسے شخص پر اپنی حاجت کو ظاہر کر دیا جس سے بر آنے کی امید ہو اور اس نے وہ حاجت پوری نہ کی ہو تو اس نے گویا اس کو قتل کیا تلوار و سنان و تیر سے نہیں بلکہ اس حربہ سے جس نے اس کا دل ٹکڑے کر دیا۔

٩ ـ وَعَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعْدَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَلْتَفِتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، شَبِيهاً بِالْمُعْتَذِرِ إِلَيْهِمْ فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا أَفْقَرْتُكُمْ فِي الدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ بِكُمْ عَلَيَّ وَلَتَرَوُنَّ مَا أَصْنَعُ بِكُمُ الْيَوْمَ فَمَنْ زَوَّدَ أَحَداً مِنْكُمْ فِي دَارِ الدُّنْيَا مَعْرُوفاً فَخُذُوا بِيَدِهِ فَأَدْخِلُوهُ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَقُولُ رَجُلٌ مِنْهُمْ: يَا رَبِّ إِنَّ أَهْلَ الدُّنْيَا تَنَافَسُوا فِي دُنْيَاهُمْ فَنَكَحُوا النِّسَاءَ وَلَبِسُوا الثِّيَابَ اللَّيِّنَةَ وَأَكَلُوا الطَّعَامَ وَسَكَنُوا الدُّورَ وَرَكِبُوا الْمَشْهُورَ مِنَ الدَّوَابِّ فَأَعْطِنِي مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُمْ، فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: لَكَ وَلِكُلِّ عَبْدٍ مِنْكُمْ مِثْلُ مَا أَعْطَيْتُ أَهْلَ الدُّنْيَا مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا إِلَى أَنِ انْقَضَتِ الدُّنْيَا سَبْعُونَ ضِعْفاً.

٩۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدائے تعالیٰ فقراء مومنین سے روز قیامت بطور عذر خواہی کے فرمائے گا قسم ہے اپنی عزت و جلال کی میں نے تمہیں دنیا میں اس لئے محتاج نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک ذلیل تھے اب تم دیکھو گے کہ آج میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں جس نے تمہیں دار دنیا میں کھانا دیا تھا اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کر دو ایک شخص ان میں سے کہے گا پالنے والے دنیا والوں نے رغبت کی دنیا کی طرف، لہذا انھوں نے نکاح کیا عورتوں سے اور نرم لباس پہنا، اچھے کھانے کھائے اچھے گھروں میں رہے پس جو تو نے انھیں دیا تھا ہمیں بھی دے۔ خدا فرمائے گا۔ تم میں سے ہر ایک کو میں وہ دیتا ہوں جو اہل دنیا کو دیا تھا جب سے دنیا قائم ہوئی اور ختم ہوئی ستر گنا زیادہ۔

۱۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ وَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبَّادٍ ، جَمِيعاً يَرْفَعَانِهِ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ مِنْ وُلْدِ آدَمَ مُؤْمِنٌ إِلَّا فَقِيراً وَلَا كَافِرٌ إِلَّا غَنِيّاً حَتَّى جَاءَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام فَقَالَ : «رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا» فَصَيَّرَ اللهُ فِي هٰؤُلَاءِ أَمْوَالاً وَحَاجَةً وَفِي هٰؤُلَاءِ أَمْوَالاً وَحَاجَةً .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اولادِ آدم میں مومن فقیر ہے اور کافر غنی۔ یہاں تک کہ ابراہیم کا زمانہ آگیا۔ انھوں نے کہا پروردگار ا ہم کو کافروں کے مقابل آزمائش میں نہ ڈال، پس اللہ نے ان کو بھی مالدار بنایا اور حاجت مند اور ان کو بھی مالدار اور حاجت مند۔

۱۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مُوسِرٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله نَقِيُّ الثَّوْبِ ، فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَجَاءَ رَجُلٌ مُعْسِرٌ دَرِنُ الثَّوْبِ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ الْمُوسِرِ ، فَقَبَضَ الْمُوسِرُ ثِيَابَهُ مِنْ تَحْتِ فَخِذَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَخِفْتَ أَنْ يَمَسَّكَ مِنْ فَقْرِهِ شَيْءٌ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَخِفْتَ أَنْ يُصِيبَهُ مِنْ غِنَاكَ شَيْءٌ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَخِفْتَ أَنْ يُوَسِّخَ ثِيَابَكَ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَمَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي قَرِيناً يُزَيِّنُ لِي كُلَّ قَبِيحٍ وَ يُقَبِّحُ لِي كُلَّ حَسَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لَهُ نِصْفَ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لِلْمُعْسِرِ أَتَقْبَلُ ؟ قَالَ : لَا ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : وَلِمَ ؟ قَالَ : أَخَافُ أَنْ يَدْخُلَنِي مَا دَخَلَكَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک مالدار تزک و احتشام کا لباس پہنے ہوئے رسولؐ اللہ کے پاس آیا اور آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ پھر ایک غریب میلے کچیلے کپڑے پہنے آیا اور امیر کی برابر بیٹھ گیا۔ امیر نے اپنے دامن سمیٹ لیے۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا کیا تجھے یہ ڈر ہوا کہ اس کی فقیری تجھے آ لپٹے گی۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تجھے یہ ڈر ہوا کہ تیری امیری اسے مل جائے گی۔ کہا نہیں فرمایا پھر کیا اندیشہ ہوا کہ تیرے کپڑے میلے ہو جائیں گے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا شیطان میرا ساتھی ہے جو مجھ پر اچھی چیز کو برا ظاہر کرتا ہے اور بری کو اچھا۔ اب میں نے اپنی نصف دولت اس کو دی۔ حضرت نے اس فقیر سے فرمایا تجھے قبول ہے اس نے کہا نہیں، اس امیر نے پوچھا کیوں اس نے کہا تاکہ یہ مال مجھے بھی ایسا ہی مغرور نہ بنا دے جیسا تجھے بنا دیا ہے۔

۱۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : فِي مُنَاجَاةِ مُوسَى عليه السلام يَا مُوسَى إِذَا رَأَيْتَ الْفَقْرَ مُقْبِلاً فَقُلْ : مَرْحَباً بِشِعَارِ الصَّالِحِينَ ؛ وَإِذَا رَأَيْتَ الْغِنَى مُقْبِلاً فَقُلْ : ذَنْبٌ عُجِّلَتْ عُقُوبَتُهُ

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے موسیٰ سے وقت مناجات کہا اے موسیٰ فقیری تمہاری طرف آئے تو کہو مرحبا بہ طریقہ صالحین کا اور جب مالداری آئے تو کہو یہ گناہ ہے جو جلد عذاب لانے والا ہے۔

١٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: طُوبَى لِلْمَسَاكِينِ بِالصَّبْرِ وَهُمُ الَّذِينَ يَرَوْنَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ.

۱۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بشارت ہو ان مساکین کے لئے جو صبر سے کام لیتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو ملکوت سموات و ارض کو دیکھتے ہیں۔

١٤ ـ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: يَا مَعْشَرَ الْمَسَاكِينِ طِيبُوا نَفْساً وَأَعْطُوا اللهَ الرِّضَا مِنْ قُلُوبِكُمْ يُثِبْكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى فَقْرِكُمْ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَلَا ثَوَابَ لَكُمْ.

۱۴۔ رسول اللہ نے فرمایا اے گروہ مساکین اپنے نفسوں کو پاک بناؤ اور دل سے رضائے الٰہی کو دو تو خدا تمہارے فقر پر اس کا ثواب عطا فرمائے گا اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم کو ثواب نہ ملے گا۔

١٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ عِيسَى الْفَرَّاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَمَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مُنَادِياً يُنَادِي بَيْنَ يَدَيْهِ: أَيْنَ الْفُقَرَاءُ؟ فَيَقُومُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ كَثِيرٌ، فَيَقُولُ: عِبَادِي، فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا، فَيَقُولُ: إِنِّي لَمْ أُفْقِرْكُمْ لِهَوَانٍ بِكُمْ عَلَيَّ وَلَكِنِّي إِنَّمَا اخْتَرْتُكُمْ لِمِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ، تَصَفَّحُوا وُجُوهَ النَّاسِ فَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفاً لَمْ يَصْنَعْهُ إِلَّا فِيَّ فَكَافُوهُ عَنِّي بِالْجَنَّةِ.

۱۵۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اور خدا ایک منادی کو حکم دے گا آواز دے کہاں ہیں فقراء، پس بہت سے لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی۔ خدا کہے گا اے میرے بندو، وہ جواب دیں گے اے ہمارے پروردگار ہم حاضر ہیں۔ خدا فرمائے گا میں نے تم کو فقیر نہیں بنایا تھا کہ میں تمہیں ذلیل سمجھتا تھا بلکہ میں نے تمہارا انتخاب آج کے دن کے لئے کیا تھا۔ اب پہچانو لوگوں کے چہروں کو، جس نے تم سے نیکی کی اس نے مجھ سے کی۔ اب اس کا بدلہ دو اس طرح کہ انھیں جنت میں لے جاؤ۔

١٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْحَذَّاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغِيرٍ، عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ، عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: لَوْلَا إِلْحَاحُ هَذِهِ الشِّيعَةِ عَلَى اللهِ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ لَنَقَلَهُمْ مِنَ الْحَالِ الَّتِي هُمْ فِيهَا إِلَى مَا هُوَ أَضْيَقُ مِنْهَا.

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر یہ شیعہ خدا سے رزق طلب کرنے کے بارے میں الحاح وزاری نہ کرتے تو البتہ ہم ان کو موجودہ حالت سے ایسی حالت کی طرف بدل دیتے جو اس سے زیادہ تنگ ہوتی۔

۱۷ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ كَثِيرٍ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : أَمَا تَدْخُلُ السُّوقَ ؟ أَمَا تَرَى الْفَاكِهَةَ تُبَاعُ ؛ وَالشَّيْءَ مِمَّا تَشْتَهِيهِ ؟ فَقُلْتُ : بَلَىٰ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّ لَكَ بِكُلِّ مَا تَرَاهُ فَلَا تَقْدِرُ عَلَىٰ شِرَائِهِ حَسَنَةً .

۱۷۔ راوی کہتا ہے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کیا تم بازار نہیں جاتے کیا تم وہاں نہ دیکھو گے کہ طرح طرح کے پھل اور تمہاری خواہش کے مطابق چیزیں بک رہی ہیں میں نے کہا ایسا ہی ہے فرمایا جو چیزیں تم دیکھو اور خرید نہ سکو تو اس سے محرومی ایک نیکی ہوگی۔

۱۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ لَيَعْتَذِرُ إِلَىٰ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ الْمُحْوِجِ فِي الدُّنْيَا كَمَا يَعْتَذِرُ الْأَخُ إِلَىٰ أَخِيهِ ؛ فَيَقُولُ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا أَحْوَجْتُكَ فِي الدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ كَانَ بِكَ عَلَيَّ ، فَارْفَعْ هٰذَا السِّجْفَ فَانْظُرْ إِلَىٰ مَا عَوَّضْتُكَ مِنَ الدُّنْيَا ، قَالَ : فَيَرْفَعُ فَيَقُولُ مَا ضَرَّنِي مَا مَنَعْتَنِي مَعَ مَا عَوَّضْتَنِي .

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ سے جو دنیا میں محتاج رہا ہو اس طرح معذرت خواہی کرتا ہے جیسے ایک بھائی اپنے بھائی سے معذرت کرتا ہے۔ فرماتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی۔ میں نے تیری عدم قدرت کی وجہ سے تجھے دنیا میں محتاج نہیں بنایا تھا پس اب تو پردہ اٹھا اور دیکھ میں نے دنیا کی محتاجی کے بدلے تجھے کیا عوض دیا ہے پس وہ پردہ اٹھا کر کہے گا جو مجھے وہاں نقصان پہنچا تھا اس سے یہ بدلہ زیادہ ہے۔

۱۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَامَ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّىٰ يَأْتُوا بَابَ الْجَنَّةِ فَيَضْرِبُوا بَابَ الْجَنَّةِ ، فَيُقَالُ لَهُمْ : مَنْ أَنْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ ؛ فَيُقَالُ لَهُمْ : أَقَبْلَ الْحِسَابِ ؟ فَيَقُولُونَ : مَا أَعْطَيْتُمُونَا شَيْئًا تُحَاسِبُونَا عَلَيْهِ ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقُوا ادْخُلُوا الْجَنَّةَ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی وہ دروازہ

جنت پر آئیں گے اور اس پر دستک دیں گے ان سے پوچھا جائے گا تم کون ہو۔ وہ کہیں گے ہم فقرا ہیں، ان سے کہا جائے گا حساب کے لئے چلو۔ وہ کہیں ہمیں کچھ دیا ہی نہ گیا تھا کہ حساب دیں خدا کہے گا یہ سچے ہیں انھیں جنت میں داخل کرو۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُبَارَكٍ غُلَامِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: إِنِّي لَمْ أُغْنِ الْغَنِيَّ لِكَرَامَةٍ بِهِ عَلَيَّ وَلَمْ أُفْقِرِ الْفَقِيرَ لِهَوَانٍ بِهِ عَلَيَّ وَهُوَ مِمَّا ابْتَلَيْتُ بِهِ الْأَغْنِيَاءَ بِالْفُقَرَاءِ وَلَوْلَا الْفُقَرَاءُ لَمْ يَسْتَوْجِبِ الْأَغْنِيَاءُ الْجَنَّةَ.

۲۰۔ میں نے موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ خدائے عزوجل فرماتا ہے میں نے کسی کو غنی اس لئے نہیں بنایا کہ اس کا کوئی احسان مجھ پر تھا اور نہ کسی کو اس لئے فقیر بنایا کہ اسے ذلیل کرنا چاہتا تھا میں نے فقرا کی وجہ سے اغنیا کی آزمائش کی اگر فقرا نہ ہوتے تو اغنیا جنت کے مستحق نہ ہوتے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَمَّارٍ وَالْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَا: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام مَيَاسِيرُ شِيعَتِنَا[۲] أُمَنَاؤُنَا عَلَى مَحَاوِيجِهِمْ، فَاحْفَظُونَا فِيهِمْ يَحْفَظْكُمُ اللهُ.

۲۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے مالدار شیعہ ہمارے مال کے امین ہیں اپنے صاحب احتیاج لوگوں کے لئے پس ایسے لوگوں کی اے مالدارو تم حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: اَلْفَقْرُ أَزْيَنُ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْعِذَارِ عَلَى خَدِّ الْفَرَسِ.

۲۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے فقری مومن کے لئے اس سے زیادہ زینت دینے والی ہے جتنی لگام سے گھوڑے کے جبڑے کی ہوتی ہے یعنے جس طرح لگام گھوڑے کو ادھر ادھر غلط حرکت سے روکتا ہے اسی طرح فقری فقیر کو بری خواہشات سے روکتی ہے۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام، عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَوْلَا أَنْ

يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً» قَالَ: عَنَى بِذٰلِكَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنْ يَكُونُوا عَلَى دِينٍ وَاحِدٍ كُفَّاراً كُلُّهُمْ «لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفاً مِنْ فِضَّةٍ» وَلَوْ فَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ لَحَزِنَ الْمُؤْمِنُونَ وَغَمَّهُمْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُنَاكِحُوهُمْ وَلَمْ يُوَارِثُوهُمْ.

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی سے ہو جائیں گے (زخرف) فرمایا اس سے مراد ہے امت محمدی۔ جو رسولؐ کے بعد ایک دین پر ہوتے ہوئے امام برحق کا انکار کرنے سے سب کافر ہو گئے۔ اگر خدا چاہتا تو اپنے منکروں اور کافروں کے گھروں کو (اتمام حجت کے لئے) چاندی کا بنا دیتا۔ لیکن امت محمدی کے لئے اگر ایسا کرتا تو ایمان والے رنجیدہ ہوتے اور ان کو یہ گمان ہوتا کہ یہ کافروں سے رضامندی کی علامت ہے اور یہ کہ کافر دولت مندی کے غرور میں نہ مومنوں کو لڑکی دیتے نہ لیتے اور نہ میراث ان میں قائم رہتی۔

دوسو چھتیسواں باب

تتمہ

(بَابٌ) ۲۳۶

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرٌ الْأَرْقَطُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام أَوْ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ وَاحِدٌ فَقَالَ: أَصْلَحَكَ اللّٰهُ إِنِّي رَجُلٌ مُنْقَطِعٌ إِلَيْكُمْ بِمَوَدَّتِي وَقَدْ أَصَابَتْنِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَقَدْ تَقَرَّبْتُ بِذٰلِكَ إِلَى أَهْلِ بَيْتِي وَقَوْمِي فَلَمْ يَزِدْنِي بِذٰلِكَ مِنْهُمْ إِلَّا بُعْداً، قَالَ: فَمَا آتَاكَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِمَّا أَخَذَ مِنْكَ قَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ ادْعُ اللّٰهَ لِي أَنْ يُغْنِيَنِي عَنْ خَلْقِهِ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ رِزْقَ مَنْ شَاءَ عَلَى يَدَيْ مَنْ شَاءَ وَلٰكِنْ سَلِ اللّٰهَ أَنْ يُغْنِيَكَ عَنِ الْحَاجَةِ الَّتِي تَضْطَرُّكَ إِلَى لِئَامِ خَلْقِهِ.

۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ میں وہ شخص ہوں جس نے اپنی محبت کو ہر طرف سے قطع کر کے آپ کی طرف توجہ کی ہے مجھے ایک بار سخت ضرورت پیش آئی۔ میں نے اپنے خاندان اور قوم کے سامنے پیش کر کے مدد چاہی مگر وہ لوگ مجھ سے دور ہی رہے۔ فرمایا جو کچھ خدا نے تجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تجھ سے لیا گیا میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میرے لئے خدا سے دعا فرمائیے کہ مجھے اپنی مخلوق سے بے نیاز کر دے۔ فرمایا خدا نے رزق کو تقسیم کیا ہے اس طرح کہ جس کے ہاتھ سے جس کو چاہا ہے دلایا ہے بلکہ یہ دعا کر کہ خدا وقت ضرورت کمینوں سے پالا نہ ڈالے۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْفَقْرُ الْمَوْتُ الْأَحْمَرُ ، فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : الْفَقْرُ مِنَ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ ؟ فَقَالَ : لَا وَلَكِنْ مِنَ الدِّينِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فقیری سخت موت ہے۔ میں نے کہا کیا اس سے آپ کی مراد دینار و درہم کا نہ ہونا ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ محتاجی ہے دین حق سے۔

دوسو سینتیسواں باب

قلب انسانی کے دو کان ہیں جن میں پھونکتا ہے فرشتہ اور شیطان

((بَابُ)) ۲۳۷

☆(أَنَّ لِلْقَلْبِ أُذُنَيْنِ يَنْفُثُ فِيهِمَا الْمَلَكُ وَالشَّيْطَانُ)☆

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَامِنْ قَلْبٍ إِلَّا وَلَهُ أُذُنَانِ ، عَلَى إِحْدَاهُمَا مَلَكٌ مُرْشِدٌ وَعَلَى الْأُخْرَى شَيْطَانٌ مُفْتِنٌ ، هَذَا يَأْمُرُهُ وَ هَذَا يَزْجُرُهُ ، الشَّيْطَانُ يَأْمُرُهُ بِالْمَعَاصِي وَالْمَلَكُ يَزْجُرُهُ عَنْهَا ، وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ» .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر دل کے دو کان ہوتے ہیں ایک میں ہدایت کرنے والا فرشتہ بات کہتا ہے اور دوسرے میں فتنہ پرداز شیطان یہ حکم دیتا ہے اور وہ منع کرتا ہے۔ شیطان گناہوں کا حکم دیتا ہے اور فرشتہ اس کو روکتا ہے اور فرمایا ہے سورۂ ق میں داہنی طرف اور بائیں طرف ایک شیطان بیٹھا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے ایک سخت نگہبان (خدا) اس کے پاس ہوتا ہے۔

۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ ؛ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلْقَلْبِ أُذُنَيْنِ فَإِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِذَنْبٍ قَالَ لَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ : لَا تَفْعَلْ ؛ وَقَالَ لَهُ الشَّيْطَانُ: افْعَلْ ، وَإِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا نَزَعَ مِنْهُ رُوحَ الْإِيمَانِ .

۲۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ دل کے دو کان ہوتے ہیں جب بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو روح ایمان

کہتی ہے مت کر اور شیطان کہتا ہے اور جب معاملہ زنا ہوتا ہے تو روح ایمان اس سے الگ ہو جاتی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَامِنْ مُؤْمِنٍ إِلاَّ وَلِقَلْبِهِ أُذُنَانِ فِي جَوْفِهِ : أُذُنٌ يَنْفُثُ فِيهَا الْوَسْوَاسُ الْخَنَّاسُ ، وَ أُذُنٌ يَنْفُثُ فِيهَا الْمَلَكُ ، فَيُؤَيِّدُاللهُ الْمُؤْمِنَ بِالْمَلَكِ ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ»

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہر مومن کے دل کے اندر دو کان ہوتے ہیں ایک میں شیطان اپنے وسوسے کی پھونک مارتا ہے اور دوسرے میں فرشتہ، خدا بندۂ مومن کی مدد فرشتہ سے کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اور مدد کی ان کی اپنی روح سے۔

دوسو اڑتیسواں باب

وہ روح جس سے مومن کی تائید کی جاتی ہے

(بَابُ) ۲۳۸

٭(الرُّوحِ الَّذِي أُيِّدَ بِهِ الْمُؤْمِنُ)٭

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَعِيدِبْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ لِي : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَيَّدَ الْمُؤْمِنَ بِرُوحٍ مِنْهُ تَحْضُرُهُ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُحْسِنُ فِيهِ وَيَتَّقِي ، وَتَغِيبُ عَنْهُ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُذْنِبُ فِيهِ وَيَعْتَدِي ، فَهِيَ مَعَهُ تَهْتَزُّ سُرُوراً عِنْدَ إِحْسَانِهِ وَتَسِيخُ فِي الثَّرَى عِنْدَ إِسَاءَتِهِ ، فَتَعَاهَدُوا عِبَادَاللهِ نِعَمَهُ بِإِصْلاَحِكُمْ أَنْفُسَكُمْ تَزْدَادُوا يَقِيناً وَتَرْبَحُوا نَفِيساً ثَمِيناً ، رَحِمَ اللهُ امْرَءاً هَمَّ بِخَيْرٍ فَعَمِلَهُ أَوْهَمَّ بِشَرٍّ فَارْتَدَعَ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ : نَحْنُ نُؤَيِّدُ الرُّوحَ بِالطَّاعَةِ لِلَّهِ وَالْعَمَلِ لَهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے اپنی ایک روح

سے جو مومن کے پاس اس وقت آتی ہے جبکہ وہ نیکی کرتا اور پرہیزگاری اختیار کرتاہے اور اگر گناہ کرتاہے یا حد سے تجاوز کرتاہے تو غائب ہو جاتی ہے احسان کرتے وقت وہ اس کے پاس خوشی سے جھومتی ہے اور گناہ کے وقت زمین کی تہہ میں چلی جاتی ہے پس اے اللہ کے بندو اپنے نفسوں کی اصلاح کیلئے آمادہ رہو تاکہ تمہارا یقین زیادہ ہو اور تم نفع حاصل کرو اس جنت کا جو نفیس اور قیمتی ہے خدا رحم کرے اس بندہ پر جو نیکی کا ارادہ کرے اور اس سے باز رہے پھر فرمایا ہم اہلبیت تائید حاصل کرتے ہیں روح سے اللہ کی اطاعت کا قصد کرکے اور اس پر عمل کرکے۔

دوسو اُنتالیسواں باب

ذنوب

(بابُ الذُّنوبِ) ۲۳۹

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْسَدَ لِلْقَلْبِ مِنْ خَطِيئَةٍ، إِنَّ الْقَلْبَ لَيُوَاقِعُ الْخَطِيئَةَ فَمَا تَزَالُ بِهِ حَتَّى تَغْلِبَ عَلَيْهِ فَيُصَيِّرَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ.

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا گناہ سے زیادہ کوئی چیز قلب انسانی کو فاسد نہیں کرتی جب کوئی دل گناہ کرتاہے اور باز نہیں آتا تو وہ گناہ اس پر غالب آجاتاہے اور اسے پلٹ کر رکھ دیتاہے (پھر وہ گناہ کبیرہ کرنے لگتاہے)

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ» فَقَالَ: مَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى فِعْلِ مَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُ يُصَيِّرُهُمْ إِلَى النَّارِ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق (سورۃ بقرہ) (انھوں نے حق کو چھوڑ کر) کتنا صبر دکھایا دوزخ میں جانے کے لئے" لوگوں نے اس کا مطلب پوچھا تو فرمایا کس قدر صبر کیا اس فعل پر جس کے متعلق وہ نہیں جانتے کہ یہ ان کو دوزخ کی طرف لے جائیگا۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَمَا

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عِرْقٍ يُضْرَبُ وَلَا نَكْبَةٍ وَلَا صُدَاعٍ وَلَا مَرَضٍ إِلَّا بِذَنْبٍ ؛ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ : «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ» قَالَ : ثُمَّ قَالَ : وَمَا يَعْفُو اللهُ أَكْثَرُ مِمَّا يُؤَاخِذُ بِهِ .

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی رگ بدن پھڑکتی ہے یا سختی پیش آتی ہے یا درد سر ہوتا ہے یا بیماری لاحق ہوتی ہے تو وہ کسی گناہ کا کفارہ ہوتا ہے خدا فرماتا ہے جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں سے آتی ہے اور اللہ تمہارے زیادہ گناہ معاف کر دیتا ہے پھر حضرت نے فرمایا جتنے گناہ خدا معاف کرتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں جن کے متعلق وہ مواخذہ کرتا ہے۔

٤ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ نَكْبَةٍ تُصِيبُ الْعَبْدَ إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللهُ عَنْهُ أَكْثَرُ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے بندہ پر جو مصیبت بھی آتی ہے اس کے گناہ کے باعث آتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

٥ ۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : لَا تُبْدِيَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ ، وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ ، وَلَا يَأْمَنِ الْبَيَاتَ مَنْ عَمِلَ السَّيِّئَاتِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہنسی میں اگلے دانت ظاہر نہ کرنے چاہئیں اس شخص کو جو بُرے اعمال کرتا ہے اور بُرے اعمال کے مواخذہ سے کوئی بے خوف نہیں رہ سکتا۔

٦ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ سَطَوَاتِ اللهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : وَمَا سَطَوَاتُ اللهِ ؟ قَالَ : الْأَخْذُ عَلَى الْمَعَاصِي .

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ سے پناہ مانگو اس کی سخت گیری سے رات اور دن۔ راوی نے پوچھا سخت گیری سے کیا مراد ہے فرمایا اللہ کی معاصی پر گرفت۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ

رکو اس نے مجھ ناراض کیا اور محرومی کا مستحق ہوا۔

١٥ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّهُ مَا مِنْ سَنَةٍ أَقَلَّ مَطَراً مِنْ سَنَةٍ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ يَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا عَمِلَ قَوْمٌ بِالْمَعَاصِي صَرَفَ عَنْهُمْ مَا كَانَ قَدَّرَ لَهُمْ مِنَ الْمَطَرِ فِي تِلْكَ السَّنَةِ إِلَى غَيْرِهِمْ وَإِلَى الْفَيَافِي وَالْبِحَارِ وَالْجِبَالِ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُعَذِّبُ الْجُعَلَ فِي جُحْرِهَا بِحَبْسِ الْمَطَرِ عَنِ الْأَرْضِ الَّتِي هِيَ بِمَحَلَّتِهَا بِخَطَايَا مَنْ بِحَضْرَتِهَا وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا السَّبِيلَ فِي مَسْلَكٍ سِوَى مَحَلَّةِ أَهْلِ الْمَعَاصِي .

قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کوئی سال بلحاظ بارش دوسرے سال سے کم نہیں ہوتا۔ لیکن خدا جہاں چاہتا ہے برساتا ہے جب کوئی قوم گناہوں میں مبتلا ہوتی ہے تو خدا اس سے اس بارش کو ہٹا لیتا ہے جو اس سال اس کے لئے مقدر ہوتی ہے اور اس بارش کو دوسری طرف بھیج دیتا ہے بشرطیکہ وہ اہل معاصی نہ ہوں ورنہ وہ اسے جنگلوں دریاؤں اور پہاڑوں کی طرف منتقل کر دیتا ہے اور خدا جعل کیڑے کو عذاب دیتا ہے بارش روک کر اس سرزمین سے جہاں اس کا سوراخ ہوتا ہے اس قصور پر کہ وہ اپنا سوراخ وہاں سے کیوں نہیں ہٹاتا جہاں اہل معاصی رہتے ہیں خدا نے اس کے لئے وہ راہ کشادہ کر دی ہے جو اہل معاصی کی راہ سے جدا ہے۔ حضرت نے فرمایا اے بابصیرت لوگو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو۔

توضیح :- مطلب یہ ہے کہ خدا جب اہل معاصی کے قریب کیڑوں تک کا رہنا پسند نہیں کرتا تو نیک انسانوں کا کہاں تک پسند کرے گا ان کو چاہیئے کہ فوراً ان کی ہمسائیگی سے علیحدہ ہو جائیں تاکہ خشک سالی کے عذاب میں مبتلا نہ ہوں۔

١٦ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُحْرَمُ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَ إِنَّ الْعَمَلَ السَّيِّئَ أَسْرَعُ فِي صَاحِبِهِ مِنَ السِّكِّينِ فِي اللَّحْمِ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرتا ہے تو وہ توفیق الٰہی سلب ہونے کی بنا پر نماز شب سے محروم ہو جاتا ہے اور عمل بد انسان کے دل میں اس سے زیادہ تیز اثر کرتا ہے جتنا ایک چاقو آسانی سے گوشت کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔

١٧ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا يَعْمَلْهَا

فَإِنَّهُ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَبْدُ السَّيِّئَةَ فَيَرَاهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَداً .

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرنے کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ عمل میں نہ لائے بسا اوقات بندہ کسی عملِ بد کو خفیف سمجھ کر بجا لاتا ہے۔ خدا اسے دیکھ کر فرماتا ہے اپنے عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا اس کے بعد تجھے ہرگز نہ بخشوں گا۔

۱۸ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : حَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعْصَى فِي دَارٍ إِلَّا أَضْحَاهَا لِلشَّمْسِ حَتَّى تُطَهِّرَهَا .

۱۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جس گھر میں گناہ ہو تو خدا اس کو پیش کرتا ہے سورج پر تاکہ وہ پاک کرے اس کو باطنی طہارت سے یعنی اسے ویران کر دے اور اس کو گزندہ جانوروں سے بھر دے۔

۱۹ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْبَسُ عَلَى ذَنْبٍ مِنْ ذُنُوبِهِ مِائَةَ عَامٍ وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَى أَزْوَاجِهِ فِي الْجَنَّةِ يَتَنَعَّمْنَ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ایک بندہ منجملہ دیگر گناہوں کے صرف ایک گناہ کی بدولت دخولِ جنت سے سو برس تک روک دیا جائے گا وہ اپنی ازواج کی طرف جو نعمات جنت سے بہرہ یاب ہوں گی بحسرت تکتا رہے گا۔

۲۰ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : [قَالَ :] مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَفِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ ، فَإِذَا أَذْنَبَ ذَنْباً خَرَجَ فِي النُّكْتَةِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ ، فَإِنْ تَابَ ذَهَبَ ذَلِكَ السَّوَادُ وَإِنْ تَمَادَى فِي الذُّنُوبِ زَادَ ذَلِكَ السَّوَادُ حَتَّى يُغَطِّيَ الْبَيَاضَ فَإِذَا غَطَّى الْبَيَاضُ لَمْ يَرْجِعْ صَاحِبُهُ إِلَى خَيْرٍ أَبَداً وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ » .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ ہر مومن کے دل میں ایک سفید نقطہ ہوتا ہے جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے اگر توبہ کر لیتا ہے تو یہ سیاہی برطرف ہو جاتی ہے اور اگر گناہ پر باقی رہتا ہے۔ تو یہ سیاہی

بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس نقطۂ سفید کو ڈھانپ لیتی ہے اور جب یہ صورت ہوتی ہے تو وہ شخص نیکی کی طرف رجوع بھی نہیں کرتا جیسا کہ خدا فرماتا ہے بلکہ جو کچھ انھوں نے کیا ہے اس کی وجہ سے ان کے دل چرکین آلودہ ہوگئے ہیں۔

۲۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَاتُبْدِيَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ، وَلَاتَأْمَنِ الْبَيَاتَ وَقَدْ عَمِلْتَ السَّيِّئَاتِ.

۲۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ ہنسنے میں اپنے دانت ظاہر کرو جبکہ تم بُرے عمل کر چکے ہو اور آرام سے مت رہو اگر تم گناہ کر چکے ہو۔

۲۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ قَضَى قَضَاءً حَتْماً أَلَّا يُنْعِمَ عَلَى الْعَبْدِ بِنِعْمَةٍ فَيَسْلُبَهَا إِيَّاهُ حَتَّى يُحْدِثَ الْعَبْدُ ذَنْباً يَسْتَحِقُّ بِذٰلِكَ النِّقْمَةَ.

۲۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ خدا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ خدا اپنے عبد کو جو نعمت دیتا ہے وہ سلب کرنے کے لئے نہیں۔ ہاں جب بندہ سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو اس کے عذاب کا وہ مستحق ہوتا ہے۔

۲۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «قَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ...» الْآيَةَ، فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ كَانَتْ لَهُمْ قُرًى مُتَّصِلَةٌ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَنْهَارٌ جَارِيَةٌ وَأَمْوَالٌ ظَاهِرَةٌ فَكَفَرُوا نِعَمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَيَّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ مِنْ عَافِيَةِ اللهِ فَغَيَّرَ اللهُ مَا بِهِمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَإِنَّ اللهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ، فَأَرْسَلَ اللهُ عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ فَغَرَّقَ قُرَاهُمْ وَخَرَّبَ دِيَارَهُمْ وَأَذْهَبَ أَمْوَالَهُمْ، وَأَبْدَلَهُمْ مَكَانَ جَنَّاتِهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ، ثُمَّ قَالَ: «ذٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ».

۲۳۔ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا (سورۂ سبا) سبا والوں نے

کہا ہمارے رب ہمارے قریوں کے درمیان دوری ڈال دے اور انھوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا۔ خدا نے فرمایا یہ قوم سبا جن کے گاؤں ملے جلے تھے وہ ایک دوسرے کو دیکھتے تھے اور ان کی بستیوں میں نہریں جاری تھیں اور مال و متاع وافر تھا۔ ان کی حالت خوب تھی انھوں نے خدا کی نعمتوں کا انکار کیا۔ اور خدا نے ان کی نعمتوں میں تغیر پیدا کر دیا اور خدا کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا۔ جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔ خدا نے ان پر عذاب کے لیے سیل عرم کو بھیجا جس نے ان کے گاؤں منتشر کر دیئے۔ اور ان کے گھروں کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور ان کے باغوں کو کم کر دیا ہے اور ان کے باغوں کو جھاؤ اور جھاڑ کے درختوں سے بدل دیا ہے اور کچھ بیری کے درخت بھی اگا دیئے جب مالک باغ صبح کو آیا اور اپنے باغ کا یہ حال دیکھا تو کہنے لگا یہ ہمارے کفر کی سزا ہے اور یہ سزا تو کفران نعمت ہی کی ہو سکتی ہے۔

٢٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَسَلَبَهَا إِيَّاهُ حَتَّى يُذْنِبَ ذَنْباً يَسْتَحِقُّ بِذَلِكَ السَّلْبَ.

۲۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ خدا جب کسی کو نعمت دیتا ہے تو اس وقت تک سلب نہیں کرتا جب تک اس نے کوئی ایسا گناہ نہ کیا ہو جو اس سلب کا مستحق ہو۔

٢٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ الْجَزَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ نَبِيّاً مِنْ أَنْبِيَائِهِ إِلَى قَوْمِهِ وَأَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ قُلْ لِقَوْمِكَ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ وَلَا أُنَاسٍ كَانُوا عَلَى طَاعَتِي فَأَصَابَهُمْ فِيهَا سَرَّاءُ فَتَحَوَّلُوا عَمَّا أُحِبُّ إِلَى مَا أَكْرَهُ إِلَّا تَحَوَّلْتُ لَهُمْ عَمَّا يُحِبُّونَ إِلَى مَا يَكْرَهُونَ، وَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ وَلَا أَهْلِ بَيْتٍ كَانُوا عَلَى مَعْصِيَتِي فَأَصَابَهُمْ فِيهَا ضَرَّاءُ فَتَحَوَّلُوا عَمَّا أَكْرَهُ إِلَى مَا أُحِبُّ إِلَّا تَحَوَّلْتُ لَهُمْ عَمَّا يَكْرَهُونَ إِلَى مَا يُحِبُّونَ، وَقُلْ لَهُمْ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَلَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَتِي فَإِنَّهُ لَا يَتَعَاظَمُ عِنْدِي ذَنْبٌ أَغْفِرُهُ، وَقُلْ لَهُمْ: لَا يَتَعَرَّضُوا مُعَانِدِينَ لِسَخَطِي وَلَا يَسْتَخِفُّوا بِأَوْلِيَائِي فَإِنَّ لِي سَطَوَاتٍ عِنْدَ غَضَبِي، لَا يَقُومُ لَهَا شَيْءٌ مِنْ خَلْقِي.

۲۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کو بھیجا اس کی قوم کی طرف اور وحی کی کہ اپنی قوم سے کہہ دو کوئی بستی اور کوئی مجمع آدمیوں کا ایسا نہیں کہ جن کو میری اطاعت کی بنا پر خوشی نصیب ہوئی ہو اور اس کے بعد وہ اس چیز سے جو مجھے محبوب ہے پلٹ کر اس چیز کی طرف آ گئے ہوں جو مجھے پسند نہیں تو پھر میں نے بھی

ان کی وہ حالت جو انھیں پسند تھی اس حالت سے بدل دی جسے وہ پسند نہیں کرتے تھے اور کوئی بستی اور خاندان ایسا نہیں ہے جسے میری معصیت میں نقصان نہ پہنچا ہو۔ لیکن جب وہ اس عمل سے ہٹ کر اس عمل کی طرف آگئے جو مجھے محبوب ہے تو میں نے بھی ان کی بری حالت اچھی حالت سے بدل دی اور اس نبی سے کہا۔ تم ان سے کہہ دو کہ میرا رحم میرے غضب پر سبقت کرتا ہے۔ میری رحمت سے مایوس نہ ہو کسی گناہ کا بخش دینا میرے لئے کوئی بڑی بات نہیں اور میرے غصے کے سزاوار بن کر مجھے اپنا دشمن نہ بناؤ اور میرے اولیاء کی توہین نہ کرو میرا غضب ایسا ہے کہ میری مخلوق اس کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتی۔

۲۶ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ ، عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ : إِذَا أُطِعْتُ رَضِيتُ وَإِذَا رَضِيتُ بَارَكْتُ وَلَيْسَ لِبَرَكَتِي نِهَايَةٌ وَإِذَا عُصِيتُ غَضِبْتُ وَإِذَا غَضِبْتُ لَعَنْتُ وَلَعْنَتِي تَبْلُغُ السَّابِعَ مِنَ الْوَرَى .

۲۶۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ خدا نے اپنے نبیوں میں سے کسی ایک نبی کو وحی کی کہ جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں برکت نازل کرتا ہوں اور میرے برکت نازل کرنے کی کوئی انتہا نہیں اور جب مجھے غصہ آتا ہے تو میں اپنے بندہ پر لعنت کرتا ہوں اور میرا لعن کرنا اس کو جہنم کے ساتویں طبقہ میں پہنچاتا ہے۔

۲۷ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام [أَنَّهُ] قَالَ : إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَكْثُرُ بِهِ الْخَوْفُ مِنَ السُّلْطَانِ وَمَا ذَلِكَ إِلَّا بِالذُّنُوبِ فَتَوَقَّوْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ وَلَا تَمَادَوْا فِيهَا .

۲۷۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے تم میں سے کسی کو بادشاہ کا خوف زیادہ ہوتا ہے بسبب گناہ کے پس جہاں تک ممکن ہو اپنے کو گناہوں سے بچاؤ اور اگر صادر ہو تو اس کو بار بار نہ کرو۔

۲۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَا وَجَعَ أَوْجَعُ لِلْقُلُوبِ مِنَ الذُّنُوبِ ، وَلَا خَوْفَ أَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ ، وَكَفَى بِمَا سَلَفَ تَفَكُّراً ؛ وَكَفَى بِالْمَوْتِ وَاعِظاً

۲۸۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ دلوں کے لئے کوئی درد گناہ سے زیادہ نہیں اور کوئی خوف موت سے بڑھ کر نہیں جو گناہ ہو چکا اس کے متعلق ہی فکر کافی ہے اور موت سے زیادہ نصیحت کرنے والی کوئی چیز نہیں۔

۲۹ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ هِلَالٍ الشَّامِيِّ

مَوْلًى لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: كُلَّمَا أَحْدَثَ الْعِبَادُ مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَعْمَلُونَ، أَحْدَثَ اللهُ لَهُمْ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَعْرِفُونَ.

۲۹۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جب سے ایسا گناہ کرتے ہیں جسے پہلے نہیں کیا (یعنی بدعت) دردین تو اللہ ان پر ایسی بلا نازل کرتا ہے جسے وہ پہلے سے نہیں جانتے۔ (یعنے کسی ظالم کو ان پر مسلط کرتا ہے)

۳۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا عَصَانِي مَنْ عَرَفَنِي سَلَّطْتُ عَلَيْهِ مَنْ لَا يَعْرِفُنِي.

۳۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی میری معرفت رکھتے ہوئے گناہ کرتا ہے تو میں اس پر ایک ایسے شخص کو مسلط کرتا ہوں جو میری معرفت نہیں رکھتا۔

۳۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ ابْنِ عَرَفَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مُنَادِياً يُنَادِي: مَهْلاً مَهْلاً عِبَادَ اللهِ عَنْ مَعَاصِي اللهِ، فَلَوْلَا بَهَائِمُ رُتَّعٌ، وَصِبْيَةٌ رُضَّعٌ، وَشُيُوخٌ رُكَّعٌ، لَصُبَّ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ صَبّاً، تُرَضُّونَ بِهِ رَضّاً.

۳۱۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے اگر خدا فرماتا ہے (حدیث قدسی میں) کہ ہر دن اور رات کو ایک منادی ندا کرتا ہے۔ اے اللہ کے بندو گناہ سے باز رہو اگر نہ ہوتے چرنے والے اور دودھ پیتے بچے اور رکوع کرنے والے بوڑھے تو اللہ تم پر ایسا عذاب نازل کرتا جو تمہیں پیس کر رکھ دیتا۔

دوسو چالیسواں باب

گناہان کبیرہ

٥(بَابُ الْكَبَائِرِ) ۲۴۰

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلاً كَرِيماً» قَالَ: الْكَبَائِرُ: الَّتِي أَوْجَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا النَّارَ.

۱۔ فرمایا صادق آلِ محمد علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو اللہ تمہارے پچھلے گناہوں کا کفارہ بنا دے گا اور تم کو جنت کے بہترین مقام میں جگہ دے گا امام نے فرمایا ہے گناہانِ کبیرہ سے مراد وہ گناہ ہیں جن کے بجا لانے پر نارِ جہنم کو واجب کیا ہے۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ : كَتَبَ مَعِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام يَسْأَلُهُ عَنِ الْكَبَائِرِ، كَمْ هِيَ وَمَا هِيَ ؟ فَكَتَبَ : الْكَبَائِرُ مَنِ اجْتَنَبَ مَا وَعَدَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ كَفَّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ إِذَا كَانَ مُؤْمِناً وَالسَّبْعُ الْمُوجِبَاتُ : قَتْلُ النَّفْسِ الْحَرَامِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَأَكْلُ الرِّبَا وَ التَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ .

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے کچھ لوگوں نے لکھ کر پوچھا کہ گناہانِ کبیرہ کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں آپ نے جواب میں لکھا کہ جن گناہوں پر اللہ نے جہنم میں ڈالنے کا وعدہ کیا ہے اور ان سے بچنے پر پچھلے گناہوں کو معاف کرنے کا وعدہ کیا ہے بشرطیکہ وہ مومن ہو اور جہنم میں جانے کا سبب سات امر واجب طور سے ہیں بے خطا کسی کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی، سود کھانا اور ہجرت کے بعد پھر بادیہ نشین بن جانا (کہ بمنزلہ ارتداد ہے) اور زن عفیفہ پر تہمت زنا لگانا اور مالِ یتیم کھانا اور لشکر سے بھاگ جانا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْكَبَائِرُ سَبْعٌ : قَتْلُ الْمُؤْمِنِ مُتَعَمِّداً وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ ، وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً ، وَأَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ وَكُلُّ مَا أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے گناہانِ کبیرہ سات ہیں عمداً کسی مومن کو قتل کرنا، زنِ عفیفہ پر تہمت زنا لگانا لشکر سے بھاگنا ہجرت کے بعد اپنے مقام پر واپس جانا، ظلم سے مالِ یتیم کھانا، حرمت ثابت ہو جانے کے بعد سود کھانا اور ہر وہ گناہ جس پر دوزخ واجب ہو۔

٤ ـ يُونُسُ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ مِنَ الْكَبَائِرِ عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ ، وَالْيَأْسَ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ، وَالْأَمْنَ لِمَكْرِ اللَّهِ . وَقَدْ رُوِيَ [أَنَّ] أَكْبَرَ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللَّهِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے گناہانِ کبیرہ میں والدین کی نافرمانی، رحمتِ خدا سے مایوسی، خدا کے عذاب سے بے خوف ہونا اور ایک روایت میں ہے کہ شرک باللہ سب سے بڑا گناہ ہے۔

۵- يُونُس ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ نُعْمَانَ الرَّازِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ زَنَى خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ ، وَمَنْ أَفْطَرَ يَوْماً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّداً خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ .

۵- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے زنا کیا وہ ایمان سے خارج ہوا اور جس نے شراب پی وہ ایمان سے خارج ہوا۔ اور جس نے قصداً کسی دن ماہ صیام میں روزہ نہ رکھا وہ بھی ایمان سے خارج ہوا

۶- عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ؟ قَالَ : لَا ، إِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا سُلِبَ الْإِيمَانُ مِنْهُ فَإِذَا قَامَ رُدَّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَادَ سُلِبَ قُلْتُ : فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَعُودَ ؟ فَقَالَ : مَا أَكْثَرَ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَعُودَ فَلَا يَعُودُ إِلَيْهِ أَبَداً .

۶- میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ زنا نہیں کرتا کوئی زانی درآنحالیکہ وہ مومن ہو فرمایا نہیں اگر وہ عورت کے بطن پر سوار ہوگا تو ایمان سلب ہو جائے گا اگر ہٹ جائے گا تو ایمان لوٹ آئے گا اگر پھر ایسا کرے گا تو سلب ہو جائے گا۔ میں نے کہا اگر وہ لوٹنے کا ارادہ کرے تو فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اعادہ نہیں کرتا۔

۷- يُونُسُ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ» قَالَ : الْفَوَاحِشُ الزِّنَى وَالسَّرِقَةُ ، وَاللَّمَمُ : الرَّجُلُ يُلِمُّ بِالذَّنْبِ فَيَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْهُ . قُلْتُ : بَيْنَ الضَّلَالِ وَالْكُفْرِ مَنْزِلَةٌ؟ فَقَالَ : مَا أَكْثَرَ عُرَى الْإِيمَانِ .

۷- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "جو لوگ بڑے گناہوں، بدکاریوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں" کہ اس میں فواحش سے مراد زنا اور سرقہ ہے اور لمم سے مراد وہ شخص جس کو گناہ پر ملامت کی جائے اور پھر وہ توبہ کرے۔ میں نے کہا کیا گمراہی اور کفر کے درمیان بھی کوئی درجہ ہے۔ فرمایا ایمان کی بہت سی رسیاں ہیں جن سے تمسک کر کے وہ مومن رہتا ہے۔

۸- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ زُرَارَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْكَبَائِرِ ، فَقَالَ : هُنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام سَبْعٌ : الْكُفْرُ بِاللهِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَأَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ ، وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : فَهٰذَا أَكْبَرُ الْمَعَاصِي ؟ قَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : فَأَكْلُ دِرْهَمٍ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً أَكْبَرُ أَمْ تَرْكُ الصَّلَاةِ ؟ قَالَ : تَرْكُ الصَّلَاةِ ، قُلْتُ : فَمَا عَدَدْتَ تَرْكَ الصَّلَاةِ فِي

الْكَبَائِرِ؟ فَقَالَ : أَيُّ شَيْءٍ أَوَّلُ مَا قُلْتُ لَكَ ؟ قَالَ: قُلْتُ : الْكُفْرُ ، قَالَ: فَإِنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ كَافِرٌ . يَعْنِي مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ .

۸۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے پوچھا۔ کبائر کے متعلق فرمایا کتاب علی علیہ السلام میں وہ سات ہیں۔ کفر باللہ، کسی کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی، بعد ثبوت حرمت سود کھانا، ظلم سے مال یتیم کھانا، لشکر سے فرار، بعد ہجرت بادیہ نشینی، میں نے کہا کیا اکبر معاصی یہی ہیں فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا بغیر حق مال یتیم سے ایک درہم کھانا زیادہ بڑا گناہ ہے یا نماز کا ترک، فرمایا ترک نماز، میں نے کہا پھر آپ نے اسے گناہان کبیرہ میں کیوں نہیں ذکر فرمایا۔ فرمایا میں نے سب سے پہلے کس گناہ کا ذکر کیا تھا میں نے کہا کفر کا۔ فرمایا پس بے سبب نماز کا ترک کرنا کفر ہے۔

۹ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَعَلَيْهِ أَرْبَعُونَ جُنَّةً حَتَّى يَعْمَلَ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً فَإِذَا عَمِلَ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً انْكَشَفَتْ عَنْهُ الْجُنَنُ فَيُوحِي اللهُ إِلَيْهِمْ أَنِ اسْتُرُوا عَبْدِي بِأَجْنِحَتِكُمْ فَتَسْتُرُهُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا ، قَالَ : فَمَا يَدَعُ شَيْئاً مِنَ الْقَبِيحِ إِلَّا قَارَفَهُ حَتَّى يَمْتَدِحَ إِلَى النَّاسِ بِفِعْلِهِ الْقَبِيحِ ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ : يَا رَبِّ هٰذَا عَبْدُكَ مَا يَدَعُ شَيْئاً إِلَّا رَكِبَهُ وَإِنَّا لَنَسْتَحْيِي مِمَّا يَصْنَعُ ، فَيُوحِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ أَنِ ارْفَعُوا أَجْنِحَتَكُمْ عَنْهُ فَإِذَا فُعِلَ ذٰلِكَ أَخَذَ فِي بُغْضِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَنْهَتِكُ سِتْرُهُ فِي السَّمَاءِ وَسِتْرُهُ فِي الْأَرْضِ ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ : يَا رَبِّ هٰذَا عَبْدُكَ قَدْ بَقِيَ مَهْتُوكَ السِّتْرِ فَيُوحِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ : لَوْ كَانَتْ لِلّٰهِ فِيهِ حَاجَةٌ مَا أَمَرَكُمْ أَنْ تَرْفَعُوا أَجْنِحَتَكُمْ عَنْهُ .

وَرَوَاهُ ابْنُ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ .

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے اوپر چالیس فرشتے بطور سپر ہوتے ہیں جب تک کہ وہ چالیس گناہ کبیرہ نہ کرے۔ جب وہ چالیس گناہ کبیرہ کرتا ہے تو یہ سپریں اس سے ہٹ جاتی ہیں اس وقت خدا ان فرشتوں کو وحی کرتا ہے کہ میرے بندے کو اپنے پروں سے چھپائے رہو پس ملائکہ اس کو ڈھانپ لیتے ہیں پھر فرمایا جب وہ کسی برائی کو ترک ہی نہیں کرتا اور اپنے برے فعل کی مدح کرنے لگتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں اے پروردگار اس تیرے بندے سے کوئی گناہ کرنے سے نہیں چھوڑا اور ہم کو اس کی بداعمالی سے حیا آتی ہے خدا تب ان کو وحی کرتا ہے کہ اپنے بازو اس پر سے ہٹاؤ، جب وہ ایسا کرتے ہیں تو اس بندے میں ہم اہلبیت کا بغض پیدا ہو جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو زمین و آسمان میں اس کے گناہوں کا پردہ چاک ہو جاتا ہے اور ملائکہ کہتے ہیں پروردگارا یہ تیرا بندہ اس حالت میں ہے کہ

اس کا کوئی گناہ پوشیدہ نہ رہا۔ خدا ادی کرتا ہے کہ اگر اس بندہ سے میری کوئی حاجت ہوتی تو میں تمہیں یہ حکم نہ دیتا کہ اپنے بازوؤں کو اس سے ہٹالو۔

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : الْكَبَائِرُ : الْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ ، وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ ، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللهِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً ، وَأَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ ، وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ ، فَقِيلَ لَهُ : أَرَأَيْتَ ، الْمُرْتَكِبَ لِلْكَبِيرَةِ يَمُوتُ عَلَيْهَا ، أَتُخْرِجُهُ مِنَ الْإِيمَانِ ؟ وَإِنْ عُذِّبَ بِهَا فَيَكُونُ عَذَابُهُ كَعَذَابِ الْمُشْرِكِينَ ، أَوْلَهُ انْقِطَاعٌ ؟ قَالَ : يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ إِذَا زَعَمَ أَنَّهَا حَلَالٌ وَلِذَلِكَ يُعَذَّبُ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَ إِنْ كَانَ مُعْتَرِفاً بِأَنَّهَا كَبِيرَةٌ وَهِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَأَنَّهُ يُعَذَّبُ عَلَيْهَا وَأَنَّهَا غَيْرُ حَلَالٍ ، فَإِنَّهُ مُعَذَّبٌ عَلَيْهَا وَهُوَ أَهْوَنُ عَذَاباً مِنَ الْأَوَّلِ وَيُخْرِجُهُ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَا يُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ .

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے گناہانِ کبیرہ ہیں یہ، رحمتِ خدا سے ناامید ہونا، راحت الٰہیہ سے مایوس ہونا عذابِ خدا سے بےخوف ہونا، بے گناہ کا قتل والدین کی نافرمانی، ظلم سے مالِ یتیم کھانا، سود کھانا اس کے حرمت ظاہر ہونے کے بعد بھی، ہجرت کے بعد پھر بادیہ نشین بن جانا، زنِ عفت مآب پر تہمت زنا لگانا، لشکر سے بھاگ جانا، حضرت سے کسی نے سوال کیا۔ کبائر کا ارتکاب کرنے والا اگر اسی حالت میں مرجائے تو کیا وہ ایمان سے خارج ہوجائے گا اور اس پر وہی عذاب ہے جو مشرکین کے لئے ہے یا انقطاع عذاب ہوگا فرمایا اگر اس کا خیال ہوگا کہ اس نے یہ فعل حلال کیا ہے تو وہ اسلام سے خارج ہوجائے گا اور اس کے لئے سخت سے سخت عذاب ہوگا اور اگر اس کا معترف ہوگا کہ اس نے گناہِ کبیرہ کیا ہے اور فعل حرام کا مرتکب ہوا ہے اور وہ اس کے لئے حلال نہ تھا تو اس کا عذاب پہلے والے سے کم ہوگا مگر وہ ایمان سے خارج ہوجائے گا۔ اسلام سے خارج نہ ہوگا۔

۱۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا زَنَى الرَّجُلُ فَارَقَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ ؟ قَالَ : هُوَ قَوْلُهُ : «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ» ذَاكَ الَّذِي يُفَارِقُهُ .

۱۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا رسول اللہ کے اس قول کے مطابق، جب کوئی زنا کرتا ہے تو روحِ ایمان اس سے جدا ہوجاتی ہے فرمایا قولِ باری کے متعلق ہے اور اس نے ان کی مدد کی اپنی روح سے یہی روح اس سے جدا ہوجاتی ہے

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يُسْلَبُ مِنْهُ رُوحُ الْإِيمَانِ مَادَامَ عَلَى بَطْنِهَا فَإِذَا نَزَلَ عَادَ الْإِيمَانُ قَالَ : قُلْتُ [لَهُ] : أَرَأَيْتَ إِنْ هَمَّ ؟ قَالَ : لَا ، أَرَأَيْتَ إِنْ هَمَّ أَنْ يَسْرِقَ أَتُقْطَعُ يَدُهُ ؟

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تک مرد عورت کے شکم پر رہے گا روحِ ایمان اس سے دور رہے گی۔ ہاں جب وہ بعد زنا الگ ہو جائے گا تو روح ایمان عود کر آئے گی۔ میں نے کہا اگر وہ قصد زنا رکھتا ہو تب بھی روحِ ایمان جدا ہو جائے گی۔ فرمایا نہیں، کیا تو نہیں جانتا کہ سرقہ کا ارادہ رکھنے والے کا ہاتھ قطع نہیں کیا جاتا۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ صَبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِهِ : يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : لَا إِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا سُلِبَ الْإِيمَانُ مِنْهُ فَإِذَا قَامَ رُدَّ عَلَيْهِ ، قُلْتُ : فَإِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ ؟ قَالَ : مَا أَكْثَرَ مَا يَهُمُّ أَنْ يَعُودَ ثُمَّ لَا يَعُودُ .

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ محمد بن عبدہ نے سوال کیا۔ زنا کرنے والا کیا مومن رہتا ہے۔ فرمایا نہیں۔ جب وہ عورت کے شکم پر رہے گا ایمان سے دور رہے گا ہاں اگر باز رہے گا (توبہ کے بعد) اس کا ایمان لوٹ آئے گا اس نے پوچھا۔ اگر وہ زنا کی طرف پھر لوٹنے کا ارادہ کرے۔ فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوٹنے کا ارادہ کرتا ہے مگر نہیں لوٹتا (مطلب یہ ہے کہ صرف ارادہ پر سلب ایمان نہ ہوگا۔)

۱۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْكَبَائِرُ سَبْعَةٌ (۲) مِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ مُتَعَمِّداً ، وَالشِّرْكُ بِاللهِ الْعَظِيمِ ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ ، وَأَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ ، وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً ، قَالَ : وَالتَّعَرُّبُ وَالشِّرْكُ وَاحِدٌ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کبائر سات ہیں۔ عمداً کسی بیگناہ مومن کا قتل کرنا، شرک باللہ، زن عفیفہ پر تہمت لگانا، سود کھانا، لشکر سے فرار ہونا، ہجرت کے بعد دار کفر میں واپس جانا، والدین کی نافرنی از روئے ظلم مال یتیم کھانا اور فرمایا تعرب اور شرک ایک ہی چیز ہے۔

۱۵۔ أَبَانٌ ، عَنْ زِيَادٍ الْكُنَاسِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : وَالَّذِي إِذَا دَعَاهُ أَبُوهُ لَعَنَ أَبَاهُ وَالَّذِي إِذَا أَجَابَهُ ابْنُهُ يَضْرِبُهُ .

۱۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے یہ بھی گناہان کبیرہ سے ہے کہ باپ بیٹے سے کچھ طلب کرے اور وہ اسے نہ دے اور اپنے باپ کو بُرا کہے اور یہ بھی کہ جب بیٹا باپ کی خواہش پوری کرے تو باپ اسے مارے اور اس کی طاقت سے زیادہ مانگے

١٦ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَفَعَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ الْغَنَوِيِّ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ نَاسًا زَعَمُوا أَنَّ الْعَبْدَ لَا يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَأْكُلُ الرِّبَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْفِكُ الدَّمَ الْحَرَامَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ؛ فَقَدْ ثَقُلَ عَلَيَّ هٰذَا وَحَرِجَ مِنْهُ صَدْرِي حِينَ أَزْعَمُ أَنَّ هٰذَا الْعَبْدَ يُصَلِّي صَلَاتِي وَيَدْعُو دُعَائِي وَيُنَاكِحُنِي وَأُنَاكِحُهُ وَيُوَارِثُنِي وَأُوَارِثُهُ وَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ مِنْ أَجْلِ ذَنْبٍ يَسِيرٍ أَصَابَهُ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ وَالدَّلِيلُ عَلَيْهِ كِتَابُ اللهِ:

خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّاسَ عَلَى ثَلَاثِ طَبَقَاتٍ وَأَنْزَلَهُمْ ثَلَاثَ مَنَازِلَ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكِتَابِ: «أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالسَّابِقُونَ»، فَأَمَّا مَا ذَكَرَ مِنْ أَمْرِ السَّابِقِينَ فَإِنَّهُمْ أَنْبِيَاءُ مُرْسَلُونَ وَغَيْرُ مُرْسَلِينَ، جَعَلَ اللهُ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ: رُوحَ الْقُدُسِ وَرُوحَ الْإِيمَانِ وَرُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهْوَةِ وَرُوحَ الْبَدَنِ، فَبِرُوحِ الْقُدُسِ بُعِثُوا أَنْبِيَاءَ مُرْسَلِينَ وَغَيْرَ مُرْسَلِينَ وَبِهَا عَلِمُوا الْأَشْيَاءَ وَبِرُوحِ الْإِيمَانِ عَبَدُوا اللهَ وَلَمْ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِرُوحِ الْقُوَّةِ جَاهَدُوا عَدُوَّهُمْ وَعَالَجُوا مَعَاشَهُمْ وَبِرُوحِ الشَّهْوَةِ أَصَابُوا لَذِيذَ الطَّعَامِ وَنَكَحُوا الْحَلَالَ مِنْ شَبَابِ النِّسَاءِ، وَبِرُوحِ الْبَدَنِ دَبُّوا وَدَرَجُوا فَهٰؤُلَاءِ مَغْفُورٌ لَهُمْ مَصْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ثُمَّ قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ» ثُمَّ قَالَ: فِي جَمَاعَتِهِمْ «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ» يَقُولُ: أَكْرَمَهُمْ بِهَا فَفَضَّلَهُمْ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، فَهٰؤُلَاءِ مَغْفُورٌ لَهُمْ مَصْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ.

ثُمَّ ذَكَرَ أَصْحَابَ الْمَيْمَنَةِ وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا بِأَعْيَانِهِمْ، جَعَلَ اللهُ فِيهِمْ أَرْبَعَةَ أَرْوَاحٍ: رُوحَ الْإِيمَانِ وَرُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهْوَةِ وَرُوحَ الْبَدَنِ، فَلَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَسْتَكْمِلُ هٰذِهِ الْأَرْوَاحَ الْأَرْبَعَةَ حَتَّى تَأْتِيَ عَلَيْهِ حَالَاتٌ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هٰذِهِ الْحَالَاتُ؟ فَقَالَ: أَمَّا أُولَاهُنَّ فَهُوَ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا» فَهٰذَا يَنْتَقِصُ مِنْهُ جَمِيعُ الْأَرْوَاحِ وَلَيْسَ بِالَّذِي يَخْرُجُ مِنْ دِينِ اللهِ لِأَنَّ الْفَاعِلَ بِهِ رَدَّهُ إِلَى أَرْذَلِ عُمُرِهِ فَهُوَ لَا يَعْرِفُ

لِلصَّلاةِ وَقتاً وَلايَستَطيعُ التَّهَجُّدَ بِاللَّيلِ وَلابِالنَّهارِ وَلاَالقِيامُ في الصَّفِّ مَعَ النّاسِ فَهٰذا نُقصانٌ مِن رُوحِ الإيمانِ وَلَيسَ يَضُرُّهُ شَيئاً، وَمِنهُم مَن يَنتَقِصُ مِنهُ رُوحُ القُوَّةِ فَلايَستَطيعُ جِهادَ عَدُوِّهِ وَلايَستَطيعُ طَلَبَ المَعيشَةِ وَمِنهُم مَن يَنتَقِصُ مِنهُ رُوحُ الشَّهوَةِ فَلَو مَرَّت بِهِ أَصبَحُ بَناتِ آدَمَ لَم يَحِنَّ إِلَيها وَلَم يَقُم وَ تَبقى رُوحُ البَدَنِ فيهِ فَهُوَ يَدِبُّ وَيَدرُجُ حَتّى يَأتِيَهُ مَلَكُ المَوتِ فَهٰذا الحالُ خَيرٌ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الفاعِلُ بِهِ وَقَد تَأتي عَلَيهِ حالاتٌ في قُوَّتِهِ وَشَبابِهِ فَيَهُمُّ بِالخَطيئَةِ فَيُشَجِّعُهُ رُوحُ القُوَّةِ وَيُزَيِّنُ لَهُ رُوحُ الشَّهوَةِ وَيَقُودُهُ رُوحُ البَدَنِ حَتّى تُوقِعَهُ فِي الخَطيئَةِ فَإِذا لامَسَها نَقَصَ مِنَ الإيمانِ وَتَفَصّى مِنهُ فَلَيسَ يَعُودُ فيهِ حَتّى يَتُوبَ ، فَإِذا تابَ تابَ اللهُ عَلَيهِ وَإِن عادَ أَدخَلَهُ اللهُ نارَ جَهَنَّمَ .

فَأَمّا أَصحابُ المَشأَمَةِ فَهُمُ اليَهُودُ وَالنَّصارى يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذينَ آتَيناهُمُ الكِتابَ يَعرِفُونَهُ كَما يَعرِفُونَ أَبناءَهُم» يَعرِفُونَ مُحَمَّداً وَالوَلايَةَ فِي التَّوراةِ وَالإنجيلِ كَما يَعرِفُونَ أَبناءَهُم في مَنازِلِهِم «وَإِنَّ فَريقاً مِنهُم لَيَكتُمُونَ الحَقَّ وَهُم يَعلَمُونَ» «الحَقُّ مِن رَبِّكَ (أَنَّكَ الرَّسُولُ إِلَيهِم) فَلاتَكُونَنَّ مِنَ المُمتَرينَ» فَلَمّا جَحَدُوا ما عَرَفُوا ابتَلاهُمُ [الله] بِذٰلِكَ فَسَلَبَهُم رُوحَ الإيمانِ وَ أَسكَنَ أَبدانَهُم ثَلاثَةَ أَرواحٍ رُوحَ القُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهوَةِ وَرُوحَ البَدَنِ ، ثُمَّ أَضافَهُم إِلَى الأَنعامِ، فَقالَ: «إِن هُم إِلّا كَالأَنعامِ» لِأَنَّ الدّابَّةَ إِنَّما تَحمِلُ بِرُوحِ القُوَّةِ وَتَعتَلِفُ بِرُوحِ الشَّهوَةِ وَتَسيرُ بِرُوحِ البَدَنِ ، فَقالَ [لَهُ] السّائِلُ : أَحيَيتَ قَلبي بِإِذنِ اللهِ يا أَميرَ المُؤمِنينَ .

۱۶۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک شخص امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا بعض لوگوں کا یہ گمان یہ ہے کہ ایک بندہ زنا نہیں کرتا اور وہ مومن ہے چوری نہیں کرتا اور وہ مومن ہے شراب نہیں پیتا اور وہ مومن ہے سود نہیں کھاتا اور وہ مومن ہے ناحق کسی کو قتل نہیں کرتا اور وہ مومن ہے، مجھ سے یہ بیان کیا گیا اور میرے سینے پر تنگی واقع ہوئی جب میں نے یہ گمان کیا کہ یہ شخص میری طرح نماز بھی پڑھتا ہے اور میری طرح دین حق کی دعوت بھی دیتا ہے اور میرے اور اس کے درمیان مناکحت اور میراث بھی درست ہے لیکن یہی شخص تھوڑا سا گناہ کرنے پر ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا میں نے رسول اللہ [illegible] ہے اور اس پر دلیل یہ آیت ہے داہنی طرف والے اور بائیں طرف والے سبقت کرنے والے (روز قیامت ہوں گے) وہ سابقین جن کا ذکر ہے انبیاء مرسلین اور غیر مرسلین ہیں اللہ نے ان میں پانچ روحیں پیدا کی ہیں:۔ روح قدس، روح ایمان، روح قوت، روح شہوت اور روحِ بدن، روح قدس کے لئے انبیاء مرسلین وغیر مرسلین مبعوث ہوتے اور اس کی وجہ سے ان کو علم اشیاء حاصل ہوئی اور روحِ ایمان سے انھوں نے اللہ کی عبادت کی اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیا اور روح قو[illegible] نے جہاد کیا اپنے دشمنوں سے اور اپنی معاش حاصل کی اور

روح شہوت سے لذت طعام حاصل کی اور بطریق حلال عورتوں سے نکاح کیا اور روح بدن سے چلے پھرے۔ پس یہ عند اللہ مغفور ہیں اور ان کی فرو گذاشتوں سے درگذر کی گئی ہے۔ خدا نے فرمایا ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی اور جن سے اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجات بلند کئے اور عیسیٰ بن مریم کو معجزات دیئے اور روح القدس سے ان کی تائید کی اور ایک گروہ کے لئے کہا ہم نے اس کی تائید اپنی روح سے کی، خدا فرماتا ہے کہ اس نے ان کو مکرم کیا اور دوسروں پر ان کو فضیلت دی، یہ وہ گروہ ہے جو عند اللہ مغفور ہے اور جس کی فرو گذاشتوں سے درگذر کی جاتی ہے اس کے بعد خدا نے داہنی طرف والوں کا ذکر کیا ہے بہ لحاظ اپنی ذاتوں کے سچے مومن ہوں گے ان میں خدا نے چار روحیں قرار دی ہیں روح ایمان، روح قوت، روح شہوت اور روح بدن، عبدِ خدا ان چاروں کی تکمیل میں رہتا ہے جب تک حالات نہ بدلیں۔ اس شخص نے کہا حالات بدلنے کی کیا صورت ہوتی ہے فرمایا پہلی صورت کے متعلق خدا فرماتا ہے بعض اپنی عمر کے پست ترحصہ تک پہنچتے ہیں تاکہ وہ جاننے کے بعد سب کچھ بھول جائیں اس عمر میں تمام روحوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کمی کے وہ دینِ خدا سے خارج نہیں ہوتا کیونکہ یہ کمزوری خدا کی طرف سے دی ہوئی ہوتی ہے جو زوالِ عمر کی طرف اس کو لے جاتا ہے زیادہ بوڑھا ہو کر نہ تو وہ نماز کا وقت جانتا ہے اور نہ رات اور دن میں سنت نمازوں کا، نہ جماعت میں لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہے۔ نہ نقصان روح ایمان ہے لیکن اس سے اس کو نقصان نہیں پہنچتا اور بعض کی ان میں روح قوت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے وہ دشمن سے جہاد نہیں کر سکتا اور کسب معاش سے قاصر رہتا ہے۔ بعض کی روح شہوت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے وہ حسین سے حسین عورت کی طرف توجہ نہیں کرتا نہ کھڑے ہونے پر قدرت رکھتا ہے صرف روح بدن اس میں کام کرتی ہے جس سے وہ چلتا پھرتا ہے یہاں تک کہ موت کا فرشتہ اس تک پہنچ جاتا ہے یہ حالات انسان کے لئے بہتر ہوتے ہیں۔ کیونکہ کمزوریاں اللہ کی طرف سے دی ہوئی ہوتی ہیں۔ لیکن ایسے حالات بھی پیش آتے ہیں کہ انسان کے بدن میں قوت بھی ہوتی ہے اور عالم شباب بھی لیکن ایسی حالت میں بھی وہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے جب کر گزرتا ہے تو اس کے ایمان میں نقصان پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اس سے خارج ہو جاتا ہے اور جب تک توبہ نہیں کرتا۔ ایمان اس کی طرف نہیں لوٹتا۔ جب توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ عود کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے نار جہنم میں داخل کرتا ہے رہے بائیں طرف والے لوگ تو وہ یہود و نصاریٰ ہیں جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب خدا دی وہ رسول کو اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی ولایت کا ذکر توریت و انجیل میں ہے وہ اسے پڑھ کر حضرت کی معرفت اسی طرح حاصل کئے ہوئے ہیں جیسے اپنے گھروں میں اپنی اولاد کی پھر ان میں سے ایک گروہ نے حق بات کو چھپایا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ رب کی طرف سے آنحضرتؐ کو ان کی طرف رسولؐ بنا کر بھیجا گیا ہے " پس تم انکار کرنے والے نہ بنو" جب انھوں نے معرفت کے بعد بھی انکار کر دیا تو خدا نے ان کو اپنے عذاب میں مبتلا کر دیا اور روح ایمان کو ان سے سلب کر لیا اور ان کے ابدان میں تین روحیں رکھیں روحِ قوت، روح شہوت اور روح بدن اور ان کو نسبت دی چوپاؤں سے اور فرمایا۔ وہ چوپاؤں کی طرح ہیں۔ کیوں کہ چوپائے روح قوت سے بوجھ اٹھاتے ہیں اور روحِ شہوت سے چراتے ہیں اور روح بدن سے چلتے پھرتے ہیں۔ جب

سائل نے امیرالمومنین علیہ السلام سے یہ جواب سنا تو کہنے لگا اے امیرالمومنینؑ آپ نے باذن خدا میرے مردہ قلب کو زندہ کر دیا۔

۱۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا زَنَا الرَّجُلُ فَارَقَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : هُوَ مِثْلُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ [: «وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ» ثُمَّ قَالَ: غَيْرُ هٰذَا أَبْيَنُ مِنْهُ ، ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ]: «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ» هُوَ الَّذِي فَارَقَهُ .

۱۷۔ داؤد نے کہا میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا، قولِ رسول اللہؐ کے متعلق کہ جب کوئی مرد زنا کرتا ہے تو اس سے روحِ ایمان سلب ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا یہ قول آنحضرت کا اس آیت کی مثل ہے، خرمے جمع کرنے کے وقت خراب خرمے جو تمھیں مستحقوں کو دینے ہیں اپنے خرموں میں شامل کرنے کا قصد نہ کرو۔ اور اس سے زیادہ واضح آیت یہ ہے "خدا نے اپنی روح سے ان کی مدد کی۔ پس یہی روح ہے جو اس سے جدا ہو جاتی ہے۔

۱۸ ـ يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : «إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ» الْكَبَائِرَ فَمَا سِوَاهَا ، قَالَ: قُلْتُ : دَخَلَتِ الْكَبَائِرُ فِي الْاِسْتِثْنَاءِ ، قَالَ : نَعَمْ .

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا شرک کا گناہ نہیں بخشتا اور اس کے سوا جو گناہ ہوگا اسے جسے چاہے گا بخش دے گا راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کیا اس استثنا میں کبائر داخل ہیں یعنے کبائر کو بخش دے گا۔ فرمایا۔ ہاں۔

۱۹ ـ يُونُسُ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : الْكَبَائِرُ فِيهَا اسْتِثْنَاءٌ أَنْ يَغْفِرَ لِمَنْ يَشَاءُ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۱۹۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا گناہان کبیرہ میں سے کوئی گناہ بھی خدا جسے چاہے گا بخش دے گا۔ فرمایا ہاں۔

۲۰ ـ يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً» ، قَالَ : مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ وَاجْتِنَابُ الْكَبَائِرِ الَّتِي أَوْجَبَ اللهُ عَلَيْهَا النَّارَ .

۲۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق، جسے حکمت دی گئی اسے خیرِ کثیر دی گئی اس سے مراد ہے امام کی

معرفت اور ان گناہان کبیرہ سے اجتناب، جن کے کرنے پر اللہ نے دوزخ کو واجب کیا ہے۔

۲۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : الْكَبَائِرُ تُخْرِجُ مِنَ الْإِيمَانِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَمَادُونَ الْكَبَائِرِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَايَزْنِي الزَّانِي وَهُوَمُؤْمِنٌ وَلَايَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَمُؤْمِنٌ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا، کیا گناہان کبیرہ ایمان سے خارج کر دیتے ہیں فرمایا ہاں ، اور کبائر کے علاوہ رسول اللہ نے فرمایا۔ زنا نہیں کرتا کوئی زنا کرنے والا۔ درآنحالیکہ وہ مومن ہو اور چوری نہیں کرتا چور درآنحالیکہ وہ مومن ہو۔

۲۲ ۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ [بْنِ] الزَّيَّاتِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِ وَعَمْرُو بْنُ ذَرٍّ ۔ وَأَظُنُّ مَعَهُمَا أَبُوحَنِيفَةَ ۔ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَتَكَلَّمَ ابْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِ فَقَالَ : إِنَّا لَانُخْرِجُ أَهْلَ دَعْوَتِنَا وَأَهْلَ مِلَّتِنَا مِنَ الْإِيمَانِ فِي الْمَعَاصِي وَالذُّنُوبِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام يَا ابْنَ قَيْسٍ أَمَّا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَدْ قَالَ : لَايَزْنِي الزَّانِي وَهُوَمُؤْمِنٌ وَلَايَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَمُؤْمِنٌ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ حَيْثُ شِئْتَ .

۲۲۔ قیس بن ماصر اور عمرو بن ذر اور میرا خیال ہے کہ ابوحنیفہ بھی امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آئے۔ ابن قیس نے کہا ہم نہیں خارج ہوتے دین دینے والی جماعت سے اور اہل ایمان کے گروہ سے درصورت گناہ کرنے کے۔
امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابن قیس رسول اللہ تو یہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی مومن ہے وہ نہ زنا کرتا ہے اور نہ چوری کرتا ہے پس تو اور تیرے ساتھی جو راہ چاہو اختیار کرو۔

۲۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَرْتَكِبُ الْكَبِيرَةَ مِنَ الْكَبَائِرِ فَيَمُوتُ ، هَلْ يُخْرِجُهُ ذٰلِكَ مِنَ الْإِسْلَامِ ؟ وَإِنْ عُذِّبَ كَانَ عَذَابُهُ كَعَذَابِ الْمُشْرِكِينَ أَمْ لَهُ مُدَّةٌ وَانْقِطَاعٌ ؟ فَقَالَ: مَنِ ارْتَكَبَ كَبِيرَةً مِنَ الْكَبَائِرِ فَزَعَمَ أَنَّهَا حَلَالٌ أَخْرَجَهُ ذٰلِكَ مِنَ الْإِسْلَامِ وَعُذِّبَ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَإِنْ كَانَ مُعْتَرِفاً أَنَّهُ أَذْنَبَ وَمَاتَ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَمْ يُخْرِجْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ وَكَانَ عَذَابُهُ أَهْوَنَ مِنْ عَذَابِ الْأَوَّلِ .

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو کسی گناہ کبیرہ کا

مرتکب ہوا ہو اور اسی حالت میں وہ مر گیا ہو۔ آیا وہ اسلام سے خارج ہوگا یا نہیں اور اس پر وہی عذاب ہوگا جو مشرک کے لئے ہے یا کچھ مدت کے بعد منقطع ہو جائیگا فرمایا اگر وہ مرتکب گناہ اس خیال کے ساتھ ہوا ہے کہ وہ فعل حلال کر رہا ہے تو اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اس کے لئے سخت عذاب ہوگا اور اگر اس کا اقرار کرنے گا کہ اس نے گناہ کیا ہے اور اس حالت میں مر جائے گا تو ایمان سے خارج ہو جائے گا مگر اسلام سے خارج نہ ہوگا اور اس پر عذاب پہلے شخص سے کم ہوگا

٢٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوجَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليهما السلام يَقُولُ : دَخَلَ عَمْرُوبْنُ عُبَيْدٍ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَلَمَّا سَلَّمَ وَجَلَسَ تَلَاهٰذِهِ الْآيَةَ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ» ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا أَسْكَتَكَ ؟ قَالَ : أُحِبُّ أَنْ أَعْرِفَ الْكَبَائِرَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : فَقَالَ : نَعَمْ يَا عَمْرُو أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ ، يَقُولُ اللهُ : «وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» وَبَعْدَهُ الْإِيَاسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ» ثُمَّ الْأَمْنُ لِمَكْرِ اللهِ ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ» وَمِنْهَا عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ لِأَنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ جَعَلَ الْعَاقَّ جَبَّاراً شَقِيّاً وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيهَا ....» إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ» وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَاراً وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيراً» وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفاً لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزاً إِلَى فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ» وَأَكْلُ الرِّبَا لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ» وَالسِّحْرُ ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ» وَالزِّنَاءُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَاماً يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَاناً» وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ الْفَاجِرَةُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيلاً أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ» وَالْغُلُولُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» وَمَنْعُ الزَّكَاةِ الْمَفْرُوضَةِ ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ» وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَكِتْمَانُ الشَّهَادَةِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ» وَشُرْبُ الْخَمْرِ لِأَنَّ اللهَ

عَزَّ وَجَلَّ نَهَى عَنْهَا كَمَا نَهَى عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَتَرْكُ الصَّلَاةِ مُتَعَمِّداً أَوْشَيْئاً مِمَّا فَرَضَ اللهُ، لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّداً فَقَدْ بَرِيءَ مِنْ ذِمَّةِ اللهِ وَ ذِمَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَ نَقْضُ الْعَهْدِ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ» قَالَ: فَخَرَجَ عَمْرٌو وَلَهُ صُرَاخٌ مِنْ بُكَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: هَلَكَ مَنْ قَالَ بِرَأْيِهِ وَنَازَعَكُمْ فِي الْفَضْلِ وَالْعِلْمِ.

۲۴۔ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ میں نے اپنے باپ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ عمرو بن عبید ایک روز امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا، سلام کیا اور بیٹھا اور یہ آیت پڑھی الذین . . . . . والفواحش اور چپ ہوگیا۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ کتاب خدا سے کبائر بیان فرمائیں۔ فرمایا سن لے عمرو سب سے بڑا گناہ شرک باللہ ہے خدا نے فرمایا ہے جس نے خدا کا شریک قرار دیا۔ جنت اس پر حرام ہے اس کے بعد رحمتِ خدا سے مایوسی ہے جیسا کہ فرماتا ہے کافروں کے سوا کوئی رحمتِ خدا سے مایوس نہیں ہوتا۔ مگر کافر لوگ۔ اس کے بعد عذاب خدا سے مایوسی ہے فرماتا ہے خدا کے عذاب سے بے خوف نہیں ہوتا مگر خسارہ پانے والے لوگ، اور ان کبائر میں والدین کی نافرمانی ہے کیوں کہ خدا نے نافرمان کو جبار و شقی فرمایا ہے اور ناحق کسی کو قتل کرنا کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور زنِ عفیفہ پر تہمت زنا لگانا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے اور مال یتیم کا کھانا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم کی آگ تاپیں گے اور جہاد سے فرار خدا فرماتا ہے جو کوئی اس وقت پشت پھیرے گا سوائے کار جنگ کے لئے جیسے زرہ وغیرہ کی درستی یا کسی گروہ میں شامل ہونے کے لئے، تو وہ غضب خدا میں آگیا اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہے اور بری جگہ ہے اور سود کھانا۔ خدا فرماتا ہے جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جیسے کسی شیطان نے چھو کر لڑکھڑا دیا ہو اور جادو ہے خدا فرماتا ہے کہ انھوں نے جان لیا کہ انھوں نے ایسا سودا کیا جس سے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصّہ نہیں اور زنا ہے۔ خدا فرماتا ہے اس گناہ کے کرنے والے کے لئے روز قیامت دوگنا عذاب ہے اور وہ اس میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا اور نقصان رساں جھوٹی قسم کھانا خدا فرماتا ہے وہ اللہ سے وعدہ خلافی کرکے اور جھوٹی قسمیں کھاکر تھوڑا سا فائدہ حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصّہ نہیں اور خیانت سرقہ مال غنیمت میں قبل تقسیم، خدا فرماتا ہے وہی مال اس کے ساتھ قیامت میں لایا جائے گا اور مفروضہ زکوٰۃ نہ دینا۔ خدا فرماتا ہے کہ ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پشتیں اس مال سے داغی جائیں گی اور جھوٹی گواہی دینا اور سچی گواہی چھپانا۔

خدا فرماتا ہے جو اسے چھپائے گا تو اس کا دل گنہگار قرار پائے گا اور شراب کا پینا خدا نے اس سے اسی طرح منع کیا ہے جس طرح بت پرستی سے یا ترک نماز سے قصداً یا ہر اس شے کے ترک سے جسے اللہ نے فرض کیا ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے عمداً نماز کو ترک کیا اللہ اور رسولؐ کی ذمہ داری سے الگ ہوگیا اور وعدہ کا توڑنا قطع رحم کرنا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں کے لئے لعنت ہے اور برا ٹھکانا ہے۔

یہ سن کر عمرو بن عبید وہاں چیخوں کے ساتھ روتا ہوا نکلا اور کہتا جاتا تھا۔ ہلاک ہوا وہ جس نے اپنی رائے سے حکم لگایا اور آپ سے فضل و علم میں جھگڑا ہو گیا۔

توضیح:- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ کبائر کا لفظ صرف ایک دوسرے کی نسبت کے لحاظ سے ہے ورنہ ہر وہ فعل جس سے خدا اور رسولؐ نے روکا ہے اس کا بجالانا گناہ کبیرہ ہے بلحاظ سزا کسی گناہ کو صغیرہ یا کبیرہ کہہ دیا جاتا ہے ورنہ حقیقت میں سب کبیرہ ہیں۔

دوسو اکتالیسواں باب

گناہوں کو حقیر سمجھنا

(بَابُ) ۲۴۱

☆(اسْتِصْغَارِ الذَّنْبِ)☆

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: اتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوبِ فَإِنَّهَا لَا تُغْفَرُ، قُلْتُ: وَمَا الْمُحَقَّرَاتُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَقُولُ: طُوبَى لِي لَوْ لَمْ يَكُنْ لِي غَيْرُ ذَلِكَ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے گناہوں کے حقیر سمجھنے سے بچو کیونکہ وہ بخشا نہ جائے گا۔ میں نے کہا حقیر سمجھنے سے کیا مراد ہے فرمایا ایک شخص گناہ کرے اور کہے بہتر ہوا۔ میرے لئے کہ اس کے علاوہ دوسرا نہ ہوا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: لَا تَسْتَكْثِرُوا كَثِيرَ الْخَيْرِ وَلَا تَسْتَقِلُّوا قَلِيلَ الذُّنُوبِ، فَإِنَّ قَلِيلَ الذُّنُوبِ يَجْتَمِعُ حَتَّى يَكُونَ كَثِيراً وَخَافُوا اللهَ فِي السِّرِّ حَتَّى تُعْطُوا مِنْ أَنْفُسِكُمُ النَّصَفَ.

۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ اپنی نیکیوں کو زیادہ نہ سمجھو اور اپنے گناہوں کو کم نہ جانو تھوڑے تھوڑے گناہ مل کر بہت ہو جاتے ہیں اور اللہ سے ڈرو پوشیدہ گناہ کرنے میں یعنی لوگوں کے خوف سے تو چھپ کر گناہ کرتے ہو اللہ سے نہیں ڈرتے

اس صورت میں انصاف کھو بیٹھو گے۔

۳ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ وَالْحَجَّالِ جَمِيعاً ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ :قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله نَزَلَ بِأَرْضٍ قَرْعَاءَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ : ائْتُوا بِحَطَبٍ ، فَقَالُوا : يَارَسُولَ اللهِ نَحْنُ بِأَرْضٍ قَرْعَاءَ مَابِهَامِنْ حَطَبٍ قَالَ : فَلْيَأْتِ كُلُّ إِنْسَانٍ بِمَا قَدَرَعَلَيْهِ، فَجَاؤُوابِهِ حَتَّىٰ رَمَوْابَيْنَ يَدَيْهِ ، بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: هٰكَذَاتَجْتَمِعُ الذُّنُوبُ ، ثُمَّ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوبِ ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ طَالِباً ، أَلَا وَإِنَّ طَالِبَهَا يَكْتُبُ مَاقَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کا گذر ایک ایسی سرزمین پر سے ہوا جو درختوں سے خالی تھی آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا لکڑیاں جمع کرو۔ انھوں نے کہا حضور یہاں درخت نہیں ہیں فرمایا جس کو جتنی لکڑیاں ملیں لے آئے وہ لائے اور ایک جگہ ڈھیر لگا دیا اور فرمایا اسی طرح گناہ رفتہ رفتہ جمع ہوتے ہیں پھر فرمایا چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی حقیر نہ سمجھو کیونکہ ہر گناہ کا بازپرس کرنے والا ہے اور وہ لکھتا ہے ہر وہ عمل جو جس نے کیا ہے اور ہر وہ نشان جو جس نے چھوڑا ہے اور ہم نے ہر شے کا احصا امام مبین میں کر دیا ہے۔

دوسو بیالیسواں باب

گناہوں پر اصرار

((بَابُ)) ۲۴۲

☆(الْإِصْرَارِ عَلَى الذَّنْبِ)☆

۱ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍالنَّهِيكِيِّ، عَنْ عَمَّارِبْنِ مَرْوَانَ الْقَنْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَاصَغِيرَةَ مَعَ الْإِصْرَارِ، وَلَا كَبِيرَةَ مَعَ الْإِسْتِغْفَارِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو انسان بار بار کرے جائے تو چھوٹا نہیں رہتا اور

اگر خدا سے توبہ کرے تو ... معاف ہو جاتا ہے۔

١- أبو علي الأشعري، عن محمد بن سالم، عن أحمد بن النضر، عن عمرو بن شمر، عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عز وجل: «ولم يصروا على ما فعلوا وهم يعلمون» قال: الإصرار هو أن يذنب الذنب فلا يستغفر الله ولا يحدث نفسه بتوبة فذلك الإصرار.

۱- فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق۔ انھوں نے جو کیا تھا اس پر اصرار نہ کیا در آنحالیکہ وہ جانتے ہیں فرمایا اصرار کے معنے یہ ہیں کہ انسان گناہ کرے اور خدا سے استغفار نہ کرے اور توبہ کا ذکر بھی زبان پر نہ لائے اسی کا نام اصرار ہے۔

٢- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن منصور بن يونس، عن أبي بصير قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: لا والله لا يقبل الله شيئاً من طاعته على الإصرار على شيء من معاصيه.

۲- ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ خدا اپنی اطاعت میں کوئی شے اس شخص سے قبول نہیں کرتا جو کسی گناہ پر توبہ نہ کرے اور اس کا تکرار کرتا رہے۔

دو سو تینتالیسواں باب

کفر کے اصول اور ارکان

(باب) ۲۴۳

(في أصول الكفر وأركانه)

١- الحسين بن محمد، عن أحمد بن إسحاق، عن بكر بن محمد، عن أبي بصير قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: أصول الكفر ثلاثة: الحرص، والاستكبار، والحسد، فأما الحرص فإن آدم عليه السلام حين نهي عن الشجرة، حمله الحرص على أن أكل منها، وأما الاستكبار فإبليس حيث أمر بالسجود لآدم فأبى، وأما الحسد فابنا آدم حيث قتل أحدهما صاحبه.

۱- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اصول کفر تین ہیں۔ حرص، تکبر کرنا اور حسد کرنا۔ حرص ہی تو تھی جس نے شجر ممنوعہ سے

آدم کو کھانے پر آمادہ کر دیا۔ حالانکہ خدا نے اس سے روکا تھا اور تکبر ہی تو تھا جس نے ابلیس کو سجدۂ آدمؑ سے روکا تھا اور حسد ہی تو تھا جس نے قابیل فرزند آدم کو اپنے بھائی ہابیل قتل پر آمادہ کیا۔

توضیح:۔ اصولِ کفر سے مراد یہ ہے کہ بعض اوقات وہ سبب کفر بن جاتا ہے کفر کے بہت سے معنی ہیں ایک یہ کہ خدا کی ربوبیت سے انکار کیا جائے یا اس کی صفات میں دوسروں کو شریک کیا جائے اور بعض اوقات نافرمانی خدا و رسولؐ کو بھی کفر کہا جاتا ہے کبھی اس کا اطلاق کفرانِ نعمت الٰہی پر بھی ہوتا ہے اسی کی ایک کمتر صورت ترکِ اولیٰ ہے پس یہی حرص بعض اوقات ترکِ اولیٰ کی داعی بن جاتی ہے اور جب بڑھ جاتی ہے تو انسان گناہان صغیرہ و کبیرہ کا مرتکب ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ وجود خدا سے انکار کر جاتا ہے یا کسی کو اس کا شریک بنا دیتا ہے پس آدمؑ میں حرص کی وہ ہلکی سی صورت تھی جو ترکِ اولیٰ کا باعث ہوئی پھر ان کی اولاد میں اس کا زور بڑھتا ہی گیا یہاں تک کہ وہ مشرک اور ملحد تک ہو گئے اس لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ وہ اصل کفر ہے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : أَرْكَانُ الْكُفْرِ أَرْبَعَةٌ : الرَّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ وَالسَّخَطُ وَالْغَضَبُ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ارکان کفر چار ہیں۔ متاع دنیا کی طرف رغبت اور زوال متاع دنیا کا خوف اور امام برحق سے ناراض ہونا اور آئمہ ضلالت کی محبت میں ان پر غصہ کرنا۔

٣ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ الدِّهْقَانِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ أَوَّلَ مَا عُصِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سِتٌّ : حُبُّ الدُّنْيَا ، وَحُبُّ الرِّئَاسَةِ ، وَحُبُّ الطَّعَامِ ، وَحُبُّ النَّوْمِ ، وَحُبُّ الرَّاحَةِ وَحُبُّ النِّسَاءِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا کی سب سے پہلے نافرمانی کرنے والی چھ چیزیں ہیں دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، کھانے کی محبت، سونے کی محبت، راحت کی محبت، اور عورت کی محبت۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلاً مِنْ خَثْعَمٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَبْغَضُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ:

الشِّرْكُ بِاللهِ ، قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : قَطِيعَةُ الرَّحِمِ قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : الْأَمْرُ بِالْمُنْكَرِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمَعْرُوفِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی خثعم میں سے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ بُرا ہے فرمایا شرک باللہ۔ اس نے کہا اس کے بعد فرمایا قطع رحم اس نے پوچھا پھر فرمایا امر منکر کا حکم دینا اور نیکی سے منع کرنا۔

۵ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يَزِيدَ الصَّائِغِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : رَجُلٌ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ إِنْ حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِنْ وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِنِ ائْتُمِنَ خَانَ ، مَا مَنْزِلَتُهُ ؟ قَالَ : هِيَ أَدْنَى الْمَنَازِلِ مِنَ الْكُفْرِ وَلَيْسَ بِكَافِرٍ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص شیعہ تو ہے لیکن جب کہتا ہے جھوٹ اور وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا اور امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے اس کا درجہ کیا ہے فرمایا یہ کفر کی ادنیٰ منزلت ہے ایسا شخص کافر نہیں ہے۔

۶ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مِنْ عَلَامَاتِ الشَّقَاءِ جُمُودُ الْعَيْنِ وَقَسْوَةُ الْقَلْبِ وَشِدَّةُ الْحِرْصِ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا وَالْإِصْرَارُ عَلَى الذَّنْبِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا شقاوت کی نشانیاں ہیں آنکھ کا خشک ہونا یعنی نہ رونا، دل کا سخت ہونا، طلب دنیا کی انتہائی حرص اور گناہ پر اصرار۔

۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله النَّاسَ فَقَالَ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِكُمْ ؟ قَالُوا : بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : الَّذِي يَمْنَعُ رِفْدَهُ وَيَضْرِبُ عَبْدَهُ وَيَتَزَوَّدُ وَحْدَهُ ، فَظَنُّوا أَنَّ اللهَ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقاً هُوَ شَرٌّ مِنْ هٰذَا .

ثُمَّ قَالَ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْ ذٰلِكَ ؟ قَالُوا : بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : الَّذِي لَا يُرْجَىٰ خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ ، فَظَنُّوا أَنَّ اللهَ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقاً هُوَ شَرٌّ مِنْ هٰذَا .

ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: الْمُتَفَحِّشُ اللَّعَّانُ الَّذِي إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَنَهُمْ وَإِذَا ذَكَرُوهُ لَعَنُوهُ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک روز رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں بدترین انسان کون ہے لوگوں نے کہا ضرور یارسول اللہ۔ فرمایا جو عطیہ دینے سے روکے، اپنے غلام کو مارے اور تنہا کھائے، لوگوں نے سمجھا کہ خدا نے اس سے بدترین انسان پیدا ہی نہیں کیا۔ پھر فرمایا کیا میں اس سے بھی بدتر آدمی کو بتاؤں لوگوں نے کہا ضرور فرمایا وہ فحش گفتار اور لعن کرنے والا کہ جب مومن کا اس کے سامنے ذکر کیا جائے تو ان پر لعن کرے اور جب اس کا ذکر لوگوں کے سامنے ہو تو وہ اس پر لعن کریں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقاً وَإِنْ صَامَ وَصَلَّىٰ وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ: مَنْ إِذَا ائْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي كِتَابِهِ: «إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ» وَقَالَ: «أَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ» وَفِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولاً نَبِيّاً»

۸۔ فرمایا رسول اللہ نے تین باتیں جس میں ہوں گی وہ منافق ہے چاہے روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان سمجھے۔ اوّل جو امانت میں خیانت کرے، دوسرے وعدہ خلافی کرے، تیسرے جب بولے جھوٹ، اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے اللہ خائنوں کو دوست نہیں رکھتا اور فرمایا ہے اگر کاذبین سے ہے تو اللہ کی اس پر لعنت اور فرماتا ہے اے رسولؐ کتاب میں ذکر و اسمٰعیل کا جو اپنے وعدے کا سچا اور رسول نبی تھا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَبْعَدِكُمْ مِنِّي شَبَهاً؟ قَالُوا: بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: الْفَاحِشُ الْمُتَفَحِّشُ الْبَذِيءُ الْبَخِيلُ الْمُخْتَالُ الْحَقُودُ الْحَسُودُ الْقَاسِي الْقَلْبِ، الْبَعِيدُ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ يُرْجَىٰ، غَيْرُ الْمَأْمُونِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ يُتَّقَىٰ.

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ مجھ سے از روئے شباہت سب سے زیادہ دور کون ہے لوگوں نے کہا ضرور یارسول اللہ۔ فرمایا، گالیاں دینے والا، بے حیا، بدزبان، بخیل، اترا کر چلنے والا (یا حیلہ باز اگر یہ لفظ محتال ہے)، کینہ توز، رشک کرنے والا، قسی القلب، ہر نیکی سے دور، ہر شر سے بچنا چاہئے

اس سے بے خوف ہو کر نیکی کی امید رکھنے والا۔

١٠ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، رَفَعَهُ إِلَى سَلْمَانَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلاكَ عَبْدٍ نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ ، فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِناً مَخُوناً فَإِذَا كَانَ خَائِناً مَخُوناً نُزِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ ، فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا فَظّاً غَلِيظاً ، فَإِذَا كَانَ فَظّاً غَلِيظاً نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْإِيمَانِ ، فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْإِيمَانِ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا شَيْطَاناً مَلْعُوناً .

١٠۔ علی بن اسباط نے اس روایت کو سلمان رضی اللہ عنہ تک جو قریب بہ عصمت تھے پہنچا کر بیان کیا کہ جب اللہ کسی بندہ کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے حیا کو دور کر دیتا ہے اور حیا نہیں رہتی تو خائن بن جاتا ہے اور لوگ اس پر بھروسہ نہیں کرتے اور جب ایسا بن جاتا ہے تو پھر امین نہیں رہتا اور صفت امانت باقی نہیں رہتی تو وہ ترش رو اور سخت دل بن جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو طوقِ ایمان اس کی گردن سے نکل جاتا ہے اور جب اس حالت کو پہنچ جاتا ہے تو وہ شیطان ملعون بن جاتا ہے۔

١١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِيَادٍ الْكَرْخِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ مَلْعُونَاتٌ مَلْعُونٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ : الْمُتَغَوِّطُ فِي ظِلِّ النُّزَّالِ ، وَالْمَانِعُ الْمَاءَ الْمُنْتَابَ ، وَالسَّادُّ الطَّرِيقَ الْمُعْرَبَةَ .

١١۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین باتوں کا ذکر کرنے والا ملعون ہے اول جو اس سایہ دار جگہ میں پاخانہ کرے جہاں مسافر آرام کرتے ہیں دوسرے پانی کے مشترک گھاٹ سے لوگوں کو پانی پینے سے روکے، تیسرے عام گذرگاہ پر لوگوں کو چلنے سے روکے۔

١٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ مَلْعُونٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ : الْمُتَغَوِّطُ فِي ظِلِّ النُّزَّالِ ، وَالْمَانِعُ الْمَاءَ الْمُنْتَابَ ، وَالسَّادُّ الطَّرِيقَ الْمَسْلُوكَ .

١٢۔ ترجمہ وہی ہے جو حدیث سابق میں گزرا ہے۔

١٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَلَا أُخْبِرُكُمْ

بِشِرارِ رِجالِكُمْ ؛ قُلْنا : بَلىٰ يارَسُولَ اللهِ ، فَقالَ: إنَّ مِنْ شِرارِ رِجالِكُمُ البَهّاتَ الجَريءَ الفَحّاشَ الآكِلَ وَحْدَهُ ، وَالمانِعَ رِفْدَهُ، وَالضّارِبَ عَبْدَهُ ،وَالمُلْجِئَ عِيالَهُ إلىٰ غَيْرِهِ .

۱۳۔ جابر انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے مردوں میں بدترین کون ہے ہم نے کہا۔ ضرور یا رسولؐ اللہ۔ فرمایا بدترین تم میں سے وہ ہے جو لوگوں پر بہتان زیادہ باندھے، گناہوں پر جری ہو، بے حیا بدگو، اکیلا کھانے والا ہو، اپنی بخشش سے لوگوں کو باز رکھے، اپنے غلام کو مارے اور اپنے عیال کا بار غیر پر ڈالے۔

١٤ - عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ ، عَنْ أبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أبي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُيَسِّرٍ ، عَنْ أبِيهِ ، عَنْ أبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : خَمْسَةٌ لَعَنْتُهُمْ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجابٍ : الزّائِدُ في كِتابِ اللهِ وَالتّارِكُ لِسُنَّتي وَالمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللهِ وَالمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتي ماحَرَّمَ اللهُ وَالمُسْتَأثِرُ بِالفَيْءِ [وَ] المُسْتَحِلُّ لَهُ

۱۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ پانچ شخصوں پر میری بھی لعنت ہے اور مستجاب الدعوات انبیاء کی بھی، پہلا کتاب خدا میں بڑھانے والا، دوسرے میری سنت کو ترک کرنے والا، تیسرے قضا و قدر الٰہی کو جھٹلانے والا، چوتھے میری عترت کے حق کو اپنے اوپر حلال کرنے والا، پانچواں مالِ غنیمت میں بے خمس نکالے تصرف کرنے والا۔

دوسو چوالیسواں باب

ریاء

(بابُ الرِّياءِ) ۲۴۴

١ - عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الأشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ القَدّاحِ عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام أنَّهُ قالَ لِعَبّادِ بْنِ كَثيرٍ البَصْرِيِّ فِي المَسْجِدِ : وَيْلَكَ يا عَبّادُ إيّاكَ وَالرِّياءَ فَإنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ إلىٰ مَنْ عَمِلَ لَهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عباد بن کثیر بصری سے مسجد میں اے عباد ولائے ہو تجھ پر اپنے کو ریا سے بچا کیونکہ جو عمل اللہ کی خوشنودی کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے کیا جاتا ہے اللہ اس کا اجر اسی کے سپرد کرتا ہے جس کے لئے وہ کیا گیا ہے۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عيسىٰ ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أبيهِ قالَ: سَمِعْتُ أبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: اجْعَلُوا أمْرَكُمْ هٰذا لِلّٰهِ وَلا تَجْعَلُوهُ [illegible]

مَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امر نیک کرو وہ اللہ کے لئے کرو، لوگوں کے خوش کرنے یا دکھانے کے لئے نہیں۔ جو کام رضائے الٰہی کے لئے کیا جاتا ہے اس کا تعلق اللہ سے ہوتا ہے اور جو بندوں کے لئے کیا جاتا ہے وہ اللہ کی طرف نہیں جاتا۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : كُلُّ رِيَاءٍ شِرْكٌ ، إِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِلنَّاسِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى النَّاسِ وَمَنْ عَمِلَ لِلّٰهِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى اللهِ .

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہر ریا شرک ہے جو کام بندوں کے لئے کیا جاتا ہے اس کا ثواب دینا بندوں سے متعلق ہوتا ہے اور جو اللہ کے لئے کیا جاتا ہے اس کا اجر اللہ دیتا ہے۔

٤ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا» قَالَ : الرَّجُلُ يَعْمَلُ شَيْئًا مِنَ الثَّوَابِ لَا يَطْلُبُ بِهِ وَجْهَ اللهِ إِنَّمَا يَطْلُبُ تَزْكِيَةَ النَّاسِ يَشْتَهِي أَنْ يُسْمِعَ بِهِ النَّاسَ ، فَهٰذَا الَّذِي أَشْرَكَ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ أَسَرَّ خَيْرًا فَذَهَبَتِ الْأَيَّامُ أَبَدًا حَتَّى يُظْهِرَ اللهُ لَهُ خَيْرًا وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَرًّا فَذَهَبَتِ الْأَيَّامُ أَبَدًا حَتَّى يُظْهِرَ اللهُ لَهُ شَرًّا .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق "جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ عمل نیک کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے کہ جو کوئی ثواب کے لئے کام کرتا ہے اور تقرب خدا کو ملحوظ نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ لوگوں کی مرضی کا طالب ہو کر چاہتا ہے کہ لوگ اس کے عمل کا چرچا سنیں۔ تو یہ وہ شخص ہے جو اپنے رب کی عبادت میں دوسرے کو شریک بناتا ہے۔ پھر فرمایا جو کوئی پوشیدہ نیکی کرتا ہے کچھ عرصہ نہیں گزرے گا کہ اللہ اس عمل کا نیک بدلہ دے گا اور جو بدی کو چھپا کر کرے گا کچھ عرصہ بعد خدا اس کے لئے بدلہ ظاہر کر دے گا۔

٥ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ : قَالَ لِيَ الرِّضَا عليه السلام وَيْحَكَ يَا ابْنَ عَرَفَةَ : اعْمَلُوا لِغَيْرِ رِيَاءٍ وَلَا سُمْعَةٍ ، فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ إِلَى مَا عَمِلَ وَيْحَكَ! مَا عَمِلَ أَحَدٌ عَمَلًا إِلَّا رَدَّاهُ اللهُ ، إِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ ، وَإِنْ شَرًّا فَشَرٌّ ،

۵۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے محمد بن عرفہ سے فرمایا۔ جو عمل کرو بے ریا و فریب ہو کیوں کہ جو کام غیر خدا کے لئے

ہوگا تو اللہ اس کو اسی کے سپرد کر دے گا جس کے لئے وہ کیا گیا ہے والے سہو تجھ پر جو شخص کوئی کام کرتا ہے اللہ اس کا ویسا ہی بدلہ دیتا ہے اگر اچھا کام ہے تو اچھا بدلہ دے گا اور اگر برا ہے تو برا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: إِنِّي لَأَتَعَشَّى مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذْ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ «بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۞ وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرَهُ» يَا أَبَا حَفْصٍ مَا يَصْنَعُ الْإِنْسَانُ أَنْ يَتَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِخِلَافِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ تَعَالَى، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَسَرَّ سَرِيرَةً رَدَّاهُ اللَّهُ رِدَاءَهَا إِنْ خَيْراً فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرّاً فَشَرٌّ.

٦۔ عمر ابن زید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھایا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت کی، انسان اپنے نفس سے خود واقف ہے اگرچہ وہ کیسے ہی عذر کرے۔ اے ابوحفص بخلاف اس چیز کے جو علم الٰہی میں ہے انسان اللہ کا تقرب کیسے حاصل کرے گا رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے جو اپنی کسی حالت کو چھپاتا ہے اللہ اسے اپنی چادر رحمت میں ڈھانپتا ہے پھر وہ لوگوں پر ظاہر ہوتی ہے اگر اچھی ہے تو اچھی صورت میں بری ہے تو بری صورت میں۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: إِنَّ الْمَلَكَ لَيَصْعَدُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مُبْتَهِجاً بِهِ فَإِذَا صَعِدَ بِحَسَنَاتِهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: اجْعَلُوهَا فِي سِجِّينٍ إِنَّهُ لَيْسَ إِيَّايَ أَرَادَ بِهَا.

٧۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب فرشتہ کسی بندے کا عمل لے کر جس سے وہ خوش ہو اوپر جاتا ہے پس جب وہ اس کی نیکیاں لے کر مقام رد و قبول میں جاتا ہے تو خدا فرماتا ہے اسے سجین (دوزخ کا آخری طبقہ) میں ڈال دو۔ کیوں کہ اس عمل سے اس نے میرے سوا میرے غیر کو خوش کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

٨ ـ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ لِلْمُرَائِي: يَنْشَطُ إِذَا رَأَى النَّاسَ وَيَكْسَلُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ، وَيُحِبُّ أَنْ يُحْمَدَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ.

٨۔ فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے خودنمائی کے تین موقعے ہیں اول یہ کہ اپنے عمل پر خوش ہو جب لوگ دیکھیں اور اپنے عمل میں سست پڑ جائے جب تنہا ہو اور یہ کہ پسند کرے اس بات کو کہ تمام امور میں اس کی تعریف ہو۔

٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا خَيْرُ شَرِيكٍ مَنْ أَشْرَكَ مَعِي غَيْرِي فِي عَمَلٍ

عَمِلَهُ لَمْ أَقْبَلْهُ إِلَّا مَا كَانَ لِي خَالِصاً .

۹۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ (حدیث قدسی) میں فرماتا ہے انسان اپنے عمل میں میرے سوا جس کو شریک کرتا ہے میں ان تمام شرکاء سے بہتر ہوں میں اس کے عمل کو قبول نہ کروں گا جب تک وہ خالص میرے لئے نہ ہو۔

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَظْهَرَ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ اللهُ وَبَارَزَ اللهَ بِمَا كَرِهَهُ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ مَاقِتٌ لَهُ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو شخص لوگوں پر اس عمل کو ظاہر کرتا ہے جسے اللہ دوست رکھتا ہے اور اللہ پر خلوت میں ظاہر کرتا ہے وہ چیز جسے وہ دوست نہیں رکھتا تو روز قیامت وہ اللہ کے سامنے اس طرح حاضر ہوگا کہ اللہ اس سے ناخوش ہوگا۔

۱۱ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ فَضْلٍ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا يَصْنَعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُظْهِرَ حَسَناً وَيُسِرَّ سَيِّئاً ، أَلَيْسَ يَرْجِعُ إِلَى نَفْسِهِ فَيَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ» إِنَّ السَّرِيرَةَ إِذَا صَحَّتْ قَوِيَتِ الْعَلَانِيَةُ .

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ فَضَالَةَ ؛ عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تم میں سے ایک شخص نیکی کو ظاہر کرتا ہے اور بدی کو چھپاتا ہے کیا وہ اپنے نفس کی طرف رجوع کرکے یہ پتہ نہیں چلاتا کہ ایسا نہیں ہے جیسا وہ سمجھ رہا ہے خدا فرماتا ہے انسان اپنے نفس سے خبردار ہے جب نیت صحیح ہوتی ہے تو ظاہری حالت قوی ہوتی ہے۔

۱۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَرَادَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِالْقَلِيلِ مِنْ عَمَلِهِ أَظْهَرَ اللهُ لَهُ أَكْثَرَ مِمَّا أَرَادَ ، وَمَنْ أَرَادَ النَّاسَ بِالْكَثِيرِ مِنْ عَمَلِهِ فِي تَعَبٍ مِنْ بَدَنِهِ وَسَهَرٍ مِنْ لَيْلِهِ أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ يُقَلِّلَهُ فِي عَيْنِ مَنْ سَمِعَهُ .

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے عمل قلیل سے خدا کو راضی کرنا چاہتا ہے خدا اس کو لوگوں کی نظروں میں زیادہ

ظاہر کرتا ہے اور جو اپنے عمل کو لوگوں کے سامنے زیادہ ظاہر کرنا چاہتا ہے اور اپنے بدن کی تکان اور شب بیداری بیان کرتا ہے خدا اس کو لوگوں کی نظر میں کم ظاہر ہونے دیتا ہے۔

١٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ خَيْراً إِلَّا لَمْ تَذْهَبِ الْأَيَّامُ حَتَّى يُظْهِرَ اللهُ لَهُ خَيْراً وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَرّاً إِلَّا لَمْ تَذْهَبِ الْأَيَّامُ حَتَّى يُظْهِرَ اللهُ لَهُ شَرّاً .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی عمل نیک کرتا ہے۔ کچھ دن نہیں گزرتے کہ اللہ اس عمل خیر کو اس کے لئے ظاہر کر دیتا ہے اور جو عمل بد کرتا ہے۔ خدا چند روز بعد اس کے عمل بد کو ظاہر کر دیتا ہے۔

١٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَخْبُثُ فِيهِ سَرَائِرُهُمْ وَ تَحْسُنُ فِيهِ عَلَانِيَتُهُمْ طَمَعاً فِي الدُّنْيَا ، لَا يُرِيدُونَ بِهِ مَا عِنْدَ رَبِّهِمْ ، يَكُونُ دِينُهُمْ رِيَاءً لَا يُخَالِطُهُمْ خَوْفٌ ، يَعُمُّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ فَيَدْعُونَهُ دُعَاءَ الْغَرِيقِ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَهُمْ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا عنقریب ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگوں کی بُری نیتیں پوشیدہ ہوں گی اور ان کے ظاہری اعمال جو بہ طمع دنیا ہوں گے لوگوں پر ظاہر ہوں گے جن سے ان کا مقصد تقرب ایزدی نہ ہوگا بلکہ ان کی یہ دینداری دکھاوا ہوگی عذاب الٰہی کا خوف ان کے دلوں میں نہ ہوگا اس وقت وہ خدا کو اس طرح پکاریں گے جیسے ڈوبنے والا پکارتا ہے لیکن خدا ان کی دعا کو قبول نہیں کرے گا۔

١٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : إِنِّي لَأَتَعَشَّى مَعَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ : «بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرَهُ» يَا أَبَا حَفْصٍ مَا يَصْنَعُ الْإِنْسَانُ أَنْ يَعْتَذِرَ إِلَى النَّاسِ بِخِلَافِ مَا يَعْلَمُ اللهُ مِنْهُ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَانَ يَقُولُ : مَنْ أَسَرَّ سَرِيرَةً أَلْبَسَهُ اللهُ رِدَاءَهَا إِنْ خَيْراً فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرّاً فَشَرٌّ .

۱۵۔ عمر بن یزید نے بیان کیا۔ میں نے رات کا کھانا حضرت ابوعبداللہ کے ساتھ کھایا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت کی۔ انسان اپنے نفس سے خوب واقف ہے چاہے کتنے ہی عذر کرے۔ پھر فرمایا اے ابوحفص جو کچھ اس کے عمل کے متعلق خدا جانتا ہے انسان اس کے خلاف لوگوں سے بیان کرتا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنی نیت کو چھپاتا ہے خدا اس پر پردہ ڈالتا ہے لیکن

اگر وہ نیک ہے تو نیک ظاہر ہو کر رہتی ہے اور اگر بد ہے تو بد۔

١٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَلِ ، قَالَ : وَمَا الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ ؟ قَالَ : يَصِلُ الرَّجُلُ بِصِلَةٍ وَيُنْفِقُ نَفَقَةً لِلَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ فَكُتِبَ لَهُ سِرّاً ثُمَّ يَذْكُرُهَا فَتُمْحَى فَتُكْتَبُ لَهُ عَلَانِيَةً ، ثُمَّ يَذْكُرُهَا فَتُمْحَى وَتُكْتَبُ لَهُ رِيَاءً .

۱۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ عمل خیر پر باقی رہنا عمل سے زیادہ مشکل ہے کسی نے کہا عمل پر باقی رہنے سے کیا مراد ہے فرمایا ایک صلۂ رحم کرتا ہے یا راہِ خدا میں صرف خوشنودیٔ خدا کے لئے خرچ کرتا ہے اس کے نام نیکی لکھی جاتی ہے پھر وہ لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے پس دفترِ الٰہی سے پوشیدہ نیکی کرنے کو ظاہری نیکی لکھا جاتا ہے جب وہ پھر لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے تو اس ظاہری نیکی کو بھی محو کر کے ریاکاری لکھ دیا جاتا ہے۔

١٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : اخْشَوُا اللَّهَ خَشْيَةً لَيْسَتْ بِتَعْذِيرٍ ، وَ اعْمَلُوا لِلَّهِ فِي غَيْرِ رِيَاءٍ وَلَا سُمْعَةٍ ، فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى عَمَلِهِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو، بغیر سزا کے خوف کے اور بے ریا اور خود نمائی کے عمل کرو۔ کیونکہ جو کوئی غیر خدا کے لئے کوئی عمل کرتا ہے تو خدا اس کو اس کے عمل کی سپرد کر دیتا ہے۔ یعنے اس کا عمل بے جزا رہتا ہے۔

١٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَعْمَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْخَيْرِ فَيَرَاهُ إِنْسَانٌ فَيَسُرُّهُ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : لَا بَأْسَ ، مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَظْهَرَ لَهُ فِي النَّاسِ الْخَيْرُ ، إِذَا لَمْ يَكُنْ صَنَعَ ذَلِكَ لِذَلِكَ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب ان سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو کوئی عمل خیر کرے اور اس کو کوئی دیکھے تو وہ خوش ہو۔ کہ اس کا کوئی مضائقہ نہیں کہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب وہ نیکی کرتا ہے تو یہ بھی چاہتا ہے کہ لوگوں پر اس کا اظہار ہو لیکن شرط یہ ہے کہ یہ خیال مدنظر رکھ کر وہ نیکی نہ کی گئی ہو کیوں کہ اس صورت میں ریا ہو گی خالصاً اللہ کے لئے نہ رہے گی۔

دوسو پینتالیسواں باب

طلب ریاست

((بَابُ)) ۲۴۵

(طَلَبِ الرِّئَاسَةِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلاً فَقَالَ : إِنَّهُ يُحِبُّ الرِّئَاسَةَ ، فَقَالَ : مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَنَمٍ قَدْ تَفَرَّقَ رِعَاؤُهَا بِأَضَرَّ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ مِنَ الرِّئَاسَةِ .

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں کے دین میں ہوس ریاست اس سے زیادہ خوفناک و مضر ہے جتنی دو شکاری بھیڑیوں کی موجودگی اس بکریوں کے گلہ کے لئے جو اپنے چرواہے سے الگ ہو گیا ہو۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَبِي عَامِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ طَلَبَ الرِّئَاسَةَ هَلَكَ .

۲۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے ہوس ریاست و حکومت کی وہ ہلاک ہو گیا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَ هَؤُلَاءِ الرُّؤَسَاءَ الَّذِينَ يَتَرَأَّسُونَ فَوَاللَّهِ مَا خَفَقَتِ النِّعَالُ خَلْفَ رَجُلٍ إِلَّا هَلَكَ وَ أَهْلَكَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنے آپ کو ان رئیسوں سے بچاؤ جو ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔ واللہ جو ان کے پیچھے چلا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی اس نے ہلاک کیا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ وَ غَيْرِهِ رَفَعُوهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَلْعُونٌ مَنْ تَرَأَّسَ ، مَلْعُونٌ مَنْ هَمَّ بِهَا ، مَلْعُونٌ مَنْ حَدَّثَ بِهَا نَفْسَهُ .

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ملعون ہے وہ جس نے ہوس ریاست باطلہ کی، ملعون ہے وہ جس نے اس کا ارادہ کیا، ملعون ہے وہ جس نے اپنے نفس سے اس کی بات چیت کی۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي عَقِيلَةَ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا كَرَّامٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِيَّاكَ وَالرِّئَاسَةَ وَإِيَّاكَ أَنْ تَطَأَ أَعْقَابَ الرِّجَالِ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَمَّا الرِّئَاسَةُ فَقَدْ عَرَفْتُهَا وَ أَمَّا أَنْ أَطَأَ أَعْقَابَ الرِّجَالِ فَمَا ثُلُثَا مَا فِي يَدِي إِلَّا مِمَّا وَطِئْتُ أَعْقَابَ الرِّجَالِ ؟ فَقَالَ لِي : لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ ، إِيَّاكَ أَنْ تَنْصِبَ رَجُلاً دُونَ الْحُجَّةِ فَتُصَدِّقَهُ فِي كُلِّ مَا قَالَ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو ریاست سے بچاؤ اور لوگوں کے پیچھے چلنے سے بچاؤ۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا ریاست باطلہ کو تو میں نے سمجھ لیا لیکن لوگوں کے پیچھے نہ چلنے سے کیا مراد ہے؟ اس کے سوا ہمارے پاس چارۂ کار نہیں کیونکہ کسب معاش کے لیے ملازمت کرنا ضروری ہے۔ فرمایا جو تم نے خیال کیا ایسا نہیں، مطلب یہ ہے کہ فرمایا حجت کے سوا دوسرے کو اپنا رئیس معین نہ کرو۔ ورنہ اس کی ہر بات کی تصدیق کرنا پڑے گی اس طرح تمہارے لیے خطروں کا سامنا ہوگا اور اگر قبول کرو گے تو حاکم باطل کے قول کی تصدیق سے اپنے کو بچاؤ۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : وَيْحَكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ لَا تَطْلُبَنَّ الرِّئَاسَةَ وَلَا تَكُنْ ذَنَباً وَلَا تَأْكُلْ بِنَا النَّاسَ فَيُفْقِرَكَ اللهُ وَلَا تَقُلْ فِينَا مَا لَا نَقُولُ فِي أَنْفُسِنَا فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ وَ مَسْؤُولٌ لَا مَحَالَةَ ، فَإِنْ كُنْتَ صَادِقاً صَدَّقْنَاكَ وَ إِنْ كُنْتَ كَاذِباً كَذَّبْنَاكَ .

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ربیع، اے بد بخت ریاست کو طلب نہ کر اور ظالم لوگوں کے پیچھے نہ چل اور ہمارے ذریعے سے لوگوں کا مال نہ کھا اور ہمارے بارے میں وہ باتیں بیان نہ کر جو ہم اپنے لیے خود نہیں کہتے (یعنی ہمارے اوصاف میں غلو نہ کر) روز قیامت تجھے خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہے پس اگر تو سچا ہے تو ہم تیری تصدیق کریں گے اور اگر تو جھوٹا ہے تو ہم تیری تکذیب کریں گے۔

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنِ ابْنِ مَيَّاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَرَادَ الرِّئَاسَةَ هَلَكَ .

۷۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے ریاست باطل کا ارادہ کیا وہ ہلاک ہوا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْعَلاَءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أَتَرَى لاَ أَعْرِفُ خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ؟ بَلَى وَاللهِ وَإِنَّ شِرَارَكُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوطَأَ عَقِبُهُ، إِنَّهُ لاَبُدَّ مِنْ كَذَّابٍ أَوْ عَاجِزِ الرَّأْيِ

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارے نیک و بد میں تمیز نہیں کرتا۔ خدا کی قسم میں جانتا ہوں تمہارے نیک و بد وہ ہیں جو چاہتے ہیں کہ لوگ ان کے پیچھے چلیں یعنی خواہان ریاست ہیں۔ ضرور ہے کہ ایسا شخص اپنے پیرووں سے جھوٹ بولے گا یا پھر عاجز الرائے ہے (دوسروں کے کہنے پر چلے گا)۔

دوسو چھیالیسواں باب

اعمال آخرت کے سہارے دنیا کی گھات میں ہونا

(بَابُ) ۲۴۶

(اِخْتِتَالِ الدُّنْيَا بِالدِّينِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ ظَبْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: وَيْلٌ لِلَّذِينَ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ، وَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ؛ وَ وَيْلٌ لِلَّذِينَ يَسِيرُ الْمُؤْمِنُ فِيهِمْ بِالتَّقِيَّةِ، أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِؤُونَ؛ فَبِي حَلَفْتُ لَأُتِيحَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً تَتْرُكُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ دین کے حیلے سے دنیا کمانا چاہتے ہیں ان کے لئے ہلاکت ہو اور ان کے لئے بھی جو ایسے لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو دوسروں کو انصاف کرنے کی ہدایت کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جن میں رہ کر مومن تقیہ کرے کیا لوگ مجھے دھوکہ دیتے ہیں۔ مجھ کو اپنی جسارت دکھاتے ہیں، میں نے قسم کھائی ہے کہ ان کو وہ سخت عذاب دوں گا کہ اہل عقل حیران ہو جائیں۔

دوسو سینتالیسواں باب

اس کے بارے میں جو عدل کی تعریف کرے اور عمل خلاف ہو

٥(بَابُ)٥ ٢٤٧

٭(مَنْ وَصَفَ عَدْلاً وَعَمِلَ بِغَيْرِهِ)٭

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ يُوسُفَ الْبَزَّازِ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام [أَنَّهُ] قَالَ : إِنَّ [مِنْ] أَشَدِّ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ عَمِلَ بِغَيْرِهِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے روز قیامت سب سے زیادہ حسرت میں وہ شخص ہوگا جو انصاف کی تعریف کرنے کے باوجود اس کے خلاف عمل کرے۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ [مِنْ] أَشَدِّ النَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً وَعَمِلَ بِغَيْرِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے روز قیامت سب سے زیادہ عذاب میں وہ ہوگا جو انصاف کی تعریف اور عمل اس کے خلاف کرے۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ خَالَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

۳۔ ترجمہ اوپر ہو چکا ہے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ» قَالَ : يَا أَبَا بَصِيرٍ هُمْ قَوْمٌ وَصَفُوا عَدْلاً بِأَلْسِنَتِهِمْ ثُمَّ خَالَفُوهُ إِلَى غَيْرِهِ.

۴۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے اس آیت کے متعلق۔ ان باطل معبودوں اور ان کے پیروؤں کو اوندھے منہ جہنم

میں ڈال دو۔ فرمایا اے ابوبصیر یہ وہ لوگ ہیں جو عدل کی تعریف کرتے ہیں اور جب دوسرا کرتا ہے تو اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَبْلِغْ شِيعَتَنَا أَنَّهُ لَنْ يُنَالَ مَا عِنْدَ اللهِ إِلَّا بِعَمَلٍ وَأَبْلِغْ شِيعَتَنَا أَنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ يُخَالِفُهُ إِلَى غَيْرِهِ .

٥- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ کوئی اللہ سے اجر نہ پائے گا بغیر عمل کے اور یہ کہ روز قیامت سب سے زیادہ حسرت اسے ہوگی جس نے عدل کی تعریف کی اور جب دوسرے نے عمل کیا تو اس کی مخالفت کی۔

دو سو اڑتالیسواں باب

لوگوں سے جھگڑا خصومت اور لوگوں سے عداوت

(بَابُ) ۲۴۸

٭(الْمِرَاءِ وَالْخُصُومَةِ وَمُعَادَاةِ الرِّجَالِ)٭

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاءَ وَالْخُصُومَةَ فَإِنَّهُمَا يُمْرِضَانِ الْقُلُوبَ عَلَى الْإِخْوَانِ وَيَنْبُتُ عَلَيْهِمَا النِّفَاقُ .

١- امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اپنے کو جھگڑے اور خصومت سے بچاؤ یہ دونوں بھائیوں کے حق میں بیماری قلوب اور نفاق کو پیدا کرنے والے ہیں۔

٢- وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ مَنْ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ : مَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ ، وَخَشِيَ اللهَ فِي الْمَغِيبِ وَالْمَحْضَرِ ، وَتَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقّاً .

٢- حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ تین چیزوں کے ساتھ جو کوئی اللہ سے ملے گا وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا اوّل جس کا خلق اچھا ہو، دوسرے جو لوگوں کی موجودگی اور عدم موجودگی دونوں حالتوں میں خدا سے ڈرے

تیسرے اگرچہ حق پر ہو پھر بھی لوگوں سے جھگڑا نہ کرے۔

۳۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : مَنْ نَصَبَ اللهَ غَرَضاً لِلْخُصُومَاتِ أَوْشَكَ أَنْ يُكْثِرَ الْإِنْتِقَالَ

۳۔ بہ سند سابق رسول اللہ نے فرمایا جو شخص جھگڑوں میں خدا کی جھوٹی قسم کھاتا ہے بہت جلد اس کا بھرم کھل جاتا ہے اور وہ اپنی قسم کے خلاف اظہار کر دیتا ہے۔

٤۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تُمَارِيَنَّ حَلِيماً وَلَا سَفِيهاً ، فَإِنَّ الْحَلِيمَ يَقْلِيكَ وَالسَّفِيهَ يُؤْذِيكَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے نہ حلیم سے جھگڑا کرو نہ بیوقوف سے۔ حلیم تم کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا اور احمق تم کو ستانے پر تیار ہو جائے گا۔

٥۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : مَا كَادَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْتِينِي إِلَّا قَالَ : يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ شَحْنَاءَ الرِّجَالِ وَعَدَاوَتَهُمْ

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کبھی جبرئیل میرے پاس آئے مجھ سے کہا اے محمد اپنے کو بچاؤ لوگوں کے بغض اور دشمنی سے۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : إِيَّاكَ وَمُلَاحَاةَ الرِّجَالِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے جبرئیل نے کہا اپنے کو لوگوں کی خصومت سے بچاؤ۔

٧۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَيَابَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْمُشَارَّةَ فَإِنَّهَا تُورِثُ الْمَعَرَّةَ وَتُظْهِرُ الْمُعْوِرَةَ .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اپنے کو شر انگیز گفتگو سے بچاؤ کہ وہ باعث گنہگاری اور پوشیدہ عیوب کو ظاہر کرانے کا سبب بنتا ہے۔

۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْخُصُومَةَ ، فَإِنَّهَا تَشْغَلُ الْقَلْبَ وَتُورِثُ النِّفَاقَ وَتَكْسِبُ الضَّغَائِنَ .

۸ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو خصومت سے بچاؤ کہ اس سے قلب متفکر ہوتا ہے نفاق اور کینہ پیدا ہوتا ہے۔

۹ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا كَادَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام يَأْتِينِي إِلَّا قَالَ : يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ شَحْنَاءَ الرِّجَالِ وَعَدَاوَتَهُمْ .

۹ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جبرئیل جب میرے پاس آئے تو کہا اے محمدؐ اپنے کو بچاؤ لوگوں کی خصومت اور عداوت سے۔

۱۰ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا أَتَانِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام قَطُّ إِلَّا وَعَظَنِي فَآخِرُ قَوْلِهِ لِي : إِيَّاكَ وَمُشَارَّةَ النَّاسِ فَإِنَّهَا تَكْشِفُ الْعَوْرَةَ وَتَذْهَبُ بِالْعِزِّ .

۱۰ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہ نے فرمایا جب جبرئیل میرے پاس آئے تو مجھے نصیحت کی اور آخری بات یہ ہوتی تھی کہ اپنے کو لوگوں کی خصومت سے بچاؤ (شر انگیز بات نہ کیجیے) کیونکہ اس سے پوشیدہ عیب ظاہر ہوتے ہیں اور عزت جاتی رہتی ہے۔

۱۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا عَهِدَ إِلَيَّ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فِي شَيْءٍ مَا عَهِدَ إِلَيَّ فِي مُعَادَاةِ الرِّجَالِ .

۱۱ - میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جبرئیل نے سب سے بڑا عہد مجھ سے لوگوں سے اظہار عداوت کے متعلق لیا یعنی مناقشوں سے بچوں یہ لطف و مدارا برتاؤ کیا جائے۔

۱۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَنْ زَرَعَ الْعَدَاوَةَ حَصَدَ مَا بَذَرَ .

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے عداوت کو بویا اس نے عداوت کو کاٹا۔

دوسو انچاسواں باب

غضب

(بَابُ الْغَضَبِ) ۲۴۹

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اَلْغَضَبُ يُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ .

۱۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جیسے سرکہ شہد کو۔

۲ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ : ذُكِرَ الْغَضَبُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ فَمَا يَرْضَىٰ أَبَداً حَتَّىٰ يَدْخُلَ النَّارَ ، فَأَيُّمَا رَجُلٍ غَضِبَ عَلَىٰ قَوْمٍ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ مِنْ فَوْرِهِ ذٰلِكَ ، فَإِنَّهُ سَيُذْهِبُ عَنْهُ رِجْزَ الشَّيْطَانِ ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ غَضِبَ عَلَىٰ ذِي رَحِمٍ فَلْيَدْنُ مِنْهُ فَلْيَمَسَّهُ ، فَإِنَّ الرَّحِمَ إِذَا مُسَّتْ سَكَنَتْ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے غصہ کا ذکر کیا گیا۔ فرمایا جو شخص غصہ زیادہ کرتا ہے وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے پھر بات بات پر غصہ کر کے وہ اپنے کو مستحق جہنم بنا چھوڑتا ہے جس کسی کو لوگوں پر غصہ آئے تو اس کو چاہیئے کہ اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ ایسا کرنے سے وسوسہ شیطانی اس سے دور ہو جائے گا اور جس کو اپنے قرابت دار پر غصہ آئے تو اس کو چاہیئے کہ اس سے ہاتھ ملائے کیونکہ جب رشتہ دار کا جسم رشتہ دار سے ملتا ہے تو غصہ ساکت ہو جاتا ہے۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : اَلْغَضَبُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے غصہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : أَتَىٰ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله : رَجُلٌ

بَدَوِيٌّ فَقَالَ : إِنِّي أَسْكُنُ الْبَادِيَةَ فَعَلِّمْنِي جَوَامِعَ الْكَلَامِ ، فَقَالَ : آمُرُكَ أَنْ لَا تَغْضَبَ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْأَعْرَابِيُّ الْمَسْأَلَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّىٰ رَجَعَ الرَّجُلُ إِلَىٰ نَفْسِهِ، فَقَالَ: لَا أَسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هٰذَا ، مَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا بِالْخَيْرِ . قَالَ : وَكَانَ أَبِي يَقُولُ: أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِنَ الْغَضَبِ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ فَيَقْتُلُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ وَيَقْذِفُ الْمُحْصَنَةَ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ کے پاس ایک بدو عرب آیا اور کہنے لگا میں ایک مرد صحرا نشین ہوں۔ مجھے ایسی نصیحت کیجئے جو بہت سی نصیحتوں پر حاوی ہو میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ غصہ نہ کرنا۔ اعرابی نے اپنا یہ سوال تین بار دہرایا حضرت نے وہی جواب دیا۔ اب اعرابی نے اپنے دل میں غور کیا اور کہنے لگا اس کے بعد اب میں رسول اللہ سے کوئی سوال نہ کروں گا کیونکہ حضرت نے مجھے امر نیک کا حکم دیا ہے اور امام علیہ السلام نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہے غصہ سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں جو غصہ ور ہوتا ہے وہ ایسے شخص کو قتل کر دیتا ہے جس کا قتل کرنا حرام ہو اور وہ زنِ عفیفہ پر تہمت لگاتا ہے

٥ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَىٰ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : عَلِّمْنِي عِظَةً أَتَّعِظُ بِهَا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ : يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي عِظَةً أَتَّعِظُ بِهَا ، فَقَالَ لَهُ : انْطَلِقْ وَلَا تَغْضَبْ ، ثُمَّ أَعَادَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ : انْطَلِقْ وَلَا تَغْضَبْ ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت عبداللہ علیہ السلام سے کہا مجھے کچھ نصیحت فرمائیے تاکہ میں اس پر کاربند ہوں فرمایا جا اور غصہ نہ کر، راوی نے پھر وہی سوال کیا۔ حضرت نے تین بار یہی جواب فرمایا جا اور غصہ نہ کر۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَمَّنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے غصّہ کو روکے گا تو اللہ اس کی شرمگاہ کی پردہ پوشی کرے گا

٧ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ حَبِيبٍ السِّجِسْتَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ فِيمَا نَاجَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَىٰ عليه السلام : يَا مُوسَىٰ أَمْسِكْ غَضَبَكَ عَمَّنْ مَلَّكْتُكَ عَلَيْهِ أَكُفَّ عَنْكَ غَضَبِي .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ خدا نے وقت مناجات موسیٰ سے کہا۔ اے موسیٰ اپنے غصّہ کو روکو

اس شخص سے جس پر اللہ نے تم کو قدرت دی ہے تاکہ میں تم سے اپنا غصہ رد کروں۔

٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ : يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي فِي غَضَبِكَ أَذْكُرْكَ فِي غَضَبِي لَا أَمْحَقْكَ فِيمَنْ أَمْحَقُ وَارْضَ بِي مُنْتَصِراً فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنِ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

٨۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے کسی نبی پر وحی کی۔ اے ابن آدم تو اپنے غصہ کے وقت مجھے یاد کر میں نے اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور تیری یاد محو نہ کروں گا اور میرے انتقام پر راضی ہو کیونکہ میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔

٩ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام مِثْلَهُ ، وَزَادَ فِيهِ وَإِذَا ظُلِمْتَ بِمَظْلَمَةٍ فَارْضَ بِانْتِصَارِي لَكَ فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنِ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

٩۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے اتنا اور زیادہ ہے جب تیرے اوپر کوئی ظلم ہو تو میرے انتقام پر راضی ہو جا کیونکہ میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔

١٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوباً : يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي حِينَ تَغْضَبُ أَذْكُرْكَ عِنْدَ غَضَبِي ، فَلَا أَمْحَقْكَ فِيمَنْ أَمْحَقُ ، وَإِذَا ظُلِمْتَ بِمَظْلَمَةٍ فَارْضَ بِانْتِصَارِي لَكَ ، فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنِ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

١٠۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے سنا کہ توریت میں لکھا ہے اے ابن آدم غصہ کے وقت تو مجھے یاد رکھ میں اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور جب غصہ والوں کو نظر انداز کروں گا تو تیرے ساتھ ایسا نہ کروں گا۔ جب تجھ پر ظلم کیا جائے تو میرے انتقام پر راضی ہو جا کیونکہ میرا انتقام بہ نسبت تیرے انتقام کے زیادہ بہتر ہوگا۔

١١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعاً ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ :

قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ : يَارَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي . قَالَ : اذْهَبْ وَلَاتَغْضَبْ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : قَدِ اكْتَفَيْتُ بِذَاكَ ، فَمَضَى إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَابَيْنَ قَوْمِهِ حَرْبٌ قَدْقَامُوا صُفُوفاً وَلَبِسُوا السِّلَاحَ ، فَلَمَّارَأَى ذَلِكَ لَبِسَ سِلَاحَهُ ثُمَّ قَامَ مَعَهُمْ، ثُمَّ ذَكَرَقَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ : «لَاتَغْضَبْ» فَرَمَى السِّلَاحَ ، ثُمَّ جَاءَ يَمْشِي إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ هُمْ عَدُوُّ قَوْمِهِ ، فَقَالَ : يَاهٰؤُلَاءِ مَا كَانَتْ لَكُمْ مِنْ جِرَاحَةٍ أَوْقَتْلٍ أَوْضَرْبٍ لَيْسَ فِيهِ أَثَرٌفَعَلَيَّ فِي مَالِي أَنَا أُوفِيكُمُوهُ فَقَالَ الْقَوْمُ : فَمَا كَانَ فَهُوَلَكُمْ ، نَحْنُ أَوْلَى بِذَلِكَ مِنْكُمْ ، قَالَ : فَاصْطَلَحَ الْقَوْمُ وَذَهَبَ الْغَضَبُ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ سے کہنے لگا مجھے کچھ تعلیم دیجئے۔ فرمایا جاؤ اور غصہ نہ کرو اس نے کہا میرے لئے آپ کا یہ حکم کافی ہے اس کے بعد وہ اپنے گھر چلا گیا۔ وہاں معلوم ہوا کہ اس کی قوم آمادۂ جنگ ہے صف بندی ہو چکی ہے اور لوگوں نے ہتھیار بدن پر سج لئے ہیں یہ حال دیکھ کر اس نے بھی اپنے بدن پر ہتھیار سجے اور ان کے ساتھ لڑنے پر آمادہ ہوا تب اس کو رسول اللہ کا قول یاد آیا۔ غصہ نہ کرنا۔ فوراً اپنے بدن کے ہتھیار کھول ڈالے اور ان لوگوں کے پاس آیا جن سے دشمنی تھی اور ان سے کہا۔ لوگو اگر تم میں سے کسی کو زخم لگا ہے یا کوئی قتل ہوا ہے یا چوٹ کھائی ہے جس کا اب اثر نہ ہو تو میں اپنے مال سے دیت دینے کے لئے تیار ہوں میری قوم سے اس کا تعلق نہ ہوگا میں خود یہ وعدہ وفا کروں گا انھوں نے کہا جو تم کہہ رہے ہو وہ تمہارے ہی پاس رہے ہم تم سے زیادہ یہ جوانمردی دکھانے کے اہل ہیں۔ پس اس کے بعد ان میں صلح ہوگئی اور غصہ دور ہوگیا۔

١٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ هٰذَاالْغَضَبَ جَمْرَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تُوقَدُ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَاغَضِبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ وَ دَخَلَ الشَّيْطَانُ فِيهِ ، فَإِذَا خَافَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ مِنْ نَفْسِهِ فَلْيَلْزَمِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رِجْزَ الشَّيْطَانِ لَيَذْهَبُ عَنْهُ عِنْدَ ذٰلِكَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ یہ غصہ و غضب ایک شیطانی شرارہ ہے جو آدمی کے قلب میں آگ بھڑکا دیتا جب تم میں سے کوئی غصہ ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں اور شیطانی وسوسے انسان کے اندر داخل ہو جاتے ہیں پس جو تم میں ان شیطانی وسوسوں سے ڈرتا ہے اس کو چاہیئے کہ زمین گیر ہو جائے یعنی اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہے تو لیٹ جائے اس صورت میں وسواس شیطانی اس سے دور ہو جائیں گے۔

١٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : اَلْغَضَبُ مَمْحَقَةٌ لِقَلْبِ الْحَكِيمِ ، وَقَالَ : مَنْ لَمْ يَمْلِكْ غَضَبَهُ لَمْ يَمْلِكْ عَقْلَهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے غصہ ایک عقلمند کے قلب سے بہت سی صلاحیتوں کو مٹا دیتا ہے جو اپنے غصہ پر قابو نہیں رکھتا وہ اپنی عقل پر قابو نہیں رکھتا۔

١٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ كَفَّ نَفْسَهُ عَنْ أَعْرَاضِ النَّاسِ أَقَالَ اللهُ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص لوگوں کی ناموس کی حفاظت نہ کرنے سے اپنے نفس کو نہیں روکتا، خدا روز قیامت اس کے عیوب شمار کریگا اور جو لوگوں سے اپنے غصے کو روکے رہتا ہے خدا روز قیامت اس پر عذاب نہیں کرے گا۔

١٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّ اللهُ عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے غصہ وغضب کو لوگوں سے روکتا ہے روز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر عذاب نہیں کرتا۔

دوسو پچاسواں باب

حسد

(بَابُ الْحَسَدِ) ۲۵۰

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِي بِأَيِّ بَادِرَةٍ فَيَكْفُرُ وَإِنَّ الْحَسَدَ لَيَأْكُلُ الْإِيمَانَ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو گناہ کہ جلدی میں (بیفکرانہ طور پر) ہو جاتا ہے اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور حسد ایمان کو اس طرح کھا کر خاک کر دیتا ہے جیسے آگ سوکھی لکڑی کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ؛ وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْإِيمَانَ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے حسد ایمان کو اسی طرح کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : اتَّقُوا اللهَ وَلَا يَحْسُدْ بَعْضُكُمْ بَعْضاً ، إِنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَانَ مِنْ شَرَائِعِهِ السَّيْحُ فِي الْبِلَادِ ، فَخَرَجَ فِي بَعْضِ سَيْحِهِ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ قَصِيرٌ وَكَانَ كَثِيرَ اللُّزُومِ لِعِيسَى عليه السلام ، فَلَمَّا انْتَهَى عِيسَى إِلَى الْبَحْرِ قَالَ : بِسْمِ اللهِ بِصِحَّةِ يَقِينٍ مِنْهُ فَمَشَى عَلَى ظَهْرِ الْمَاءِ ، فَقَالَ الرَّجُلُ الْقَصِيرُ حِينَ نَظَرَ إِلَى عِيسَى عليه السلام جَازَهُ : بِسْمِ اللهِ ، بِصِحَّةِ يَقِينٍ مِنْهُ فَمَشَى عَلَى الْمَاءِ وَلَحِقَ بِعِيسَى عليه السلام ، فَدَخَلَهُ الْعُجْبُ بِنَفْسِهِ ، فَقَالَ : هٰذَا عِيسَى رُوحُ اللهِ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ وَأَنَا أَمْشِي عَلَى الْمَاءِ ، فَمَا فَضْلُهُ عَلَيَّ ؟ قَالَ : فَرُمِسَ فِي الْمَاءِ فَاسْتَغَاثَ بِعِيسَى فَتَنَاوَلَهُ مِنَ الْمَاءِ فَأَخْرَجَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : مَا قُلْتَ يَا قَصِيرُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : هٰذَا رُوحُ اللهِ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ وَأَنَا أَمْشِي عَلَى الْمَاءِ فَدَخَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ عُجْبٌ ، فَقَالَ لَهُ عِيسَى : لَقَدْ وَضَعْتَ نَفْسَكَ فِي غَيْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَكَ اللهُ فِيهِ فَمَقَتَكَ اللهُ عَلَى مَا قُلْتَ فَتُبْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا قُلْتَ ، قَالَ : فَتَابَ الرَّجُلُ وَعَادَ إِلَى مَرْتَبَتِهِ الَّتِي وَضَعَهُ اللهُ فِيهَا ، فَاتَّقُوا اللهَ وَلَا يَحْسُدَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضاً .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سُنا کہ اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔ عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں شہروں کی سیر کرنا تھا ایک بار وہ سیر کے لئے چلے تو ان کے اصحاب میں سے ایک کوتاہ قد ان کے ساتھ چلا یہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے پہنچے تو خدا کی ذات پر پورا یقین رکھتے ہوئے بسم اللہ پڑھی اور پانی پر چلنے لگے۔ مرد کوتاہ قد نے جب یہ دیکھا تو اس نے بھی پورے یقین کے ساتھ بسم اللہ پڑھی اور پانی پر چل کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جا ملا۔ اب اس کے دل میں غرور نے جگہ پائی۔ کہنے لگا جس طرح حضرت عیسیٰ روح اللہ پانی پر چلتے ہیں میں بھی چلتا ہوں۔ لہٰذا ان کو مجھ پر کیا فضیلت، یہ خیال آتے ہی وہ پانی میں بیٹھنے لگا پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی آپ نے اس کو پانی سے نکالا اور فرمایا تو نے کیا کہا۔ اس نے کہا میں نے دل میں کہا جس طرح عیسیٰ پانی پر چلتے ہیں میں بھی چلتا ہوں اس طرح غرور میرے اندر داخل ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ تو نے اپنے دل میں وہ سوچا جس کا تو اہل نہیں۔ اس لئے خدا تجھ سے ناخوش ہوا۔ اب تو اللہ سے توبہ کر، چنانچہ اس نے توبہ کی خدا نے اس کی توبہ قبول کر کے پھر وہی مرتبہ دے دیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْراً وَكَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہ نے فرمایا۔ قریب ہے کہ فقیری کفر ہو جائے (جو احتیاج خدا اور بندوں دونوں کی طرف ہو) اور قریب ہے کہ حسد قضا و قدر کو قوی کرے یعنی محسود کی نعمت زیادہ ہو۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: آفَةُ الدِّينِ الْحَسَدُ وَالْعُجْبُ وَالْفَخْرُ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دین کے لئے آفت حسد ہے غرور ہے اور فخر ہے۔

٦ ـ يُونُسُ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام: يَا ابْنَ عِمْرَانَ لَا تَحْسُدَنَّ النَّاسَ عَلَى مَا آتَيْتُهُمْ مِنْ فَضْلِي وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى ذَلِكَ وَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ، فَإِنَّ الْحَاسِدَ سَاخِطٌ لِنِعَمِي، صَادٌّ لِقَسْمِيَ الَّذِي قَسَمْتُ بَيْنَ عِبَادِي وَمَنْ يَكُ كَذَلِكَ فَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ مِنِّي.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے فرزند عمران میں نے اپنے فضل سے جو کچھ لوگوں کو دیا ہے اس پر حسد نہ کرو اس کی طرف اپنی نگاہیں نہ اٹھاؤ اور اپنے نفس کو تکلیف میں نہ ڈالو۔ کیونکہ حاسد میری نعمت پر غصہ کرنے والا ہے اور روکنے والا ہے اس تقسیم کو جو میں نے اپنے بندوں میں کی ہے ایسا شخص نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغْبِطُ وَلَا يَحْسُدُ وَالْمُنَافِقُ يَحْسُدُ وَلَا يَغْبِطُ.

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن غبطہ کرتا ہے حسد نہیں کرتا اور منافق حسد کرتا ہے غبطہ نہیں کرتا (غبطہ یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت دیکھ کر خدا سے دعا کرے کہ جس طرح اسے دی ہے مجھے بھی دے اور حسد یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت کا زوال چاہے۔)

دوسواکیاونواں باب

عصبیت

(بَابُ الْعَصَبِيَّةِ) ۲۵۱

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَعَصَّبَ أَوْ تُعُصِّبَ لَهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے تعصب (بےجا طرفداری) یا اس کی وجہ سے تعصب کیا گیا تو ایمان کی رسی اس کی گردن سے نکل گئی۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، وَدُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ تَعَصَّبَ أَوْ تُعُصِّبَ لَهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَ الْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ .

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ عَصَبِيَّةٍ بَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ أَعْرَابِ الْجَاهِلِيَّةِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تعصب ہوگا خدا اسے جاہل عربوں کے ساتھ محشور کرے گا۔

٤ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ خِضْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَعَصَّبَ عَصَبَهُ اللهُ بِعِصَابَةٍ مِنْ نَارٍ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کسی کی بےجا طرفداری کر کے اسے بڑھانا چاہتا ہے تو اللہ اس طرفداری کی سزا میں جہنم رسید کرتا ہے۔

۵ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ حَمِيَّةٌ غَيْرَ حَمِيَّةِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ـ وَذَلِكَ حِينَ أَسْلَمَ ـ غَضَباً لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فِي حَدِيثِ السَّلَا الَّذِي أُلْقِيَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله.

۵ ۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ تعصب نے کسی کو داخلِ جنت نہیں کیا مگر اس طرف داری نے جس کا ظہور حمزہ بن عبد المطلب سے حمایتِ نبی میں ہوا جبکہ حمزہ نے اسلام قبول کیا اور یہ طرفداری اس وقت عمل میں آئی جب مسجد الحرام میں آنحضرتؐ پر کافروں نے وقتِ نماز آپ پر اوجھڑی پھینکی تھی۔

۶ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَضَالَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانُوا يَحْسَبُونَ أَنَّ إِبْلِيسَ مِنْهُمْ وَكَانَ فِي عِلْمِ اللهِ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَاسْتَخْرَجَ مَا فِي نَفْسِهِ بِالْحَمِيَّةِ وَالْغَضَبِ فَقَالَ: «خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ».

۶ ۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ملائکہ گمان کرتے تھے کہ ابلیس ان میں سے ہے اور علم الٰہی میں تھا کہ ان میں سے نہیں ہے پس جو نافرمانی رب اور اپنے نفس کی بیجا طرفداری کا جذبہ اس کے اندر تھا وہ اس نے ظاہر کر دیا یہ کہہ کر کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے۔

۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام عَنِ الْعَصَبِيَّةِ، فَقَالَ: الْعَصَبِيَّةُ الَّتِي يَأْثَمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا أَنْ يَرَى الرَّجُلُ شِرَارَ قَوْمِهِ خَيْراً مِنْ خِيَارِ قَوْمٍ آخَرِينَ وَلَيْسَ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ وَلَكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعِينَ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ.

۷ ۔ زہری سے مروی ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے عصبیت کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا عصبیت یہ ہے کہ اس سے صاحبِ عصبیت گنہگار قرار پائے بایں طور کہ اپنی قوم کے شریر ترین آدمی کو دوسری قوم کے نیک لوگوں میں شمار کرے اپنی قوم کے کسی شخص کو دوست رکھنا عصبیت نہیں۔ بلکہ ازراہِ تعصب اپنی قوم کے کسی ظالم کی مدد کرنا تعصب ہے۔

دوسو باون واں باب

تکبر

(بَابُ الْكِبْرِ) ۲۵۲

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ حَكِيمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ أَدْنَى الْإِلْحَادِ ، فَقَالَ : إِنَّ الْكِبْرَ أَدْنَاهُ .

۱۔ حکیم سے مروی ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کم سے کم الحاد کے متعلق۔ فرمایا اس کا پست درجہ تکبر ہے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْكِبْرُ قَدْ يَكُونُ فِي شِرَارِ النَّاسِ مِنْ كُلِّ جِنْسٍ ، وَالْكِبْرُ رِدَاءُ اللهِ ، فَمَنْ نَازَعَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رِدَاءَهُ لَمْ يَزِدْهُ اللهُ إِلَّا سَفَالًا ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ مَرَّ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَسَوْدَاءُ تَلْقُطُ السِّرْقِينَ فَقِيلَ لَهَا : تَنَحَّيْ عَنْ طَرِيقِ رَسُولِ اللهِ فَقَالَتْ : إِنَّ الطَّرِيقَ لَمُعْرَضٌ فَهَمَّ بِهَا بَعْضُ الْقَوْمِ أَنْ يَتَنَاوَلَهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ : دَعُوهَا فَإِنَّهَا جَبَّارَةٌ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ تکبر بد آدمیوں میں ہر طرح کا ہوتا ہے اور تکبر ردائے الٰہی ہے اس بارے میں جو خدا سے نزاع کرے گا خدا اس کو پستی میں ڈال دے گا رسولؐ اللہ مدینہ کے ایک راستہ سے گزر رہے تھے ایک حبشی عورت راستے میں گوبر اٹھار ہی تھی اس سے کہا کہ رسولؐ اللہ کے راستے سے ہٹ جا۔ اس نے کہا راستہ کشادہ ہے ایک شخص نے چاہا کہ اسے راستہ سے ہٹادے حضرت نے فرمایا۔ اسے چھوڑدو یہ کبر پسند ہے (یعنی اگر جبراً ہٹاؤگے تو یہ ناسزا الفاظ استعمال کرے گی۔)

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : الْعِزُّ رِدَاءُ اللهِ ، وَالْكِبْرُ إِزَارُهُ ، فَمَنْ تَنَاوَلَ شَيْئًا مِنْهُ أَكَبَّهُ اللهُ فِي جَهَنَّمَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے عزت اللہ کی رداہے اور کبر اس کی

ازار ہے پس جو کوئی اس کے لئے ان میں سے کسی چیز کا دعویٰ کرے گا خدا اس کو اوندھے منہ جہنم میں داخل کر دے گا۔

۴ - أبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْكِبْرُ رِدَاءُ اللهِ وَالْمُتَكَبِّرُ يُنَازِعُ اللهَ رِدَاءَهُ .

۴ - فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کبر اللہ کی ردا ہے اور متکبر اور مغرور اپنے اس بارے میں خدا سے نزاع کرتا ہے

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ لَيْثٍ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : قَالَ : الْكِبْرُ رِدَاءُ اللهِ فَمَنْ نَازَعَ اللهَ شَيْئاً مِنْ ذَلِكَ أَكَبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ .

۵ - فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کبر اللہ کی ردا ہے پس جس نے اس میں اللہ سے نزاع کیا خدا اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔

۶ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليهما السلام قَالَا : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ .

۶ - فرمایا حضرت ابو جعفر و ابو عبداللہ علیہما السلام نے کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا وہ شخص جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی کبر ہوگا۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْكِبْرِ ، قَالَ : فَاسْتَرْجَعْتُ ، فَقَالَ : مَا لَكَ تَسْتَرْجِعُ ؟ قُلْتُ : لِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ ، فَقَالَ : لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ ، إِنَّمَا أَعْنِي الْجُحُودَ ، إِنَّمَا هُوَ الْجُحُودُ .

۷ - امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے کہا جنت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ راوی کہتا ہے میں نے یہ سن کر انا للہ و انا الیہ راجعون کہا فرمایا یہ کیوں کہا میں نے کہا آپ سے سن کر فرمایا۔ ایسا نہیں ہے جیسا تیرا خیال ہے ہماری مراد انکار امامت سے کہ وہ گویا انکار ربوبیت ہے۔

۸ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : الْكِبْرُ أَنْ تَغْمِصَ النَّاسَ وَتَسْفَهَ الْحَقَّ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے سب سے بدتر تکبر یہ ہے کہ لوگوں کو حقیر سمجھے اور حق بات کو بیوقوفی سے نسبت دے

۹ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَعْظَمَ الْكِبْرِ غَمْصُ الْخَلْقِ وَسَفَهُ الْحَقِّ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا غَمْصُ الْخَلْقِ وَسَفَهُ الْحَقِّ ؟ قَالَ : يَجْهَلُ الْحَقَّ وَيَطْعَنُ عَلَى أَهْلِهِ ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ نَازَعَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رِدَاءَهُ .

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا سب سے بڑا تکبر ہے غمص الخلق اور سفہ الحق۔ میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے۔ امام نے فرمایا حق بات کہے، نہ پہچاننا، اہلِ حق پر طعن کرنا جس نے ایسا کیا اس نے خدا سے جھگڑا کیا اس کی ردا کے بارے میں۔

۱۰ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي جَهَنَّمَ لَوَادِياً لِلْمُتَكَبِّرِينَ يُقَالُ لَهُ : سَقَرُ ؛ شَكَا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ شِدَّةَ حَرِّهِ ، وَسَأَلَهُ أَنْ يَأْذَنَ لَهُ أَنْ يَتَنَفَّسَ فَتَنَفَّسَ فَأَحْرَقَ جَهَنَّمَ .

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جہنم میں ایک وادی ہے متکبرین کے لئے جس کا نام سقر ہے اللہ سے اس نے اپنی حرارت کو بیان کر کے سانس لینے کی اجازت چاہی، اجازت ملنے پر اس نے سانس لی تو جہنم میں آگ بھڑک اٹھی۔

۱۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ أَخِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُتَكَبِّرِينَ يُجْعَلُونَ فِي صُوَرِ الذَّرِّ ؛ يَتَوَطَّأُهُمُ النَّاسُ حَتَّى يَفْرُغَ اللهُ مِنَ الْحِسَابِ .

۱۱۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا متکبر لوگ روزِ قیامت چیونٹیوں کی صورت میں بنا دیئے جائیں گے لوگ، حساب سے فارغ ہونے تک ان کو پیروں سے کچلیں گے۔

۱۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا الْكِبْرُ ؟ فَقَالَ : أَعْظَمُ الْكِبْرِ أَنْ تُسَفِّهَ الْحَقَّ وَتَغْمِصَ النَّاسَ ، قُلْتُ : وَمَا سَفَهُ الْحَقِّ ؟ قَالَ : يَجْهَلُ الْحَقَّ وَيَطْعَنُ عَلَى أَهْلِهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ راوی نے پوچھا کبر کیا ہے فرمایا اعظم کبر یہ ہے کہ حق کو سفاہت بتایا جائے

اور لوگوں کو احمق سمجھا جائے۔ راوی نے پوچھا سفہ الحق کیا ہے فرمایا حق سے جہالت اختیار کرنا اور اس کے اہل پر طعن کرنا۔

۱۳ ـ عنه ؛ عن يعقوب بن يزيد ، عن محمد بن عمر بن يزيد ، عن أبيه قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنني آكل الطعام الطيب وأشم الريح الطيبة وأركب الدابة الفارهة ويتبعني الغلام فترى في هذا شيئاً من التجبر فلا أفعله ؟ فأطرق أبو عبدالله عليه السلام ثم قال : إنما الجبار الملعون من غمص الناس وجهل الحق ، قال عمر : فقلت : أما الحق فلا أجهله والغمص لا أدري ماهو ؟ قال : من حقر الناس وتجبر عليهم فذلك الجبار .

۱۳۔ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ میں اچھا کھانا کھاتا ہوں اچھی خوشبو سونگھتا ہوں اچھے گھوڑے پر سوار ہوتا ہوں غلام میرے پیچھے چلتا ہے کیا اس میں کوئی بات تکبر کی ہے کہ میں اسے ترک کر دوں حضرت نے سر جھکا لیا۔ پھر فرمایا۔ جبار ملعون وہ ہے جو لوگوں کو بیوقوف سمجھے اور حق سے انکار کرے۔ راوی نے کہا میں حق سے انکار نہیں کرتا۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ غمص کیا ہے۔ فرمایا جو لوگوں کو حقیر جانے اور ان کے ساتھ تکبر کا برتاؤ کرے یہ ہے جبار۔

۱٤ ـ محمد بن جعفر ؛ عن محمد بن عبدالحميد ؛ عن عاصم بن حميد ؛ عن أبي حمزة ؛ عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ثلاثة لا يكلمهم الله ولا ينظر إليهم يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم : شيخ زان وملك جبار ومقل مختال .

۱۴۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے روز قیامت نہ تو اللہ کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو صالحین میں شمار کرے گا اور ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اوّل بوڑھا زنا کار، دوسرے ظالم بادشاہ، تیسرے فقیر متکبر۔

۱٥ ـ عدة من أصحابنا ؛ عن أحمد بن محمد ؛ عن مروك بن عبيد ، عمن حدثه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن يوسف عليه السلام لما قدم عليه الشيخ يعقوب عليه السلام دخله عز الملك : فلم ينزل إليه ؛ فهبط جبرئيل عليه السلام فقال : يا يوسف ابسط راحتك فخرج منها نور ساطع ؛ فصار في جو السماء ؛ فقال يوسف : يا جبرئيل ماهذا النور الذي خرج من راحتي ؛ فقال : نزعت النبوة من عقبك عقوبة لما لم تنزل إلى الشيخ يعقوب فلا يكون من عقبك نبي .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ یوسف علیہ السلام کے پاس جب یعقوب علیہ السلام آئے تو عزت ملوکیت

کا لحاظ کرتے ہوئے وہ تخت سے نہ اُترے۔ جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا۔ اے یوسفؑ اپنی ہتھیلی کھولو۔ کھولی تو ایک نور اس سے نکلا جس سے اُفق آسمان روشن ہو گیا۔ یوسفؑ نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ نور میری ہتھیلی سے کیسا خارج ہوا۔ فرمایا نبوت تمہاری نسل سے نکل گئی کیونکہ تم یعقوبؑ کی تعظیم کے لئے تخت سے نہیں اُترے اب تمہاری نسل میں کوئی نبی نہ ہوگا۔

توضیح:- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول شرح اصولِ کافی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا تخت سے نہ اترنا ازراہِ تکبّر یا اپنے باپ کو حقیر سمجھنے کی غرض سے نہ تھا کیونکہ انبیاؑ علیہم السلام کی ذواتِ مقدسہ ایسی باتوں سے دور رہے۔ بلکہ مصر کے شاہانہ قواعد کی رو سے چونکہ بادشاہ کا کسی کے لیے تخت سے اترنا عوام الناس کی نظر میں باعثِ ذلت و توہین تھا لہٰذا یوسف علیہ السلام نے ملکی قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسا کیا تھا جس سے مقصود اصولِ سیاست کو برقرار رکھنا تھا مگر چونکہ باپ کی تعظیم ایک نبی کے لئے اس سے زیادہ اہم تھی اور ملکی مصلحت اس سے کم درجہ پر تھی لہٰذا یہ فعل ترک اولیٰ میں تھا اور چونکہ انبیاء سے ترکِ اولیٰ پر بھی مواخذہ ہو جاتا ہے لہٰذا قدرت نے نبوت کا سلسلہ ان کی اولاد میں ختم کر دیا۔ لیکن اس کو تکبّر نہیں کہا جا سکتا۔ تکبّر سے مشابہ ہو سکتا ہے۔ اپنے مصالح کو خدا ہی بہتر جانتا ہے جس طرح آدم علیہ السلام سے ترکِ اولیٰ ہوا تو ان کو جنّت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا گیا حالانکہ ان کو پیدا ہی خلیفۃ الارض ہونے کے لئے کیا گیا تھا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَفِي رَأْسِهِ حَكَمَةٌ وَمَلَكٌ يُمْسِكُهَا ، فَإِذَا تَكَبَّرَ قَالَ لَهُ : اتَّضِعْ وَضَعَكَ اللهُ فَلَا يَزَالُ أَعْظَمَ النَّاسِ فِي نَفْسِهِ وَأَصْغَرَ النَّاسِ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ وَإِذَا تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ؛ ثُمَّ قَالَ لَهُ: انْتَعِشْ نَعَشَكَ اللهُ فَلَا يَزَالُ أَصْغَرَ النَّاسِ فِي نَفْسِهِ وَأَرْفَعَ النَّاسِ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ .

۱۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر بندہ کے سر میں ایک لجام ہوتی ہے جس کو فرشتہ پکڑے رہتا ہے جب وہ تکبر کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کیا تو نے اللہ کی وضع اختیار کی ہے جو کوئی اپنے کو بڑا سمجھتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں چھوٹا قرار پاتا ہے اور جو متواضع ہوتا ہے اللہ اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے پھر کہتا ہے بلند ہو اللہ تجھے بلند کرے جو کوئی اپنے کو چھوٹا سمجھتا ہے اللہ لوگوں کی نگاہوں میں اسے بلند کرتا ہے۔

١٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ؛ عَنِ النَّهْدِيِّ ؛ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعِرٍ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُنْذِرِ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا مِنْ أَحَدٍ يَتِيهُ إِلَّا

مِنْ ذِلَّةٍ يَجِدُهَا فِي نَفْسِهِ ؛ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكَبَّرَ أَوْ تَجَبَّرَ إِلَّا لِذِلَّةٍ وَجَدَهَا فِي نَفْسِهِ .

۱۷۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کوئی آدمی تکبر نہیں کرتا مگر اس ذلت کی وجہ سے جسے وہ اپنے نفس میں پاتا ہے اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کوئی تکبر و جبر کرنے والا اگر ایسا کرتا ہے تو اس کے لئے وہ اپنے نفس میں ذلت محسوس کرتا ہے۔

دو سو ترپنواں باب

عُجب

(بَابُ الْعُجْبِ) ۲۵۳

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ مِنْ وُلْدِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَيَّارٍ ، يَرْفَعُهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَلِمَ أَنَّ الذَّنْبَ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْعُجْبِ وَلَوْلَا ذَلِكَ مَا ابْتُلِيَ مُؤْمِنٌ بِذَنْبٍ أَبَداً .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ جانتا ہے کہ مومن کا گناہ اس کی خود پسندی سے بہتر ہے اگر ایسا نہ ہو تو مومن گناہ میں کبھی مبتلا نہ ہو۔

۲ ۔ عَنْهُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَبِي عَامِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ دَخَلَهُ الْعُجْبُ هَلَكَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس کے اندر خود پسندی داخل ہوئی وہ ہلاک ہو گیا۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْعُجْبِ الَّذِي يُفْسِدُ الْعَمَلَ ، فَقَالَ : الْعُجْبُ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ يُزَيَّنَ لِلْعَبْدِ سُوءُ عَمَلِهِ فَيَرَاهُ حَسَناً فَيُعْجِبُهُ وَيَحْسَبُ أَنَّهُ يُحْسِنُ صُنْعاً وَمِنْهَا أَنْ يُؤْمِنَ الْعَبْدُ بِرَبِّهِ فَيَمُنُّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِلَّهِ عَلَيْهِ فِيهِ الْمَنُّ .

۳۔حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے عُجب کے متعلق پوچھا جس سے عمل فاسد ہو جاتا ہے۔ فرمایا عُجب کے درجات ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ بندہ اپنے برے عمل کو اچھا سمجھے اور مغرور ہو کر یہ گمان کرے کہ وہ اچھا کام کر رہا ہے۔ دوسرے یہ کہ عباد کا اپنے رب پر احسان رکھے حالانکہ خدا کا احسان اس پر ہے۔

٤ ـ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَنْدَمُ عَلَيْهِ وَيَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيَسُرُّهُ ذٰلِكَ فَيَتَرَاخَى عَنْ حَالِهِ تِلْكَ فَلَأَنْ يَكُونَ عَلَى حَالِهِ تِلْكَ خَيْرٌ لَهُ مِمَّا دَخَلَ فِيهِ.

۴۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص گناہ کرتا ہے پھر اس پر نادم ہوتا ہے پھر کوئی اور عمل کرتا ہے اور اس پر خوش ہوتا ہے اور خود پسندی اس سے ظاہر ہوتی ہے پس اگر وہ اپنے سے پہلے ہی ندامت والے حال پہ باقی رہتا تو اس موجودہ حال سے بہتر ہوتا۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ قِرْوَاشٍ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَتَى عَالِمٌ عَابِداً فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ صَلَاتُكَ؟ فَقَالَ: مِثْلِي يُسْأَلُ عَنْ صَلَاتِهِ؟! وَأَنَا أَعْبُدُ اللهَ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: وَكَيْفَ بُكَاؤُكَ؟ قَالَ: أَبْكِي حَتَّى تَجْرِيَ دُمُوعِي، فَقَالَ لَهُ الْعَالِمُ: فَإِنَّ ضَحِكَكَ وَأَنْتَ خَائِفٌ أَفْضَلُ مِنْ بُكَائِكَ وَأَنْتَ مُدِلٌّ، إِنَّ الْمُدِلَّ لَا يَصْعَدُ مِنْ عَمَلِهِ شَيْءٌ.

۵۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک عالم ایک عابد کے پاس آیا اور اس سے پوچھا آپ کی نماز کا کیا حال ہے اس نے کہا مجھ جیسے کی نماز کا کیا پوچھنا میں اللہ کی عبادت اس اس طرح کرتا ہوں۔ پوچھا بکا کا کیا حال ہے اس نے کہا کہ آنسوؤں سے روتا ہوں عالم نے کہا تمہارا ہنسنا ایسی حالت میں کہ تم خدا سے ڈرتے افضل ہوتا تمہاری بکا سے۔ درآنحالیکہ تم مسرور اور خود پسند ہو یہ تمہاری خود پسندی تمہارے کسی عمل کو اوپر نہ جانے دے گی۔

٦ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ الْمَسْجِدَ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ فَاسِقٌ فَخَرَجَا مِنَ الْمَسْجِدِ وَالْفَاسِقُ صِدِّيقٌ وَالْعَابِدُ فَاسِقٌ وَذٰلِكَ أَنَّهُ يَدْخُلُ الْعَابِدُ الْمَسْجِدَ مُدِلّاً بِعِبَادَتِهِ يُدِلُّ بِهَا فَتَكُونُ فِكْرَتُهُ فِي ذٰلِكَ وَتَكُونُ فِكْرَةُ الْفَاسِقِ فِي التَّنَدُّمِ عَلَى فِسْقِهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا صَنَعَ مِنَ الذُّنُوبِ.

۶۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق یا امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ دو شخص مسجد میں داخل ہوئے ایک ان میں عابد تھا اور دوسرا فاسق، وہ عبادت کر کے مسجد سے نکلے۔ فاسق اپنے ایمان میں سچا تھا اور عابد فاسق تھا اس طرح کہ جب عابد مسجد میں داخل ہوا تو وہ اپنی عبادت پر مغرور تھا اور اس کی سوچ بچار اسی بارے میں تھی اور فاسق اپنے فسق پر نادم تھا اور اس نے اپنے گناہوں کے متعلق خدا سے استغفار کیا۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ وَهُوَ خَائِفٌ مُشْفِقٌ ثُمَّ يَعْمَلُ شَيْئاً مِنَ الْبِرِّ فَيَدْخُلُهُ شِبْهُ الْعُجْبِ بِهِ ؟ فَقَالَ : هُوَ فِي حَالِهِ الْأُولَىٰ وَهُوَ خَائِفٌ أَحْسَنُ حَالاً مِنْهُ فِي حَالِ عُجْبِهِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص ایک کام کرتا ہے در آنحالیکہ وہ خوف زدہ ہے پھر ایک نیک کام کرتا ہے جس سے اس میں خود پسندی پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت نے فرمایا اس کی پہلی خوف کی حالت اس خود پسندی سے بہتر ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : بَيْنَمَا مُوسَىٰ عليه السلام جَالِساً إِذْ أَقْبَلَ إِبْلِيسُ وَعَلَيْهِ بُرْنُسٌ ذُو أَلْوَانٍ ، فَلَمَّا دَنَا مِنْ مُوسَىٰ عليه السلام خَلَعَ الْبُرْنُسَ وَقَامَ إِلَىٰ مُوسَىٰ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَنَا إِبْلِيسُ ، قَالَ : أَنْتَ فَلَا قَرَّبَ اللّٰهُ دَارَكَ قَالَ : إِنِّي إِنَّمَا جِئْتُ لِأُسَلِّمَ عَلَيْكَ لِمَكَانِكَ مِنَ اللّٰهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ عليه السلام : فَمَا هٰذَا الْبُرْنُسُ ؟ قَالَ : بِهِ أَخْتَطِفُ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ ، فَقَالَ مُوسَىٰ : فَأَخْبِرْنِي بِالذَّنْبِ الَّذِي إِذَا أَذْنَبَهُ ابْنُ آدَمَ اسْتَحْوَذْتَ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : إِذَا أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ وَاسْتَكْثَرَ عَمَلَهُ وَصَغُرَ فِي عَيْنِهِ ذَنْبُهُ .

وَقَالَ : قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِدَاوُدَ عليه السلام : يَا دَاوُدُ بَشِّرِ الْمُذْنِبِينَ وَأَنْذِرِ الصِّدِّيقِينَ قَالَ : كَيْفَ أُبَشِّرُ الْمُذْنِبِينَ وَأُنْذِرُ الصِّدِّيقِينَ ؟ قَالَ : يَا دَاوُدُ بَشِّرِ الْمُذْنِبِينَ أَنِّي أَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَأَعْفُو عَنِ الذَّنْبِ وَأَنْذِرِ الصِّدِّيقِينَ أَلَّا يُعْجَبُوا بِأَعْمَالِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَبْدٌ أَنْصِبُهُ لِلْحِسَابِ إِلَّا هَلَكَ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک روز بیٹھے تھے کہ ابلیس ایک الوان رنگ برنگ کی ٹوپی پہنے ہوئے آیا اور جناب موسیٰ کے قریب آکر ٹوپی اتاری اور ان کو سلام کیا۔ انھوں نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا

ابلیس، فرمایا تو ہے ابلیس خدا تجھ سے دور رکھے۔ اس نے کہا میں تو آپ کو سلام کرنے آیا تھا بسبب آپ کی قربت کے جو خدا سے آپ کو حاصل ہے۔ جناب موسیٰ نے کہا یہ ٹوپی کیسی ہے اس نے کہا میں اس سے بنی آدم کے قلوب اُچک لیتا ہوں۔ جناب موسیٰ نے کہا وہ گناہ بتا جسے آدمی کرتا ہے اور تو اس پر غالب آجاتا ہے اس نے کہا جب اس کا نفس خود پسند ہوجاتا ہے اور وہ زیادہ عمل کرکے گناہ کو حقیر سمجھنے لگتا ہے... داؤد علیہ السلام سے خدا نے کہا۔ اے داؤد گنہگاروں کو بشارت دے دو اور صدیقوں کو ڈراؤ، انھوں نے کہا یہ دونوں صورتیں کیسے ہوں۔ فرمایا گنہگاروں سے کہو میں توبہ کا قبول کرنے والا ہوں اور گناہوں کا بخشنے والا اور صدیقین کو اس بات سے ڈراؤ کہ وہ اپنے اعمال پر مغرور نہ ہوں کیوں کہ جس کو میں روز حساب پکڑوں گا وہ ہلاک ہو جائے گا

دوسو چوّنواں باب

محبّت دُنیا اور اس کی حرص

((بابُ)) ۲۵۴

☆(حُبِّ الدُّنْيَا وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا)☆

١- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام، وَهِشَامٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ حُبُّ الدُّنْيَا.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر گناہ کی اصل بنیاد حب دنیا ہے

٢- عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَنَمٍ قَدْ فَارَقَهَا رِعَاؤُهَا، أَحَدُهُمَا فِي أَوَّلِهَا وَالْآخَرُ فِي آخِرِهَا بِأَفْسَدَ فِيهَا مِنْ حُبِّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ دو بھوکے بھیڑیوں کا بکریوں کے ایک گلہ کے آگے پیچھے ہونا جس کا چرواہا اس دنیا سے جدا ہوگیا ہو اس سے زیادہ نقصان رساں دنیا کی محبت اور دین اسلام میں ریاست کی خواہش ہے

٣- عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَنَمٍ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ، هَذَا فِي أَوَّلِهَا وَهَذَا فِي آخِرِهَا بِأَسْرَعَ فِيهَا مِنْ حُبِّ

الْمَالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُؤْمِنِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مالِ دنیا کی محبت اور دینِ اسلام میں حکومت کی خواہش اس سے زیادہ خطرناک ہے جو اس گلہ کے لئے ہو جس کا چرواہا اپنی بکریوں سے جدا ہو گیا ہو۔ اور ایک شکاری بھیڑیا اس کے آگے ہو اور دوسرا اس کے پیچھے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ يَحْيَى الْخَزَّازِ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يُدِيرُ ابْنَ آدَمَ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا أَعْيَاهُ جَثَمَ لَهُ عِنْدَ الْمَالِ فَأَخَذَ بِرَقَبَتِهِ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اولادِ آدم کا رُخ ہر حرام چیز کی طرف موڑ دیتا ہے اور جب آدمی اسے درماندہ بنا دیتا ہے تو مال کے لئے اس کی کمین گاہوں میں بیٹھتا ہے پھر جب وہ محبتِ مال میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کی گردن پکڑ لیتا ہے۔

٥ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ لَمْ يَتَعَزَّ بِعَزَاءِ اللهِ تَقَطَّعَتْ نَفْسُهُ حَسَرَاتٍ عَلَى الدُّنْيَا وَمَنْ أَتْبَعَ بَصَرَهُ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ كَثُرَ هَمُّهُ وَلَمْ يَشْفِ غَيْظَهُ وَمَنْ لَمْ يَرَ لِلّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ نِعْمَةً إِلَّا فِي مَطْعَمٍ أَوْ مَشْرَبٍ أَوْ مَلْبَسٍ فَقَدْ قَصُرَ عَمَلُهُ وَدَنَا عَذَابُهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص تقدیرِ الٰہی پر صبر نہیں کرتا تو اس کا نفس مالِ دنیا کی محبت میں پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور جو اپنی آنکھ لگائے رہتا ہے ان چیزوں کی طرف جو لوگوں کے پاس ہے تو اس کا غم زیادہ ہوتا ہے اور اس کا غصّہ فرو نہیں ہوتا اور جو خدا کی نعمت صرف کھانے پینے اور لباس ہی میں جانتا ہے تو اس کا عمل کوتاہ ہو جاتا ہے اور عذاب اس سے قریب ہو جاتا ہے۔

٦ ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ عَنْ أَبِي وَكِيعٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ ؛ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ الدِّينَارَ وَالدِّرْهَمَ أَهْلَكَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَهُمَا مُهْلِكَاكُمْ .

۶۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ دینار و درہم نے تم سے پہلوں کو بھی ہلاک

کیا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقْبَةَ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : مَثَلُ الْحَرِيصِ عَلَى الدُّنْيَا مَثَلُ دُودَةِ الْقَزِّ ، كُلَّمَا ازْدَادَتْ مِنَ الْقَزِّ عَلَى نَفْسِهَا لَفّاً كَانَ أَبْعَدَ لَهَا مِنَ الْخُرُوجِ حَتَّى تَمُوتَ غَمّاً. وَقَالَ أَبُوعَبْدِاللَّهِ عليه السلام : أَغْنَى الْغَنِيِّ مَنْ لَمْ يَكُنْ لِلْحِرْصِ أَسِيراً ، وَ قَالَ : لَا تُشْعِرُوا قُلُوبَكُمُ الْاِشْتِغَالَ بِمَا قَدْ فَاتَ فَتَشْغَلُوا أَذْهَانَكُمْ عَنِ الْاِسْتِعْدَادِ لِمَا لَمْ يَأْتِ .

۷ - فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا میں حرص کی مثال ریشم کے کیڑے کی سی ہے کہ جس قدر اپنے اوپر تنتا جاتا ہے اسی قدر اس سے نکلنا بعید ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ غم سے مر جاتا ہے اور حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ سب سے زیادہ غنی وہ ہے جو اسیر حرص نہ ہوا اور فرمایا اور جو چیز فوت ہوگئی لینے جاتی رہی اس کی طرف دل نہ لگائے تاکہ جو چیز ابھی نہیں آئی ہے اپنی قوتِ فکر اس کے متعلق کھو بیٹھو یعنی کار آخرت سے بے خبر ہو جاؤ۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَاللَّهِ ؟ قَالَ: مَا مِنْ عَمَلٍ بَعْدَ مَعْرِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله أَفْضَلُ مِنْ بُغْضِ الدُّنْيَا فَإِنَّ لِذَلِكَ لَشُعَباً كَثِيرَةً وَلِلْمَعَاصِي شُعَبٌ فَأَوَّلُ مَا عُصِيَ اللَّهُ بِهِ الْكِبْرُ : مَعْصِيَةُ إِبْلِيسَ حِينَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ثُمَّ الْحِرْصُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ آدَمَ وَ حَوَّاءَ عليهما السلام حِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُمَا : « كُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ » فَأَخَذَا مَا لَا حَاجَةَ بِهِمَا إِلَيْهِ ، فَدَخَلَ ذَلِكَ عَلَى ذُرِّيَّتِهِمَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَذَلِكَ أَنَّ أَكْثَرَ مَا يَطْلُبُ ابْنُ آدَمَ مَا لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَيْهِ ، ثُمَّ الْحَسَدُ وَ هِيَ مَعْصِيَةُ ابْنِ آدَمَ حَيْثُ حَسَدَ أَخَاهُ فَقَتَلَهُ ، فَتَشَعَّبَ مِنْ ذَلِكَ حُبُّ النِّسَاءِ وَ حُبُّ الدُّنْيَا وَحُبُّ الرِّئَاسَةِ وَحُبُّ الرَّاحَةِ وَحُبُّ الْكَلَامِ وَحُبُّ الْعُلُوِّ وَالثَّرْوَةِ ، فَصِرْنَ سَبْعَ خِصَالٍ فَاجْتَمَعْنَ كُلُّهُنَّ فِي حُبِّ الدُّنْيَا فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ بَعْدَ مَعْرِفَةِ ذَلِكَ : حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ وَالدُّنْيَا دُنْيَاءَانِ دُنْيَا بَلَاغٍ وَدُنْيَا مَلْعُونَةٌ

۸ - حضرت امام علی بن الحسین علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ پیش خدا کون سا عمل افضل ہے فرمایا اللہ اور رسولؐ کی معرفت کے بعد افضل عمل دنیا سے بغض رکھنا ہے کیونکہ اس کی بہت سی شاخیں ہیں اور گناہوں کی بھی بہت سی صورتیں ہیں

سب سے پہلے معصیت خدا کرنے والی چیز تکبر ہے جس کا اظہار ابلیس سے ہوا جبکہ اس نے سجدۂ آدم سے انکار کیا اور کافروں میں سے ہو گیا اس کے بعد حرص ہے اور وہ آدم و حوا کا ترک اولیٰ ہے۔ خدا نے ان سے کہا تھا کہ جو چاہو کھاؤ۔ مگر اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے پس انھوں نے اس چیز کو اختیار کیا جس کی ان کو ضرورت نہیں تھی پس خدا نے قیامت تک کے لئے اس حرص کو ذریت آدم میں داخل کر دیا اس کے بعد حسد ہے اور وہ آدم کے بیٹے (قابیل) کا گناہ تھا۔ جس نے اپنے بھائی سے حسد کیا اور اس کو قتل کر دیا۔ ان میں شاخیں پھوٹیں عورتوں کی محبت، دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، راحت کی محبت، کلام کی محبت، بلندی اور ثروت کی محبت، یہ سب مل کر سات ہو گئیں اور یہ سب جمع ہو گئیں حب دنیا میں انبیاء اور علماء نے ان چیزوں کو پہچانتے ہوئے کہا ہے کہ محبت دنیا تمام خطاؤں کا گھر ہے۔ اور دنیا اوّل اور پست ہے اور دنیا ملعونہ ہے۔

۹۔ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: فِي مُنَاجَاةِ مُوسَىٰ عليه السلام: يَا مُوسَىٰ إِنَّ الدُّنْيَا دَارُ عُقُوبَةٍ، عَاقَبْتُ فِيهَا آدَمَ عِنْدَ خَطِيئَتِهِ وَجَعَلْتُهَا مَلْعُونَةً، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا مَا كَانَ فِيهَا لِي، يَا مُوسَىٰ إِنَّ عِبَادِيَ الصَّالِحِينَ زَهِدُوا فِي الدُّنْيَا بِقَدْرِ عِلْمِهِمْ وَسَائِرُ الْخَلْقِ رَغِبُوا فِيهَا بِقَدْرِ جَهْلِهِمْ وَمَا مِنْ أَحَدٍ عَظَّمَهَا فَقَرَّتْ عَيْنَاهُ فِيهَا وَلَمْ يُحَقِّرْهَا أَحَدٌ إِلَّا انْتَفَعَ بِهَا.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جناب موسیٰ سے وقتِ مناجات خدا نے کہا۔ اے موسیٰ دنیا عذاب کا گھر ہے آدم نے اپنی خطا کا خمیازہ بھگتا۔ میں نے دنیا کو ملعون قرار دیا ہے اور ملعون ہے ہر وہ چیز جو اس میں ہے صرف وہ نہیں جو میری خوشنودی کے لئے کی جائے اے موسیٰ میرے نیک بندوں نے دنیا سے بقدر اپنے علم کے دنیا کو ترک کیا اور عام لوگوں نے بقدر اپنی جہالت کے اس کی طرف رغبت کی اور جس نے دنیا کو حقیر سمجھا اس نے فائدہ پایا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَنَمٍ قَدْ فَارَقَهَا رِعَاؤُهَا، وَاحِدٌ فِي أَوَّلِهَا وَهٰذَا فِي آخِرِهَا بِأَفْسَدَ فِيهَا مِنْ حُبِّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ.

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مال اور اسلام میں ریاست کی محبت اس سے زیادہ خطرناک ہے جو بکریوں کے اس گلہ کو پیش آئے جس کا چرواہا اس سے جدا ہو گیا ہو اور ایک بھوکا بھیڑیا اس کے آگے ہو اور دوسرا اس کے پیچھے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ

عَنْ عُثْمانَ بْنِ سَعيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَميدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكوفِيِّ ، عَنْ مُهاجِرٍ الأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبي عَبْدِ اللهِ عليه السلام
قالَ: مَرَّ عيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام عَلى قَرْيَةٍ قَدْ ماتَ أَهْلُها وَطَيْرُها وَدَوابُّها فَقالَ: أَما إِنَّهُمْ لَمْ يَموتوا
إِلّا بِسُخْطَةٍ وَلَوْ ماتوا مُتَفَرِّقينَ لَتَدافَنوا ، فَقالَ الْحَوارِيّونَ: يا روحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ ! ادْعُ اللهَ أَنْ يُحْيِيَهُمْ
لَنا فَيُخْبِرونا ما كانَتْ أَعْمالُهُمْ فَنَجْتَنِبَها ، فَدَعا عيسى عليه السلام رَبَّهُ فَنودِيَ مِنَ الْجَوِّ أَنْ : نادِهِمْ ، فَقامَ
عيسى عليه السلام بِاللَّيْلِ عَلى شَرَفٍ مِنَ الأَرْضِ فَقالَ : يا أَهْلَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ فَأَجابَهُ مِنْهُمْ مُجيبٌ : لَبَّيْكَ
يا روحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ ، فَقالَ : وَيْحَكُمْ ما كانَتْ أَعْمالُكُمْ ؟ قالَ : عِبادَةُ الطّاغوتِ وَحُبُّ الدُّنْيا مَعَ
خَوْفٍ قَليلٍ وَأَمَلٍ بَعيدٍ وَغَفْلَةٍ في لَهْوٍ وَلَعِبٍ ، فَقالَ : كَيْفَ كانَ حُبُّكُمْ لِلدُّنْيا ؟ قالَ : كَحُبِّ الصَّبِيِّ
لِأُمِّهِ ، إِذا أَقْبَلَتْ عَلَيْنا فَرِحْنا وَسُرِرْنا وَإِذا أَدْبَرَتْ عَنّا بَكَيْنا وَحَزِنّا ، قالَ : كَيْفَ كانَتْ عِبادَتُكُمْ
لِلطّاغوتِ؟ قالَ: الطّاعَةُ لِأَهْلِ الْمَعاصي ، قالَ : كَيْفَ كانَ عاقِبَةُ أَمْرِكُمْ ؟ قالَ : بِتْنا لَيْلَةً في عافِيَةٍ وَ
أَصْبَحْنا فِي الْهاوِيَةِ ، فَقالَ : وَما الْهاوِيَةُ ؟ فَقالَ : سِجّينٌ قالَ : وَما سِجّينٌ ؟ قالَ : جِبالٌ مِنْ جَمْرٍ
توقَدُ عَلَيْنا إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ ، قالَ : فَما قُلْتُمْ وَما قيلَ لَكُمْ ؟ قالَ : قُلْنا رُدَّنا إِلَى الدُّنْيا فَنَزْهَدَ فيها
قيلَ لَنا كَذَبْتُمْ ، قالَ : وَيْحَكَ كَيْفَ لَمْ يُكَلِّمْني غَيْرُكَ مِنْ بَيْنِهِمْ ؟ قالَ : يا روحَ اللهِ إِنَّهُمْ مُلْجَمونَ
بِلِجامٍ مِنْ نارٍ بِأَيْدي مَلائِكَةٍ غِلاظٍ شِدادٍ وَإِنّي كُنْتُ فيهِمْ وَلَمْ أَكُنْ مِنْهُمْ ، فَلَمّا نَزَلَ الْعَذابُ عَمَّني
مَعَهُمْ فَأَنا مُعَلَّقٌ بِشَعْرَةٍ عَلى شَفيرِ جَهَنَّمَ لا أَدْري أُكَبْكَبُ فيها أَمْ أَنْجو مِنْها ، فَالْتَفَتَ عيسى عليه السلام إِلَى
الْحَوارِيّينَ فَقالَ : يا أَوْلِياءَ اللهِ أَكْلُ الْخُبْزِ الْيابِسِ بِالْمِلْحِ الْجَريشِ وَالنَّوْمُ عَلَى الْمَزابِلِ خَيْرٌ كَثيرٌ
مَعَ عافِيَةِ الدُّنْيا وَالآخِرَةِ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ ایک گاؤں کی طرف سے گزرے جس کے باشندے، پرندے اور چوپائے مرگئے تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ عذاب الٰہی سے مرے ہیں اگر جدا جدا مرتے تو دفن کئے جاتے۔ حواریوں نے کہا۔ اے روح اللہ، اے کلمۃ اللہ، خدا سے دعا کیجئے کہ لوگ ہمیں جواب دیں اور ہم معلوم کریں کہ ان کے اعمال کیا تھے تاکہ ہم ان سے اجتناب کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی۔ اُفق سے آواز آئی کہ ان کو پکارو حضرت عیسیٰؑ رات کے وقت ایک ٹیلہ پر گئے اور فرمایا۔ اے گاؤں کے رہنے والو ان میں سے ایک نے جواب دیا۔ لبیک اے روح اللہ، اے کلمۃ اللہ، فرمایا وائے ہو تم پر تمہارے کیا اعمال ایسے تھے کہ تم پر عذاب آیا اس نے کہا ہم نے شیطان کی عبادت کی تھی اور دنیا کی محبت میں خوف خدا بہت کم رہا تھا اور امیدیں طولانی ہوگئی تھیں اور لہو لعب میں دن گزارتے تھے۔ فرمایا حُب دنیا کس حد تک تھی اس نے کہا جیسے ایک بچہ کو اپنی ماں کی ہوتی ہے جب دنیا ہماری طرف متوجہ ہوتی تو ہم خوش ہوتے جب روگردانی کرتی تو ہم روتے اور رنجیدہ ہوتے

فرمایا تمہاری شیطانی عبادت کا کیا حال تھا اس نے کہا ہم نے گنہگاروں کی اطاعت کی تھی فرمایا پھر انجام کیا ہوا۔ اس نے کہا رات کو ہم عافیت سے تھے اور صبح کو جہنم رسید ہوئے۔ پوچھا ہادیہ کیا ہے اس نے کہا سجین، پوچھا سجین کیا ہے اس نے کہا وہ چنگاریوں کے پہاڑ ہیں جو قیامت تک ہمارے اوپر اسکے شعلے بھڑکتے رہیں گے۔ فرمایا پھر تم نے خدا سے کیا کہا۔ اس نے کہا میں نے کہا یا اللہ ہمیں دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم اسے ترک کریں۔ ہم سے کہا گیا۔ تم جھوٹے ہو۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر، تیرے علاوہ کسی اور نے کلام کیوں نہ کیا اس نے کہا اے روح اللہ ان کے دہنوں پر آگ کی لگام چڑھی ہوئی ہے جو سخت گیر ملائکہ کے ہاتھوں میں رہتی ہے میں ان کے درمیان تھا لیکن شیطان کا پجاری نہ تھا جب عذاب نازل ہوا تو میں بھی اس لئے لپیٹ میں آگیا کہ ان کے درمیان سے نکل کیوں نہ گیا اب ہم سر کے بالوں سے جہنم کے کنارے لٹکے ہوئے ہیں نہیں معلوم اس میں گریں گے یا بچ جائیں گے۔ اب حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے اولیائے خدا سوکھی روٹی بدمزہ نمک سے کھانا اور کوڑے گھر پر سونا بہتر ہے دنیا و آخرت کی عافیت کے لئے۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا فَتَحَ اللهُ عَلَى عَبْدٍ بَاباً مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحِرْصِ مِثْلَهُ.

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے جس امر دنیا کا دروازہ کھولا ہے اس پر اسی طرح حرص کا دروازہ کھول دیا ہے۔

١٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: تَعْمَلُونَ لِلدُّنْيَا وَأَنْتُمْ تُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ وَلَا تَعْمَلُونَ لِلْآخِرَةِ وَأَنْتُمْ لَا تُرْزَقُونَ فِيهَا إِلَّا بِالْعَمَلِ، وَيْلَكُمْ عُلَمَاءَ سَوْءٍ، الْأَجْرَ تَأْخُذُونَ، وَالْعَمَلَ تُضَيِّعُونَ، يُوشِكُ رَبُّ الْعَمَلِ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلَهُ وَ يُوشِكُ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا إِلَى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ، كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ هُوَ فِي مَسِيرِهِ إِلَى آخِرَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلَى دُنْيَاهُ وَ مَا يَضُرُّهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا يَنْفَعُهُ.

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم دنیا کے حصول میں سعی کرتے ہو حالانکہ اس میں رزق بے محنت خدا تمہیں دیتا ہے اور آخرت کے لئے عمل نہیں۔ حالانکہ وہاں بے عمل کو کوئی رزق نہیں دیا جاتا وائے ہو تم پر، اے علمائے سو تم اجر چاہتے ہو اور عمل کو ضائع کرتے ہو ــــــــ

ــــــــ قریب ہے کہ صاحب عمل کا عمل قبول کیا جائے اور قریب ہے تم دنیا کی تنگی سے نکل کر قبر کی تاریکی میں چلے جاؤ

کیا حال ہوگا ان اہل علم کا جنھیں آخرت کی طرف جانا چاہیئے اور وہ دنیا کی طرف متوجہ ہیں جو چیز ان کے لئے محبوب ہے وہ نفع والی چیز میں تغیر پیدا کرنے والی نہ ہوگی۔

١٤ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ـ فِيمَا أَعْلَمُ ـ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَبْعَدُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا لَمْ يَهُمَّهُ إِلَّا بَطْنُهُ وَفَرْجُهُ.

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا سے دوری ہے اس بندہ کے لئے جو اپنے شکم و شرمگاہ کے سوا فکر آخرت کرتا ہی نہیں۔

١٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ وَأَمْسَى وَالدُّنْيَا أَكْبَرُ هَمِّهِ جَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ أَمْرَهُ وَلَمْ يَنَلْ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قَسَمَ اللَّهُ لَهُ وَ مَنْ أَصْبَحَ وَ أَمْسَى وَالْآخِرَةُ أَكْبَرُ هَمِّهِ جَعَلَ اللَّهُ الْغِنَى فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ أَمْرَهُ.

۱۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص فکر دنیا میں صبح و شام رہتا ہے اللہ فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اس کے معاملات کو پراگندہ کر دیتا ہے اور وہ دنیا سے اتنا ہی پاتا ہے جتنا اس کے مقدر میں ہے اور جو کوئی فکر آخرت میں صبح و شام گزارتا ہے خدا اس کے قلب کو مطمئن بنا دیتا ہے اور اس کے معاملات میں اس کو سکون عطا کرتا ہے۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ كَثُرَ اشْتِبَاكُهُ بِالدُّنْيَا كَانَ أَشَدَّ لِحَسْرَتِهِ عِنْدَ فِرَاقِهَا.

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کا انہماک دنیا کی طرف زیادہ ہوتا ہے دنیا سے جانے کا غم اسے اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ تَعَلَّقَ قَلْبُهُ بِالدُّنْيَا تَعَلَّقَ قَلْبُهُ بِثَلَاثِ خِصَالٍ: هَمٍّ لَا يَفْنَى، وَأَمَلٍ لَا يُدْرَكُ، وَرَجَاءٍ لَا يُنَالُ.

۱۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جس کا دل دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کے لئے تین باتیں پیدا ہوتی ہیں غم اس سے دور نہیں ہوتا اپنی آرزو پاتا نہیں امید اس کی پوری ہوتی نہیں۔

دوسو پچپن واں باب

طمع

٥(بَابُ الطَّمَعِ) ۲۵۵

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا أَقْبَحَ بِالْمُؤْمِنِ أَنْ تَكُونَ لَهُ رَغْبَةٌ تُذِلُّهُ.

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک مومن کے لئے کس قدر قبیح ہے یہ بات کہ وہ ایسے امر کی طرف راغب ہو جو اسے ذلیل کرے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، بَلَغَ بِهِ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ لَهُ طَمَعٌ يَقُودُهُ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ لَهُ رَغْبَةٌ تُذِلُّهُ.

۲۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے میں نے پوری نیکی کو جمع دیکھا اس امر میں کہ قطع حرص کی جائے اس چیز سے جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: رَأَيْتُ الْخَيْرَ كُلَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ فِي قَطْعِ الطَّمَعِ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے سب سے بُرا وہ بندہ ہے جس کی قائد طمع ہو اور برا ہے وہ بندہ جس کی رغبت اس چیز کی طرف ہو جو اسے ذلیل کرے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ رَشِيدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَّامٍ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : [مَا] الَّذِي يُثْبِتُ الْإِيمَانَ فِي الْعَبْدِ؟ قَالَ : الْوَرَعُ ، وَالَّذِي يُخْرِجُهُ مِنْهُ ؟ قَالَ : الطَّمَعُ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا بندہ میں ایمان کو ثابت رکھنے والی کیا چیز ہے فرمایا گناہوں سے پرہیز، میں نے کہا اور ایمان سے خارج کرنے والی کیا چیز ہے فرمایا طمع ۔

دوسو چھپّن واں باب
خرق

(بَابُ الْخُرْقِ) ۲۵۶

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قُسِمَ لَهُ الْخُرْقُ حُجِبَ عَنْهُ الْإِيمَانُ

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس کے افعال میں ناہمواری ہے ایمان (۱) سے پوشیدہ ہے ۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَوْ كَانَ الْخُرْقُ خَلْقاً يُرَى مَا كَانَ شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللهُ أَقْبَحَ مِنْهُ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا رسولِ خدا نے اگر ناہمواری افعال آدمی کی شکل میں پیدا کی جاتی تو اس سے زیادہ بدصورت کوئی دوسری شکل نہ ہوتی ۔

دوسو ستاون واں باب
سوءِ خلق

(بَابُ سُوءِ الْخُلُقِ) ۲۵۷

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ

قَالَ : إِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ لَيُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بدخلقی عمل نیک کو اس طرح خراب کرتی جیسے سرکہ شہد کو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِصَاحِبِ الْخُلُقِ السَّيِّءِ بِالتَّوْبَةِ قِيلَ : وَكَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : لِأَنَّهُ إِذَا تَابَ مِنْ ذَنْبٍ وَقَعَ فِي ذَنْبٍ أَعْظَمَ مِنْهُ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا نے انکار کیا ہے صاحب خلق سوء کی توبہ قبول کرنے سے کسی نے کہا۔ یا رسول اللہ یہ کیوں۔ فرمایا جب وہ ایک گناہ کرتا ہے تو توبہ کرتا ہے پھر اس سے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ لَيُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بدخلقی ایمان کو اس طرح خراب کرتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ سَاءَ خُلُقُهُ عَذَّبَ نَفْسَهُ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کے اخلاق خراب ہیں اس کا نفس عذاب میں ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ : الْخُلُقُ السَّيِّءُ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا بدخلقی عمل نیک کو اس طرح بگاڑ دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔

دوسو اٹھاون واں باب

سفہ (جلد مشتعل ہو جانا، گالیاں دینا اور تند مزاجی ظاہر کرنا)

(بَابُ السَّفَهِ) ۲۵۸

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ شَرِيفِبْنِ سَابِقٍ ، عَنِ الْفَضْلِبْنِ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ السَّفَهَ خُلُقٌ لَئِيمٌ ، يَسْتَطِيلُ عَلَى مَنْ [هُوَ] دُونَهُ وَيَخْضَعُ لِمَنْ [هُوَ] فَوْقَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ سفہ عادت بد ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے سے پست پر غصہ کرتا ہے اور اپنے مرتبہ سے زیادہ اپنے کو دکھاتا ہے اور اپنے سے بڑے کے سامنے اظہار عاجزی کرتا ہے

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَاتَسْفَهُوا فَإِنَّ أَئِمَّتَكُمْ لَيْسُوا بِسُفَهَاءَ .

وَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ كَافَأَ السَّفِيهَ بِالسَّفَهِ فَقَدْ رَضِيَ بِمَا أُتِيَ إِلَيْهِ حَيْثُ احْتَذَى مِثَالَهُ .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے سبکی اور حماقت کی باتیں نہ کرو کیونکہ تمہارے آئمہ سبک سر اور احمق نہ تھے اور حضرت نے یہ بھی فرمایا جو احمق کو حماقت سے بدلہ دے گا تو وہ راضی ہوا اس بات پر کہ احمقانہ فعل کی پیروی کرے

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فِي رَجُلَيْنِ يَتَسَابَّانِ فَقَالَ : الْبَادِي مِنْهُمَا أَظْلَمُ ، وَوِزْرُهُ وَوِزْرُ صَاحِبِهِ عَلَيْهِ مَالَمْ يَتَعَدَّ الْمَظْلُومُ .

۳۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایسے دو شخصوں کے بارے میں فرمایا جو ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے ان میں ابتدا کرنے والا زیادہ ظلم کرنے والا ہے دوسرے کے گناہ کا بار بھی اسی پر ہوگا جب تک کہ مظلوم حد سے نہ گزرے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِبْنِ زِيَادٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عِيصِبْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَبْغَضَ خَلْقِ اللهِ عَبْدٌ اتَّقَى النَّاسُ لِسَانَهُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مخلوق میں سب سے زیادہ دشمن خدا وہ ہے جس کی بدزبانی سے لوگ ڈریں۔

دوسوانسٹھواں باب

بذاء (زبان درازی)

(بَابُ الْبَذَاءِ) ۲۵۹

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: [إِنَّ] مِنْ عَلَامَاتِ شِرْكِ الشَّيْطَانِ الَّذِي لَا يُشَكُّ فِيهِ أَنْ يَكُونَ فَحَّاشاً، لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ فِيهِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بے شک ایک علامت اس کی کہ شیطان اس شخص کے باپ کے جماع میں شریک تھا یہ ہے کہ وہ بدگو ہے اور گفتگو کے وقت اس پر غور نہیں کرتا کہ کیا کہا اور کس کے بارے میں کہا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّهُ لِغَيَّةٍ أَوْ شِرْكِ شَيْطَانٍ

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب تم کسی کو دیکھو کہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کیا بکا اور اس کے لئے کیا کہا گیا تو سمجھ لو کہ وہ زنا زادہ ہے یا وقت جماع شیطان اس کے باپ کے ساتھ شریک جماع تھا

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلَى كُلِّ فَحَّاشٍ بَذِيٍّ، قَلِيلِ الْحَيَاءِ، لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّكَ إِنْ فَتَّشْتَهُ لَمْ تَجِدْهُ إِلَّا لِغَيَّةٍ أَوْ شِرْكِ شَيْطَانٍ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي النَّاسِ شِرْكُ شَيْطَانٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ» وَعِدْهُمْ

قَالَ : وَسَأَلَ رَجُلٌ فَقِيهاً : هَلْ فِي النَّاسِ مَنْ لَا يُبَالِي مَا قِيلَ لَهُ ؟ قَالَ : مَنْ تَعَرَّضَ لِلنَّاسِ يَشْتِمُهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ لَا يَتْرُكُونَهُ ، فَذَلِكَ الَّذِي لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ فِيهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے جنت کو حرام کیا ہے ہر اس شخص پر جو بدگو، بدزبان اور کم حیا والا ہے اس کی پروا نہیں کرتا کہ اس نے کیا کہا اور نہ اس کی پروا کرتا ہے کہ اس کے لئے کیا کہا گیا ہے۔ پس اگر تم اس کے حالات کی جستجو کرو گے تو معلوم ہوگا کہ وہ یا تو زنا زادہ ہے یا اس کے نطفہ میں شیطان شریک ہے اس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے فرمایا کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں پڑھا سورۂ بنی اسرائیل خدا نے شیطان سے فرمایا تو آدمیوں کے مال اور اولاد میں ان کا شریک بن تیرے پیروی کرنے والوں کی سزا جہنم ہے اور امام نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک فقیہ سے پوچھا کیا ایسے لوگ بھی ہیں جو پرواہ نہیں کرتے کہ ان کے لئے کیا کہا گیا ہے فرمایا جو لوگوں کو یہ جانتے ہوئے گالیاں دیتا ہے کہ وہ بھی اس کو گالیاں دیں گے تو یہی ان کا لاابالی پن ہے کہ اپنے کہنے کی پرواہ نہ دوسروں کے کہنے کی۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، يَرْفَعُهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ .

۴۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ اللہ دشمن جانتا ہے اس کو جو نہ برا کہنے کی پروا کرے اور نہ برا سننے کی۔

٥ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ نُعْمَانَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : كَانَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام صَدِيقٌ لَا يَكَادُ يُفَارِقُهُ إِذَا ذَهَبَ مَكَاناً فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَهُ فِي الْحَذَّائِينَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ سِنْدِيٌّ يَمْشِي خَلْفَهُمَا إِذَا الْتَفَتَ الرَّجُلُ يُرِيدُ غُلَامَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَرَهُ فَلَمَّا نَظَرَ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ : يَا ابْنَ الْفَاعِلَةِ أَيْنَ كُنْتَ ؟ قَالَ : فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَدَهُ فَصَكَّ بِهَا جَبْهَةَ نَفْسِهِ ، ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ تَقْذِفُ أُمَّهُ ؟ قَدْ كُنْتُ أَرَى أَنَّ لَكَ وَرَعاً فَإِذَا لَيْسَ لَكَ وَرَعٌ ، فَقَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أُمَّهُ سِنْدِيَّةٌ مُشْرِكَةٌ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ نِكَاحاً ، تَنَحَّ عَنِّي ، قَالَ : فَمَا رَأَيْتُهُ يَمْشِي مَعَهُ حَتَّى فَرَّقَ الْمَوْتُ بَيْنَهُمَا .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ نِكَاحاً تَحْتَجِزُونَ بِهِ مِنَ الزِّنَا .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک دوست تھا جہاں کہیں آپ جاتے وہ آپ کے ساتھ جاتا تھا ایک روز حضرت کے ساتھ کفش دوزوں کی طرف سے گزرا اس کا ایک غلام سندی پیچھے آرہا تھا اس

شخص نے تین بار مڑ مڑ کر اپنے غلام کو دیکھا تو موجود نہ پایا چوتھی بار دیکھا تو موجود پایا۔ کہنے لگا او زنا زادے تو کہاں تھا حضرت نے یہ سن کر ماتھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا سبحان اللہ تو اس کی ماں کو زنا کی تہمت لگاتا ہے۔ میں تو تجھے پرہیزگار جانتا تھا اب پتہ چلا کہ ایسا نہیں ہے اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اس کی ماں سندیہ مشرک تھی فرمایا تجھے کیا معلوم نہیں کہ ہر امت کا نکاح اسلام میں جائز سمجھا گیا ہے مجھ سے دور ہو۔ راوی کہتا ہے تادم مرگ پھر حضرت کے ساتھ اس کو نہ دیکھا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر گروہ کا نکاح زنا سے روکتا ہے۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مِثَالاً لَكَانَ مِثَالَ سَوْءٍ.

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ بدگوئی کا اگر مجسمہ بنایا جاتا تو وہ بدترین صورت کا ہوتا۔

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ فَدَعَا اللهَ أَنْ يَرْزُقَهُ غُلَاماً ثَلَاثَ سِنِينَ فَلَمَّا رَأَى أَنَّ اللهَ لَا يُجِيبُهُ قَالَ: يَا رَبِّ أَبَعِيدٌ أَنَا مِنْكَ فَلَا تَسْمَعُنِي أَمْ قَرِيبٌ أَنْتَ مِنِّي فَلَا تُجِيبُنِي قَالَ: فَأَتَاهُ آتٍ فِي مَنَامِهِ فَقَالَ: إِنَّكَ تَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مُنْذُ ثَلَاثِ سِنِينَ بِلِسَانٍ بَذِيٍّ وَقَلْبٍ عَاتٍ غَيْرِ تَقِيٍّ وَنِيَّةٍ غَيْرِ صَادِقَةٍ، فَاقْلَعْ عَنْ بَذَائِكَ وَلْيَتَّقِ اللهَ قَلْبُكَ وَلْتَحْسُنْ نِيَّتُكَ، قَالَ: فَفَعَلَ الرَّجُلُ ذَلِكَ ثُمَّ دَعَا اللهَ فَوُلِدَ لَهُ غُلَامٌ.

۷۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے خدا سے دعا کی کہ تین سال کے اندر اس ایک لڑکا دے جب اس نے دیکھا کہ اللہ اس کی دعا قبول نہیں کرتا تو کہنے لگا۔ اے میرے رب کیا تو مجھ سے دور ہے کہ میری بات نہیں سنتا یا قریب ہے اور میری دعا قبول نہیں کرتا خواب میں کسی کہنے والے نے اس سے کہا۔ تو تین سال سے ناشائستہ زبان میں اور سرکش اور ناپرہیزگار دل سے اور جھوٹی نیت سے دعا کر رہا ہے۔ ان باتوں کو چھوڑ اپنے دل کو اللہ سے ڈرا اور اپنی نیت کو درست کر۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اس نے ایسا ہی کیا پھر خدا سے دعا کی۔ خدا نے اس کو لڑکا عطا فرمایا۔

٨ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللهِ مَنْ تُكْرَهُ مُجَالَسَتُهُ لِفُحْشِهِ.

۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، بدگوئی خدا سے اور ایمان سے دوری ہے اور یہ دوری جہنم کی طرف

لے جانے والی ہے۔

۹ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.

۹- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے بندوں میں بدترین بندہ وہ ہے جس کی بدگوئی کی وجہ سے اس کی مجالست مکروہ قرار پاتی ہے۔

۱۰ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ الْفُحْشَ وَالْبَذَاءَ وَالسَّلَاطَةَ مِنَ النِّفَاقِ.

۱۰- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حد سے بڑھا بدگوئی اور زبان کی تیزی نفاق ہے۔

۱۱ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ وَالسَّائِلَ الْمُلْحِفَ.

۱۱- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا دشمن رکھتا ہے حد سے تجاوز کرنے والے بدگو کو اور ایسے ہی سائل کو جو لغیر لئے ہوئے ہٹے ہی نہیں۔

۱۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِعَائِشَةَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مُمَثَّلاً لَكَانَ مِثَالَ سَوْءٍ.

۱۲- فرمایا حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جناب عائشہ سے، اے عائشہ حد سے تجاوز کرنے والے کا اگر جسم بنایا جاتا تو سب سے بُرا جسم ہوتا۔

۱۳ - اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ قَالَ: قَالَ مَنْ فَحَّشَ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ نَزَعَ اللهُ مِنْهُ بَرَكَةَ رِزْقِهِ وَوَكَلَهُ إِلَى نَفْسِهِ وَأَفْسَدَ عَلَيْهِ مَعِيشَتَهُ.

۱۳- فرمایا حضرت نے جس نے اپنے مسلمان بھائی سے بدزبانی کی خدا اس سے رزق کی دولت اٹھا لیتا ہے اور اس کا کام اسی کے سپرد کر دیتا ہے اور فاسد کر دیتا ہے اس پر اس کی روزی۔

١٤ - عَنْهُ، عَنْ مُعَلَّى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ غَسَّانٍ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ لِي مُبْتَدِئاً: يَا سَمَاعَةُ مَا هَذَا الَّذِي كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ جَمَّالِكَ؟ إِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ فَحَّاشاً أَوْصَخَّاباً أَوْلَعَّاناً، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَقَدْ كَانَ ذَلِكَ، إِنَّهُ ظَلَمَنِي، فَقَالَ: إِنْ كَانَ ظَلَمَكَ لَقَدْ أَرْبَيْتَ عَلَيْهِ إِنَّ هَذَا لَيْسَ مِنْ فِعَالِي وَلَا آمُرُ بِهِ شِيعَتِي، اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ وَلَا تَعُدْ، قُلْتُ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ؛ وَلَا أَعُودُ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے کلام کی ابتدا کرکے فرمایا اے سماعہ تیرے اور تیرے شتربان کے درمیان یہ معاملہ ہوا اپنے کو بدگوئی، زیادہ بلند آواز سے بولنے اور زیادہ طعن کرنے سے بچا۔ میں نے کہا اس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ فرمایا تیرا ظلم اس سے زیادہ ہوا یہ ہمارا طریقہ کار نہیں اور نہ میں اپنے شیعوں کو اس کا حکم دیتا ہوں۔ خدا سے استغفار کرو اور پھر ایسا نہ کرنا۔ میں نے کہا میں توبہ کرتا ہوں اور پھر ایسا نہ کروں گا۔

دوسوساٹھواں باب

وہ شخص جس کے شر سے بچا جائے

((بَابُ مَنْ يُتَّقَى شَرُّهُ)) ۲۶۰

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ، فَقَامَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلَتِ الْبَيْتَ وَأَذِنَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِلرَّجُلِ، فَلَمَّا دَخَلَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَبِشْرِهِ [إِلَيْهِ] يُحَدِّثُهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ وَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ بَيْنَا أَنْتَ تَذْكُرُ هَذَا الرَّجُلَ بِمَا ذَكَرْتَهُ بِهِ إِذْ أَقْبَلْتَ عَلَيْهِ بِوَجْهِكَ وَ بِشْرِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عِنْدَ ذَلِكَ: إِنَّ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللهِ مَنْ تُكْرَهُ مُجَالَسَتُهُ لِفُحْشِهِ.

۱۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا ایک روز خانہ جناب عائشہ میں تھے کہ ایک شخص نے اذن طلبی کی۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ قبیلہ کا بدآدمی ہے جناب عائشہ اٹھ کر اندر چلی گئیں اور حضرت نے اسے بلالیا جب وہ آیا تو آپ نے کشادہ روی کے ساتھ بات چیت کی۔ جب وہ چلا گیا تو عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اس شخص کے لئے ایسا فرمایا تھا لیکن جب وہ آیا تو آپ نے کشادہ روی سے بات چیت کی۔ فرمایا یہ بدترین

آدمی زبان دراز بدگو ہے اور ان میں سے ہے جس کی بدزبانی سے اس کی ہم نشینی بری معلوم ہوتی ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله شَرُّ النَّاسِ عِنْدَاللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ شَرِّهِمْ .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے روز قیامت خدا کے نزدیک بدترین لوگ وہ ہیں جن کی تعظیم ان کے شر سے بچنے کے لئے کی جاتی ہے۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ خَافَ النَّاسُ لِسَانَهُ فَهُوَ فِي النَّارِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کی بدزبانی سے لوگ ڈرتے ہوں اس کی جگہ جہنم میں ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ؛ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله شَرُّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ شَرِّهِمْ .

۴۔ فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے روز قیامت بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی تعظیم لوگ ان کے شر سے بچنے کے لئے کریں۔

دوسو اکسٹھواں باب

بغی (زیادہ روی)

(بَابُ الْبَغْيِ) ۲۶۱

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَعْجَلَ الشَّرِّ عُقُوبَةً الْبَغْيُ

۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے۔ بغاوت کا عذاب سب سے جلد آنے والا ہے شر ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَقُولُ إِبْلِيسُ لِجُنُودِهِ : أَلْقُوا بَيْنَهُمُ الْحَسَدَ وَالْبَغْيَ ، فَإِنَّهُمَا يَعْدِلَانِ عِنْدَاللهِ الشِّرْكَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اپنے لشکر سے کہتا ہے بنی آدم کے درمیان حسد اور بغاوت پیدا کر دو کیونکہ یہ دونوں اللہ کے نزدیک شرک کے برابر ہیں۔

٣ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ أَنَّ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام كَتَبَ إِلَيْهِ فِي كِتَابٍ : انْظُرْ أَنْ لَا تُكَلِّمَنَّ بِكَلِمَةِ بَغْيٍ أَبَداً وَإِنْ أَعْجَبَتْكَ نَفْسُكَ وَعَشِيرَتُكَ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے خط میں لکھا کہ کبھی زبان سے سرکشی کی بات نہ کہو۔ اگرچہ تمہارا نفس اور قبیلہ تمھیں تعجب میں ڈالے۔

٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ وَيَعْقُوبَ السَّرَّاجِ ، جَمِيعاً ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْبَغْيَ يَقُودُ أَصْحَابَهُ إِلَى النَّارِ وَ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ بَغَى عَلَى اللهِ عَنَاقُ بِنْتُ آدَمَ ، فَأَوَّلُ قَتِيلٍ قَتَلَهُ اللهُ عَنَاقُ وَكَانَ مَجْلِسُهَا جَرِيباً فِي جَرِيبٍ وَكَانَ لَهَا عِشْرُونَ إِصْبَعاً فِي كُلِّ إِصْبَعٍ ظُفْرَانِ مِثْلُ الْمِنْجَلَيْنِ فَسَلَّطَ اللهُ عَلَيْهَا أَسَداً كَالْفِيلِ وَذِئْباً كَالْبَعِيرِ وَ نَسْراً مِثْلَ الْبَغْلِ ، فَقَتَلْنَهَا وَقَدْ قَتَلَ اللهُ الْجَبَابِرَةَ عَلَى أَفْضَلِ أَحْوَالِهِمْ وَآمَنِ مَا كَانُوا .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیرالمومنینؑ نے فرمایا اے لوگو بغاوت اپنے لوگوں کو جہنم کی طرف کھینچ لے جاتی ہے سب سے پہلے جس نے خدا سے بغاوت کی وہ عناق بنت آدم تھی۔ سب سے پہلے جس کو خدا نے قتل کیا وہ عناق تھی وہ اتنی بھاری بھرکم تھی کہ کئی جریب زمین بیٹھنے کے لئے درکار تھی اس کی بیس انگلیاں تھیں ہر انگلی میں دو ناخن تھے درانتی جیسے اللہ نے اس پر ہاتھی جیسے شیر کو اونٹ جیسے بھیڑیئے کو خچر جیسے گدھ کو مسلط کیا انھوں نے اس کو قتل کر دیا اور اللہ نے قتل کیا جباروں کو ان کے بہترین حالات اور امن کی صورت میں۔

دوسو باسٹھواں باب
کبر

(بَابُ الْفَخْرِ وَالْكِبْرِ) ۲۶۲

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ

سالِم ، عَنْ أَبِي حَمزَةَ الثُّمالِيِّ قالَ : قالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام : عَجَباً لِلْمُتَكَبِّرِ الْفَخُورِ ، الَّذِي كانَ بِالْأَمْسِ نُطْفَةً ثُمَّ هُوَ غَداً جِيفَةٌ .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے تعجب ہے اس متکبر اور فخر کرنے والے پر جو گزشتہ کل ایک نطفہ تھا اور آئندہ کل مردار بن جائے گا۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : آفَةُ الْحَسَبِ الْإِفْتِخارُ وَ الْعُجْبُ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ نے حسب کے لئے فخر اور گھمنڈ آفت ہے۔

۳ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْماعِيلَ ، عَنْ حَنانٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ الْأَسَدِيِّ قالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَنَا عُقْبَةُ بْنُ بَشِيرٍ الْأَسَدِيُّ وَ أَنَا فِي الْحَسَبِ الضَّخْمِ مِنْ قَوْمِي قالَ : فَقالَ : ما تَمُنُّ عَلَيْنا بِحَسَبِكَ ؟ إِنَّ اللهَ رَفَعَ بِالْإِيمانِ مَنْ كانَ النّاسُ يُسَمُّونَهُ وَضِيعاً إِذا كانَ مُؤْمِناً وَ وَضَعَ بِالْكُفْرِ مَنْ كانَ النّاسُ يُسَمُّونَهُ شَرِيفاً إِذا كانَ كافِراً ، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ فَضْلٌ عَلى أَحَدٍ إِلّا بِالتَّقْوى

۳۔ عقبہ ابن بشیر اسدی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں عقبہ بن بشیر اسدی ہوں اور میں بلحاظ نسب اپنے قبیلہ میں صاحب عظمت ہوں۔ حضرت نے فرمایا اس سے ہم پر کیا احسان جتاتا ہے جس مومن کو لوگ ذلیل جانتے تھے اللہ نے اس کے ایمان کے سبب اس کا مرتبہ بلند کیا اور وہ کافر جس کو لوگ شریف سمجھتے تھے خدا نے اس کے کفر کے سبب ذلیل کیا سوائے تقویٰ کے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسى ، عَنْ عِيسَى بْنِ الضَّحّاكِ قالَ : قالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : عَجَباً لِلْمُخْتالِ الْفَخُورِ ، وَ إِنَّما خُلِقَ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ يَعُودُ جِيفَةً وَ هُوَ فِيما بَيْنَ ذلِكَ لا يَدْرِي ما يُصْنَعُ بِهِ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا گھمنڈی متکبر پر تعجب ہے وہ نطفہ سے تو پیدا کیا گیا ہے اور مرنے پر مردار بن جائے گا اور ان دونوں حالتوں کے درمیان جو اس پر گزرے گی اسے وہ کیا جانے۔

۵ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَتَىٰ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ حَتَّىٰ عَدَّ تِسْعَةً ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَمَا إِنَّكَ عَاشِرُهُمْ فِي النَّارِ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگا ابن فلاں بن فلاں ہوں یہانتک کہ نو پشتوں کے نام گنائے۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا تو ان کا دسواں فی النار ہے (وہ خود بھی کافر اور اپنے کافر اجداد پر فخر کر رہا تھا)۔

٦ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : آفَةُ الْحَسَبِ الْإِفْتِخَارُ .

۶۔ فرمایا رسول اللہ نے حسب نسب کی آفت فخر کرتا ہے۔

دوسو ترسٹھواں باب
قساوت قلب

(بَابُ الْقَسْوَةِ) ۲۶۳

١ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيسَىٰ رَفَعَهُ ، قَالَ : فِيمَا نَاجَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَىٰ عليه السلام : يَا مُوسَىٰ لَا تُطَوِّلْ فِي الدُّنْيَا أَمَلَكَ فَيَقْسُوَ قَلْبُكَ وَالْقَاسِي الْقَلْبِ مِنِّي بَعِيدٌ .

۱۔ امام نے فرمایا خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے موسیٰ دنیا میں اپنی امیدوں کو طولانی نہ بناؤ۔ ورنہ تمہارا دل سخت ہو جائے گا اور سخت دل آدمی مجھ سے دور ہے۔

٢ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَبِيسٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا خَلَقَ اللهُ الْعَبْدَ فِي أَصْلِ الْخِلْقَةِ كَافِراً لَمْ يَمُتْ حَتَّىٰ يُحَبِّبَ اللهُ إِلَيْهِ الشَّرَّ فَيَقْرُبُ مِنْهُ فَابْتَلَاهُ بِالْكِبْرِ وَالْجَبْرِيَّةِ فَقَسَا قَلْبُهُ وَسَاءَ خُلُقُهُ وَغَلُظَ وَجْهُهُ وَظَهَرَ فُحْشُهُ وَقَلَّ حَيَاؤُهُ

وَ كَشَفَ اللهُ سِتْرَهُ وَرَكِبَ الْمَحَارِمَ فَلَمْ يَنْزِعْ عَنْهَا ، ثُمَّ رَكِبَ مَعَاصِيَ اللهِ وَ أَبْغَضَ طَاعَتَهُ وَ وَثَبَ عَلَى النَّاسِ ، لَا يَشْبَعُ مِنَ الْخُصُومَاتِ ، فَاسْأَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ وَاطْلُبُوهَا مِنْهُ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب خدا نے اصل خلقت میں کسی کو کافر پیدا کیا۔ پس وہ نہیں مرتا اینکہ اللہ شر کو اس کے لئے محبوب بنا دیتا ہے پس وہ اس سے قریب ہو جاتا ہے پھر خدا اس کو مبتلا کرتا ہے تکبر و جبر پسندی میں لہٰذا اس کا دل سخت ہو جاتا ہے عادت خراب ہو جاتی ہے اور ترش رو بن جاتا ہے بدگوئی کرنے لگتا ہے۔ اس کی حیا کم ہو جاتی ہے اور خدا اس کے بھید کھول دیتا ہے وہ محرمات بجالاتا ہے وہ ان سے نکل نہیں پاتا اور معاصی کا ارتکاب کئے چلا جاتا ہے اور اللہ کی اطاعت کو دشمن رکھتا ہے اور لوگوں پر حملہ کرتا ہے اور جھگڑوں سے سیر نہیں ہوتا۔ پس تم اللہ سے عافیت کا سوال کرو اور اس سے عافیت کے طالب رہو۔

توضیح :- اس حدیث کے اس جملہ سے "جب خدا نے اصل خلقت میں کسی کو کافر پیدا کیا" یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا جسے چاہتا ہے مومن پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے کافر۔ تو اس سے جبر لازم آتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک مجازی صورت ہے بایں طور کہ خدا خلق کے وقت جانتا تھا کہ فلاں شخص کفر اختیار کرے گا پس گویا اس کو کافر پیدا کیا یہ ایک مجازی نسبت ہوئی یا خلق یہاں بمعنی تقدیر (اندازہ) اور بعض معنی میں معاصی کا تعلق اسی تقدیر سے ہے اسی طرح شر کو محبوب کرنا بھی مجازی نسبت ہے بایں طور کہ خدا نے بداعمالی کی وجہ سے اپنی توفیق کو اس سے سلب کر لیا اور اس کے نفس کا تعلق شیطان سے ہو جانے کی بنا پر اس نے شر کو محبوب رکھا۔ یہ نسبت ایسی ہے جیسی اس آیت میں حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، علم و اندازہ الٰہی مقتضی جبر نہیں کیونکہ کوئی کافر با اختیار خود اپنی زندگی میں جو کچھ کرنے والا ہوتا ہے خدا اپنے علم ذاتی سے اس وقوع فعل سے پہلے جان لیتا ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَمَّتَانِ : لَمَّةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمَّةٌ مِنَ الْمَلَكِ ، فَلَمَّةُ الْمَلَكِ : الرِّقَّةُ وَالْفَهْمُ وَلَمَّةُ الشَّيْطَانِ السَّهْوُ وَالْقَسْوَةُ.

۳۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ دریافت کرنا دو طرح کا ہے ایک کا تعلق شیطان سے ہے اور دوسرے کا فرشتہ سے، فرشتہ سے معلومات رقت قلب اور فہم کو پیدا کرتا ہے اور شیطان سے لینا فراموشی اور قساوت کو پیدا کرتا ہے۔

دوسوچونسٹھواں باب

ظلم

(بابُ الظُّلم) ۲۶۴

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ هارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ صالِحٍ ، عَنْ سَعْدِبْنِ طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : الظُّلْمُ ثَلاثَةٌ: ظُلْمٌ يَغْفِرُهُ اللهُ وَظُلْمٌ لايَغْفِرُهُ اللهُ وَظُلْمٌ لايَدَعُهُ اللهُ ، فَأَمّا الظُّلْمُ الَّذِي لايَغْفِرُهُ فَالشِّرْكُ وَ أَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي يَغْفِرُهُ فَظُلْمُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ فِيما بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لايَدَعُهُ فَالْمُدايَنَةُ بَيْنَ الْعِبادِ

۱- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ظلم تین طرح کا ہے ایک وہ جسے اللہ بخش دے گا دوسرا وہ جسے نہ بخشے گا تیسرا وہ جسے اللہ نہ چھوڑے گا جو جرم اللہ نہ بخشے گا وہ شرک ہے اور جو ظلم بخش دے گا وہ انسان کا ظلم ہے اپنے نفس پر ان معاملات میں جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہیں اور جس کو بے فیصل کئے نہ چھوڑے گا وہ ظلم ہے بندوں کا بندوں پر اس میں انصاف کرے گا

۲ - عَنْهُ ، عَنِ الْحَجّالِ ، عَنْ غالِبِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصادِ» قالَ : قَنْطَرَةٌ عَلَى الصِّراطِ لايَجُوزُها عَبْدٌ بِمَظْلَمَةٍ .

۲- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "بے شک تمہارا رب کمین گاہ میں ہے" کہ صراط پر ایک پل ہوگا جس کو وہ بندہ عبور نہ کر سکے گا جس پر کوئی مظلمہ ہوگا۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ وَعُبَيْدِاللهِ الطَّوِيلِ عَنْ شَيْخٍ مِنَ النَّخَعِ قالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنِّي لَمْ أَزَلْ والِياً مُنْذُ زَمَنِ الْحَجّاجِ إِلَى يَوْمِي هٰذا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قالَ : فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَدْتُ عَلَيْهِ ، فَقالَ: لا حَتَّى تُؤَدِّيَ إِلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ .

۳- راوی کہتا ہے میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے کہا میں حجاج کے زمانہ سے آج تک برسر حکومت ہوں پس آیا میری توبہ قبول ہوگی یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے۔ اور پھر فرمایا نہیں ہوگی جب تک تو ہر صاحب حق کا حق ادا

نہ کردے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ مَظْلَمَةٍ أَشَدُّ مِنْ مَظْلَمَةٍ لَا يَجِدُ صَاحِبُهَا عَلَيْهَا عَوْناً إِلَّا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی مظلمہ (حق الناس) اس سے بدتر نہیں کہ ایسے شخص کا حق لیا جائے جس کا کوئی مددگار خدا کے سوا نہ ہو۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ عِيسَى بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا حَضَرَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام الْوَفَاةُ ضَمَّنِي إِلَى صَدْرِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا بُنَيَّ أُوصِيكَ بِمَا أَوْصَانِي بِهِ أَبِي عليه السلام حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَبِمَا ذَكَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَاهُ بِهِ ، قَالَ : يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَظُلْمَ مَنْ لَا يَجِدُ عَلَيْكَ نَاصِراً إِلَّا اللهَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھے چھاتی سے لگایا اور فرمایا۔ بیٹا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں جو میرے باپ نے اپنی موت کے وقت مجھے کی تھی۔ فرمایا تھا بیٹا اپنے کو اس پر ظلم کرنے سے بچاؤ جس کا مددگار اللہ کے سوا کوئی نہ ہو۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : مَنْ خَافَ الْقِصَاصَ كَفَّ عَنْ ظُلْمِ النَّاسِ .

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمایا ہے امیر المومنین علیہ السلام نے جو قصاص سے ڈرے گا وہ لوگوں پر ظلم نہیں کرے گا۔

٧ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَنْ أَصْبَحَ لَا يَنْوِي ظُلْمَ أَحَدٍ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا أَذْنَبَ ذَلِكَ الْيَوْمَ مَا لَمْ يَسْفِكْ دَماً أَوْ يَأْكُلْ مَالَ يَتِيمٍ حَرَاماً .

۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جو اس طرح صبح کرے کہ کسی پر ظلم کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو تو خدا اس

دن کے کل گناہ بخش دے گا بشرطیکہ کسی کو قتل نہ کیا ہو یا کسی یتیم کا مال حرام طریقہ سے نہ کھایا ہو۔

۸ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهُمُّ بِظُلْمِ أَحَدٍ غَفَرَ اللهُ مَا اجْتَرَمَ .

۸ ۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے اس صورت سے صبح کی کہ کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔

۹ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ ظَلَمَ مَظْلَمَةً أُخِذَ بِهَا فِي نَفْسِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وُلْدِهِ .

۹ ۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص کسی کا حق لے لے گا اس کا بدلہ لیا جائے گا اس کے نفس سے اس کے مال سے یا اس کی اولاد سے ۔

۱۰ ۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّهُ ظُلُمَاتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۰ ۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ وہ روز قیامت کی تاریکی ہے

۱۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، [عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى] عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّهُ ظُلُمَاتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۱ ۔ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

۱۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَظْلِمُ بِمَظْلَمَةٍ إِلَّا أَخَذَهُ اللهُ بِهَا فِي نَفْسِهِ وَمَا لِهِ وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ فَإِذَا تَابَ غَفَرَ اللهُ لَهُ .

۱۲ ۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی ازراہ ظلم کسی کا حق لیتا ہے اس کا بدلہ اس کے نفس یا مال سے لیا جاتا ہے اور ظلم جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے اگر توبہ کرے گا تو خدا بخش دے گا۔

۱۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ حكيم ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَىٰ مَوْلَىٰ آلِ سَامٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام مُبْتَدِئاً : مَنْ ظَلَمَ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ [أَوْعَلَىٰ عَقِبِهِ] أَوْعَلَىٰ عَقِبِ عَقِبِهِ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ يَظْلِمُ فَيُسَلِّطُ اللهُ عَلَىٰ عَقِبِهِ أَوْعَلَىٰ عَقِبِ عَقِبِهِ ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْتَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافاً خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً»

۱۳ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کلام کی ابتدا اپنی طرف سے کرکے جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا تو خدا اس پر یا اس کی اولاد پر یا اولاد کی اولاد پر کسی کو مسلط کریگا راوی نے کہا یہ کیسے ظلم کرے کوئی اور بدلہ لیا جائے اولاد سے۔ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے (سورۂ نساء) اور ان لوگوں کو ڈرنا اور خیال کرنا چاہیئے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد (ننھے ننھے) بچے چھوڑ جاتے تو ان پر کس قدر ترس آتا پس ان کو (غریب بچوں پر سختی کرنے میں ڈرنا چاہیئے۔

توضیح:- مراۃ العقول میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں۔ سائل کو بعید معلوم ہوا اس صورت کا وقوع نہ کر منافیٔ عدل جان کر حضرات نے اسے جواب دیا کہ اس کی صورت وہی ہے جو خدا نے سورۂ نساء میں یتیموں کے بارے میں بیان کی ہے (تاکہ لوگ یتیموں پر ظلم کرنے سے ڈریں) چونکہ سائل میں لم سمجھنے کی قابلیت نہ تھی۔ لہذا صرف وقوع کی صورت بیان کر دی یا یہ کہا جائے کہ حضرت نے سائل کے استبعاد کو بہ دلیل انی بیان کیا اور دلیل لمی کو ترک کیا۔ فرمایا اب رہا ظلم کا اس بارے میں تو اس کا جواب یہ ہے کہ فعل الم بالخیر لطفِ خدا ہو۔ دوسروں پر جب کہ الم پہنچنے والے کو دوچند عوض اس الم کا ملے اور جب وہ الم کے بدلے پر غور کرے تو اس الم پر راضی ہو جائے۔ جیسے بچوں کی بیماری ماں باپ کے لئے ازدیاد اجر کا باعث ہو تو وہ اس پر راضی ہوں ممکن ہے کہ یہ صورت ہو کہ عادت الٰہیہ یہ ہو کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا اور ظلم سے یتیم کا مال کھائے گا تو اللہ اس کی اولاد کو اس قسم کے ظلم میں مبتلا کرے گا۔ یہ لطف الٰہی ہوگا ہر اس شخص کے لئے جو اس صورت کو مشاہدہ کرے یا اس کی صداقت کو کسی خبر دینے والے سے سنے تو وہ یتیم وغیرہ پر ظلم کرنے سے رک جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کا اولاد سے بدلہ دنیا میں لینا اور آخرت میں مواخذہ کرنا ممکن ہے اس کا سبب ہو جائے تو لوگ آپس میں صلح کر لیں اور گناہوں سے باز رہیں ہمیں معلوم ہے کہ ظالموں کی اولاد اگر اپنے باپ دادا کی دولت پالیتی ہے تو اسی طرح فتنہ و فساد برپا کرتی ہے جس طرح ان کے باپ دادا نے کیا تھا لہذا اولاد سے بدلہ لینے کی صورت میں جو خوف ہوگا وہ ان کی اصلاح کا باعث ہوگا اس صورت میں کسی پر ظلم نہ ہوگا"

علامہ طباطبائی مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ راوی کے لئے اشکال پیدا ہوا ہے کہ اللہ کی طرف

سے اس کا وقوع کیسے ہوگا امام علیہ السلام نے اس کا جواب آیت سے دیا۔ اب رہا یہ اعتراض کہ ایک کے فعل میں دوسرے کو دھر پکڑنا ظلم ہے تو یہ دوسرا اشکال ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ امور تکوینیہ مرتبط ہیں دوسرے اسباب سے جو اسباب حسن و قبح اقوال سے علاوہ ہیں جیسے صفاتِ والدین اور جسمانی اور روحانی خصوصیات کا اکثر اوقات اولاد میں بطور وراثت پایا جانا وغیرہ۔ خدا نے فرمایا ہے جو مصیبت تم پر آئی ہے وہ تمہاری ہی پیدا کی ہوئی ہے اور جسمانی تعلق جمع کرے گا تمام آبا و اجداد اولاد کو ایک ہی جسمیہ رایت کے نیچے کیونکہ آخر والے انہی عادات کو رکھنے والے تھے جو اول والے تھے۔

اولاد سے بدلے کا خوف ظالم و مظلوم دونوں کے لئے لطفِ الٰہی ہے ظالم ڈرے گا اس سے کہ اس کے فعل سے اس کی اولاد تک کو صدمہ پہنچے گا اور اولاد سے چونکہ فطری محبت ہوتی ہے لہذا وہ ظلم سے رکے گا اور مظلوم کو انتقام کے متعلق تسلی ہوگی۔

١٤ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَىٰ إِلَىٰ نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَائِهِ فِي مَمْلَكَةِ جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَّارِينَ أَنِ ائْتِ هٰذَا الْجَبَّارَ فَقُلْ لَهُ: إِنَّنِي لَمْ أَسْتَعْمِلْكَ عَلَىٰ سَفْكِ الدِّمَاءِ وَاتِّخَاذِ الْأَمْوَالِ وَ إِنَّمَا اسْتَعْمَلْتُكَ لِتَكُفَّ عَنِّي أَصْوَاتَ الْمَظْلُومِينَ فَإِنِّي لَمْ أَدَعْ ظُلَامَتَهُمْ وَإِنْ كَانُوا كُفَّاراً.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ نے ایک نبی سے جو ایک جابر بادشاہ کی حکومت میں تھے فرمایا تم اس جابر کے پاس جاؤ اور کہو کہ میں نے تجھے لوگوں کے خون بہانے اور لو [illegible] کا مال غصب کرنے کے لئے حکومت نہیں دی بلکہ اس لئے دی ہے کہ مظلومین کی فریاد مجھ تک نہ پہنچے۔ میں ان پر ظلم کو نظر انداز نہ کروں گا چاہے وہ کافر ہی ہوں۔

١٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ أَكَلَ مَالَ أَخِيهِ ظُلْماً وَلَمْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِ أَكَلَ جَذْوَةً[۲] مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۵۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سنا جو اپنے بھائی کا مال ظلم سے کھائے گا اور اسے واپس نہ دے گا وہ روز قیامت آگ کی چنگاریاں کھائے گا۔

١٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْعَامِلُ بِالظُّلْمِ وَالْمُعِينُ لَهُ وَالرَّاضِي بِهِ شُرَكَاءُ ثَلَاثَتُهُمْ.

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے ظلم کرنے والا اس کا مددگار اور اس پر راضی ہونے والا تینوں اس ظلم میں شریک ہیں۔

۱۷ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ : أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ مَظْلُوماً فَمَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَكُونَ ظَالِمًا .

۱۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک بندہ مظلوم ہو کر جب ظالم کے لئے ہمیشہ بد دعا ہی کرتا رہتا ہے اور اس میں حد سے تجاوز کر جاتا ہے تو خود ظالم بن جاتا ہے۔

۱۸ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ عَذَرَ ظَالِماً بِظُلْمِهِ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ فَإِنْ دَعَا لَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ وَلَمْ يَأْجُرْهُ اللهُ عَلَى ظُلَامَتِهِ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو ظالم کو اس کے ظلم کرنے میں معذور رکھتا ہے خدا اس پر ایک ظالم کو مسلط کرتا ہے پس اگر وہ خدا سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی اور اس کے مظلمہ پر کوئی اجر نہ ملے گا

۱۹ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَا انْتَصَرَ اللهُ مِنْ ظَالِمٍ إِلَّا بِظَالِمٍ ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : « وَكَذَلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضاً »

۱۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا ظلم کے عوض ظالم کو ظالم سے ٹکرا دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے ہم ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر قابو یا فتنہ بنا دیتے ہیں۔

۲۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ ظَلَمَ أَحَداً فَفَاتَهُ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللهَ لَهُ فَإِنَّهُ كَفَّارَةٌ لَهُ .

۲۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو ظلم سے کسی کا مال لے اور پھر رد کرنے کے لئے اسے نہ پائے تو چاہیئے کہ اس کے لئے اللہ سے استغفار کرے کہ یہ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔

۲۱ ـ أَحْمَدُبْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ خَلَفٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ

الْمَرْوَزِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : مَنْ أَصْبَحَ وَهُوَ لَا يَهُمُّ بِظُلْمِ أَحَدٍ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا اجْتَرَمَ .

۲۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو صبح کرے ایسے حال میں کہ کسی پر ظلم کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا

۲۲ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : دَخَلَ رَجُلَانِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مُدَارَاةٍ بَيْنَهُمَا وَمُعَامَلَةٍ ، فَلَمَّا أَنْ سَمِعَ كَلَامَهُمَا قَالَ : أَمَا إِنَّهُ مَا ظَفِرَ أَحَدٌ بِخَيْرٍ مَنْ ظَفِرَ بِالظُّلْمِ أَمَا إِنَّ الْمَظْلُومَ يَأْخُذُ مِنْ دِينِ الظَّالِمِ أَكْثَرَ مِمَّا يَأْخُذُ الظَّالِمُ مِنْ مَالِ الْمَظْلُومِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ يَفْعَلِ الشَّرَّ بِالنَّاسِ فَلَا يُنْكِرِ الشَّرَّ إِذَا فُعِلَ بِهِ ، أَمَا إِنَّهُ إِنَّمَا يَحْصُدُ ابْنُ آدَمَ مَا يَزْرَعُ وَلَيْسَ يَحْصُدُ أَحَدٌ مِنَ الْمُرِّ حُلْواً وَلَا مِنَ الْحُلْوِ مُرّاً ، فَاصْطَلَحَ الرَّجُلَانِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَا .

۲۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ دو شخص اپنے جھگڑے کو بیان کرنے کے لئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے حضرت نے دونوں کا کلام سن کر فرمایا نیکی میں کسی نے اس سے زیادہ فتح نہیں پائی جتنی مظلوم نے ایک ظالم کے مقابل، مظلوم ظالم کے دین سے اس سے کہیں زیادہ پالیتا ہے جتنا ظالم مظلوم کے مال سے پاتا ہے۔ پھر فرمایا جو دوسروں کے ساتھ برائی کرتا ہے تو اگر اس کے ساتھ برائی کی جائے تو اسے برا نہ سمجھے بے شک آدمی جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے کوئی کڑوے بیج کو بو کر میٹھا پھل نہیں کھائے گا اور نہ میٹھا بو کر کڑوا پھل، یہ سن کر انھوں نے اٹھنے سے پہلے صلح کر لی۔

۲۳ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : مَنْ خَافَ الْقِصَاصَ كَفَّ عَنْ ظُلْمِ النَّاسِ .

۲۳۔ جو قصاص سے ڈرتا ہے اسے چاہیئے کہ ظلم سے رک جائے۔

دوسو پینسٹھ واں باب

خواہشوں کی پیروی

(بَابُ اتِّبَاعِ الْهَوَىٰ) ۲۶۵

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَابِشِيِّ قَالَ :

سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : احْذَرُوا أَهْوَاءَكُمْ كَمَا تَحْذَرُونَ أَعْدَاءَكُمْ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَعْدَى لِلرِّجَالِ مِنِ اتِّبَاعِ أَهْوَائِهِمْ وَحَصَائِدِ أَلْسِنَتِهِمْ .

۱. فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنی بدخواہشوں سے اس طرح بچو جیسے اپنے دشمنوں سے بچتے ہو کوئی شے انسان کے لئے خواہشوں کی پیروی اور زبان کا زخم لگانے سے زیادہ دشمن نہیں۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ : وَعِزَّتِي وَجَلالِي وَ عَظَمَتِي وَ كِبْرِيَائِي وَنُورِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لاَيُؤْثِرُ عَبْدٌ هَوَاهُ عَلَى هَوَايَ إِلاَّ شَتَّتُّ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَلَبَّسْتُ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَشَغَلْتُ قَلْبَهُ بِهَا وَلَمْ أُوتِهِ مِنْهَا إِلاَّ مَاقَدَّرْتُ لَهُ ، وَعِزَّتِي وَجَلالِي وَعَظَمَتِي وَنُورِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لاَيُؤْثِرُ عَبْدٌ هَوَايَ عَلَى هَوَاهُ إِلاَّ اسْتَحْفَظْتُهُ مَلائِكَتِي وَ كَفَّلْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِينَ رِزْقَهُ وَ كُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ .

۲. فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا، قسم اپنی عزت و جلال کی اور اپنی عظمت اور کبریائی کی اور اپنے نور اور بلند درجہ اور مکانی بلندی کی کہ اگر کوئی بندہ اپنی خواہش کو میری خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو میں اس امر کو پراگندہ کر دیتا ہوں اور دنیاوی معاملات میں پھنسا دیتا ہوں اور اس کا دل دنیا کی طرف لگا دیتا ہوں اور اس کو نہیں دیتا مگر اتنا ہی جتنا اس کے لئے مقدر ہو چکا ہے اور قسم ہے اپنی عزت و جلال کی اور اپنی عظمت کی اور اپنے نور اور علو مرتبت کی اور اپنی مکانی بلندی کی کہ اگر کوئی بندہ میری مرضی پر اپنی خواہش کو ترجیح دیتا ہے تو میرے ملائکہ سموات اس کی نگرانی کرتے ہیں اور آسمان و زمین اس کے رزق کے کفیل بھی ہوتے ہیں مگر میرا معاملہ اس کے ساتھ ویسا ہی ہوتا ہے جیسے ہر تاجر کا سوداگری میں کہ جتنا دو اتنا لو۔ دنیا جو ذلیل ہے اس کے پاس آتی ہے۔

۳ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ قَالَ : قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ اثْنَتَيْنِ اتِّبَاعَ الْهَوَى وَ طُولَ الْأَمَلِ أَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَإِنَّهُ يَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ .

۳. فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے میں دو باتوں سے تم کو ڈراتا ہوں ایک خواہش کی پیروی دوسرے آرزوؤں کا پھیلاؤ، خواہشوں کی پیروی انسان کو حق سے روک دیتی ہے اور خواہشوں کا زیادہ ہونا آخرت بھلا دیتا ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اتَّقِ الْمُرْتَقَى السَّهْلَ إِذَا كَانَ مُنْحَدَرُهُ وَعْراً .

قَالَ : وَكَانَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَا تَدَعِ النَّفْسَ وَهَوَاهَا فَإِنَّ هَوَاهَا [فِي] رَدَاهَا، وَتَرْكُ النَّفْسِ وَمَا تَهْوَىٰ أَذَاهَا؛ وَكَفُّ النَّفْسِ عَمَّا تَهْوَىٰ دَوَاؤُهَا.

۴۔ نفس اور اس کی خواہشات کو دعوت نہ دو کیونکہ خواہشات نفس (کی پیروی) میں ہلاکت ہے اور نفس اور اس کی خواہشات ترک کرنے سے نفس کو تکلیف پہنچتی ہے نفس کو خواہشات سے روکنا اس کا علاج ہے۔

دوسو چھیاسٹھواں باب

مکر وغدر وفریب

(بَابُ) ۲۶۶

☆(الْمَكْرِ وَالْغَدْرِ وَالْخَدِيعَةِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَوْلَا أَنَّ الْمَكْرَ وَالْخَدِيعَةَ فِي النَّارِ لَكُنْتُ أَمْكَرَ النَّاسِ .

۱۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اگر مکر وفریب کی سزا جہنم نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ مکر کرنیوالا ہوتا

٢ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : يَجِيءُ كُلُّ غَادِرٍ ـ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ـ بِإِمَامٍ مَائِلٍ شِدْقُهُ حَتَّىٰ يَدْخُلَ النَّارَ وَيَجِيءُ كُلُّ نَاكِثٍ بَيْعَةَ إِمَامٍ أَجْذَمَ حَتَّىٰ يَدْخُلَ النَّارَ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ غدر کرنے والا روز قیامت اپنے امام کے ساتھ

اس طرح آئے گا کہ اس کی باچھ کٹی ہوگی اور اس طرح وہ داخل دوزخ ہوگا اور ہر وہ جس نے امام منصوص من اللہ کی بیعت توڑی ہوگی وہ بصورت مجذوم داخل دوزخ ہوگا۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاكَرَ مُسْلِماً .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے وہ مسلمان جو مکر کرے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَرْيَتَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مَلِكٌ عَلَىٰ حِدَةٍ ، اقْتَتَلُوا ثُمَّ اصْطَلَحُوا ، ثُمَّ إِنَّ أَحَدَ الْمَلِكَيْنِ غَدَرَ بِصَاحِبِهِ فَجَاءَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَصَالَحَهُمْ عَلَىٰ أَنْ يَغْزُوَ مَعَهُمْ تِلْكَ الْمَدِينَةَ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْدِرُوا وَلَا يَأْمُرُوا بِالْغَدْرِ وَلَا يُقَاتِلُوا مَعَ الَّذِينَ غَدَرُوا وَلٰكِنَّهُمْ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدُوهُمْ وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِمْ مَا عَاهَدَ عَلَيْهِ الْكُفَّارُ

۴۔ فرمایا حضرت صادق آل محمدؐ نے جب سوال کیا کسی نے ان دو قریوں کے متعلق جو کافران حربی کے تحت حکم تھے ان میں سے ہر ایک کا بادشاہ الگ تھا پہلے ان دونوں نے جنگ کی پھر صلح کر لی۔ پھر ایک بادشاہ نے دوسرے سے بے وفائی کی اور وہ مسلمانوں کے پاس آیا اور ان سے صلح کر کے کہنے لگے کہ وہ اس کے ساتھ ہو کر دوسرے بادشاہ سے جنگ کریں۔ حضرت نے فرمایا مسلمانوں کو غدر نہ کرنا چاہیئے اور نہ دوسروں کو غدر کا حکم دینا چاہیئے غدر کرنے والوں کے ساتھ ان کو لڑنا نہ چاہیئے ہاں مشرکوں کو جہاں چاہیں قتل کریں اور کفار کے ساتھ مسلمانوں کو صلح کے معاہدہ پر رہنا ضروری نہیں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَجِيءُ كُلُّ غَادِرٍ بِإِمَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَائِلاً شِدْقُهُ حَتَّىٰ يَدْخُلَ النَّارَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہر غدر کرنے والا اپنے امام کے ساتھ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کا باچھا ٹیڑھا ہوگا اور اسی حالت میں وہ داخل جہنم ہوگا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَبْدِيِّ ؛ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ ؛ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ذَاتَ

يَوْمٍ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَوْلَا كَرَاهِيَةُ الْغَدْرِ كُنْتُ مِنْ أَدْهَى النَّاسِ ، أَلَا إِنَّ لِكُلِّ غَدْرَةٍ فَجْرَةً وَلِكُلِّ فَجْرَةٍ كَفْرَةً ؛ أَلَا وَإِنَّ الْغَدْرَ وَالْفُجُورَ وَالْخِيَانَةَ فِي النَّارِ .

۲۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک روز منبر کوفہ پر اپنے خطبہ میں فرمایا۔ لوگو! غدر کرنا ناپسندیدہ نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ دشمنوں پر بلا لانے والا ہوتا آگاہ ہو کہ ہر غدر کرنے والے کے لئے معاصی میں بے پروائی ہے اور یہ بے پروائی کفر ہے اور غدر و بے پروائی اور خیانت کا نتیجہ جہنم رسید ہونا ہے۔

دو سو سڑسٹھواں باب

کذب

(بَابُ الْكَذِبِ) ۲۶۷

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا أَبَا النُّعْمَانِ لَا تَكْذِبْ عَلَيْنَا كِذْبَةً فَتُسْلَبَ الْحَنِيفِيَّةَ ، وَلَا تَطْلُبَنَّ أَنْ تَكُونَ رَأْساً فَتَكُونَ ذَنَباً ، وَلَا تَسْتَأْكِلِ النَّاسَ بِنَا فَتَفْتَقِرَ ؛ فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ لَا مَحَالَةَ وَمَسْؤُولٌ ، فَإِنْ صَدَقْتَ صَدَّقْنَاكَ وَ إِنْ كَذَبْتَ كَذَّبْنَاكَ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ابو نعمان سے۔ ہم پر کوئی جھوٹ نہ بول ورنہ دین سے خارج ہو جائے گا اور سرداری کے خواستگار نہ ہو ورنہ بھیڑیا بن کر لوگوں پر ظلم کرو گے اور ہماری مداحی بہ غلو کر کے لوگوں کا مال نہ کھاؤ ورنہ محتاج ہو جاؤ گے۔ تم روز قیامت پیش خدا کھڑے ہو گے اور تم سے سوال کیا جائے گا۔ پس اگر تم نے ہمارے متعلق سچ کہا ہے تو ہم تصدیق کریں گے اور جھوٹ کہا ہے تو تمہیں جھٹلائیں گے۔ *

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ لِوُلْدِهِ اتَّقُوا الْكَذِبَ ، الصَّغِيرَ مِنْهُ وَالْكَبِيرَ فِي كُلِّ جِدٍّ وَهَزْلٍ ؛ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَذَبَ فِي الصَّغِيرِ اجْتَرَى عَلَى الْكَبِيرِ ، أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ : مَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَصْدُقُ حَتَّى يَكْتُبَهُ اللهُ صِدِّيقاً وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ حَتَّى يَكْتُبَهُ اللهُ كَذَّاباً .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین نے اپنی اولاد سے کہا۔ کذب سے بچو۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، معقول بات چیت ہو یا دل لگی کیونکہ جب آدمی چھوٹے جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے تو بڑے بڑے جھوٹ بولنے لگتا ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی ہمیشہ سچ بولتا ہے تو اللہ اس کو صدیق لکھتا ہے اور جب ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے تو کذاب لکھتا ہے۔

٣ ـ عَنْهُ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ أَقْفَالاً وَ جَعَلَ مَفَاتِيحَ تِلْكَ الْأَقْفَالِ الشَّرَابَ ؛ وَالْكِذْبُ شَرٌّ مِنَ الشَّرَابِ.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے شر باتوں پر تالے ڈالے ہیں ان تالوں کی کنجیاں شراب کو قرار دیا ہے اور جھوٹ شراب سے بھی بدتر ہے۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْكِذْبَ هُوَ خَرَابُ الْإِيمَانِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جھوٹ ایمان کی خرابی کا سبب ہے۔

٥ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعاً ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْكِذْبُ عَلَى اللهِ وَ عَلَىٰ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله مِنَ الْكَبَائِرِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا اور رسول پر جھوٹ بولنا گناہان کبیرہ سے ہے

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانٍ الْأَحْمَرِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُكَذِّبُ الْكَذَّابَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ الْمَلَكَانِ اللَّذَانِ مَعَهُ ، ثُمَّ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ كَاذِبٌ .

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کاذب کو سب سے پہلا جھٹلانے والا اللہ ہے پھر وہ دو فرشتے جو اس کے ساتھ رہتے تھے پھر وہ خود جانتا ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ، [عَنْ أَبَانٍ] ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْكَذَّابَ يَهْلِكُ بِالْبَيِّنَاتِ وَيَهْلِكُ أَتْبَاعُهُ بِالشُّبُهَاتِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سنا کہ بہت زیادہ دروغ گو ظاہر بظاہر دلائل سے ہلاک ہوتا ہے اور اس کے پیرو شبہات میں پڑ کر ہلاک ہوتے ہیں

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ آيَةَ الْكَذَّابِ بِأَنْ يُخْبِرَكَ خَبَرَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَإِذَا سَأَلْتَهُ عَنْ حَرَامِ اللهِ وَحَلَالِهِ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا جھوٹے کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ وہ تجھ سے آسمان و زمین اور مشرق و مغرب کی خبریں بیان کریگا اگر تو حرام و حلال کے متعلق پوچھے گا تو اس کے پاس کچھ نہ ہوگا۔

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْكِذْبَةَ لَتُفَطِّرُ الصَّائِمَ ؛ قُلْتُ : وَأَيُّنَا لَا يَكُونُ ذٰلِكَ مِنْهُ ؟ ! قَالَ : لَيْسَ حَيْثُ ذَهَبْتَ إِنَّمَا ذٰلِكَ الْكِذْبُ عَلَى اللهِ وَعَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ .

۹۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جھوٹ بولنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ میں نے کہا ہم میں ایسا کون ہے جو کبھی جھوٹ نہ بولے۔ فرمایا اس سے مراد خدا و رسولؐ اور آئمہ پر جھوٹ بولنا ہے۔

١٠ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : ذُكِرَ الْحَائِكُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ مَلْعُونٌ فَقَالَ : إِنَّمَا ذَاكَ الَّذِي يَحُوكُ الْكِذْبَ عَلَى اللهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله .

۱۰۔ ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک جولاہے کا ذکر کیا کہ وہ ملعون ہے فرمایا وہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر جھوٹ کا تانا بانا بنتا ہے۔

١١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِيِّ ؛ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَتْرُكَ الْكِذْبَ هَزْلَهُ وَجِدَّهُ .

۱۱۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ بندہ ایمان کا مزہ نہیں چکھے گا جب تک ل لگی ہو یا حقیقت، ہر ایک صورت میں جھوٹ کو ترک نہ کرے گا۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : الْكَذَّابُ هُوَ الَّذِي يَكْذِبُ فِي الشَّيْءِ ؟ قَالَ : لَا ؛ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا يَكُونُ ذٰلِكَ مِنْهُ وَلٰكِنَّ الْمَطْبُوعَ عَلَى الْكِذْبِ

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ سائل نے پوچھا کہ کیا ہر جھوٹے کے لئے ایمان سے بے نصیبی ہے فرمایا نہیں یہ اس کے لئے ہے جس نے جھوٹ کو پسندیدہ خاطر بنالیا ہو۔

١٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ؛ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جس کا جھوٹ زیادہ ہوگا اس کی آبرو جاتی رہے گی۔

١٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَجْتَنِبَ مُوَاخَاةَ الْكَذَّابِ ، فَإِنَّهُ يَكْذِبُ حَتّٰى يَجِيءَ بِالصِّدْقِ فَلَا يُصَدَّقُ

۱۴۔ فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے مرد مسلمان کو چاہیئے کہ وہ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے برادرانہ تعلقات ترک کر دے۔ کیونکہ جب سچی بات اس کے سامنے آتی ہے تو وہ تصدیق نہیں کرتا۔

١٥ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ مِمَّا أَعَانَ اللهُ [بِهِ] عَلَى الْكَذَّابِينَ النِّسْيَانَ .

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ زیادہ جھوٹ بولنے والوں پر اللہ نسیان کو غالب کر دیتا ہے۔

١٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْكَلَامُ ثَلَاثَةٌ : صِدْقٌ وَكِذْبٌ وَإِصْلَاحٌ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ : قِيلَ لَهُ : جُعِلْتُ

فِداكَ مَا الْإِصْلاحُ بَيْنَ النَّاسِ ؟ قَالَ : تَسْمَعُ مِنَ الرَّجُلِ كَلاماً يَبْلُغُهُ فَتَخْبُثُ نَفْسُهُ فَتَلْقاهُ فَتَقُولُ : سَمِعْتُ مِنْ فُلانٍ قَالَ فِيكَ مِنَ الْخَيْرِ كَذا وَ كَذا ؛ خِلافَ مَا سَمِعْتَ مِنْهُ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت صادق آل محمدؑ نے فرمایا کہ کلام تین ہیں سچ، جھوٹ اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنا پوچھا گیا لوگوں کے درمیان اصلاح کی کیا صورت ہے فرمایا جب تم کسی سے ایسی بات سنو جس سے وہ دل گرفتہ ہو گیا ہو تو تم اس سے کہو کہ میں نے تو تمہارے بارے میں اس اس طرح کلمۂ خیر کہتے سنا ہے جو اس کے بالکل خلاف ہے جو تم نے سنا۔

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عُثْمانَ ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنّا قَدْ رُوِّينا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ يُوسُفَ عليه السلام : «أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسارِقُونَ» ؟ فَقالَ : وَاللهِ ما سَرَقُوا وَما كَذَبَ ، وَقالَ إِبْراهِيمُ عليه السلام : «بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذا فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كانُوا يَنْطِقُونَ» ؟ فَقالَ : وَاللهِ ما فَعَلُوا وَ ما كَذَبَ ، قَالَ : فَقالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : ما عِنْدَكُمْ فِيها يا صَيْقَلُ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ : ما عِنْدَنا فِيها إِلَّا التَّسْلِيمُ ، قَالَ : فَقالَ : إِنَّ اللهَ أَحَبَّ اثْنَيْنِ وَأَبْغَضَ اثْنَيْنِ أَحَبَّ الْخَطَرَ فِيما بَيْنَ الصَّفَّيْنِ وَأَحَبَّ الْكَذِبَ فِي الْإِصْلاحِ وَأَبْغَضَ الْخَطَرَ فِي الطُّرُقاتِ وَأَبْغَضَ الْكَذِبَ فِي غَيْرِ الْإِصْلاحِ ، إِنَّ إِبْراهِيمَ عليه السلام إِنَّما قالَ : «بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذا» إِرادَةَ الْإِصْلاحِ وَدَلالَةً عَلىٰ أَنَّهُمْ لا يَفْعَلُونَ ؛ وَقالَ يُوسُفُ عليه السلام إِرادَةَ الْإِصْلاحِ .

۱۷۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اس قول کے متعلق "اے قافلہ والو تم چور ہو" کہ واللہ نہ وہ چور تھے اور نہ یوسف نے جھوٹ بولا" اور حضرت ابراہیم کے اس قول کے متعلق فرمایا بلکہ ان کے بڑے نے ایسا کیا ہے اگر وہ بولیں تو ان سے پوچھ لو" کہ نہ انھوں نے کیا تھا نہ ابراہیم نے جھوٹ بولا۔ راوی سے حضرت نے پوچھا اے صیقل تمہارا کیا خیال ہے اس نے کہا سوائے مان لینے کے اس میں چارۂ کار کیا ہے فرمایا خدا دو باتوں کو دوست رکھتا ہے اور دو کو دشمن رکھتا ہے۔ دو کو وہ متکبرانہ رفتار کو اس وقت دوست رکھتا ہے جبکہ میدان جنگ میں دونوں طرف سے صف آرائی ہو اور دوست رکھتا ہے کذب کو اصلاح بین الناس کے علاوہ اور دشمن رکھتا ہے متکبرانہ رفتار کو شہر کے گلی کوچوں میں اور دشمن رکھتا ہے کذب کو غیر اصلاحی امور میں۔ ابراہیم علیہ السلام نے جو فرمایا کہ ان کے بڑے نے کیا ہے اس سے مقصود ان کافروں کی اصلاح تھی تاکہ وہ اقرار کریں کہ بتوں میں یہ طاقت نہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو فرمایا تو یہ بھی اصلاحِ حال کے ارادہ کی بنا پر تھا۔

١٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوانَ ، عَنْ أَبِي مُخَلَّدٍ السَّرّاجِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حَسّانٍ قالَ : سَمِعْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : كُلُّ كَذِبٍ مَسْؤُولٌ عَنْهُ صاحِبُهُ يَوْماً إِلَّا [كَذِباً] فِي ثَلاثَةٍ : رَجُلٌ كائِدٌ

فِي حَرْبِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عَنْهُ ، أَوْرَجُلٌ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَلْقَى هٰذَا بِغَيْرِ مَا يَلْقَى بِهِ هٰذَا ، يُرِيدُ بِذٰلِكَ الْإِصْلَاحَ مَا بَيْنَهُمَا ، أَوْرَجُلٌ وَعَدَ أَهْلَهُ شَيْئاً وَهُوَ لَا يُرِيدُ أَنْ يُتِمَّ لَهُمْ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر جھوٹ کے متعلق ایک دن سوال کیا جائے گا مگر تین شخصوں سے اوّل دشمن سے حرب میں ازراہ فریب جھوٹ بولنا۔ دوسرے لوگوں میں اصلاح کے لئے جھوٹ بولنا ایک سے مل کر کچھ کہنا اور دوسرے سے مل کر کچھ۔ تاکہ ان کے درمیان مصالحت ہو جائے اور تیسرے وہ جو اپنے اہل سے کسی چیز کا وعدہ کرے اور پھر اسے پورا نہ کرسکے۔ توان کو دل شکنی سے بچانے کے لئے جھوٹ بول دے۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ؛ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اصلاح کے ارادہ سے جھوٹ بولنے والا جھوٹا نہیں ہوتا۔

۲۰ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام بِحَدِيثٍ ، فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ زَعَمْتَ لِي السَّاعَةَ كَذَا وَكَذَا ؟ فَقَالَ : لَا ، فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : بَلَى وَاللهِ زَعَمْتَ : فَقَالَ : لَا وَاللهِ مَا زَعَمْتُهُ ، قَالَ : فَعَظُمَ عَلَيَّ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ : فِدَاكَ بَلَى وَاللهِ قَدْ قُلْتَهُ ، قَالَ : نَعَمْ قَدْ قُلْتُهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ كُلَّ زَعْمٍ فِي الْقُرْآنِ كَذِبٌ .

۲۰۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کچھ بات چیت کی۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کیا آپ نے میرے متعلق ایسا ایسا گمان ابھی نہیں کیا۔ فرمایا۔ نہیں۔ میرے اوپر یہ بات شاق گزری۔ میں نے کہا۔ واللہ میرا گمان تو یہی ہے فرمایا ایسا نہیں ہے جیسا تونے گمان کیا ہے میرے اوپر یہ فرمانا شاق ہوا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ نے یہ فرمایا تھا۔ فرمایا میں نے ضرور کہا تھا۔ لیکن تو یہ نہیں جانتا کہ قرآن میں گمان (دعوے باطل کذب ہے دیکھنے میرے قول سے تونے غلط نتیجہ نکالا۔)

۲۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَإِنَّ كُلَّ رَاجٍ طَالِبٌ وَ كُلَّ خَائِفٍ هَارِبٌ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امیرالمومنین فرمایا کرتے تھے کہ اپنے کو جھوٹ سے بچاؤ کیونکہ ہر امیدوار ثواب الٰہی اچھے افعال کا طلب گار ہوتا ہے اور ہر وہ جو عذاب سے ڈرتا ہے افعال بد سے بھاگتا ہے۔

٢٢ ـ أبُوعَلِيّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ مَعْمَرِبْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَا كِذْبَ عَلَى مُصْلِحٍ ، ثُمَّ تَلَا: «أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ» ثُمَّ قَالَ : وَاللهِ مَا سَرَقُوا وَمَا كَذَبَ ، ثُمَّ تَلَا: «بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ» ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ مَا فَعَلُوهُ وَمَا كَذَبَ .

۲۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اصلاح کرنے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا۔ پھر یہ آیت پڑھی "اے قافلہ والو تم چور ہو۔ پھر فرمایا واللہ نہ وہ چور تھے نہ یوسف جھوٹ بولے" پھر یہ آیت تلاوت کی۔ "بلکہ یہ فعل ان کے بڑے نے کیا ہے اگر یہ بولیں تو پوچھ لو۔ پھر فرمایا نہ بڑے بت نے یہ کیا تھا نہ ابراہیم جھوٹ بولا۔

دوسوا اڑسٹھواں باب

ذولسانین (دو زبان والا)

(بَابُ ذِي اللِّسَانَيْنِ) ۲۶۸

١ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَوْنٍ الْقَلَانِسِيِّ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ لَقِيَ الْمُسْلِمِينَ بِوَجْهَيْنِ وَلِسَانَيْنِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مسلمانوں سے دو رُخ اور دو زبانوں سے ملے گا روز قیامت اس کی دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَكُونُ ذَا وَجْهَيْنِ وَذَا لِسَانَيْنِ ، يُطْرِي[1] أَخَاهُ شَاهِداً وَيَأْكُلُهُ غَائِباً إِنْ أُعْطِيَ حَسَدَهُ وَإِنِ ابْتُلِيَ خَذَلَهُ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سب سے بُرا وہ بندہ ہے جو دو رُو اور دو زبان والا ہو۔ جب دوست کے سامنے آئے تو اس کی تعریف کرے اور غائب ہو تو اسے کھا جائے اگر اسے عطا کیا جائے تو حسد کرے اور اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو اسے بے مدد کے چھوڑ دے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهيمَ ، عَنْ أبيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أسْباطٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَمّادٍ رَفَعَهُ قالَ: قالَ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالىٰ لِعيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام : ياعيسىٰ لِيَكُنْ لِسانُكَ فِي السِّرِّ وَالْعَلانِيَةِ لِساناً واحِداً وَكَذٰلِكَ قَلْبُكَ ، إنّي اُحَذِّرُكَ نَفْسَكَ وَكَفىٰ بي خَبيراً ، لايَصْلَحُ لِسانانِ فِي فَمٍ واحِدٍ وَلاسَيْفانِ في غِمْدٍ واحِدٍ وَلاقَلْبانِ في صَدْرٍ واحِدٍ ، وَكَذٰلِكَ الأَذْهانُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام سے اے عیسیٰ ظاہر و باطن میں ایک زبان ہونی چاہیئے اور ایسے ہی تمہارا دل ہو۔ میں تم کو تمہارے نفس سے ڈراتا ہوں اور میں خبر رکھنے کے لئے کافی ہوں ایک منہ میں دو زبان ایک نیام میں دو تلواریں اور ایک سینہ میں دو دل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح اذہان میں دنیا و آخرت دونوں کے ارادے۔

دوسو اُنہتّرواں باب
ہجرت
(کسی سے غصّہ سے بات کرنا)

(بابُ الهِجْرَة) ٢٦٩

١ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقاسِمِ بْنِ الرَّبيعِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، رَفَعَهُ ، قالَ في وَصِيَّةِ الْمُفَضَّلِ : سَمِعْتُ أباعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لايَفْتَرِقُ رَجُلانِ عَلَى الْهِجْرانِ إلّا اسْتَوْجَبَ أحَدُهُما الْبَراءَةَ وَاللَّعْنَةَ وَرُبَّما اسْتَحَقَّ ذٰلِكَ كِلاهُما ، فَقالَ لَهُ مُعَتِّبٌ: جَعَلَنِيَ اللهُ فِداكَ هٰذَا الظّالِمُ فَما بالُ الْمَظْلُومِ ؟ قالَ: لِأَنَّهُ لايَدْعُوا أخاهُ إلىٰ صِلَتِهِ وَلايَتَغامَسُ لَهُ عَنْ كَلامِهِ ، سَمِعْتُ أبي يَقُولُ: إذا تَنازَعَ اثْنانِ فَعازَّ أحَدُهُما الآخَرَ فَلْيَرْجِعِ الْمَظْلُومُ إلىٰ صاحِبِهِ

حَتّىٰ يَقُولَ لِصَاحِبِهِ: أَيْ أَخِي أَنَا الظَّالِمُ، حَتّىٰ يَقْطَعَ الْهِجْرَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ حَكَمٌ عَدْلٌ يَأْخُذُ لِلْمَظْلُومِ مِنَ الظَّالِمِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر دو شخص آپس کی دوستی کو قطع کرتے ہیں تو ایسے دو آدمی کچھ ترک تعلق کریں غصہ سے بات کرکے، ان میں سے جو ظالم ہوگا خدا و رسولؐ اس سے بری اور ان کی لعنت کا مستحق ہوگا اور بعض اوقات دونوں ہوں گے۔ آپ کے غلام معتب نے کہا۔ اس میں مظلوم کا کیا قصور، فرمایا یہ ہے کہ اس نے اپنے دوست سے صلۂ رحم کیوں نہ کیا۔ اور اس کے کلام سے چشم پوشی کیوں نہ کی۔ میں نے اپنے پدر بزرگوار سے سنا۔ جب دو شخص جھگڑا کریں اور ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرے تو مظلوم کو چاہیئے کہ وہ اپنے بھائی سے کہے میں ظالم ہوں تاکہ دونوں کے درمیان جو قطع تعلق ہوگیا ہے وہ ختم ہو جائے چونکہ اللہ تعالیٰ حاکم و عادل ہے اس لئے وہ مظلوم کا بدلہ ظالم سے لےلیگا

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: لَا هِجْرَةَ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غصہ تین روز سے زیادہ نہ رہنا چاہیئے ورنہ وہ عداوت بن جائے گا۔

٣ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَصْرِمُ ذَوِي قَرَابَتِهِ مِمَّنْ لَا يَعْرِفُ الْحَقَّ؟ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَصْرِمَهُ.

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو کہ اپنے قرابتداروں سے اس بنا پر قطع تعلق کرتا ہے کہ وہ حق کو (امر امامت) کو نہیں پہچانتے۔ فرمایا اس کے سزاوار ہے کہ ترک تعلق نہ کرے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ عَمِّهِ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: كَانَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يُلَقَّبُ شَلْقَانَ وَكَانَ قَدْ صَيَّرَهُ فِي نَفَقَتِهِ وَكَانَ سَيِّئَ الْخُلْقِ فَهَجَرَهُ، فَقَالَ لِي يَوْماً: يَا مُرَازِمُ [وَ] تُكَلِّمُ عِيسَىٰ؟[2] فَقُلْتُ نَعَمْ، فَقَالَ: أَصَبْتَ لَا خَيْرَ فِي الْمُهَاجَرَةِ.

۴۔ مرازم بن حکیم سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب سے ایک شخص شلقان نامی تھا جس کا نفقہ امام کے ذمہ تھا اور

وہ مرد بدخو تھا مرازم نے اس سے غصہ میں ترک تعلق کیا حضرت نے ایک دن مجھ سے فرمایا۔ اسے مرازم! علیشے سے بولو چالو
میں نے کہا بہتر، فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ ترک تعلق میں بہتری نہیں ہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ؛ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ
قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ أَبِي عليه السلام: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَيُّمَا مُسْلِمَيْنِ تَهَاجَرَا
فَمَكَثَا ثَلَاثاً لَا يَصْطَلِحَانِ إِلَّا كَانَا خَارِجَيْنِ مِنَ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا وَلَايَةٌ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ إِلَى كَلَامِ أَخِيهِ
كَانَ السَّابِقُ إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْحِسَابِ.

٥۔ راوی کہتا ہے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہر دو مسلمان جو غصہ
میں ہم کلامی کے بغیر تین دن رہیں اور صلح نہ کریں گے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے اور ان کے درمیان دوستی نہ رہے
گی جو کوئی ان میں سے سب سے پہلے اپنے بھائی سے کلام کرے گا وہ روز قیامت پہلے جنت میں جائے گا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ؛ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ؛ عَنْ زُرَارَةَ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عليه السلام قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يُغْرِي بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَمْ يَرْجِعْ أَحَدُهُمْ عَنْ دِينِهِ؛ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ اسْتَلْقَى
عَلَى قَفَاهُ وَتَمَدَّدَ، ثُمَّ قَالَ: فُزْتُ، فَرَحِمَ اللهُ امْرَأً أَلَّفَ بَيْنَ وَلِيَّيْنِ لَنَا، يَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِينَ تَأَلَّفُوا
وَتَعَاطَفُوا.

٦۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شیطان عداوت ڈالتا ہے مومنین کے درمیان جب تک وہ اپنے دین
سے برگشتہ نہ ہوں۔ جب وہ ایسا کر لیتا ہے تو اپنے کام سے فارغ ہو کر آرام سے لیٹ جاتا ہے۔ پھر کہتا ہے میں کامیاب ہو گیا
اللہ رحم کرے اس پر جو ہمارے دو دوستوں کے درمیان محبت قائم کرائے۔ اے مومنو! ایک دوسرے سے محبت کرو
اور مہربانی کا برتاؤ کرو۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْفُوظٍ، عَنْ
عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَزَالُ إِبْلِيسُ فَرِحاً
مَا اهْتَجَرَ الْمُسْلِمَانِ؛ فَإِذَا الْتَقَيَا اصْطَكَّتْ رُكْبَتَاهُ وَتَخَلَّعَتْ أَوْصَالُهُ وَنَادَى يَا وَيْلَهُ، مَا لَقِيَ مِنَ الثُّبُورِ.

٧۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب مسلمان آپس میں بنا بر غصہ کے ہم کلام نہیں ہوتے تو شیطان خوش
ہوتا ہے اور جب وہ ملتے ہیں تو اپنے گھٹنے پیٹ لیتا ہے اور اس کے بدن کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور چیخ کر کہتا ہے ہائے

لیسی ہلاکت کا سامنا ہے۔

دوسو سترواں باب

قطع رحم

(نسبی رشتہ سے قطع تعلق)

(بَابُ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ) ۲۷۰

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ؛ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : فِي حَدِيثٍ أَلَا إِنَّ فِي التَّبَاغُضِ الْحَالِقَةَ ، لَا أَعْنِي حَالِقَةَ الشَّعْرِ وَلَكِنْ حَالِقَةَ الدِّينِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا آگاہ ہو کہ آپس میں بغض رکھنا سر منڈوانا ہے لیکن اس سے میری مراد سر منڈوانا نہیں بلکہ دین کا سر مونڈنا ہے۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ؛ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : اتَّقُوا الْحَالِقَةَ فَإِنَّهَا تُمِيتُ الرِّجَالَ ؛ قُلْتُ : وَمَا الْحَالِقَةُ ؟ قَالَ : قَطِيعَةُ الرَّحِمِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حالقہ سے بچو۔ وہ لوگوں کو مار ڈالتا ہے لوگوں نے پوچھا حالقہ کیا ہے فرمایا وہ قطع رحم کرنا ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ إِخْوَتِي وَبَنِي عَمِّي قَدْ ضَيَّقُوا عَلَيَّ الدَّارَ وَأَلْجَأُونِي مِنْهَا إِلَى بَيْتٍ وَلَوْ تَكَلَّمْتُ أَخَذْتُ مَا فِي أَيْدِيهِمْ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : اصْبِرْ فَإِنَّ اللهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجاً قَالَ : فَانْصَرَفْتُ وَوَقَعَ الْوَبَاءُ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَ ثَلَاثِينَ [وَمِائَةٍ] فَمَاتُوا وَاللهِ كُلُّهُمْ فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ؛ قَالَ : فَخَرَجْتُ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ : مَا حَالُ أَهْلِ بَيْتِكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَدْ مَاتُوا وَاللهِ كُلُّهُمْ : فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ؛

فَقَالَ : هُوَ بِمَا صَنَعُوا بِكَ وَ بِعُقُوقِهِمْ إِيَّاكَ وَ قَطْعِ رَحِمِهِمْ بَتِرُوا أَتُحِبُّ أَنَّهُمْ بَقُوا وَ أَنَّهُمْ ضَيَّقُوا عَلَيْكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : إِي وَاللهِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ راوی نے کہا کہ میرے بھائی اور چچازاد بھائی میرے دشمن ہوگئے ہیں اور انھوں نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے اور میں دوسرے گھر میں چلا گیا ہوں۔ اگر مجھ کو قدرت ہوتی تو جو انھوں نے کیا ہے اسے واپس کر لیتا۔ حضرت نے فرمایا صبر کر اللہ عنقریب کشادگی عطا فرمائے گا۔ یہ سن کر چلا آیا۔ ۱۳۱ھ میں وبا پھیلی وہ سب مرگئے اس کے بعد میں حضرت کی خدمت میں آیا حضرت نے فرمایا کہو تمہارے خاندان والوں کا کیا حال ہے میں نے کہا سب مرگئے کوئی باقی نہیں رہا۔ فرمایا یہ اسی کا نتیجہ ہے جو انھوں نے تمہارے ساتھ کیا تھا اور قطع رحم کرکے تم پر ظلم کیا تھا۔ کیا تم چاہتے تھے کہ وہ زندہ رہتے اور تم کو تنگ کئے جاتے۔ میں نے کہا خدا کی قسم نہیں۔

٤ ـ عَنْهُ ؛ عَنْ أَحْمَدَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ؛ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَمُوتُ صَاحِبُهُنَّ أَبَداً حَتَّى يَرَى وَبَالَهُنَّ : الْبَغْيُ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ وَالْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ يُبَارِزُ اللهَ بِهَا ، وَإِنَّ أَعْجَلَ الطَّاعَةِ ثَوَاباً لَصِلَةُ الرَّحِمِ وَإِنَّ الْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فُجَّاراً فَيَتَوَاصَلُونَ فَتَنْمِي أَمْوَالُهُمْ وَيُثْرُونَ وَ إِنَّ الْيَمِينَ الْكَاذِبَةَ وَ قَطِيعَةَ الرَّحِمِ لَتَذَرَانِ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ مِنْ أَهْلِهَا وَتَنْقُلُ الرَّحِمَ وَإِنَّ نَقْلَ الرَّحِمِ انْقِطَاعُ النَّسْلِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان کا وبال دیکھے بغیر ان دنیا سے اٹھتا ہی نہیں۔ ایک بغاوت (اللہ و رسول سے) دوسرے قطع رحم، تیسرے جھوٹی قسم کہ یہ اللہ سے جنگ ہے اور سب سے زیادہ جلد ثواب دلانے والی چیز صلۂ رحم ہے اگر کچھ لوگ فاجر ہوں اور صلۂ رحم کریں تو ان کے اموال میں زیادتی ہوگی اور وہ صاحب ثروت ہو جاتے ہیں اور جھوٹی قسم کھانا اور قطع رحم کرنا۔ گھروں کو اس کے اہل سے خالی کرکے اجاڑ دیتے اور رشتہ داری کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ نقل رحم انقطاع نسل ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَقَارِبَهُ ؛ فَقَالَ لَهُ : اكْظِمْ غَيْظَكَ وَافْعَلْ ، فَقَالَ : إِنَّهُمْ يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ ؛ فَقَالَ : أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُمْ فَلَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْكُمْ .

۵۔ راوی کہتا ہے ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور اپنے اعزہ کی شکایت کی۔ فرمایا اپنے غصہ کو پی جاؤ اور نیکی کرو۔ اس نے کہا وہ تو ایسا ایسا عمل کرتے ہیں فرمایا۔ کیا تم بھی ان کی مثل ہونا چاہتے ہو تاکہ خدا تمھاری طرف

نہ دیکھے۔

۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَا تَقْطَعْ رَحِمَكَ وَإِنْ قَطَعَتْكَ .

۶۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا۔ تم قطع رحم نہ کرو اگر تم قطع رحمی کروگے تو ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

۷ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي خُطْبَتِهِ : أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُاللهِ بْنُ الْكَوَّاءِ الْيَشْكُرِيُّ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوَتَكُونُ ذُنُوبٌ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَيْلَكَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ ، إِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَجْتَمِعُونَ وَيَتَوَاسَوْنَ وَهُمْ فَجَرَةٌ فَيَرْزُقُهُمُ اللهُ وَإِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَتَفَرَّقُونَ وَيَقْطَعُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً فَيَحْرِمُهُمُ اللهُ وَهُمْ أَتْقِيَاءُ .

۷۔ ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ بعض گناہ ایسے ہیں جن سے موت جلد آجاتی ہے۔ عبداللہ بن کوّا نے کہا۔ اے امیرالمومنین کیا ایسے بھی گناہ ہیں جن سے جلد موت آجائے۔ فرمایا۔ ہاں۔ اور وہ قطع رحم ہے جس خاندان کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں تو اگرچہ وہ بدکار ہوں اللہ ان کے رزق میں برکت دیتا ہے اور جس گھر والے منفرق ہوتے ہیں اور قطع رحم کرتے ہیں تو اللہ ان کو محروم کر دیتا ہے چاہے پرہیزگار ہوں

۸ - عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِذَا قَطَعُوا الْأَرْحَامَ جُعِلَتِ الْأَمْوَالُ فِي أَيْدِي الْأَشْرَارِ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب لوگ قطع رحم کرتے ہیں تو ان کی دولت اشرار کے ہاتھوں میں پہنچ جاتی ہے۔

دوسواکہتراں باب
عقوق
(نافرمانی والدین)

((بَابُ الْعُقُوقِ)) ۲۷۱

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : أَدْنَى الْعُقُوقِ أُفٍّ ، وَلَوْ عَلِمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئاً أَهْوَنَ مِنْهُ لَنَهَى عَنْهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ نافرمانی کم سے کم ماں باپ سے اُف کہنا ہے اگر خدا کے علم میں کوئی اور چیز اس سے بھی کم ہوتی تو اس سے بھی منع کرتا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : كُنْ بَارّاً وَاقْتَصِرْ عَلَى الْجَنَّةِ وَإِنْ كُنْتَ عَاقّاً [فَظّاً] فَاقْتَصِرْ عَلَى النَّارِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے بنو اگر جنت درکار ہے اور نافرمان بنو اگر دوزخ میں جانا چاہتے ہو۔

۳ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ صَالِحٍ الْحَذَّاءِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُشِفَ غِطَاءٌ مِنْ أَغْطِيَةِ الْجَنَّةِ فَوَجَدَ رِيحَهَا مَنْ كَانَتْ لَهُ رُوحٌ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ إِلَّا صِنْفٌ وَاحِدٌ ، قُلْتُ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز قیامت جنت کے پردوں میں سے ایک پردہ ہٹایا جائے گا جس کی وجہ سے ایک جان رکھنے والا پانسو برس کی راہ سے اس کی خوشبو سونگھ لے گا سوائے ایک گروہ کے۔ راوی نے پوچھا یہ کون لوگ ہوں گے فرمایا والدین کے نافرمان بردار۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : فَوْقَ كُلِّ ذِي بِرٍّ بِرٌّ، حَتَّىٰ يُقْتَلَ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَإِذَا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَلَيْسَ فَوْقَهُ بِرٌّ، وَإِنَّ فَوْقَ كُلِّ عُقُوقٍ عُقُوقاً حَتَّىٰ يَقْتُلَ الرَّجُلُ أَحَدَ وَالِدَيْهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ فَوْقَهُ عُقُوقٌ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا، ہر نیکی کے اوپر ایک نیکی ہے یہاں تک کہ قتل کیا جائے ایک شخص راہ خدا میں، پس جب راہِ خدا میں قتل ہو تو اس سے بڑھ کر نیکی نہیں اور ہر نافرمانی کے اوپر ایک نافرمانی ہے یہاں تک کہ قتل کرے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو۔ ایسا کرے گا تو اس سے بڑھ کر کوئی نافرمانی نہیں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ نَظَرَ إِلَىٰ أَبَوَيْهِ نَظَرَ مَاقِتٍ وَهُمَا ظَالِمَانِ لَهُ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلاةً .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اپنے والدین پر غضبناک نظر ڈالی۔ درآنحالیکہ انھوں نے اس پر ظلم کیا ہو تو بھی اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔

٦ ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُرَاتٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي كَلامٍ لَهُ: إِيَّاكُمْ وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ وَلَا يَجِدُهَا عَاقٌّ وَلَا قَاطِعُ رَحِمٍ وَلَا شَيْخٌ زَانٍ وَلَا جَارٌّ إِزَارَهُ خُيَلَاءَ، إِنَّمَا الْكِبْرِيَاءُ لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنے کلام کے درمیان بچاؤ اپنے کو والدین کی نافرمانی سے، جنّت کی خوشبو جو ایک ہزار سال کی مسافت سے سونگھی جائے گی۔ عاق انسان اس کو نہ سونگھ پائے گا اور نہ قاطع الرحم اور نہ بوڑھا زانی اور نہ وہ جو اپنے زیر جامہ کو تکبّر سے کھینچے۔ بے شک کبر خدا ہی کے لئے ہے۔

٧ ـ عَنْهُ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ [السُّلَمِيِّ]، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَوْ عَلِمَ اللهُ شَيْئاً أَدْنَىٰ مِنْ أُفٍّ لَنَهَىٰ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَدْنَى الْعُقُوقِ وَمِنَ الْعُقُوقِ أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ إِلَىٰ وَالِدَيْهِ فَيُحِدَّ النَّظَرَ إِلَيْهِمَا .

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر خدا کے علم میں اُف سے کم کوئی کلمہ ہوتا تو وہ اس سے بھی منع کرتا اور نافرمانی میں یہ بھی داخل ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین کو غصہ میں گھور کر دیکھے۔

٨ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ:

إِنَّ أَبِي نَظَرَ إِلَى رَجُلٍ وَمَعَهُ ابْنُهُ يَمْشِي وَالِابْنُ مُتَّكِئٌ عَلَى ذِرَاعِ الْأَبِ؛ قَالَ: فَمَا كَلَّمَهُ أَبِي مَقْتاً لَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا جارہا تھا یہ شخص اس طرح کہ بیٹا اس کے ہاتھ پر تکیہ کئے ہوئے تھا امام نے فرمایا کہ مرتے دم تک میرے والد نے اس بیٹے سے کلام نہ کیا

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَدْنَى الْعُقُوقِ أُفٍّ، وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ أَيْسَرَ مِنْهُ لَنَهَى عَنْهُ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے نافرمانی کی ادنیٰ صورت یہ ہے کہ ماں باپ کے لئے اُف کہا جائے۔ اگر علم خدا میں اس سے کم کوئی لفظ ہوتا تو وہ اس سے بھی منع کرتا۔

دوسو بہتّرواں باب

الانتفاء

(دوسروں کے مقابل نسب پر فخر)

(بَابُ الْإِنْتِفَاءِ) ۲۷۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَفَرَ بِاللَّهِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اللہ سے کفر کیا اس شخص نے جس نے کسی کے نسب سے بیزاری ظاہر کی اگرچہ وہ نسب ضعیف ہو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَفَرَ بِاللَّهِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ.

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ؛ وَابْنُ فَضَّالٍ، عَنْ رِجَالٍ شَتَّى، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام أَنَّهُمَا قَالَا: كُفْرٌ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ الِانْتِفَاءُ مِنْ حَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ.

۳۔ فرمایا ابی عبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر کسی نے بوجہ نسب کسی سے بیزاری کا اظہار کیا تو اس نے کفر باللہ کیا اگرچہ نسب ضعیف ہی کیوں نہ ہو۔

دوسوتہتّرواں باب

مسلمانوں کو اذیت اور حقیر سمجھنا

(بَابُ) ۲۷۳

(مَنْ آذَى الْمُسْلِمِينَ وَاحْتَقَرَهُمْ)

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : لِيَأْذَنْ بِحَرْبٍ مِنِّي مَنْ آذَى عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ وَلْيَأْمَنْ غَضَبِي مَنْ أَكْرَمَ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ ؛ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مِنْ خَلْقِي فِي الْأَرْضِ فِيمَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَاحِدٌ مَعَ إِمَامٍ عَادِلٍ لَاسْتَغْنَيْتُ بِعِبَادَتِهِمَا عَنْ جَمِيعِ مَا خَلَقْتُ فِي أَرْضِي وَلَقَامَتْ سَبْعُ سَمَاوَاتٍ وَأَرَضِينَ بِهِمَا وَلَجَعَلْتُ لَهُمَا مِنْ إِيمَانِهِمَا أُنْساً لَا يَحْتَاجَانِ إِلَى أُنْسِ سِوَاهُمَا .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے (حدیث قدسی) مجھ سے جنگ کے لئے آمادہ ہوا وہ جس نے بندۂ مومن کو اذیت دی اور میرے غضب سے بے خوف ہوا جس نے میرے بندۂ مومن کی عزت کی، اگر روئے زمین پر مشرق و مغرب کے درمیان میری کوئی مخلوق بھی سوائے ایک مومن اور امام عادل کے نہ رہے تو میں ان دونوں کی عبادت کے سبب تمام مخلوقاتِ ارض کی عبادت سے بے پرواہ ہوں گا ان دونوں کی وجہ سے سات آسمان اور زمینیں قائم رہیں گی ان کے ایمان سے انس رکھنے کی وجہ سے وہ اپنے غیر کے انس کے محتاج نہ ہوں گے۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ : أَيْنَ الصُّدُودُ لِأَوْلِيَائِي فَيَقُومُ قَوْمٌ لَيْسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ لَحْمٌ ؛ فَيُقَالُ : هَؤُلَاءِ الَّذِينَ آذَوُا الْمُؤْمِنِينَ وَنَصَبُوا لَهُمْ وَعَانَدُوهُمْ وَعَنَّفُوهُمْ فِي دِينِهِمْ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا کہاں ہیں رکاوٹ پیدا

کرنے والے میرے دوستوں کے معاملہ میں پس کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جن کے چہروں پر گوشت نہ ہوگا ان کے لئے کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے مومنوں کو ستایا ان سے تعصب برتا، دشمنی کی، ان پر ظلم کیا۔ حکم ہوگا انھیں جہنم میں ڈالو۔

٣ - أبوعلي الأشعري ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن ابن فضّال ؛ عن ثعلبة بن ميمون عن حمّاد بن بشير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : قال الله تبارك وتعالى : من أهان لي وليّاً فقد أرصد لمحاربتي .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جس نے میرے دوست کی توہین کی وہ مجھ سے جنگ پر تیار ہوا۔

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن عثمان ، عن محمّد بن أبي حمزة عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من حقر مؤمناً مسكيناً أو غير مسكين لم يزل الله عزّ وجلّ حاقراً له ماقتاً حتّى يرجع عن محقرته إيّاه .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن مسکین یا غیر مسکین کو حقیر سمجھا، خدا اس کو ذلیل کرے گا اور اس پر غضب ناک رہے گا جب تک وہ اس مومن کی حقارت سے باز نہ آئے۔

٥ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن علي بن النعمان ؛ عن ابن مسكان ؛ عن معلّى بن خنيس قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إنّ الله تبارك وتعالى يقول : من أهان لي وليّاً فقد أرصد لمحاربتي ، وأنا أسرع شيء إلى نصرة أوليائي .

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے (حدیثِ قدسی میں) کہا ہے جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا وہ مجھ سے جنگ پر آمادہ ہوا۔ اور میں ہر شے سے زیادہ اپنے اولیاء کی نصرت کرنے والا ہوں۔

٦ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن هشام بن سالم ، عن معلّى بن خنيس ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : قال الله عزّ وجلّ : قد نابذني من أذلّ عبدي المؤمن .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس نے میرے بندہ

مومن کو ذلیل کیا اس نے کھلم کھلا مجھ سے دشمنی مول لی۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ أَرْصَدَ لِمُحَارَبَتِي وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدٌ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّافِلَةِ حَتَّىٰ أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَ بَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، إِنْ دَعَانِي أَجَبْتُهُ وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي عَنْ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا کہتا ہے جس نے میرے دوست کی توہین کی وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا اور میرا تقرب بندہ نے اس چیز سے حاصل کیا جو مجھے زیادہ محبوب ہے یعنی جو میں نے اس پر واجب کیا ہے اسے پورا کرکے اور وہ اس تقرب کو زیادہ کرتا ہے نافلہ ادا کرکے تاکہ میں اسے دوست رکھوں اور جب میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ تو میں ہوتا ہوں اس کا حس سامعہ جس سے وہ سنتا ہے اور حس باصرہ جس سے وہ دیکھتا ہے اور حس ناطقہ جس سے وہ بولتا ہے اور اس کے ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ حملہ کرتا ہے یعنی یہ چاروں باتیں میرے حکم کے بموجب سرزد ہوتی ہیں پس جو دعا وہ مجھ سے کرتا ہے۔ قبول کرتا ہوں اور جو مانگتا ہے دیتا ہوں اور میں اپنا حکم نہیں ہٹاتا۔ مگر موت مومن کے لئے جب بندہ مرنا نہیں چاہتا تو میں اس کو آزردہ کرنا نہیں چاہتا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ: يَا رَبِّ مَا حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَكَ؟ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَأَنَا أَسْرَعُ شَيْءٍ إِلَىٰ نُصْرَةِ أَوْلِيَائِي وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي عَنْ وَفَاةِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ؛ وَ إِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يُصْلِحُهُ إِلَّا الْغِنَىٰ وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَىٰ غَيْرِ ذَٰلِكَ لَهَلَكَ، وَإِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يُصْلِحُهُ إِلَّا الْفَقْرُ وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَىٰ غَيْرِ ذَٰلِكَ لَهَلَكَ وَمَا يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّافِلَةِ حَتَّىٰ أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ إِذاً سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، إِنْ دَعَانِي أَجَبْتُهُ وَ إِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ.

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسولؐ خدا معراج کو تشریف لے گئے تو اللہ سے کہا تیرے نزدیک مومن کا کیا حال ہے۔ فرمایا۔ اے محمدؐ جو کوئی میرے دوست کی اہانت کرتا ہے وہ مجھ سے جنگ پر آمادہ ہوتا ہے میں اپنے اولیاء کی نصرت کے لئے ہر شے سے زیادہ جلدی کرنے والا ہوتا ہوں میں جس ۔ کا ذکر کرنے والا ہوں اس سے نہیں پھرتا مثل اس پھرنے کے جو وفات مومن کے متعلق ہوتا ہے جب وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ تو میں اس کی آزردگی ناپسند کرتا ہوں۔ میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں کہ ان کی درستی حال مالدار بنانے میں ہوتی ہے اگر میں ان کی اس حالت کو بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ مومن ایسے ہیں کہ ان کی درستی حال فقر میں ہوتی ہے اگر میں اس صورت حال کو بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں، بندہ کے تقرب کے لئے میرے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ ادا کرے اپنے فرض کو۔ جب وہ فرض کے بعد نوافل سے تقرب چاہتا ہے تو میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ جب میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو اس کے کان جن سے وہ سنتا ہے میرے کان بن جاتے ہیں اور آنکھیں جن سے وہ دیکھتا ہے میری آنکھیں اور زبان جس سے وہ بولتا ہے میری زبان بن جاتی ہے اور اس کے ہاتھ جن سے وہ حملہ کرتا ہے میرے ہاتھ ہو جاتے ہیں میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور جو مانگتا ہے اسے دیتا ہوں۔

توضیح:۔ اعضائے انسانی کا اپنی طرف خدا کا منسوب کرنا۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ عارف جب اپنے دل کو شہوات اور ارادوں سے خالی کر لیتا ہے اور اس کی عقل و روح اور مسامع اور مشاعر پر محبت الٰہی جلوہ فگن ہو جاتی ہے۔ اور اپنے تمام امور خدا کے سپرد کر دیتا ہے اور خدا کے ہر فیصلہ پر راضی ہو جاتا ہے تو خدا تصرف کرتا ہے اس کی عقل اور قلب اور تمام قوتوں میں اور ان تمام امور کو وہ انجام دیتا ہے جن کو وہ پسند کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے، بندہ اپنے مولا کی مشیت کے مطابق ہر کام کرتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ (تم وہی چاہتے ہو جو اللہ چاہتا ہے) اور اس آیت کی تاویل میں وارد ہوا ہے کہ وہ چاہتا ہے داخلہ عوامض اخبار میں معاون حکم و اسرار میں آئمہ اخیار میں۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے مومن کا قلب خدائے رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس طرف اسے چاہتا ہے پھرا دیتا ہے اور اسی طرح خدا کا تصرف تمام اعضاء و جوارح میں ہوتا ہے جیسا کہ اپنے رسولؐ سے فرماتا ہے یہ خاک تم نے مشرکین کی طرف نہیں پھینکی ہے (وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ) اور فرماتا ہے۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم (جن لوگوں نے تم سے بیعت کی بے شک انھوں نے اللہ سے بیعت کی اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر تھا) ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم) اس بناء پر ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت اللہ کی معصیت، اب مطلب واضح ہو گیا حدیث بالا میں ان الفاظ کا میں اس کے کان، آنکھ، زبان اور ہاتھ بن جاتا ہوں اسی طرح تمام اعضاء و جوارح مرد عارف کے نور ربانی سے ضیا بار ہو جاتے ہیں

اور تمام اعضاء کی حرکت موقوف ہو جاتی ہے تدبیر الٰہی پر جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ فنیسرہ للیسری۔

اور محقق طوسی نور اللہ مرقدہٗ نے فرمایا ہے عارف جب معاملات دنیا سے اپنے نفس کو قطع کر لیتا ہے اور حق سے اتصال کر لیتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ اس کی ہر قدرت اس قدرت کے بحر محبت میں ڈوبی ہوئی ہے جو متعلق ہے تمام مقدورات سے اور ہر علم غرق ہے اس علم میں جس سے موجودات کی کوئی شے پوشیدہ نہیں اور اس کا ہر ارادہ مستغرق ہو جاتا ہے اس ارادہ میں جس سے ممکنات کی ہر شے وجود میں آتی ہے اس منزل پر حق اس کی بصر بن جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور کان بن جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی قدرت بنتا ہے جس سے وہ کام کرتا ہے اور علم بنتا ہے جس سے وہ جانتا ہے پس اس حالت میں عارف کامل فی الحقیقت اخلاق الٰہیہ سے آراستہ ہو جاتا ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنِ اسْتَذَلَّ مُؤْمِناً وَاسْتَحْقَرَهُ لِقِلَّةِ ذَاتِ يَدِهِ وَلِفَقْرِهِ شَهَّرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ .

۹۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے کہ جس نے بندۂ مومن کو ذلیل کیا اور اس کی عسرت و تنگدستی کے سبب اسے ذلیل و حقیر جانا اللہ تعالیٰ روز قیامت تمام مخلوق کے سامنے اسے مشتہر کرے گا یعنے بدی کی علامت اس کے چہرہ پر نمایاں کر کے لوگوں پر ظاہر کر دیتا ہے

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَقَدْ أَسْرَىٰ رَبِّي بِي فَأَوْحَىٰ إِلَيَّ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَوْحَىٰ وَشَافَهَنِي [إِلَىٰ] أَنْ قَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَذَلَّ لِي وَلِيّاً فَقَدْ أَرْصَدَنِي بِالْمُحَارَبَةِ ، وَمَنْ حَارَبَنِي حَارَبْتُهُ ، قُلْتُ : يَا رَبِّ وَمَنْ وَلِيُّكَ هٰذَا ؟ فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ مَنْ حَارَبَكَ حَارَبْتَهُ ، قَالَ لِي : ذَاكَ مَنْ أَخَذْتُ مِيثَاقَهُ لَكَ وَلِوَصِيِّكَ وَلِذُرِّيَّتِكُمَا بِالْوِلَايَةِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ شب معراج پس پردہ خدا نے مجھ پر وحی کی جو چاہا اور پھر مجھ سے بے واسطہ کلام کیا۔ اے محمد جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی میں بھی اس سے جنگ کروں گا۔ میں نے کہا اے میرے رب یہ تیرا کون دوست ہے یہ تو میں نے جان لیا کہ جو تجھ سے جنگ کرے گا تو بھی اس سے جنگ کرے گا لیکن وہ دوست کون ہے یہ نہیں جانا۔ فرمایا۔ میں نے روز الست تمہاری اور تمہارے وصی اور تمہاری اولاد کی ولایت کا عہد لیا ہے (جو اس کے خلاف کرے گا وہی دشمن ہے)۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ : مَنِ اسْتَذَلَّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي فِي عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ ، إِنِّي أُحِبُّ لِقَاءَهُ فَيَكْرَهُ الْمَوْتَ فَأَصْرِفُهُ عَنْهُ ، وَإِنَّهُ لَيَدْعُونِي فِي الْأَمْرِ فَأَسْتَجِيبُ لَهُ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے میرے بندۂ مومن کو ذلیل کیا تو وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا ، میرا تردد کسی شے جس کا میں فاعل ہوں ایسا نہیں جیسا اس بندۂ مومن کے متعلق جس کی لقا کو میں دوست رکھتا ہوں اور وہ موت سے کراہت کرتا ہے میں اس کو اس سے ہٹا دیتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں جو امر اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اسے قبول کر لیتا ہوں۔

دو سو چوہتّرواں باب

ان لوگوں کے بارے میں جو دوسروں کے عیب ڈھونڈتے ہیں

((بَابُ)) ۲۷۴

☆(مَنْ طَلَبَ عَثَرَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَوْرَاتِهِمْ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالْفَضْلِ ابْنَيْ يَزِيدَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِاللهِ عليهما السلام قَالَا : أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاخِيَ الرَّجُلَ عَلَى الدِّينِ فَيُحْصِيَ عَلَيْهِ عَثَرَاتِهِ وَ زَلَّاتِهِ لِيُعَنِّفَهُ بِهَا يَوْماً مَا .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے کفر سے زیادہ قریب یہ ہے کہ کوئی کسی کو دینی بھائی بنائے پھر اس کی غلطیوں اور لغزشوں کو شمار کرے تاکہ کسی روز ان کی وجہ سے ان پر ظلم کرے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُخْلِصِ الْإِيمَانَ إِلَى قَلْبِهِ لَا تَذُمُّوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَبَّعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَاتِهِمْ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ ، وَ مَنْ تَتَبَّعَ اللهُ تَعَالَى عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي بَيْتِهِ .

عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے وہ لوگو جو صرف زبان سے اسلام لائے ہو اور ایمان خلوص کے ساتھ ان کے دل میں نہیں اترا مسلمانوں کی مذمت نہ کرو ورنہ خدا تمہارے پوشیدہ عیب نکال کھڑا کرے گا اور تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاخِيَ الرَّجُلَ الرَّجُلَ عَلَى الدِّينِ فَيُحْصِي عَلَيْهِ عَثَرَاتِهِ وَزَلَّاتِهِ لِيُعَنِّفَهُ بِهَا يَوْماً مَا .

۳۔ اس کا ترجمہ حدیث اوّل میں گزرا۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُسْلِمْ بِقَلْبِهِ لَا تَتَبَّعُوا عَثَرَاتِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَثَرَاتِ الْمُسْلِمِينَ تَتَبَّعَ اللهُ عَثْرَتَهُ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللهُ عَثْرَتَهُ يَفْضَحْهُ .

۴۔ رسول اللہ نے فرمایا اے وہ لوگو! جو زبان سے اسلام لائے دل سے قبول نہ کیا، مسلمانوں کی لغزشیں تلاش نہ کرو جو ایسا کرے گا اللہ اس کے عیب ظاہر کر دے گا اور وہ رسوا ہو کر رہے گا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ أَوِالْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَا تَطْلُبُوا عَثَرَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ مَنْ تَتَبَّعَ عَثَرَاتِ أَخِيهِ تَتَبَّعَ اللهُ عَثَرَاتِهِ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللهُ عَثَرَاتِهِ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ بَيْتِهِ.

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ مومنین کی خطاؤں کو تلاش نہ کرو جو اپنے بھائی کی غلطیاں تلاش کرے گا اللہ اس کی غلطیاں اجاگر کر دے گا اور جس کی غلطیاں خدا نے اجاگر کیں تو چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو وہ رسوا ہو کر رہے گا۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاخِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ عَلَى الدِّينِ فَيُحْصِي عَلَيْهِ زَلَّاتِهِ لِيُعَيِّرَهُ بِهَا يَوْماً مَا .

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر سے کس قدر قریب ہے یہ کہ ایک شخص کسی کو اپنا دینی بھائی بنائے اور پھر ان کی خطاؤں کو جمع کرے تاکہ اس کو عیب لگائے اور سرزنش کرے۔

٧ ـ عَنْهُ ؛ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَبْعَدُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللهِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ يُوَاخِي الرَّجُلَ وَهُوَ يَحْفَظُ [عَلَيْهِ] زَلَّاتِهِ لِيُعَيِّرَهُ بِهَا يَوْمًا مَا .

٧۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سب سے زیادہ خدا سے دور رہنے والی بات یہ ہے کہ ایک شخص کسی کو اپنا دینی بھائی بنائے اور پھر اس کی غلطیاں یاد کرے اس لئے کہ ایک دن اسے عیب لگائے اور سرزنش کرے۔

دو سو پچھترواں باب

مذمت سرزنش مومن

(بَابُ التَّعْيِيرِ) ٢٧٥

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أَنَّبَ مُؤْمِنًا أَنَّبَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندۂ مومن کو سرزنش کرے گا خدا اس کو دنیا و آخرت میں سرزنش کرے گا۔

٢ ـ عَنْهُ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَذَاعَ فَاحِشَةً كَانَ كَمُبْتَدِئِهَا وَمَنْ عَيَّرَ مُؤْمِنًا بِشَيْءٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرْكَبَهُ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے بدکام کو شہرت دی وہ اس کی مانند ہے جس نے اس کی ابتدا کی اور جس نے کسی کام پر مومن کو سرزنش کی۔ مرنے سے پہلے وہ اس کا مرتکب ہوگا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ عَيَّرَ مُؤْمِناً بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّىٰ يَرْكَبَهُ .

۳۔ جس نے مومن کو کسی فعل پر سرزنش کی۔ وہ مرنے سے پہلے اس کا مرتکب ہوگا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ بِمَا يُؤَنِّبُهُ أَنَّبَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ مومن کو سرزنش کرنے آئے گا اللہ دنیا و آخرت میں اُسے سرزنش کرے گا۔

دوسو چھہتّرواں باب

غیبت و بہتان

(بَابُ) ۲۷۶

☆(الْغِيبَةِ وَالْبَهْتِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : اَلْغِيبَةُ أَسْرَعُ فِي دِينِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْأَكِلَةِ فِي جَوْفِهِ .

قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : اَلْجُلُوسُ فِي الْمَسْجِدِ انْتِظَارَ الصَّلَاةِ عِبَادَةٌ مَا لَمْ يُحْدِثْ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا يُحْدِثُ ؟ قَالَ : الْاِغْتِيَابُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ غیبت مرد مسلمان کے دین کو اس طرح ہلاک کرتی ہے جس طرح سرطان (کینسر) کسی کے پیٹ میں ہو اور اسے ہلاک کر دے اور یہ بھی فرمایا کہ مسجد کے اندر انتظار نماز میں بیٹھنا عبادت ہے جب تک نیا امر واقع نہ ہو۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیا۔ فرمایا غیبت گوئی نہ ہو۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا رَأَتْهُ عَيْنَاهُ وَ سَمِعَتْهُ أُذُنَاهُ فَهُوَ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ الَّذِينَ

يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ».

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن کے بارے میں ہر وہ بات کہہ دی جو آنکھ سے دیکھی یا کان سے سنی ہو تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے وہ اس بات کو دوست رکھتے ہیں کہ مومنو کے متعلق بری باتیں مشہور کریں ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْغِيبَةِ قَالَ: هُوَ أَنْ تَقُولَ لِأَخِيكَ فِي دِينِهِ مَا لَمْ يَفْعَلْ وَتَبُثَّ عَلَيْهِ أَمْراً قَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ لَمْ يُقَمْ عَلَيْهِ فِيهِ حَدٌّ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غیبت کے متعلق پوچھا فرمایا وہ یہ ہے کہ تم اپنے دینی بھائی کے متعلق وہ بات بیان کرو جو اس نے نہ کی ہو اور ایسا امر اس کے لئے ثابت کرو جس کو اللہ نے چھپایا ہو اور اس پر حد شرعی نہ لگائی گئی ہو۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ حَفْصِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: مَا كَفَّارَةُ الْاِغْتِيَابِ قَالَ: تَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِمَنِ اغْتَبْتَهُ كُلَّمَا ذَكَرْتَهُ.

۴۔ حضرت رسولؐ خدا سے کسی نے پوچھا کہ غیبت کا کفارہ کیا ہے فرمایا جس کی تم نے غیبت کی جب بھی اس کی یاد آئے اس کے لئے خدا سے استغفار کرو۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ بَهَتَ مُؤْمِناً أَوْ مُؤْمِنَةً بِمَا لَيْسَ فِيهِ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي طِينَةِ خَبَالٍ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ، قُلْتُ: وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: صَدِيدٌ يَخْرُجُ مِنْ فُرُوجِ الْمُومِسَاتِ.

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن یا مومنہ پر تہمت رکھی خدا اسے روز قیامت طینت خبال سے اٹھائے گا پوچھا طینت خبال کیا ہے فرمایا وہ پیپ ہے جو زنا کار عورتوں کی شرمگاہوں سے نکلے گی۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ رَجُلٍ لَا نَعْلَمُهُ إِلَّا يَحْيَى الْأَزْرَقَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ ذَكَرَ رَجُلاً مِنْ خَلْفِهِ بِمَا هُوَ فِيهِ مِمَّا

عَرَفَهُ النَّاسُ لَمْ يَغْتَبْهُ وَمَنْ ذَكَرَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِمَا هُوَ فِيهِ مِمَّا لَا يَعْرِفُهُ النَّاسُ اغْتَابَهُ وَمَنْ ذَكَرَهُ بِمَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَهُ.

۶۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جو کسی کی پس پشت ایسی برائی بیان کرے جو لوگوں میں مشہور ہو گئی ہو اور اس نے کی بھی ہو تو اس نے غیبت نہ کی اور جو ایسی برائی بیان کرے جو اس نے کی ہو مگر مشہور نہ ہوئی ہو تو یہ غیبت ہو گی اور جس نے ایسی بات بیان کی جو اس نے کی نہ ہو تو یہ بہتان ہے۔

۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَيَابَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : اَلْغِيبَةُ أَنْ تَقُولَ فِي أَخِيكَ مَا سَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَ أَمَّا الْأَمْرُ الظَّاهِرُ فِيهِ مِثْلُ الْحِدَّةِ وَالْعَجَلَةِ فَلَا (۱) ؛ وَالْبُهْتَانُ أَنْ تَقُولَ فِيهِ مَا لَيْسَ فِيهِ.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے بارے میں بری بات کہو جس کو اللہ نے چھپایا ہو۔ لیکن جو عیب کھلم کھلا ہو جیسے تند مزاجی یا جلد بازی تو وہ غیبت نہیں۔

دو سو ستہتر واں باب

نقلِ سخن ہر مومن

(بَابُ) ۲۷۷

٭(الرِّوَايَةِ عَلَى الْمُؤْمِنِ)٭

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَنْ رَوَى عَلَى مُؤْمِنٍ رِوَايَةً يُرِيدُ بِهَا شَيْنَهُ وَهَدْمَ مُرُوءَتِهِ لِيَسْقُطَ مِنْ أَعْيُنِ النَّاسِ أَخْرَجَهُ اللهُ مِنْ وَلَايَتِهِ إِلَى وَلَايَةِ الشَّيْطَانِ فَلَا يَقْبَلُهُ الشَّيْطَانُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندۂ مومن کے متعلق ایسی روایت بیان کرتا ہے جس سے اس کے عیب ظاہر ہوں اس کی مروت ختم ہو جائے اور لوگوں کی نگاہوں میں اس کا وقار ختم ہو جائے تو اللہ اس کو اپنی ولایت سے نکال کر ولایت شیطان میں داخل کرتا ہے اور شیطان بھی اس کو قبول نہیں کرتا۔

۲ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : عَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : تَعْنِي سِفْلَيْهِ قَالَ : لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ ، إِنَّمَا هِيَ إِذَاعَةُ سِرِّهِ .

۲۔ عبداللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سے کہا۔ کیا عورت مومن، مومن پر حرام ہے فرمایا۔ ہاں میں نے کہا کیا اس سے مراد آپ کی دونوں شرمگاہیں ہیں۔ فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد کسی مومن کا راز کھولنا۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُخْتَارٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِيمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ «عَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ» قَالَ: مَا هُوَ أَنْ يَنْكَشِفَ فَتَرَى مِنْهُ شَيْئاً إِنَّمَا هُوَ أَنْ تَرْوِيَ عَلَيْهِ أَوْ تَعِيبَهُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عورت مومن، مومن پر حرام ہے لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ شرمگاہ کھول کر اس کا کوئی حصہ دیکھے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے متعلق کوئی ایسی بات بیان کرے جس سے اس کا عیب ظاہر ہو۔

دوسو اٹھتّرواں باب

شماتت

(بَابُ الشَّمَاتَةِ) ۲۷۸

۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا تُبْدِي الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللهُ وَ يُصَيِّرَهَا بِكَ ، وَقَالَ : مَنْ شَمِتَ بِمُصِيبَةٍ نَزَلَتْ بِأَخِيهِ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يُفْتَتَنَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، اپنے بھائی کی مصیبت پر اظہار خوشی نہ کرو۔ ورنہ اللہ اس پر رحم کرے گا اور وہ مصیبت تم پر نازل ہو جائے گی اور یہ بھی فرمایا۔ جو اپنے بھائی کی مصیبت پر شماتت کرے گا وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک کسی آزمائش میں نہ پڑ جائے۔

دو سو اناسی واں باب

سبّاب (گلیارا)

(بَابُ السِّبَابِ) ۲۷۹

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: سِبَابُ الْمُؤْمِنِ كَالْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مومن کو گالی دینے والا اپنے کو جہنم کے کنارے پہنچانے والا ہے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ، وَأَكْلُ لَحْمِهِ مَعْصِيَةٌ، وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ مومن کو گالی دینے والا سب سے بڑا فاسق ہے اس سے لڑنا کفر ہے اور اس کی غیبت کرنا معصیت ہے اور اس کے مال کا احترام اسی طرح لازم ہے جیسے اس کے خون کا احترام لازم ہے۔

۳ - عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: أَوْصِنِي، فَكَانَ فِيمَا أَوْصَاهُ أَنْ قَالَ: لَا تَسُبُّوا النَّاسَ فَتَكْتَسِبُوا الْعَدَاوَةَ بَيْنَهُمْ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بنی تمیم کا ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کچھ ہدایت فرمایئے۔ پس منجملہ باتوں کے حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کو گالی نہ دو کیونکہ اس سے آپس میں عداوت پیدا ہوتی ہے۔

۴ - ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فِي رَجُلَيْنِ يَتَسَابَّانِ قَالَ: الْبَادِي مِنْهُمَا أَظْلَمُ، وَوِزْرُهُ وَوِزْرُ صَاحِبِهِ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يَعْتَذِرْ إِلَى الْمَظْلُومِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب دو آدمی آپس میں ایک دوسرے کو گالی دے رہے ہوں تو ابتدا کرنے والا زیادہ ظالم ہوگا اس کا اور اس کے دوسرے کا گناہ اس پر ہوگا جب تک وہ مظلوم سے معافی نہ مانگے۔

٥۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَاشَهِدَ رَجُلٌ عَلَىٰ رَجُلٍ بِكُفْرٍ قَطُّ إِلَّابَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا ، إِنْ كَانَ شَهِدَ [بِهِ] عَلَىٰ كَافِرٍ صَدَقَ وَإِنْ كَانَ مُؤْمِناً رَجَعَ الْكُفْرُ عَلَيْهِ ، فَإِيَّاكُمْ وَالطَّعْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک آدمی اگر دوسرے کے کفر کی گواہی دے تو ان میں ایک کافر ہوگا اگر جس کے متعلق کفر کی گواہی دی ہے وہ کافر ہے تب تو یہ سچا ہے اور اگر وہ مومن ہے تو کفر اس کی طرف رجوع کرے گا۔ پس اپنے کو مومن پر طعن کرنے سے بچاؤ۔

٦۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّعْنَةَ إِذَاخَرَجَتْ مِنْ فِي صَاحِبِهَا تَرَدَّدَتْ فَإِنْ وَجَدَتْ مَسَاغاً (۲) وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَىٰ صَاحِبِهَا .

۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب کوئی کسی پر لعن کرتا ہے تو اگر وہ مستحق لعن ہے تو اس کی طرف لوٹتی ہے اور اگر نہیں تو لعن کرنے والے کی طرف جاتی ہے۔

٧۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّعْنَةَ إِذَاخَرَجَتْ مِنْ فِي صَاحِبِهَا تَرَدَّدَتْ بَيْنَهُمَا فَإِنْ وَجَدَتْ مَسَاغاً وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَىٰ صَاحِبِهَا .

۷۔ ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ لعنت جب کسی کے منہ سے نکلتی ہے تو گھومتی ہے دونوں کے درمیان اگر وہ صحیح ہے تو خیر ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف عود کرتی ہے۔

٨۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَاقَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ : أُفٍّ خَرَجَ مِنْ وَلَايَتِهِ وَإِذَاقَالَ : أَنْتَ عَدُوِّي كَفَرَ أَحَدُهُمَا ، وَلَايَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُؤْمِنٍ عَمَلاً وَهُوَمُضْمِرٌ عَلَىٰ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ سُوءاً .

۸۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمدؐ نے جب کوئی کسی مومن بھائی کے متعلق کوئی بری بات کہتا ہے تو اس کی ولایت سے خارج ہو جاتا ہے اور جب کہتا ہے تو میرا دشمن ہے تو ان میں سے ایک کافر ہوگا اور اللہ کسی ایسے مومن کے عمل کو قبول نہ کرے گا جس کے دل میں اپنے مومن بھائی کی طرف سے بدی چھپی ہو۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ إِنْسَانٍ يَطْعَنُ فِي عَيْنِ مُؤْمِنٍ إِلَّا مَاتَ بِشَرِّ مِيتَةٍ وَكَانَ قَمِناً أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَى خَيْرٍ .

۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے کسی مومن کو اس کے سامنے طعنہ دیا وہ بدترین موت مرے گا اور اس کا سزاوار ہوگا کہ امر نیک کی طرف رجوع نہ کرے۔

دوسو اسّی واں باب

تہمت و بدگمانی

(بَابُ) ۲۸۰

٭(التُّهَمَةِ وَسُوءِ الظَّنِّ)٭

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ أَخَاهُ انْمَاثَ الْإِيمَانُ مِنْ قَلْبِهِ[2] كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مومن اپنے مومن بھائی پر تہمت لگاتا ہے تو ایمان اس کے دل میں اس طرح پگھل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنِ اتَّهَمَ أَخَاهُ فِي دِينِهِ فَلَا حُرْمَةَ بَيْنَهُمَا وَمَنْ عَامَلَ أَخَاهُ بِمِثْلِ مَا عَامَلَ بِهِ النَّاسَ فَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا يَنْتَحِلُ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اپنے دینی بھائی پر تہمت لگائی تو ان دونوں کے درمیان حرمت باقی

نہ رہے گی اور جس نے اپنے مومن بھائی سے وہ برتاؤ کیا جو مخالف لوگ کرتے ہیں تو وہ اپنے دعوے ایمانی سے الگ ہو جائیگا۔

۳ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي كَلَامٍ لَهُ : ضَعْ أَمْرَ أَخِيكَ عَلَى أَحْسَنِهِ حَتَّى يَأْتِيَكَ مَا يَغْلِبُكَ مِنْهُ ، وَلَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ أَخِيكَ سُوءاً وَأَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مَحْمِلاً .

۳ - فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اپنے برادر مومن سے بہتری سلوک کرو جب تک اس سے ایسا امر سرزد نہ ہو جو تمہیں عاجز بنادے اور اپنے بھائی سے بدگمان نہ ہو جب تک تم اسے عمل خیر کرتے پاؤ۔

دوسو اکیاسی واں باب

اس کے بارے میں جو اپنے بھائی کو نصیحت نہ کرے

(بَابُ) ۲۸۱

٭(مَنْ لَمْ يُنَاصِحْ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ)٭

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ الْأَعْشَى عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ سَعَى فِي حَاجَةٍ لِأَخِيهِ فَلَمْ يَنْصَحْهُ فَقَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ .

۱ - فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی کسی مومن بھائی کی حاجت برآری میں سعی تو کرے لیکن اسے نصیحت نہ کرے تو اس نے خدا اور رسول سے خیانت کی۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ فَلَمْ يُنَاصِحْهُ فَقَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ .

۲ - ترجمہ اوپر گزرا۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ جَمِيعاً ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُصَبِّحِ بْنِ هِلْقَامٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام

يَقُولُ : أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا اسْتَعَانَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُبَالِغْ فِيهَا بِكُلِّ جَهْدٍ فَقَدْ خَانَ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ أَبُوبَصِيرٍ : قُلْتُ : لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا تَعْنِي بِقَوْلِكَ : وَالْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : مِنْ لَدُنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى آخِرِهِمْ .

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ہمارے اصحاب میں سے اگر کسی سے کوئی طالب امداد ہو اور وہ اس کی پوری طرح امداد نہ کرے تو اس نے خدا اور رسولؐ اور مومنین سے خیانت کی۔ ابوبصیر نے کہا۔ آپ کی مومنین سے کیا مراد ہے ؟ فرمایا امیرالمومنینؑ سے امام آخر تک۔

٤ ـ عَنْهُمَا جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ ثُمَّ لَمْ يُنَاصِحْهُ فِيهَا كَانَ كَمَنْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَكَانَ اللهُ خَصْمَهُ .

۴۔ راوی نے کہا میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جس نے برادر مومن کی حاجت براری میں سعی کی اور اس کو نصیحت نہ کی وہ اس کی مثل ہے جس نے اللہ و رسولؐ سے خیانت کی۔ اللہ اس کا دشمن ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَبْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنِ اسْتَشَارَ أَخَاهُ فَلَمْ يَمْحَضْهُ مَحْضَ الرَّأْيِ سَلَبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَأْيَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے برادر مومن سے مشورہ کرے اور وہ سچی رائے اسے نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کی عقل کو سلب کر لیتا ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَشَى مَعَ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُنَاصِحْهُ فَقَدْ خَانَ اللهَ وَ رَسُولَهُ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندۂ مومن کی حاجت براری کے لیے چلے اور اس کو نصیحت نہ کرے تو اس نے خدا اور رسولؐ سے خیانت کی۔

دوسو بیاسی واں باب

خلف وعد

(بَابُ خُلْفِ الْوَعْدِ) ۲۸۲

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ . عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : عِدَةُ الْمُؤْمِنِ أَخَاهُ نَذْرٌ لَا كَفَّارَةَ لَهُ ، فَمَنْ أَخْلَفَ فَبِخُلْفِ اللهِ بَدَأَ وَلِمَقْتِهِ تَعَرَّضَ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۞ كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَاللهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ».

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ مومن سے مومن کا وعدہ کرنا ایک قسم کی نذر ہے جس کا کفارہ نہیں جس نے وعدہ کے خلاف کیا اس نے اللہ سے خلف وعد کی ابتدا کی اور خدا کی دشمنی پر آمادہ ہوا۔ خدا سورۃ الصف میں فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو۔ جو کرتے نہیں، خدا کے نزدیک سب سے بڑی دشمنی کی بات یہ ہے کہ جو کہو اسے پورا نہ کرو۔

۲ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَفِ إِذَا وَعَدَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ جب وعدہ کرے اسے پورا کرے۔

دوسو تراسی واں باب

اس کے بارے میں جس سے برادر مومن ملنے آئے اور وہ نہ ملے

(بَابُ) ۲۸۳

۞(مَنْ حَجَبَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ)۞

۱ ۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ

جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُؤْمِنٍ حِجَابٌ ضَرَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجَنَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ سُورٍ مَا بَيْنَ السُّورِ إِلَى السُّورِ مَسِيرَةُ أَلْفِ عَامٍ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مومن برادر مومن کے اذن دخول سے مانع ہو اللہ اس کے اور جنت کے درمیان ستر ہزار دیواریں کھڑی کردے گا ایک دیوار کا فاصلہ دوسری دیوار سے ایکہزار برس کی راہ کا ہو گا۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ الرِّضَا صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ كَانَ فِي زَمَنِ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَتَى وَاحِدٌ مِنْهُمُ الثَّلَاثَةَ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ فِي مَنْزِلِ أَحَدِهِمْ فِي مُنَاظَرَةٍ بَيْنَهُمْ فَقَرَعَ الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْغُلَامُ فَقَالَ : أَيْنَ مَوْلَاكَ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ هُوَ فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ الرَّجُلُ وَدَخَلَ الْغُلَامُ إِلَى مَوْلَاهُ فَقَالَ لَهُ : مَنْ كَانَ الَّذِي قَرَعَ الْبَابَ ؟ قَالَ : كَانَ فُلَانٌ فَقُلْتُ لَهُ : لَسْتَ فِي الْمَنْزِلِ ، فَسَكَتَ وَلَمْ يَكْتَرِثْ وَلَمْ يَلُمْ غُلَامَهُ وَلَا اغْتَمَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ لِرُجُوعِهِ عَنِ الْبَابِ وَأَقْبَلُوا فِي حَدِيثِهِمْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ بَكَّرَ إِلَيْهِمُ الرَّجُلُ فَأَصَابَهُمْ وَقَدْ خَرَجُوا يُرِيدُونَ ضَيْعَةً لِبَعْضِهِمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ : أَنَا مَعَكُمْ ؟ فَقَالُوا لَهُ: نَعَمْ ، وَلَمْ يَعْتَذِرُوا إِلَيْهِ وَكَانَ الرَّجُلُ مُحْتَاجاً ضَعِيفَ الْحَالِ ، فَلَمَّا كَانُوا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذَا غَمَامَةٌ قَدْ أَظَلَّتْهُمْ فَظَنُّوا أَنَّهُ مَطَرٌ ، فَبَادَرُوا فَلَمَّا اسْتَوَتِ الْغَمَامَةُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ إِذَا مُنَادٍ يُنَادِي مِنْ جَوْفِ الْغَمَامَةِ أَيَّتُهَا النَّارُ خُذِيهِمْ وَ أَنَا جَبْرَئِيلُ رَسُولُ اللهِ ، فَإِذَا نَارٌ مِنْ جَوْفِ الْغَمَامَةِ قَدِ اخْتَطَفَتِ الثَّلَاثَةَ النَّفَرَ وَبَقِيَ الرَّجُلُ مَرْعُوباً يَعْجَبُ مِمَّا نَزَلَ بِالْقَوْمِ وَلَا يَدْرِي مَا السَّبَبُ ؟ فَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَقِيَ يُوشَعَ بْنَ نُونٍ عليه السلام فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ وَمَا رَأَى وَ مَا سَمِعَ ، فَقَالَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ عليه السلام : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدَ أَنْ كَانَ عَنْهُمْ رَاضِياً وَذَلِكَ بِفِعْلِهِمْ بِكَ ، فَقَالَ: وَمَا فِعْلُهُمْ بِي ؟ فَحَدَّثَهُ يُوشَعُ فَقَالَ الرَّجُلُ : فَأَنَا أَجْعَلُهُمْ فِي حِلٍّ وَ أَعْفُو عَنْهُمْ ، قَالَ: لَوْ كَانَ هَذَا قَبْلُ لَنَفَعَهُمْ فَأَمَّا السَّاعَةَ فَلَا ، وَعَسَى أَنْ يَنْفَعَهُمْ مِنْ بَعْدُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ فرمایا اے محمد بن سنان زمانہ بنی اسرائیل میں چار شخص مومنین میں سے تھے ان میں سے ایک تین سے ملنے آیا۔ وہ ایک گھر میں باتیں کر رہے تھے اس شخص نے دق الباب کیا ایک غلام نکلا اس نے کہا تیرا آقا کہاں ہے اس نے کہا وہ تو گھر پر نہیں ہیں وہ شخص لوٹ گیا۔ غلام جب آقا کے پاس آیا تو اس نے پوچھا دق الباب کس نے کیا تھا اس نے کہا فلاں نے، میں نے کہہ دیا آپ گھر پر نہیں ہیں یہ سن کر وہ چپ رہا اور نہ پروا کی

اور نہ غلام کو سرزنش کی اور نہ اُن میں سے کسی کو اس بات کا رنج ہوا۔ دوسرے علی الصباح وہ شخص پھر آیا اور ان سے ملا وہ کسی کے کھیت پر جانے کا ارادہ کر رہے تھے اس نے سلام کیا اور کہا کہ میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں انھوں نے کہا اچھا۔ اس سے معافی نہ مانگی۔ یہ شخص مرد محتاج تھا راہ میں جا رہے تھے کہ بادل سر پر چھایا۔ وہ سمجھے بارش آرہی ہے چال تیز کی جب بادل ان کے سروں پر چھا گیا تو اس کے اندر سے ایک منادی نے ندا کی اے آگ ان کو پکڑ لے میں جبرئیل اللہ کا رسول ہوں ناگاہ آگ بادل سے نکلی اور ان تینوں کو جلا دیا۔ وہ شخص اس حادثہ سے خوف زدہ اور متعجب باقی رہا۔ اسے پتہ نہ چلا کہ اس کا سبب کیا ہے شہر کے اندر آیا تو حضرت یوشع بن نون سے ملاقات ہوئی۔ اس نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا ان سے بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا تجھے معلوم نہیں یہ ان پر خدا کا غصہ تھا اس عمل پر جو انھوں نے تیرے ساتھ کیا تھا اس نے کہا وہ کیا عمل تھا حضرت یوشع نے بیان کیا۔ اس نے کہا میں نے خدا کے لئے ان کو معاف کر دیا۔ فرمایا یہ معافی پہلے ہوتی تو ان کے لئے فائدہ بخش ہوتی اب تو آخرت ہی میں کام آئے گی۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُؤْمِنٍ حِجَابٌ ضَرَبَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ سُورٍ ، غِلَظُ كُلِّ سُورٍ مَسِيرَةُ أَلْفِ عَامٍ [مَا بَيْنَ السُّورِ إِلَى السُّورِ مَسِيرَةُ أَلْفِ عَامٍ] .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر ایک مومن دوسرے مومن سے ملنا پسند نہ کرے تو اس کے اور جنت کے درمیان ستر دیواریں حائل ہوں گی اور ہر دیوار ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر موٹی ہو گی اور ایک کا فاصلہ دوسری سے ہزار سالہ راہ کی مسافت پر ہو گا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ فِي مُسْلِمٍ أَتَى مُسْلِماً زَائِراً [أَوْ طَالِبَ حَاجَةٍ] وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : يَا أَبَا حَمْزَةَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ أَتَى مُسْلِماً زَائِراً أَوْ طَالِبَ حَاجَةٍ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَاسْتَأْذَنَ لَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ لَمْ يَزَلْ فِي لَعْنَةِ اللهِ حَتَّى يَلْتَقِيَا فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي لَعْنَةِ اللهِ حَتَّى يَلْتَقِيَا ؟ قَالَ ، نَعَمْ يَا أَبَا حَمْزَةَ .

۴۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے میں نے کہا۔ اگر ایک مسلمان مسلمان کے پاس آتا ہے اس سے ملاقات کر کے کوئی ضرورت پوری کرنے کے لئے اور وہ اپنے گھر میں موجود ہوتا ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے اور وہ اجازت نہیں دیتا اور گھر میں سے نہیں نکلتا تو آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا۔ اے ابوحمزہ جو ایسا کرے

گا اس پر اللہ کی لعنت ہوتی رہے جب تک وہ ملیں نہیں۔ میں نے کہا اللہ کی لعنت ہوگی۔ فرمایا ہاں۔ اے ابوحمزہ۔

دوسو چوراسی واں باب

اس کے بارے میں جس سے اس کا بھائی مدد چاہے اور وہ نہ کرے

(بَابُ) ۲۸۴

(مَنِ اسْتَعَانَ بِهِ أَخُوهُ فَلَمْ يُعِنْهُ)

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ وَأَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ سعدانَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَمِينٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ بَخِلَ بِمَعُونَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ وَالْقِيَامِ لَهُ فِي حَاجَتِهِ [إِلَّا] ابْتُلِيَ بِمَعُونَةِ مَنْ يَأْثَمُ عَلَيْهِ وَلَا يُؤْجَرُ

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی کی اعانت یا اس کی حاجت برلانے میں بخل کرے گا تو وہ مبتلا ہوگا ایسے شخص کی مدد پر جس کی مدد سے وہ گناہگار ہوگا اور اس نیکی کا کوئی اجر نہ پائے گا۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ شِيعَتِنَا أَتَى رَجُلاً مِنْ إِخْوَانِهِ فَاسْتَعَانَ بِهِ فِي حَاجَتِهِ فَلَمْ يُعِنْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ إِلَّا ابْتَلَاهُ اللهُ بِأَنْ يَقْضِيَ حَوَائِجَ غَيْرِهِ مِنْ أَعْدَائِنَا يُعَذِّبُهُ اللهُ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے شیعوں میں اگر کسی کے پاس کوئی برادر مومن آئے اور اپنی کسی ضرورت میں مدد چاہے اور وہ باوجود مدد کرنے کے قابل ہونے کے مدد نہ کرے تو خدا اس سے سلب توفیق کرکے ہمارے دشمنوں میں سے کسی کی مدد کراتا ہے تاکہ اسے روز قیامت تک عذاب میں مبتلا رکھے۔

۳ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ الْخَطَّابِ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَدِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَمْ يَدَعْ رَجُلٌ مَعُونَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ حَتَّى يَسْعَى فِيهَا وَيُوَاسِيَهُ إِلَّا ابْتُلِيَ بِمَعُونَةِ مَنْ يَأْثَمُ وَلَا يُؤْجَرُ.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی برادر مومن کی اعانت اور اس کے بارے میں سعی و ہمدردی چھوڑ دیتا ہے خدا اس کو ایسے شخص کی اعانت میں مبتلا کرتا ہے جس کی اعانت گناہ ہو اور کوئی اجر نہ رکھے۔

٤ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ [أَخِيهِ] أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ مُسْتَجِيراً بِهِ فِي بَعْضِ أَحْوَالِهِ فَلَمْ يُجِرْهُ بَعْدَ أَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ فَقَدْ قَطَعَ وَلَايَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس اس کا مومن بھائی بعض حالات میں طالب پناہ ہو اور وہ باوجود قدرت اسے پناہ نہ دے تو وہ ولایت خدا سے خارج ہو جاتا ہے۔

دوسو پچاسی واں باب

جو کوئی برادر مومن نہ خود کوئی چیز دے نہ دوسروں کو دینے دے

(بَابُ) ۲۸۵

٭(مَنْ مَنَعَ مُؤْمِناً شَيْئاً مِنْ عِنْدِهِ أَوْ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِ)٭

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ أَحْنَفَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَنَعَ مُؤْمِناً شَيْئاً مِمَّا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِ أَقَامَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْوَدّاً وَجْهُهُ مُزْرَقَّةً عَيْنَاهُ مَغْلُولَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَيُقَالُ: هٰذَا الْخَائِنُ الَّذِي خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندۂ مومن کو باوجود قدرت رکھنے نہ خود کوئی شے دے اور نہ دوسروں سے دلائے تو وہ روز قیامت اس طرح محشور ہوگا۔ کالا منہ نیلی آنکھیں دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے لوگ پوچھیں گے یہ کون ہے کہا جائے گا یہ خائن ہے جس نے خدا اور رسولؐ سے خیانت کی پھر اسے جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔

٢ - اِبْنُ سِنانٍ ، عَنْ يونُسَ بْنِ ظَبْيانَ قالَ : قالَ أبوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يا يُونُسُ مَنْ حَبَسَ حَقَّ الْمُؤْمِنِ أَقامَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيامَةِ خَمْسَمِائَةِ عامٍ عَلىٰ رِجْلَيْهِ حَتّىٰ يَسيلَ عَرَقُهُ أَوْدَمُهُ وَ يُنادي مُنادٍ مِنْ عِنْدِاللهِ : هٰذَا الظّالِمُ الَّذي حَبَسَ عَنِ اللهِ حَقَّهُ قالَ : فَيُوَبَّخُ أَرْبَعينَ يَوْماً ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النّارِ.

٢ - راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے یونس جس نے حق مومن کو روکا۔ اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت پانچ سو سال تک کھڑا رکھے گا یہاں تک کہ پسینہ یا خون (بلحاظ گناہ) اس کے پیروں سے بہے گا اور ایک منادی ندا کرے گا یہ وہ ہے جس نے اللہ کا حق روکا۔ پھر وہ چالیس روز سرزنش کرنے کے بعد دوزخ میں ڈال دیا جائے گا

٣ - مُحَمَّدُبْنُ سِنانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قالَ : قالَ أَبوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ كانَتْ لَهُ دارٌ فَاحْتاجَ مُؤْمِنٌ إِلىٰ سُكْناها فَمَنَعَهُ إِيّاها قالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ : يا مَلائِكَتي أَبَخِلَ عَبْدي عَلىٰ عَبْدي بِسُكْنَى الدّارِ الدُّنْيا؟ وَعِزَّتي وَجَلالي لا يَسْكُنُ جِناني أَبَداً .

٣ - فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کے پاس گھر تھا اور برادر مومن اس گھر کا محتاج ہوا اور وہ اس کو رہائش کے لیے نہ دے تو خدا فرماتا ہے اے میرے ملائکہ! اس میرے بندے نے میرے بندے کو دنیا میں گھر نہ دیا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں اس کو اپنی جنت میں ہرگز جگہ نہ دوں گا۔

٤ - اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقولُ : مَنْ أَتاهُ أَخوهُ الْمُؤْمِنُ في حاجَةٍ فَإِنَّما هِيَ رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ ساقَها إِلَيْهِ فَإِنْ قَبِلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَصَلَهُ بِوَلايَتِنا وَ هُوَ مَوْصُولٌ بِوَلايَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ إِنْ رَدَّهُ عَنْ حاجَتِهِ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلىٰ قَضائِها سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ شُجاعاً مِنْ نارٍ يَنْهَشُهُ في قَبْرِهِ إِلىٰ يَوْمِ الْقِيامَةِ مَغْفُورٌ لَهُ أَوْمُعَذَّبٌ ، فَإِنْ عَذَرَهُ الطّالِبُ كانَ أَسْوَءَ حالاً قالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقولُ: مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوانِهِ مُسْتَجيراً بِهِ في بَعْضِ أَحْوالِهِ فَلَمْ يُجِرْهُ بَعْدَ أَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ فَقَدْ قَطَعَ وَلايَةَ اللهِ تَبارَكَ وَتَعالىٰ.

٤ - فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس کوئی برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اللہ کی رحمت ہے اس نے اس محتاج کو اس کے پاس بھیجا اگر اس نے اس کی ضرورت پوری کر دی تو اس کی ہماری اور اللہ کی مدد حاصل ہوئی اور اگر اس کو رد کر دیا در آنحالیکہ اس کو بجا لانے پر قدرت تھی تو خدا اس پر ایک اژدہا مسلط کریگا۔ آگ کا بنا ہوا جو روز قیامت اس کو نوچتا رہے گا مغفور ہو یا معذب اور اگر طالب عذر خواہ تو اور برا حال ہوگا اور یہ بھی فرمایا جو کسی کے پاس کسی خاص مصیبت میں طالب پناہ ہو کر آئے تو وہ باوجود قدرت مدد نہ کرے تو اللہ کی مدد اس سے منقطع ہو جائے گی۔

دوسوچھیاسی واں باب

جو مومن کو ڈرائے

((بَابُ) ۲۸۶

✿(مَنْ اَخَافَ مُؤْمِناً)✿

۱ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ نَظَرَ إِلَىٰ مُؤْمِنٍ نَظْرَةً لِيُخِيفَهُ بِهَا أَخَافَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ لَاظِلَّ إِلَّاظِلُّهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کسی مومن کو خوفزدہ کرنے کی نیت سے دیکھے تو اس کو اللہ اس دن خوف زدہ بنائے گا جس روز سوائے اس کی پناہ کے کوئی پناہ نہ ہوگی۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخَفَّافِ ، عَنْ بَعْضِ الْكُوفِيِّينَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ رَوَّعَ مُؤْمِناً بِسُلْطَانٍ لِيُصِيبَهُ مِنْهُ مَكْرُوهٌ فَلَمْ يُصِبْهُ فَهُوَ فِي النَّارِ؛ وَمَنْ رَوَّعَ مُؤْمِناً بِسُلْطَانٍ لِيُصِيبَهُ مِنْهُ مَكْرُوهٌ فَأَصَابَهُ فَهُوَ مَعَ فِرْعَوْنَ وَآلِ فِرْعَوْنَ فِي النَّارِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کسی مومن کو بادشاہ سے ڈرائے تاکہ اس پر کوئی مصیبت آجائے پس اگر وہ محفوظ رہے تب تو ڈرانے والا جہنم میں جائے گا اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچ گئی تو وہ فرعون اور آلِ فرعون کے ہمراہ جہنم میں جائے گا۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَعَانَ عَلَىٰ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ : آيِسٌ مِنْ رَحْمَتِي .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو مومن کے خلاف ذرا سی بھی کوشش کریگا روز قیامت اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا میری رحمت سے مایوس۔

دوسو ستاسی واں باب

چغل خوری

(بَابُ النَّمِيمَةِ) ۲۸۷

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَلا أُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمْ؟ قَالُوا : بَلَى يَارَسُولَ اللهِ ، قَالَ : الْمَشَّاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ ، الْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ ، الْبَاغُونَ لِلْبُرَاءِ الْمَعَايِبَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں بدترین انسان کون ہے لوگوں نے کہا ۔ضرور یا رسول اللہ ۔فرمایا چغل خور ، لوگوں میں جدائی ڈالنے والا ، معائب سے بری ہونے سے بغاوت کرنے والا۔

٢ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مُحَرَّمَةٌ الْجَنَّةُ عَلَى الْقَتَّاتِينَ[٢] الْمَشَّائِينَ بِالنَّمِيمَةِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حرام ہے جنت باتوں پر کان لگانے والے چغل خوروں پر۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَصْبَهَانِيِّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : شِرَارُكُمُ الْمَشَّاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ الْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ ، الْمُبْتَغُونَ لِلْبُرَاءِ الْمَعَايِبَ.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا بدترین انسان چغل خور ، احباب میں تفرقہ ڈالنے والے اور گناہوں کی برأت سے بغاوت کرنے والے۔

دوسو اٹھاسی واں باب

افشائے راز

((بَابُ الْاِذَاعَةِ)) ۲۸۸

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَيَّرَ أَقْوَاماً بِالْإِذَاعَةِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَ إِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ» فَإِيَّاكُمْ وَالْإِذَاعَةَ .

۱۔ راوی کہتاہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے سرزنش کی ہے منافقوں کو افشائے راز کے متعلق اپنے اس قول میں" جب ان کے لئے کوئی معاملہ امن یا خوف کا ہوتاہے تو وہ اس کو افشا کر دیتے ہیں" پس اپنے کو افشائے راز سے بچاؤ۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيثَنَا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ جَحَدَنَا حَقَّنَا .

قَالَ : وَقَالَ لِمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ : الْمُذِيعُ حَدِيثَنَا كَالْجَاحِدِ لَهُ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام جس نے ہمارا افشائے راز کیا ایسا ہے گویا ہمارے حق سے انکار کیا اور معلی بن خُنَیس سے فرمایا ہماری بات کو دوسروں (مخالفوں) سے بیان کرنے والا اس سے انکار کرنے والے کی مانند ہے۔

۳ ـ يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيثَنَا سَلَبَهُ اللهُ الْإِيمَانَ .

۳۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے ہماری حدیث کا افشا کیا اللہ نے اس کے ایمان کو سلب کر لیا۔

٤ ـ يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا قَتَلَنَا مَنْ أَذَاعَ حَدِيثَنَا قَتْلَ خَطَأٍ وَلَكِنْ قَتَلَنَا قَتْلَ عَمْدٍ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے ہماری حدیث کا افشا کیا۔ اس نے ہم کو غلطاً نہیں بلکہ عمداً قتل کیا۔

۵۔ يُونُس، عَنِ الْعَلاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: يُحْشَرُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَانَدِيَ دَماً فَيُدْفَعُ إِلَيْهِ شِبْهُ الْمِحْجَمَةِ أَوْفَوْقَ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا سَهْمُكَ مِنْ دَمِ فُلَانٍ، فَيَقُولُ: يَارَبِّ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنَّكَ قَبَضْتَنِي وَمَاسَفَكْتُ دَماً فَيَقُولُ: بَلىٰ سَمِعْتَ مِنْ فُلَانٍ رِوَايَةَ كَذَاوَكَذَا، فَرَوَيْتَهَا عَلَيْهِ فَنُقِلَتْ حَتّىٰ صَارَتْ إِلىٰ فُلَانٍ الْجَبَّارِ فَقَتَلَهُ عَلَيْهَا وَهٰذَا سَهْمُكَ مِنْ دَمِهِ.

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روز قیامت ایک ایسا شخص لایا جائے گا جس نے کسی کا خون نہ بہایا ہوگا اس کی طرف ایک حجامت بنانے کا آلہ یا اس سے بڑی کوئی چیز بڑھا کر کہا جائے گا یہ ہے یہ حصہ فلاں کے خون بہانے کے سلسلے میں وہ کہے گا۔ پروردگار تو جانتا ہے کہ مرتے دم تک میں نے کسی کا خون نہ بہایا تھا خدا فرمائے ہاں لیکن تو نے فلاں سے بات سنی تھی تو نے اس کو نقصان پہنچانے کے لئے دوسرو ں سے بیان کیا وہ نقل ہوتے ہوتے فلاں ظالم تک پہنچی جس نے اس کو قتل کر دیا لہٰذا یہ تیرا حصہ ہے اس کے خون سے۔

۶۔ يُونُسُ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَتَلَاهٰذِهِ الْآيَةَ: «ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ» قَالَ: وَاللهِ مَاقَتَلُوهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَلَاضَرَبُوهُمْ بِأَسْيَافِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ سَمِعُوا أَحَادِيثَهُمْ فَأَذَاعُوهَا فَأُخِذُوا عَلَيْهَا فَقُتِلُوا فَصَارَ قَتْلاً وَاعْتِدَاءً وَمَعْصِيَةً.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت کی "یہ سزا ان کو اس لئے دی گئی ہے کہ وہ آیات الٰہی سے انکار کرتے تھے اور نبیوں کو بے گناہ قتل کرتے تھے اس لئے کہ وہ نافرمان تھے حد سے تجاوز کرنے والے" پھر فرمایا واللہ انھوں نے اپنے ہاتھوں سے قتل کیا تھا نہ تلواروں سے مارا تھا بلکہ انھوں نے انبیاء سے احادیث سن کر افشائے راز کیا تھا جس پر وہ پکڑے گئے اور قتل کئے گئے یہ بھی قتل ہی تھا اور حد سے تجاوز کرنا اور معصیت میں مبتلا ہونا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ» فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَاقَتَلُوهُمْ بِأَسْيَافِهِمْ وَلٰكِنْ أَذَاعُوا سِرَّهُمْ وَأَفْشَوْا عَلَيْهِمْ فَقُتِلُوا.

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "وہ انبیاء کو بے گناہ قتل کرتے تھے" واللہ انھوں

نے تلواروں سے قتل نہیں کیا۔ اپنے انبیاء کے بھید لوگوں پر ظاہر کئے اور افشائے راز کئے جس کی بنا پر وہ قتل کئے گئے

٨ـ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَيَّرَ قَوْماً بِالْإِذَاعَةِ، فَقَالَ: «وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ» فَإِيَّاكُمْ وَالْإِذَاعَةَ.

٨۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے سرزنش کی ہے لوگوں کو افشائے راز پر جیسا کہ فرماتا ہے "جب ان کے سامنے کوئی معاملہ امن یا خوف کا آیا تو انھوں نے افشا کر دیا" اپنے کو افشائے راز سے بچاؤ۔

٩ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا شَيْئاً مِنْ أَمْرِنَا فَهُوَ كَمَنْ قَتَلَنَا عَمْداً وَلَمْ يَقْتُلْنَا خَطَأً.

٩۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے ہمیں ضرر پہنچانے کے لئے ہمارے معاملات کا کوئی جز بھی افشا کیا تو گویا عمداً اس نے ہم کو قتل کیا نہ کہ خطاءً۔

١٠ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ نَصْرِ بْنِ صَاعِدٍ مَوْلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مُذِيعُ السِّرِّ شَاكٌّ، وَقَائِلُهُ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَافِرٌ وَمَنْ تَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى فَهُوَ نَاجٍ، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: التَّسْلِيمُ.

١٠۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ ہمارے رازوں کا افشا کرنے والا ہماری امامت میں شک کرنے والا ہے اور نا اہلوں سے اس کا بیان کرنے والا کافر ہے اور جس نے خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا وہ نجات پانے والا ہے میں نے پوچھا عروۃ الوثقیٰ کیا ہے۔ فرمایا ہمارے امر امامت کو تسلیم کرنا۔

١١ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْكُوفِيِّينَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الدِّينَ دَوْلَتَيْنِ دَوْلَةَ آدَمَ ـ وَهِيَ دَوْلَةُ اللهِ ـ وَدَوْلَةَ إِبْلِيسَ: فَإِذَا أَرَادَ اللهُ أَنْ يُعْبَدَ عَلَانِيَةً كَانَتْ دَوْلَةُ آدَمَ وَإِذَا أَرَادَ اللهُ أَنْ يُعْبَدَ فِي السِّرِّ كَانَتْ دَوْلَةُ إِبْلِيسَ، وَالْمُذِيعُ لِمَا أَرَادَ اللهُ سَتْرَهُ مَارِقٌ مِنَ الدِّينِ.

١١۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں دو حکومتیں قرار دی ہیں حکومت آدمؑ

اور حکومت ابلیس۔ جب خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت علانیہ ہو (یعنی حاکم عادل کی حکومت میں) تو یہ حکومت آدم ہے اور جب چاہتا ہے کہ لوگ چھپ کر حکومت کریں (ظالم حکمراں کے خوف سے) تو یہ ابلیسی حکومت ہے۔ ایسی بات کا ظاہر کرنے والا جسے خدا چھپانا چاہے اپنے دین کا برباد کرنے والا ہے۔

۱۲ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّدبن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن عبدالرَّحمٰن بن الحجّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من استفتح نهاره بإذاعة سرّنا سلّط الله عليه حرّ الحديد وضيق المحابس .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ ہمارے بھید کا ظاہر کرنے والا ہے تو خدا اس پر مسلط کرتا ہے گرم لوہے کو اور تنگ قید خانوں کو۔

دوسو نواسی واں باب

معصیت خدا کے ساتھ اطاعت مخلوق کرنا

(باب) ۲۸۹

☆(من أطاع المخلوق في معصية الخالق)☆

۱ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من طلب رضا النّاس بسخط الله جعل الله حامده من النّاس ذامّاً .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کی رضا چاہی خدا اس کی تعریف کرنے والے کو اس کی برائی کرنے والا بنا دیتا ہے۔

۲ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن إسماعيل بن مهران ، عن سيف بن عميرة عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من طلب مرضاة النّاس بما يسخط الله كان حامده من النّاس[۲] ذامّاً ومن آثر طاعة الله بغضب النّاس كفاه الله عداوة كلّ عدوّ ، وحسد كلّ حاسد ، وبغي كلّ باغ وكان الله عزّ وجلّ له ناصراً وظهيراً .

۲۔ جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کو راضی کیا۔ اللہ اس کے مداح کو اس کا مذمت کرنے والا بنا دے گا اور جس نے اللہ کی اطاعت میں مخلوق کو ناراض کیا اللہ ہر دشمن کی عداوت سے ہر حاسد کے حسد سے اور ہر باغی کی بغاوت سے اسے بچائے گا اور اس کا ضرور مددگار ہوگا۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : عِظْنِي بِحَرْفَيْنِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : مَنْ حَاوَلَ[5] أَمْراً بِمَعْصِيَةِ اللهِ كَانَ أَفْوَتَ لِمَا يَرْجُو وَأَسْرَعَ لِمَجِيءِ مَا يَحْذَرُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کو لکھا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے حضرت نے تحریر فرمایا۔ جو معصیت خدا کا قصد کرے گا وہ سب سے زیادہ کھونے والا ہوگا اپنی امید کا اور جس چیز سے ڈرتا ہے بہت جلد اس کے سامنے آئے گی۔

٤ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَا دِينَ لِمَنْ دَانَ بِطَاعَةِ مَنْ عَصَى اللهَ ، وَلَا دِينَ لِمَنْ دَانَ بِفِرْيَةِ بَاطِلٍ عَلَى اللهِ ، وَلَا دِينَ لِمَنْ دَانَ بِجُحُودِ شَيْءٍ مِنْ آيَاتِ اللهِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقرؑ نے جو خدا کے نافرمان بندہ کی اطاعت سے قریب ہوا اس کا دین گیا جو باطل سے جا ملا اس کا دین بھی گیا اور جس نے کسی آیت کا بھی آیات الٰہیہ میں سے انکار کیا اس کا دین بھی رخصت ہوا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ [الْأَنْصَارِيِّ] قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَرْضَى سُلْطَاناً بِسَخَطِ اللهِ خَرَجَ مِنْ دِينِ اللهِ .

۵۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا جس نے مرضی سلطان حاصل کرنے کے لئے خدا کا غضب مول لیا وہ دین سے خارج ہوا۔

دو سو نوے واں باب
دنیا میں گناہوں کی سزا

(بَابُ) ۲۹۰

(فِي عُقُوبَاتِ الْمَعَاصِي الْعَاجِلَةِ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ

مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : خَمْسٌ إِنْ أَدْرَكْتُمُوهُنَّ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْهُنَّ : لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوهَا إِلَّا ظَهَرَ فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا ، وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَؤُونَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ ، وَلَمْ يَمْنَعُوا الزَّكَاةَ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا ، وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ وَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ ، وَلَمْ يَحْكُمُوا بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللهُ [عَزَّ وَجَلَّ] إِلَّا جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا پانچ باتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تم میں پیدا ہو جائیں تو اللہ سے پناہ مانگو (۱) جب کسی قوم میں بالاعلان زنا ہونے لگے تو طاعون اور ایسی بیماریاں پھیلیں گی جو ان کے اسلاف کے لئے نہ تھیں (۲) کم نہ تولا جائے کم نہ ناپا جائے ورنہ قحط سالی نمودار ہو گی اور خرچ میں سختی ہو گی بادشاہ ظلم کرے گا (۳) زکوٰۃ نہ روکی جائے ورنہ بارش رک جائے گی چوپائے نہ ہوں گے تو ایک قطرہ نہ برسے گا اور عہدِ خدا کو اور عہدِ رسولؐ کو نہ توڑیں ورنہ خدا ان کے دشمن کو ان پر مسلط کر دے گا اور ان کا کچھ مال لوٹ لے گا (۵) جو احکام اللہ نے نازل کئے ہیں ان کے خلاف فیصلہ نہ کرو ورنہ اللہ ان کے خوف و ہراس پیدا کر دے گا۔

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا مِنْ بَعْدِي كَثُرَ مَوْتُ الْفَجْأَةِ وَإِذَا طُفِّفَ الْمِكْيَالُ وَالْمِيزَانُ أَخَذَهُمُ اللهُ بِالسِّنِينَ وَالنَّقْصِ وَإِذَا مَنَعُوا الزَّكَاةَ مَنَعَتِ الْأَرْضُ بَرَكَتَهَا مِنَ الزَّرْعِ وَالثِّمَارِ وَالْمَعَادِنِ كُلِّهَا وَإِذَا جَارُوا فِي الْأَحْكَامِ تَعَاوَنُوا عَلَى الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِذَا نَقَضُوا الْعَهْدَ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ وَإِذَا قَطَعُوا الْأَرْحَامَ جُعِلَتِ الْأَمْوَالُ فِي أَيْدِي الْأَشْرَارِ ، وَإِذَا لَمْ يَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ يَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَمْ يَتَّبِعُوا الْأَخْيَارَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ شِرَارَهُمْ فَيَدْعُو خِيَارُهُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ کی کتاب میں میں نے دیکھا جب میرے بعد زنا کا زور ہو گا تو مرگ مفاجات زیادہ ہو گی اور جب لوگ کم تولیں اور ناپیں گے تو قحط سالی ہو گی اور جب زکوٰۃ نہ دیں گے تو کھیتی اور پھلوں کی برکت اٹھ جائے گی اور جب احکام میں جور کریں گے تو ظلم و بغاوت میں باہم مددگار ہوں جب نقض عہد کریں گے تو اللہ ان کا دشمن ان پر مسلط کرے گا اور جب قطع رحم کریں گے تو ان کے اموال شریروں کے قبضہ میں آجائیں گے اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کریں گے اور میرے اہلبیت کی پیروی نہ کریں گے تو خدا ان پر شریروں کو مسلط کرے گا وہ نیکوں کو پکاریں گے مگر وہ جواب نہ دیں گے۔

دو سو اکیانوے واں باب

گنہگاروں سے ہم نشینی

(بَابُ) ۲۹۱

٥(مُجَالَسَةِ أَهْلِ الْمَعَاصِي)٥

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي زِيَادٍ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَجْلِسَ مَجْلِساً يُعْصَى اللهُ فِيهِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى تَغْيِيرِهِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن کو نہیں چاہیئے کہ وہ ایسے جلسے میں بیٹھے جس میں لوگ اللہ کی نافرمانی کرتے ہوں اور ان کو باز رکھنے پر قادر نہ ہو۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: مَالِي رَأَيْتُكَ عِنْدَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ خَالِي، فَقَالَ: إِنَّهُ يَقُولُ فِي اللهِ قَوْلاً عَظِيماً، يَصِفُ اللهَ وَلَا يُوصَفُ، فَإِمَّا جَلَسْتَ مَعَهُ وَتَرَكْتَنَا وَإِمَّا جَلَسْتَ مَعَنَا وَتَرَكْتَهُ؟ فَقُلْتُ: هُوَ يَقُولُ مَا شَاءَ، أَيُّ شَيْءٍ عَلَيَّ مِنْهُ إِذَا لَمْ أَقُلْ مَا يَقُولُ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: أَمَا تَخَافُ أَنْ تَنْزِلَ بِهِ نَقِمَةٌ فَتُصِيبَكُمْ جَمِيعاً، أَمَا عَلِمْتَ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُوسَى عليه السلام وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ فِرْعَوْنَ فَلَمَّا لَحِقَتْ خَيْلُ فِرْعَوْنَ مُوسَى تَخَلَّفَ عَنْهُ لِيَعِظَ أَبَاهُ فَيُلْحِقَهُ بِمُوسَى فَمَضَى أَبُوهُ وَهُوَ يُرَاغِمُهُ حَتَّى بَلَغَا طَرَفاً مِنَ الْبَحْرِ فَغَرِقَا جَمِيعاً فَأَتَى مُوسَى عليه السلام الْخَبَرُ، فَقَالَ: هُوَ فِي رَحْمَةِ اللهِ وَلٰكِنَّ النَّقِمَةَ إِذَا نَزَلَتْ لَمْ يَكُنْ لَهَا عَمَّنْ قَارَبَ الْمُذْنِبَ دِفَاعٌ.

۲۔ جعفری راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے سنا۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم کو عبدالرحمٰن بن یعقوب کے ساتھ دیکھتا ہوں۔ میں نے کہا وہ میرا دوست ہے حضرت نے فرمایا وہ خدا کی تعریف اس کے غیر وصف کے ساتھ کرتا ہے۔ پس یا تو تم اس کے ساتھ رہو ہمیں چھوڑ دو یا ہمارے ساتھ رہو اس کو چھوڑ دو، میں نے کہا وہ جو چاہے ہے مجھ سے کیا تعلق جو وہ کہتا ہے میں نہیں کہتا۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم اس سے نہیں ڈرتے کہ اگر کوئی عذاب اس پہ نازل ہو تو تم بھی اس کی لپیٹ میں آجاؤ کیا تمہیں علم نہیں کہ ایک شخص اصحاب موسیٰ میں ایسا تھا جس کا باپ فرعون کے

ساتھ تھا جب لشکر فرعون موسیٰ سے جا ملا تو لشکر موسیٰ سے نکلا تاکہ اپنے باپ کو نصیحت کرے اور وہ فرعون کو چھوڑ کر موسیٰ سے جا ملے۔ وہ اپنے باپ کے پاس آیا اور مذہب باطلہ کے ابطال میں مباحثہ کیا یہاں تک کہ وہ دونوں باتیں کرتے دریا کے کنارے پہنچے اور وہ دونوں ڈوب گئے۔ جب جناب موسیٰ کو معلوم ہوا تو فرمایا اس پر رحمتِ خدا ہوگی۔ لیکن عذاب جب نازل ہوتا ہے تو گنہگار کے جو قریب ہوتا ہے وہ بھی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔

٣ ـ أبُوعَلِيٍّ الأشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبّارِ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرانَ ، عَنْ عُمَرَبْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قالَ: لاتَصْحَبُوا أَهْلَ الْبِدَعِ وَلاتُجالِسُوهُمْ فَتَصِيرُوا عِنْدَالنّاسِ كَواحِدٍ مِنْهُمْ ؛ قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اَلْمَرْءُ عَلىٰ دِينِ خَلِيلِهِ وَقَرِينِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بدعت پسندوں کے مصاحب نہ بنو اور ان کے پاس نہ بیٹھو ورنہ لوگ تم کو بھی انہی میں سے جانیں گے رسول اللہ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اور اپنے ہم نشین کے۔

٤ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ داوُدَبْنِ سِرْحانَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذا رَأَيْتُمْ أَهْلَ الرَّيْبِ وَالْبِدَعِ مِنْ بَعْدِي فَأَظْهِرُوا الْبَراءَةَ مِنْهُمْ وَأَكْثِرُوا مِنْ سَبِّهِمْ وَالْقَوْلَ فِيهِمْ وَالْوَقِيعَةَ وَباهِتُوهُمْ كَيْلا يَطْمَعُوا فِي الْفَسادِ فِي الْإِسْلامِ وَيَحْذَرَهُمُ النّاسُ وَلايَتَعَلَّمُوا مِنْ بِدَعِهِمْ يَكْتُبِ اللهُ لَكُمْ بِذٰلِكَ الْحَسَناتِ وَيَرْفَعْ لَكُمْ بِهِ الدَّرَجاتِ فِي الْآخِرَةِ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تم احکام شرع میں شک کرنے والوں اور بدعت پسندوں کو میرے بعد دیکھو تو ان سے اپنی برأت ظاہر کرو اور اپنے دل میں اکثر ان کو برا کہو اور ان کے مذہب کے ابطال میں گفت گو کرو تاکہ وہ اسلام میں فساد برپا کرنے کی طمع نہ کریں اور لوگوں کو ان سے ڈراؤ اور ان سے بدعات کو نہ سیکھو ایسا عمل کرنے پر اللہ تمہارے لئے حسنات لکھے گا اور آخرت میں تمہارے درجات بلند کرے گا۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ يُوسُفَ عَنْ مُيَسِّرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : لايَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يُواخِيَ الْفاجِرَ وَلَا الْأَحْمَقَ وَلَا الْكَذّابَ

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسلمانوں کو نہیں چاہیئے کہ وہ بدکار آدمی سے بھائی چارہ کریں اور نہ احمق اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے۔

٦ ـ عَنْهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سالِمٍ الْكِنْدِيِّ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: كانَ أَميرُ الْمُؤْمِنينَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِ إِذا صَعِدَ الْمِنْبَرَ قالَ: يَنْبَغي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَجْتَنِبَ مُؤاخاةَ ثَلاثَةٍ: الْماجِنِ وَالْأَحْمَقِ وَالْكَذّابِ؛ فَأَمَّا الْماجِنُ فَيُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ أَنْ تَكونَ مِثْلَهُ وَلا يُعينُكَ عَلى أَمْرِ دينِكَ وَمَعادِكَ، وَمُقارَنَتُهُ جَفاءٌ وَقَسْوَةٌ، وَمَدْخَلُهُ وَمَخْرَجُهُ عَلَيْكَ عارٌ، وَأَمَّا الْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ لا يُشيرُ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ وَلا يُرْجى لِصَرْفِ السُّوءِ عَنْكَ وَلَوْ أَجْهَدَ نَفْسَهُ وَ رُبَّما أَرادَ مَنْفَعَتَكَ فَضَرَّكَ فَمَوْتُهُ خَيْرٌ مِنْ حَياتِهِ وَسُكوتُهُ خَيْرٌ مِنْ نُطْقِهِ وَبُعْدُهُ خَيْرٌ مِنْ قُرْبِهِ، وَأَمَّا الْكَذّابُ فَإِنَّهُ لا يَهْنِئُكَ مَعَهُ عَيْشٌ يَنْقُلُ حَديثَكَ وَيَنْقُلُ إِلَيْكَ الْحَديثَ، كُلَّما أَفْنى أُحْدوثَةً مَطَّها بِأُخْرى حَتّى أَنَّهُ يُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ فَما يُصَدَّقُ وَيُغْري بَيْنَ النّاسِ بِالْعَداوَةِ فَيُنْبِتُ السَّخائِمَ فِي الصُّدورِ فَاتَّقُوا اللهَ وَ انْظُروا لِأَنْفُسِكُمْ.

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے بر سر منبر فرمایا، مسلمان کے لئے سزاوار ہے کہ پرہیز کرے دوستی سے تین شخصوں کی اول وہ جسے اپنے قول و فعل کی پرواہ نہ ہو، دوسرے احمق، تیسرے بہت زیادہ جھوٹا۔ پہلا شخص اپنے فعل کو تمہاری نظر میں زینت دے گا اور تم کو اپنے جیسا بنانا پسند کرے گا اور تمہارے امر دین اور امر قیامت تمہاری مدد نہ کرے گا اس کی ہم نشینی ظلم اور سنگدلی ہے اور اس کا تمہارے پاس آنا جانا باعث شرم ہے دوسرے احمق یہ تمہیں کوئی اچھا مشورہ نہ دے گا اور تم سے کسی بدی کو دفع نہ کرے گا اگرچہ کتنی ہی کوشش کرے۔ بسا اوقات تم کو فائدہ پہنچانا چاہے گا۔ لیکن پہنچا دے گا نقصان اس کا مرنا زندگی سے بہتر ہے اس کی خاموشی نطق سے بہتر ہے اس کی دوری نزدیکی سے بہتر ہے۔ تیسرے بہت زیادہ جھوٹا اس کا تمہارے ساتھ رہنا درست نہیں، وہ تمہاری بات دوسروں سے بیان کرتا ہے اور دوسروں کی تم سے جب کوئی عجیب بات ختم کرتا ہے اگر سچ بھی بولتا ہے تو اس میں بھی جھوٹ ملا دیتا ہے اور لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کر دیتا ہے اور ان کے سینوں میں حسد اور کینہ کا بیج بوتا ہے۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نظر کر لو تاکہ تم میں حسد اور کینہ پیدا نہ ہو جائے۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذافِرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَوْ أَبي حَمْزَةَ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبيهِ عليهما السلام قالَ: قالَ لي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِما: يا بُنَيَّ انْظُرْ خَمْسَةً فَلا تُصاحِبْهُمْ وَلا تُحادِثْهُمْ وَلا تُرافِقْهُمْ في طَريقٍ فَقُلْتُ يا أَبَهْ مَنْ هُمْ؟ قالَ: إِيّاكَ وَمُصاحَبَةَ الْكَذّابِ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ السَّرابِ يُقَرِّبُ لَكَ الْبَعيدَ وَيُباعِدُ لَكَ الْقَريبَ وَإِيّاكَ وَمُصاحَبَةَ الْفاسِقِ فَإِنَّهُ بائِعُكَ بِأُكْلَةٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ، وَإِيّاكَ وَمُصاحَبَةَ الْبَخيلِ فَإِنَّهُ يَخْذُلُكَ في مالِهِ أَحْوَجَ ما تَكونُ إِلَيْهِ وَإِيّاكَ وَمُصاحَبَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ يُريدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ

وَ إِيَّاكَ وَ مُصَاحَبَةَ الْقَاطِعِ لِرَحِمِهِ فَإِنِّي وَجَدْتُهُ مَلْعُوناً فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلاثَةِ مَوَاضِعَ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَ تُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۞ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ» وَقَالَ : «الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ» وَ قَالَ فِي الْبَقَرَةِ : «الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ» .

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ مجھ سے علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ پانچ قسم کے لوگوں پر نظر رکھو نہ تو ان کے پاس بیٹھو اور نہ ان سے بات چیت کرو اور نہ راہ میں ان کے ساتھ چلو۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا جھوٹے کی مصاحبت سے بچو کہ وہ مثل سراب کے ہے وہ بعید کو تمہیں قریب بتائے گا۔ قریب کو دور۔ اپنے کو فاسق سے بچاؤ کہ وہ مالِ دنیا یا اس سے بھی کم قیمت چیز پر تمہارے دین کو بیچ ڈالے گا اور اپنے کو بخیل کی صحبت سے بچاؤ کہ وہ اپنے مال سے تمہیں محروم رکھے گا۔ جبکہ تم کو اس کی شدید احتیاج ہوگی اور احمق کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے اور عمداً پہنچا دے گا نقصان، اور اپنے کو قاطع الرحم سے بچاؤ۔ میں نے کتاب خدا میں اس کو تین جگہ ملعون پایا ہے اوّل عنقریب جب تم کو حکومت مل جائے گی تو روئے زمین پر فساد برپا کرو گے اور قطع رحم کرو گے ایسے لوگوں پر خدا کی لعنت ہے خدا نے ان کو اندھا اور بہرہ بنا دیا ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہے وہ خدا سے کیے ہوئے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور جن سے ملنے کا حکم دیا ہے ان سے قطع رحم کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد کرتے ہیں ان پر خدا کی لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے اور سورۂ بقر میں فرمایا ہے وہ عہد الٰہی کو پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور وصل کی جگہ قطع رحم کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں یہی خسارہ پانے والے ہیں۔

۸ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا» . إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَقَالَ : إِنَّمَا عَنَى بِهٰذَا : [إِذَا سَمِعْتُمُ] الرَّجُلَ [الَّذِي] يَجْحَدُ الْحَقَّ وَيُكَذِّبُ بِهِ وَيَقَعُ فِي الْأَئِمَّةِ فَقُمْ مِنْ عِنْدِهِ وَلَا تُقَاعِدْهُ ، كَائِناً مَنْ كَانَ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ تم پر کتاب میں یہ نازل ہو چکا ہے جب تم کتاب خدا کو سنو گے تو اس کا انکار کرو گے اور مذاق اڑاؤ گے۔ الخ۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم کسی کے متعلق یہ سنو کہ اس نے حق بات سے انکار کر دیا ہے اور جھوٹ بولتا ہے اور آئمہ علیہم السلام کے متعلق بری باتیں کہتا ہے تو تم اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہو اور تقیہ جو کچھ ہو۔ اس کے پاس نہ بیٹھو۔

۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى ابْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ مَجْلِساً يُنْتَقَصُ فِيهِ إِمَامٌ أَوْ يُعَابُ فِيهِ مُؤْمِنٌ

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والا ایسے جلسہ میں نہیں بیٹھتا جہاں امام کے نقائص بیان ہوں یا مومن کے عیب۔

۱۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقُومُ مَكَانَ رِيبَةٍ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لانے والا ہے وہ تہمت اور شک کی جگہ کبھی کھڑا نہ ہوگا۔

۱۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقْعُدَنَّ فِي مَجْلِسٍ يُعَابُ فِيهِ إِمَامٌ أَوْ يُنْتَقَصُ فِيهِ مُؤْمِنٌ .

۱۱۔ ترجمہ ۹ میں دیکھئے۔

۱۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنِي أَخِي وَعَمِّي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثَةُ مَجَالِسَ يَمْقُتُهَا اللهُ وَيُرْسِلُ نِقْمَتَهُ عَلَى أَهْلِهَا فَلَا تُقَاعِدُوهُمْ وَلَا تُجَالِسُوهُمْ مَجْلِساً فِيهِ مَنْ يَصِفُ لِسَانُهُ كَذِباً فِي فُتْيَاهُ ، وَمَجْلِساً ذِكْرُ أَعْدَائِنَا فِيهِ جَدِيدٌ وَذِكْرُنَا فِيهِ رَثٌّ ، وَمَجْلِساً فِيهِ مَنْ يَصُدُّ عَنَّا وَأَنْتَ تَعْلَمُ ، قَالَ : ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ كَأَنَّمَا كُنَّ فِي فِيهِ ـ أَوْ قَالَ [فِي] كَفِّهِ ـ : «وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْواً بِغَيْرِ عِلْمٍ» . «وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ» : «وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللهِ الْكَذِبَ» .

۱۲۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے تین جلسے ہیں جن کو اللہ دشمن رکھتا ہے اور اس میں شرکت کرنے والوں پر عذاب نازل

کرتاہے لہٰذا تم ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو اور ان سے مجالست نہ کرو اوّل وہ مجلس جس میں کوئی اپنے جھوٹے فتوے اور بیہودہ ظن و قیاس بیان کرتاہے اور وہ مجلس جس میں دشمنوں کا ذکر تازہ سمجھا جاتا ہو اور ان کی مدح ہو رہی ہو اور ہمارا ذکر پرانا سمجھا جاتا ہو اور ہماری مذمت کی جاتی ہو تیسرے وہ مجلس جس میں ہمارے ذکر سے لوگوں کو روکا جاتا ہو درآنحالیکہ تمہارے علم میں یہ بات ہو۔ پھر حضرت نے فی الفور تین آیتیں پڑھیں گویا آپ کی زبان یا ہاتھ ہی میں تھیں "تم لوگوں کے باطل معبودوں کو گالیاں نہ دو۔ ورنہ وہ تمہارے خدا کو از روئے جہالت گالیاں دیں گے۔ جب تم دیکھو گے کہ لوگ ہماری آیات میں قیاس و ظن سے کام لے کر افترا پردازی کر رہے ہیں تو وہاں سے ہٹ جاؤ تاکہ اس موضوع کو چھوڑ کر کسی اور گفتگو کرنے لگیں اور ایسی بات نہ کہو جس سے تمہاری زبانیں جھوٹ سے موصوف ہوں اپنی رائے سے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام۔ ورنہ تم اللہ پر افترا پردازی کروگے

١٣ - وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ . عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ دَاوُدَبْنِ فَرْقَدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُبْنُ سَعِيدٍالْجُمَحِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا ابْتُلِيتَ بِأَهْلِ النَّصْبِ وَمُجَالَسَتِهِمْ فَكُنْ كَأَنَّكَ عَلَى الرَّضْفِ حَتَّى تَقُومَ فَإِنَّ اللهَ يَمْقُتُهُمْ وَيَلْعَنُهُمْ ، فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ يَخُوضُونَ فِي ذِكْرِ إِمَامٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ فَقُمْ فَإِنَّ سَخَطَ اللهِ يَنْزِلُ هُنَاكَ عَلَيْهِمْ .

۱۳۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جب تم ناصبیوں میں پھنس جاؤ اور مجبوراً ان کے پاس بیٹھنا ہو تو اس طرح اپنے وہاں سے اٹھنے تک بے چین رہو گویا تم جلتے پتھروں پر بیٹھے ہو کیوں کہ خدا ایسے لوگوں کا دشمن ہے اور ان پر لعنت کرتا اور جب دیکھو کہ وہ تمہارے کسی امام کی مذمت کر رہے ہیں تو وہاں سے کھڑے ہو جاؤ کیوں کہ اللہ کا عذاب ان پر نازل ہوگا

١٤ - أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَعَدَ عِنْدَ سَبَّابٍ لِأَوْلِيَاءِ اللهِ فَقَدْ عَصَى اللهَ تَعَالَى .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی ایسے شخص کے پاس بیٹھے جو اولیائے خدا کو گالیاں دے رہا ہو اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

١٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُبَيْدِبْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَعَدَ فِي مَجْلِسٍ يُسَبُّ فِيهِ إِمَامٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ ، يَقْدِرُ عَلَى الْاِنْتِصَافِ فَلَمْ يَفْعَلْ أَلْبَسَهُ اللهُ الذُّلَّ فِي الدُّنْيَا وَعَذَّبَهُ فِي الْآخِرَةِ وَسَلَبَهُ صَالِحَ مَا مَنَّ بِهِ عَلَيْهِ مِنْ مَعْرِفَتِنَا .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی ایسی مجلس میں بیٹھے گا جہاں امام کو گالیاں دی جاتی ہوں اور وہ انتقام کی قدرت رکھتے ہوئے انتقام نہ لے تو دنیا و آخرت میں خدا اسے ذلت کا لباس پہنائے گا اور اپنی بہترین نعمت جو ہماری معرفت ہے اسے سلب کرے گا۔

١٦ - اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي : عَلِيُّ بْنُ النُّعْمَانِ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْيَمَانِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ : رَأَيْتُ يَحْيَى بْنَ اُمِّ الطَّوِيلِ وَقَفَ بِالْكُنَاسَةِ ثُمَّ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ : فَيَقُولُ : مَعَاشِرَ أَوْلِيَاءِ اللهِ إِنَّا بُرَاءُ مِمَّا تَسْمَعُونَ : مَنْ سَبَّ عَلِيّاً عليه السلام فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَنَحْنُ بُرَاءُ مِنْ آلِ مَرْوَانَ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ ، ثُمَّ يَخْفِضُ صَوْتَهُ فَيَقُولُ : مَنْ سَبَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ فَلَا تُقَاعِدُوهُ ، وَمَنْ شَكَّ فِيمَا نَحْنُ عَلَيْهِ فَلَا تُفَاتِحُوهُ ، وَمَنِ احْتَاجَ إِلَى مَسْأَلَتِكُمْ مِنْ إِخْوَانِكُمْ فَقَدْ خُنْتُمُوهُ ، ثُمَّ يَقْرَأُ : «إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَاراً أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقاً».

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے یحییٰ ابن ام الطویل کو کناسہ (محلہ کوفہ) میں کھڑا دیکھا جو بآواز بلند کہہ رہا تھا۔ اے دوستانِ خدا جو تم سنتے ہو میں اس سے بری ہوں جس نے علی علیہ السلام کو گالی دی اس پر خدا کی لعنت اور ہم بیزار ہیں اولاد مروان سے اور ان سے کہ وہ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں پھر اس نے آواز کو دھیما کر کے کہا جو علیؑ کو گالیاں دے اس کے پاس مت بیٹھو اور جو ہمارے مذہب امامیہ میں شک کرے اس سے بات نہ کرو اور جو مومن بھائی تم سے سوال کرے اور تم نے قبل سوال اسے نہ دیا تو تم نے خیانت کی۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ہم نے ظالموں کے لئے آگ مہیا کی ہے جس کو گھیرے ہوگی اور جب پیاسے ہو کر فریاد کریں گے تو ان پگھلا ہوا تانبہ جیسا پانی دیا جائے گا جو ان کے چہرے بھون دے گا کیسا برا پینا ہے اور کیسی بری رہنے کی جگہ ہے۔

دو سو بانوےواں باب

اصناف مردم

((بَابُ)) ۲۹۲

☆(اَصْنَافِ النَّاسِ)☆

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ سُلَيْمٍ مَوْلَى طِرْبَالٍ قَالَ : حَدَّثَنِي هِشَامٌ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : اَلنَّاسُ عَلَى سِتَّةِ أَصْنَافٍ

قَالَ : قُلْتُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكْتُبَهَا ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ : مَا أَكْتُبُ ؟ قَالَ: اكْتُبْ أَهْلَ الْوَعِيدِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلَ النَّارِ وَاكْتُبْ «وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً» قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: وَحْشِيٌّ مِنْهُمْ قَالَ : وَاكْتُبْ «وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَ إِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ»[2] قَالَ: وَ اكْتُبْ «إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلاً» لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً إِلَى الْكُفْرِ ، وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلاً إِلَى الْإِيمَانِ « فَأُولَئِكَ عَسَى اللهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ» قَالَ : وَاكْتُبْ أَصْحَابَ الْأَعْرَافِ قَالَ قُلْتُ : وَمَا أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ ؟ قَالَ: قَوْمٌ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ ؛ فَإِنْ أَدْخَلَهُمُ النَّارَ فَبِذُنُوبِهِمْ وَإِنْ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ فَبِرَحْمَتِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ چھ قسم کے ہیں میں نے کہا اجازت ہو تو میں لکھ لوں۔ فرمایا ضرور، میں نے کہا لکھوں۔ فرمایا لکھو اہل وعدو وعید جو جنت والے ہیں اور دوزخ والے اور لکھو ایک گروہ وہ ہے جس نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور نیک و بد اعمال کو ملادیا میں نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا وہ، وہ ہیں جو گناہوں سے وحشت کرتے ہیں اور گناہوں سے ان کی نیکیاں زیادہ ہیں، فرمایا لکھو ایک گروہ بخشش الٰہی کے امیدواروں کا ہے خدا چاہے گا تو ان پر عذاب کرے گا اور چاہے گا تو ان کی توبہ قبول کرے گا اور فرمایا لکھو ایک گروہ ضعیف الاعتقاد مردوں، عورتوں اور بچوں کا ہے جو اپنی عقل کی کمزوری سے نہ گناہ سے بچنے کی تدبیر کرتے ہیں اور نہ صحیح راستہ کی طرف ہدایت پاتے ہیں (یعنی نہ تو وہ کفر سے بچنے کی اہلیت رکھتے ہیں نہ راہ راست پر آنے کی) ممکن ہے خدا ان کے گناہ معاف کردے اور لکھو ایک گروہ اصحاب اعراف کا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جن کے حسنات و سیئات برابر ہیں اگر وہ دوزخ میں جائیں گے تو اپنے گناہوں کی بدولت اور اگر جنت میں جائیں گے تو اللہ کی رحمت سے۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : النَّاسُ عَلَى سِتِّ فِرَقٍ ، يَؤُولُونَ كُلُّهُمْ إِلَى ثَلَاثِ فِرَقٍ : الْإِيمَانُ وَالْكُفْرُ وَالضَّلَالُ ، وَهُمْ أَهْلُ الْوَعْدَيْنِ الَّذِينَ وَعَدَهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ : الْمُؤْمِنُونَ وَالْكَافِرُونَ وَالْمُسْتَضْعَفُونَ وَالْمُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَالْمُعْتَرِفُونَ بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً وَأَهْلُ الْأَعْرَافِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگوں کے چھ گروہ ہیں جن کے تین فرقے بنتے ہیں ایمان والے، کفر والے، ضلالت والے وعدو وعید والے یہی لوگ ہیں جن سے اللہ نے جنت و دوزخ کا وعدہ کیا ہے مومن ہیں کافر ہیں ضعیف الایمان ہیں اور امر خدا کے امیدوار ہیں چاہے ان کو عذاب دے یا توبہ قبول کرے اور ایک گروہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والا ہے جنھوں نے اچھے اور

برُے اعمال کو ملا رکھا ہے اور ایک گروہ اہلِ اعراف کا ہے۔

توضیح:- مذکورہ بالا حدیث میں لوگوں کو اوّلاً تین فرقوں میں تقسیم کیا۔ ایمان، کفر اور ضلال، پھر اہلِ ضلال کو چار قسموں میں کیا اس طرح چھ فرقے ہوگئے۔

اوّل۔ جن سے جنت کا وعدہ ہے وہ مومنین ہیں جو اللہ و رسولؐ اور تمام ما جاء بہ الرسولؐ پر زبان و قلب سے ایمان لائے اور اپنے اعضاء و جوارح سے اللہ کی اطاعت کی۔

دوم۔ اہلِ وعید دہا لنّار اور وہ کافر ہیں جنھوں نے اللہ و رسولؐ اور ما جاء بہ النبیؐ میں سے کسی چیز کا بھی زبان اور قلب سے انکار کیا اور حقیر سمجھ کر فرائض کو ترک کیا۔

سوم۔ مستضعف وہ ہیں جنھوں نے عدم قابلیت کی وجہ سے ایمان کی طرف ہدایت نہ پائی۔ جیسے لڑکے دیوانے یا احمق اور وہ جس تک دعوت اسلام نہ پہنچی۔

چہارم۔ امر الٰہی کے امیدوار یہ وہ ہیں جن کے لئے حکم قیامت پر موقوف ہے چاہے ان کو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرلے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے کفر سے توبہ کی۔ اور اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام نے ان کے قلوب میں جڑ نہیں پکڑی اور وہ اللہ کی کچھ عبادت نہ کر پائے اور مر گئے نہ ایمان ہی مستحکم ہوا نہ کفر ہی چھوٹا۔ اہلِ ضلال سب مرجون لامر اللہ میں ہیں۔

پنجم۔ فساق المومنین جنھوں نے نیک و بدعمل کو خلط ملط کر دیا پھر اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ممکن ہے خدا ان کی توبہ قبول کرے۔

ششم۔ اصحابِ اعراف یہ وہ لوگ ہیں جن کے حسنات و سیئات برابر ہیں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں اس لئے ان کے لئے نہ صرف جنت ہے نہ دوزخ، وہ اعراف میں رہیں گے جب تک اللہ دو امروں میں سے ایک کو ترجیح نہ دے یہ اس کی مشیت پر موقوف ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَحُمْرَانُ ـ أَوْ أَنَا وَبُكَيْرٌ ـ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّا نَمُدُّ الْمِطْمَارَ قَالَ : وَمَا الْمِطْمَارُ؟ قُلْتُ : التُّرُّ[2] فَمَنْ وَافَقَنَا مِنْ عَلَوِيٍّ أَوْ غَيْرِهِ تَوَلَّيْنَاهُ وَمَنْ خَالَفَنَا مِنْ عَلَوِيٍّ أَوْ غَيْرِهِ بَرِئْنَا مِنْهُ ، فَقَالَ لِي : يَا زُرَارَةُ قَوْلُ اللهِ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ ، فَأَيْنَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا» أَيْنَ الْمُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ ؟ أَيْنَ الَّذِينَ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا ؟ أَيْنَ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ أَيْنَ الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ ؟ !.

وَزَادَ حَمَّادٌ فِي الْحَدِيثِ قَالَ : فَارْتَفَعَ صَوْتُ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَوْتِي حَتَّىٰ كَادَ يَسْمَعُهُ مَنْ عَلَىٰ بَابِ الدَّارِ

وَزَادَ فِيهِ جَمِيلٌ ، عَنْ زُرَارَةَ : فَلَمَّا كَثُرَ الْكَلَامُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ لِي : يَا زُرَارَةُ حَقّاً عَلَى اللهِ أَنْ [لَا] يُدْخِلَ الضُّلَّالَ الْجَنَّةَ .

۲- زرارہ نے کہا میں اور حمران یا میں اور بکیر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ میں نے کہا ہم مدد لیتے ہیں مطمار سے (وہ ڈوری جس کو لگا کر معمار یہ دیکھتا ہے کہ کون اینٹ آگے ہے کون پیچھے) حضرت نے پوچھا مطمار کیا ہے کہا ترپس جو ہم سے موافق ہوتا ہے علوی ہو یا غیر علوی ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور جو ہمارے خلاف ہو علوی ہم اس پر تبرا کرتے ہیں حضرت نے فرمایا اے زرارہ اللہ کے قول سے زیادہ سچا ہے کہاں جائیں گے وہ لوگ جن کے لئے خدا فرماتا ہے اور ضعیف الاعتقاد مرد عورتیں اور لڑکے جو نہ گمراہی سے بچنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ صحیح راستہ کی طرف ہدایت پاتے ہیں اور کہاں جائیں گے وہ لوگ جو امر خدا کے امیدوار ہیں اور وہ لوگ جنھوں نے نیک و بد کو ملا دیا ہے اور اصحاب اعراف اور مؤلفۃ القلوب (مطلب یہ ہے کہ زرارہ نے اقسام ناس کو دو قسموں میں محدود کر دیا تھا حضرت نے فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ خدا نے دو اور قسمیں بھی بیان کی ہیں۔

حماد نے اس حدیث میں اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کی آواز بلند ہوئی اور میری بھی، یہاں تک کہ جو دروازہ پر تھے انھوں نے سن لی اور جمیل نے زرارہ سے نقل کیا ہے کہ جب میرے اور حضرت کے درمیان بات بڑھی تو حضرت نے فرمایا اے زرارہ اللہ کو یہ حق ہے کہ وہ اہلِ ضلال کو داخل جنت کر دے (توبہ کے بعد)

توضیح - اس حدیث سے زرارہ کی قدح ثابت ہوتی ہے اور سوئے ادب کی دلیل ہے لیکن چونکہ وہ صاحب عظمت و جلالت و رفعت تھے اور ان کی فضیلت پر لوگوں کا اجماع اور احادیث آئمہ بھی اس پر دال ہیں لہذا حدیث کے آخری ٹکڑے کی طرف توجہ نہ کی جائے گی ممکن ہے اس قسم کی باتیں کمال معرفت حاصل ہونے سے پہلے ہوئی ہوں یا ان کی عادت زور سے بولنے اور بحث کرنے کی ہو اور اپنے نفس پر قابو نہ رکھتے ہوں اور یہ گفتگو بر بنائے شک نہ ہو بلکہ ان کا قصد اس مسئلہ میں مخالفین سے مناظرہ کرنے کے لئے ثبوت حاصل کرنا اور مناظرہ کی کیفیت سے آگاہ ہونا ہو یا امر دین میں وہ حد درجہ ہوں اور حضرات آئمہ سے شدید محبت رکھتے ہوں اور کسی مخالف امام کا جنت میں داخل ہونا جائز نہ جانتے ہوں۔

دو سو ترانوے واں باب
کفر
(بَابُ الْكُفْرِ) ۲۹۳

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ

قَالَ : قُلْتُ : لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : سُنَنُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله كَفَرائِضِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ فَرائِضَ مُوجِباتٍ عَلَى الْعِبادِ فَمَنْ تَرَكَ فَرِيضَةً مِنَ الْمُوجِباتِ فَلَمْ يَعْمَلْ بِها وَجَحَدَها كانَ كافِراً وَأَمَرَ [رَسُولُ اللهِ] بِأُمُورٍ كُلُّها حَسَنَةٌ فَلَيْسَ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ ما أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عِبادَهُ مِنَ الطّاعَةِ بِكافِرٍ، وَلٰكِنَّهُ تارِكٌ لِلْفَضْلِ ، مَنْقُوصٌ مِنَ الْخَيْرِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا سنت رسولؐ اور فرائض خدا برابر ہیں۔ فرمایا خدا نے جو فرائض رکھے ہیں وہ بندوں پر لازم ہیں جو کوئی ان میں سے ایک فریضہ ترک کرے گا اور عمل نہ کرے گا اور اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے اور جن امور کا رسول اللہ نے حکم دیا ہے وہ حسنات ہیں پس جو کوئی بعض اس چیز کا جس میں اطاعت کا حکم اللہ نے دیا ہے تارک ہو جائے تو وہ کفر نہیں بلکہ فضیلت کا تارک اور نیکی میں کمی کرنے والا ہوگا۔

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : وَاللهِ إِنَّ الْكُفْرَ لَأَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ وَأَخْبَثُ وَأَعْظَمُ ، قالَ : ثُمَّ ذَكَرَ كُفْرَ إِبْلِيسَ حِينَ قالَ اللهُ لَهُ : اسْجُدْ لِآدَمَ فَأَبىٰ أَنْ يَسْجُدَ ، فَالْكُفْرُ أَعْظَمُ مِنَ الشِّرْكِ فَمَنِ اخْتارَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَبَى الطّاعَةَ وَأَقامَ عَلَى الْكَبائِرِ فَهُوَ كافِرٌ وَمَنْ نَصَبَ دِيناً غَيْرَ دِينِ الْمُؤْمِنِينَ فَهُوَ مُشْرِكٌ .

۲۔ زرارہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کفر شرک سے آگے ہے اور اس سے زیادہ برا ہے پھر حضرت نے کفر ابلیس کا ذکر کیا کہ جب خدا نے سجدہ آدم کے لئے اس سے کہا تو اس نے انکار کیا۔ پس کفر شرک سے بڑا ہوا یا نہیں جس نے نافرمانی الٰہی کی جرأت اور اس کی اطاعت سے انکار کیا اور گناہان کبیرہ پر آمادہ ہوا وہ کافر ہے اور جس نے مومنین کے دین کے خلاف کوئی دین نکال کھڑا کیا وہ مشرک ہے۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : ذُكِرَ عِنْدَهُ سالِمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَأَصْحابُهُ فَقالَ : إِنَّهُمْ يُنْكِرُونَ أَنْ يَكُونَ مَنْ حارَبَ عَلِيّاً عليه السلام مُشْرِكِينَ ؟ فَقالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلامُ : فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ كُفّارٌ ، ثُمَّ قالَ لِي : إِنَّ الْكُفْرَ أَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ ثُمَّ ذَكَرَ كُفْرَ إِبْلِيسَ حِينَ قالَ لَهُ : اسْجُدْ فَأَبىٰ أَنْ يَسْجُدَ ، وَقالَ : الْكُفْرُ أَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ ، فَمَنِ اجْتَرىٰ عَلَى اللهِ فَأَبَى الطّاعَةَ وَأَقامَ عَلَى الْكَبائِرِ فَهُوَ كافِرٌ يَعْنِي مُسْتَخِفٌّ كافِرٌ .

۳۔ زرارہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے سالم بن ابی حفصہ

اور اس کے اصحاب کا ذکر آیا کہ وہ اس کے منکر ہیں کہ جنھوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے جنگ کی وہ مشرک تھے حضرت نے فرمایا تو وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ کافر تھے پھر فرمایا کفر تو شرک سے بھی بدتر ہے پھر کفر ابلیس کا بھی ذکر کیا جب اس سے کہا سجدہ کر تو اس نے انکار کیا حضرت نے فرمایا کفر شرک سے آگے ہے جس نے نافرمانی خدا کی جرأت کی اور اطاعت سے انکار کیا اور گناہان کبیرہ پر اصرار کیا تو وہ کافر ہے یعنی احکام الٰہی کو حقیر سمجھنے والا کافر ہے۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِراً وَ إِمَّا كَفُوراً »[٢] قَالَ : إِمَّا آخِذٌ فَهُوَ شَاكِرٌ وَإِمَّا تَارِكٌ فَهُوَ كَافِرٌ .

۴۔ حمران بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم نے اس کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی اب وہ چاہے شکر گزار ہو چاہے کافر ہو۔ فرمایا اگر اس نے راہ خدا کو اختیار کیا تو شاکر ہے اور ترک کیا تو کافر ہے

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ[٣] : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ » قَالَ : تَرْكُ الْعَمَلِ الَّذِي أَقَرَّ بِهِ ، مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَتْرُكَ الصَّلَاةَ مِنْ غَيْرِ سُقْمٍ وَلَا شُغُلٍ .

۵۔ ابن زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا جس نے ایمان سے انکار کیا اس کا عمل ضائع ہوا۔ فرمایا جس نے ایسا عمل ترک کیا جس کا اقرار کر چکا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ نماز کو بغیر بیماری یا خاص مشغولیت کے ترک کیا۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ أَيُّهُمَا أَقْدَمُ ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : مَا عَهْدِي بِكَ تُخَاصِمُ النَّاسَ قُلْتُ : أَمَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ لِي : الْكُفْرُ أَقْدَمُ وَ هُوَ الْجُحُودُ ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : « إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ » .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کفر و شرک میں کون مقدم ہے۔ حضرت نے مجھ سے فرمایا میں نے تو تمہیں لوگوں سے مباحثہ کرتے نہیں دیکھا۔ مطلب یہ ہے اس مسئلہ کا تعلق تو مناظرہ سے ہے اور تم مناظر نہیں۔ کرتے میں نے کہا ہشام بن سالم نے یہی سوال کرنے کو مجھ سے کہا۔ فرمایا کفر شرک سے آگے ہے کیونکہ وہ انکار ہے آیات الٰہی

سے خدا فرماتا ہے شیطان نے سجدہ سے انکار کیا تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَدْخُلُ النَّارَ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : لَا وَاللهِ ، قُلْتُ فَمَا يَدْخُلُهَا إِلَّا كَافِرٌ ؟ قَالَ : لَا إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ مِرَاراً قَالَ لِي أَيْ زُرَارَةُ إِنِّي أَقُولُ : لَا ، وَأَقُولُ : إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ ، وَأَنْتَ تَقُولُ : لَا ، وَلَا تَقُولُ : إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ .

قَالَ فَحَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : قُلْتُ فِي نَفْسِي : شَيْخٌ لَا عِلْمَ لَهُ بِالْخُصُومَةِ . قَالَ : فَقَالَ لِي : يَا زُرَارَةُ مَا تَقُولُ فِيمَنْ أَقَرَّ لَكَ بِالْحُكْمِ أَتَقْتُلُهُ ؟ مَا تَقُولُ فِي خَدَمِكُمْ وَأَهْلِيكُمْ أَتَقْتُلُهُمْ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ : أَنَا - وَاللهِ - الَّذِي لَا عِلْمَ لِي بِالْخُصُومَةِ .

٧- زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا مومن جہنم میں جائے گا فرمایا خدا کی قسم نہیں۔ پوچھا کیا صرف کافر ہی جائے گا۔ فرمایا نہیں مگر جس کو اللہ چاہے جب میں نے بار بار حضرت سے یہی سوال کیا تو فرمایا۔ اے زرارہ میں کہتا ہوں نہیں اور جس کو اللہ چاہے تم کہتے ہو نہیں، مگر یہ نہیں کہتے جس کو اللہ چاہے۔ راوی اقل کہتا ہے زرارہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ امام علیہ السلام بوڑھے ہو گئے ہیں ان کو فریق مخالف سے مناظرہ کا علم نہیں، نہ عقلی دلیل کی بیان کی نہ نقلی۔ حضرت نے پھر مجھ سے کہا۔ تم کیا کہتے ہو۔ اس کے بارے میں جس نے تم کو آقا مان لیا ہو کیا تم اس کو قتل کر دو گے اور کیا کہتے ہو اپنے نوکروں اور خاندان والوں کے متعلق کیا تم انھیں قتل کر دو گے تب میں نے کہا مناظرہ کا علم مجھ ہی کو نہ تھا۔

توضیح - علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہاں مومن سے مراد وہ شیعہ ہے جو گناہان کبیرہ سے اجتناب کرتا ہو اور صغیرہ پر اصرار نہ ہو اور کافر سے مراد وہ ہے کہ جس کے عقائد میں خلل ہو مگر توحید و نبوت و امامت و قیامت کے بارے میں پختہ عقیدہ رکھتا ہو اور اتمام حجت اس پر ہو سکے اس کی عقل کے کامل ہونے کی وجہ سے۔ ان دونوں کے درمیان اور لوگ بھی ہیں وہ امامیہ لوگ جو گناہان کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور عام لوگوں میں مستضعفین اور وہ لوگ ہیں جن پر حجت تمام نہیں ہوئی ان لوگوں کے جہنم میں داخل ہونے کا احتمال ہے اور نہ ہونے کا بھی۔ یہ گروہ مومن و کافر درمیان واسطہ ہیں زرارہ واسطوں کا منکر تھا وہ یہ نہیں مانتا تھا کہ کافر و مومن کو وسائط میں داخل کرے اور بعض کو مومنین میں اور بعض کو کافرین میں شامل کرے۔ اس کے نزدیک جائز نہ تھا۔ مومن کا دوزخ میں جانا اور اور غیر مومن کا جنت میں جانا۔ اسی لئے اس نے شیعہ ہونے کے بعد شادی نہ کی کیونکہ وہ اپنے مخالفوں کو کافر جانتا تھا۔ اور اس کا تمسک لیکن آیت سے، ان آیتوں سے تھا۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ

کَافِرٌ وَمُسْلِمٌ مُؤْمِنٌ اور فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ اور اس کا یہ کہنا کہ امام بوڑھے ہیں اور علم نہیں رکھتے چونکہ زبان سے نہ تھا بلکہ صرف دل میں یہ خیال آیا تھا لہٰذا قابل مواخذہ نہیں خلاصہ یہ ہے کہ امام نے مومن و کافر کے درمیان کچھ اور لوگوں کو بطور وسائط کے بتایا کیونکہ مخالفین میں بعض احکام میں حکم مسلمین میں ہوتے ہیں اور اگر جن وسائط کا ذکر کیا گیا ان کے غیر ہوں تو مخلد فی النار ہوں گے اور آخر میں جو حضرت نے سمجھایا اس کی توضیح یہ ہے کہ اگر غیر متقی کافر ہو تو اس کے نوکر چاکر بھی کافر ہوں گے پس اگر اس صورت میں ان کا آتا ہونا قبول نہ کرے گا تو خلاف اجماع اسلام اور عمل رسول ہوگا اور اگر ان کا آتا ہونا قبول کرے گا اور قتل نہ کرے گا تو یہ حکم الٰہی کے خلاف ہوگا۔ اِنَّ الْکَافِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَهُمْ اور فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ، مقصد یہ ہے کہ جب زرارہ کی نظر میں صرف دو ہی صورتیں ہیں مومن و کافر تو اس تیسری صورت میں کیا ہوگا۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام ـ وَسُئِلَ عَنِ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ أَيُّهُمَا أَقْدَمُ؟ ـ فَقَالَ: الْكُفْرُ أَقْدَمُ وَذٰلِكَ أَنَّ إِبْلِيسَ أَوَّلُ مَنْ كَفَرَ وَكَانَ كُفْرُهُ غَيْرَ شِرْكٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَدْعُ إِلَى عِبَادَةِ غَيْرِ اللهِ وَإِنَّمَا دَعَا إِلَى ذٰلِكَ بَعْدُ فَأَشْرَكَ.

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ جب ان سے سوال کیا گیا۔ کفر و شرک میں کون اقدم ہے فرمایا کفر اقدم ہے اس لئے کہ ابلیس نے سب سے پہلے کفر کیا اور اس کا یہ کفر بغیر شرک باللہ کے تھا اس نے اس سے پہلے دعوت شرک نہیں دی تھی۔ ایسا بعد میں کیا جس سے وہ مشرک قرار پایا۔

٩ ـ هَارُونُ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَسُئِلَ مَا بَالُ الزَّانِي لَا تُسَمِّيهِ كَافِراً وَتَارِكُ الصَّلَاةِ قَدْ سَمَّيْتَهُ كَافِراً وَمَا الْحُجَّةُ فِي ذٰلِكَ؟ ـ فَقَالَ: لِأَنَّ الزَّانِيَ وَمَا أَشْبَهَهُ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِمَكَانِ الشَّهْوَةِ لِأَنَّهَا تَغْلِبُهُ، وَتَارِكُ الصَّلَاةِ لَا يَتْرُكُهَا إِلَّا اسْتِخْفَافاً بِهَا وَذٰلِكَ لِأَنَّكَ لَا تَجِدُ الزَّانِيَ يَأْتِي الْمَرْأَةَ إِلَّا وَهُوَ مُسْتَلِذٌّ لِإِتْيَانِهِ إِيَّاهَا قَاصِداً إِلَيْهَا، وَكُلُّ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ قَاصِداً إِلَيْهَا فَلَيْسَ يَكُونُ قَصْدُهُ لِتَرْكِهَا اللَّذَّةَ، فَإِذَا نُفِيَتِ اللَّذَّةُ وَقَعَ الْاِسْتِخْفَافُ وَإِذَا وَقَعَ الْاِسْتِخْفَافُ وَقَعَ الْكُفْرُ.

قَالَ: وَسُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَقِيلَ لَهُ: مَا فَرْقٌ بَيْنَ مَنْ نَظَرَ إِلَى امْرَأَةٍ فَزَنَى بِهَا أَوْ خَمْرٍ فَشَرِبَهَا وَبَيْنَ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ حَتَّى لَا يَكُونَ الزَّانِي وَشَارِبُ الْخَمْرِ مُسْتَخِفّاً كَمَا يَسْتَخِفُّ تَارِكُ الصَّلَاةِ؟ وَمَا الْحُجَّةُ فِي ذٰلِكَ وَمَا الْعِلَّةُ الَّتِي تُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: الْحُجَّةُ أَنَّ كُلَّمَا أَدْخَلْتَ أَنْتَ

نَفْسَكَ فِيهِ لَمْ يَدْعُكَ إِلَيْهِ دَاعٍ وَلَمْ يَغْلِبْكَ غَالِبُ شَهْوَةٍ مِثْلَ الزِّنَى وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَأَنْتَ دَعَوْتَ نَفْسَكَ
إِلَى تَرْكِ الصَّلَاةِ وَلَيْسَ ثَمَّ شَهْوَةٌ فَهُوَ الْاسْتِخْفَافُ بِعَيْنِهِ وَهَذَا فَرْقُ مَا بَيْنَهُمَا.

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا، کیا وجہ ہے کہ آپ زانی کو کافر نہیں کہتے اور تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں۔ فرمایا زانی وغیرہ غلبۂ شہوت سے ایسا کرتے ہیں اور تارک الصلوٰۃ نماز کو ترک نہیں کرتا مگر استخفافاً زانی جب کسی عورت کے پاس جاتا ہے تو مقصد حصول لذت ہوتا ہے برخلاف تارک الصلوٰۃ کے کہ اسے ترک میں لذت نہیں ملتی بلکہ وہ استخفافاً ایسا کرتا ہے کیونکہ جب لذت کی نفی ہوتی تو استخفاف واقع ہوا۔ اور استخفاف ہوا تو کفر ہوا اور حضرت سے یہ بھی سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کو دیکھا اور اس نے زنا کیا یا شراب پی۔ کیا فرق ہے اس اور تارک الصلوٰۃ کے درمیان اور اس پر کیا دلیل ہے کہ ان کا حکم جدا جدا ہے فرمایا جب تو نے نماز کو ترک کیا تو کسی شہوت کا غلبہ نہ تھا مثل زنا اور شراب کے اور تو نے ترک صلوٰۃ میں اپنے نفس کو خود آمادہ کیا کوئی شہوت نہ تھی اور یہ استخفاف ہے یہی فرق ہے دونوں کے درمیان۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ،
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ شَكَّ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ ﷺ فَهُوَ كَافِرٌ.

۱۰۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جس کو اللہ اور اس کے رسول میں شک ہو وہ کافر ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي
عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ شَكَّ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: كَافِرٌ، قُلْتُ: فَمَنْ شَكَّ فِي كُفْرِ الشَّاكِّ فَهُوَ
كَافِرٌ؟ فَأَمْسَكَ عَنِّي فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاسْتَبَنْتُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ.

۱۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جو شخص شک کرے رسالت رسول میں اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا وہ کافر ہے میں نے کہا جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے اس کے لئے کیا حکم ہے یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے میں نے تین بار یہ سوال دہرایا تو حضرت کے چہرہ پر آثار غضب نمودار ہوئے۔ غالباً ترک جواب اس لئے ہو کہ یہ تفصیل وار نہیں اور قاعدہ کلیہ نہیں ہے نہ کفر میں نہ عدم کفر میں۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ
قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ» فَقَالَ:
مَنْ تَرَكَ الْعَمَلَ الَّذِي أَقَرَّ بِهِ، قُلْتُ: فَمَا مَوْضِعُ تَرْكِ الْعَمَلِ؟ حَتَّى يَدَعَهُ أَجْمَعَ؟ قَالَ: مِنْهُ الَّذِي
يَدَعُ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّداً لَا مِنْ سُكْرٍ وَلَا مِنْ عِلَّةٍ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا جس نے ایمان سے انکار کیا اس کا عمل ضائع ہوا، فرمایا جس نے اس عمل کو ترک کیا جس کا وہ اقرار کر چکا ہے میں نے پوچھا کہ ترک عمل کی وہ کیا صورت ہے جسے ہم چھوڑ دیں۔ فرمایا ان تارکوں میں ایک وہ ہے جو قصداً تارک نماز ہے نہ نشہ کی وجہ سے نہ کسی بیماری کی وجہ سے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ وَحَمَّادٍ، عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلَنِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَقَالَ لِي: مَاهُمْ؟ قُلْتُ: مُرْجِئَةٌ وَقَدَرِيَّةٌ وَحَرُورِيَّةٌ فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ تِلْكَ الْمِلَلَ الْكَافِرَةَ الْمُشْرِكَةَ الَّتِي لَاتَعْبُدُاللهَ عَلَى شَيْءٍ.

۱۳۔ ابو مسروق سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے اہلِ بصرہ کے متعلق پوچھا۔ یہ کس عقیدہ کے متعلق پوچھا۔ یہ کس عقیدہ کے لوگ ہیں۔ میں نے کہا مرجیہ و قدریہ و حروریہ ہیں فرمایا۔ خدا لعنت کرے ان کافر و مشرک ملتوں پر جو کسی طرح اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

توضیح:- مرجیہ، یہ وہ لوگ ہیں جو امیر المومنین علیہ السلام کو خلافت میں آخری درجہ دیتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ایمان کے ہوتے معصیت نقصان نہیں پہنچاتی، قدریہ، وہ ہیں جو تفویض کے قائل ہیں اور یہ کہ ہمارے افعال ہماری مخلوق ہیں خدا کی مشیت، مشیئت و ارادہ کو اس میں دخل نہیں۔ حروریہ، فرقہ خوارج جو قریہ حروراء کی طرف منسوب ہے اور کوفہ کے قریب ہے۔

۱۴۔ عَنْهُ، عَنِ الْخَطَّابِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَأَبَانٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَعِنْدَهُ رَجُلٌ فَلَمَّا قَعَدْتُ قَامَ الرَّجُلُ فَخَرَجَ، فَقَالَ لِي: يَافُضَيْلُ مَاهَذَا عِنْدَكَ، قُلْتُ: وَمَاهُوَ؟ قَالَ: حَرُورِيٌّ، قُلْتُ كَافِرٌ، قَالَ: إِي وَاللهِ مُشْرِكٌ.

۱۴۔ فضیل راوی ہیں کہ میں ابی جعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کے پاس ایک آدمی موجود تھا جب میں آیا تو وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا امام علیہ السلام نے فرمایا اے فضیل تمہارے پاس کیا ہے، میں نے کہا، وہ کیا ہے ارشاد فرمایا وہ حروری عقیدہ کا آدمی ہے میں نے عرض کیا وہ کافر ہے ارشاد فرمایا خدا کی قسم وہ مشرک ہے۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كُلُّ شَيْءٍ يَجُرُّهُ الْإِقْرَارُ وَالتَّسْلِيمُ فَهُوَ الْإِيمَانُ وَكُلُّ شَيْءٍ يَجُرُّهُ الْإِنْكَارُ وَالْجُحُودُ فَهُوَ الْكُفْرُ.

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ ہر وہ شے جو اقرار و تسلیم کو کھینچے ایمان ہے اور ہر وہ شے

ہے انکار اور جھوٹ کو نسبت کرنا ہے وہ کفر ہے۔

١٦ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بَابٌ فَتَحَهُ اللّٰهُ ، مَنْ دَخَلَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِراً .

١٦۔ ابوحمزہ نے کہا میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ علی علیہ السلام وہ دروازہ ہیں جسے اللہ نے کھولا ہے جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے۔

١٧ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، وَابْنِ سِنَانٍ ؛ وَسَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : طَاعَةُ عَلِيٍّ عليه السلام ذُلٌّ وَمَعْصِيَتُهُ كُفْرٌ بِاللّٰهِ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَكُونُ طَاعَةُ عَلِيٍّ عليه السلام ذُلّاً وَمَعْصِيَتُهُ كُفْراً بِاللّٰهِ ؟ قَالَ : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام يَحْمِلُكُمْ عَلَى الْحَقِّ فَإِنْ أَطَعْتُمُوهُ ذَلَلْتُمْ وَإِنْ عَصَيْتُمُوهُ كَفَرْتُمْ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

١٧۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا علی کی اطاعت فروتنی ہے خدا کے نزدیک اور ان کی معصیت کفر باللہ ہے کسی نے پوچھا یہ کیسے فرمایا علی تم کو حق کی طرف لے جائیں گے اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو عند اللہ تم متکبر و فروتنی قرار پاؤ گے اور اگر نافرمانی کی تو اللہ سے کفر کرو گے۔

١٨ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْهُدَى ، فَمَنْ دَخَلَ مِنْ بَابِ عَلِيٍّ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِراً وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّذِينَ لِلّٰهِ فِيهِمُ الْمَشِيئَةُ .

١٨۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ علی ہدایت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں اس میں داخل ہونے والا مومن ہے اور اس سے خارج ہونے والا کافر اور جو نہ داخل ہوا نہ خارج ہوا تو وہ ان لوگوں کے گروہ میں ہے جن کا معاملہ مشیت ایزدی سے متعلق ہے۔

١٩ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ

أبي عبدالله عليه السلام قال: لو أنّ العباد إذا جهلوا وقفوا ولم يجحدوا لم يكفروا.

۱۹۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا بندے اگر نہ جانتے ہوں تو اپنی رائے زنی میں توقف کریں اور انکار ربوبیت نہ کریں اور کافر نہ ہوں۔

۲۰۔ عليّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى، عن يونس، عن فضيل بن يسار، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إنّ الله عزّ وجلّ نصب عليّاً عليه السلام علماً بينه وبين خلقه فمن عرفه كان مؤمناً ومن أنكره كان كافراً ومن جهله كان ضالاً ومن نصب معه شيئاً كان مشركاً ومن جاء بولايته دخل الجنّة ومن جاء بعداوته دخل النّار.

۲۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے علیؑ کو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان علامت بنایا ہے پس جس نے ان کی معرفت حاصل کی وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جو ان سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی شے کو قائم کیا وہ مشرک ہے جس نے ان کی ولایت کا اقرار کیا وہ داخل جنت ہوا اور جس نے ان سے عداوت کی وہ داخل جہنم ہوا۔

۲۱۔ يونس، عن موسى بن بكر، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال: إنّ عليّاً عليه السلام باب من أبواب الجنّة فمن دخل بابه كان مؤمناً ومن خرج من بابه كان كافراً، ومن لم يدخل فيه ولم يخرج منه كان في الطّبقة الّتي لله فيهم المشيئة.

۲۱۔ ابی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا علی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے جو خارج ہوا وہ کافر اور جو نہ داخل ہوا نہ خارج اس کی نجات کا معاملہ مشیت الٰہی پر موقوف ہے۔

دو سو چورانوے واں باب

وجوہ کفر

(باب وجوه الكفر) ۲۹۴

۱۔ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن بكر بن صالح، عن القاسم بن يزيد، عن أبي عمرو الزّبيري، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قلت له: أخبرني عن وجوه الكفر في كتاب الله عزّ وجلّ

قَالَ : الْكُفْرُ فِي كِتَابِ اللهِ عَلَى خَمْسَةِ أَوْجُهٍ :

فَمِنْهَا كُفْرُ الْجُحُودِ ، وَالْجُحُودُ عَلَى وَجْهَيْنِ ، وَالْكُفْرُ بِتَرْكِ مَا أَمَرَ اللهُ ؛ وَ كُفْرُ الْبَرَاءَةِ ؛ وَ كُفْرُ النِّعَمِ .

فَأَمَّا كُفْرُ الْجُحُودِ فَهُوَ الْجُحُودُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُ مَنْ يَقُولُ : لَا رَبَّ وَلَا جَنَّةَ وَلَا نَارَ وَهُوَ قَوْلُ صِنْفَيْنِ مِنَ الزَّنَادِقَةِ يُقَالُ لَهُمُ : الدَّهْرِيَّةُ وَهُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ «وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ» وَهُوَ دِينٌ وَضَعُوهُ لِأَنْفُسِهِمْ بِالْإِسْتِحْسَانِ عَلَى غَيْرِ تَثَبُّتٍ مِنْهُمْ وَلَا تَحْقِيقٍ لِشَيْءٍ مِمَّا يَقُولُونَ ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ» أَنَّ ذَلِكَ كَمَا يَقُولُونَ. وَقَالَ : «إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ» يَعْنِي بِتَوْحِيدِ اللهِ تَعَالَى فَهَذَا أَحَدُ وُجُوهِ الْكُفْرِ .

وَ أَمَّا الْوَجْهُ الْآخَرُ مِنَ الْجُحُودِ عَلَى مَعْرِفَةٍ وَ هُوَ أَنْ يَجْحَدَ الْجَاحِدُ وَ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ حَقٌّ ، قَدِ اسْتَقَرَّ عِنْدَهُ وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْماً وَعُلُوّاً» وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَافِرِينَ» فَهَذَا تَفْسِيرُ وَجْهَيِ الْجُحُودِ .

وَالْوَجْهُ الثَّالِثُ مِنَ الْكُفْرِ كُفْرُ النِّعَمِ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَحْكِي قَوْلَ سُلَيْمَانَ عليه السلام «هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ» وَقَالَ : «لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ»[8] وَقَالَ : «فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ» .

وَالْوَجْهُ الرَّابِعُ مِنَ الْكُفْرِ تَرْكُ مَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَ أَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ۞ ثُمَّ أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقاً مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَى تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ» فَكَفَّرَهُمْ بِتَرْكِ مَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَنَسَبَهُمْ إِلَى الْإِيمَانِ وَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُمْ وَلَمْ يَنْفَعْهُمْ عِنْدَهُ فَقَالَ : «فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ» .

وَالْوَجْهُ الْخَامِسُ مِنَ الْكُفْرِ كُفْرُ الْبَرَاءَةِ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يَحْكِي قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام :

«كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللهِ وَحْدَهُ» يَعْنِي تَبَرَّأْنَا مِنْكُمْ، وَ قَالَ يَذْكُرُ إِبْلِيسَ وَتَبَرِّيَهُ مِنْ أَوْلِيَائِهِ مِنَ الْإِنْسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: «إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ» «وَقَالَ: إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا» يَعْنِي يَتَبَرَّأُ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ.

۱۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کتاب خدا میں وجوہ کفر کیا کیا ہیں۔ فرمایا۔ قرآن میں پانچ صورتیں ذکر کی گئی ہیں لیکن ان میں کفر جحود ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں اور تیسرے کفر ہے کہ اللہ نے جو حکم دیا ہے اس سے انکار کرے اور کفر برأت اور کفر نعم کفر جحود سے مراد ہے انکار ربوبیت باری تعالیٰ اور وہ یہ کہنا ہے کہ نہ رب ہے نہ جنت اور دوزخ ہے اور یہ قول ان زندیقوں کا ہے جن کو دہریہ کہا جاتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ یہ دین انھوں نے خود اپنے لئے بنا کر کھڑا کیا ہے جس کا نہ کوئی ثبوت ہے نہ کوئی تحقیقی بات، انہی لوگوں کے لئے خدا نے فرمایا ہے جو لوگ کفر کر چکے اے رسولؐ چاہے تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ۔ وہ ایمان لانے والے نہیں یعنی توحید الٰہی پر ایک وجہ کفر تو یہ ہوئی دوسری وجہ انکار معرفت ہے اور وہ یہ ہے کہ انکار کرنے والا انکار کرے کسی ایسے امر کا جس کو وہ حق جانتا ہے اور اس کے نزدیک ثابت ہے۔ خدا ان کے متعلق فرماتا ہے۔ انھوں نے اس سے انکار کیا۔ حالانکہ ان کے نفسوں کو یقین تھا ظلم اور اپنے تکبر کا، اور اللہ فرماتا ہے جو رسولؐ کے آنے سے فتح کے طالب تھے ان لوگوں پر جو دین موسیٰؑ میں کافر ہو گئے تھے لیکن جب وہ رسول آیا جسے توریت کے ذریعے پہچان چکے تھے تو انکار کر دیا۔ کافروں پر خدا کی لعنت، یہ تفسیر ہے جحود کی دو صورتوں کی تیسری وجہ کفر النعم ہے خدا نے قول سلیمانؑ کی حکایت یوں کی ہے یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر ادا کرتا ہوں یا کفر جو شکر کرتا ہے وہ اپنے نفس کے لئے اور جو کفر کرتا ہے۔ تو میرا خدا غنی و کریم ہے اور خدا نے یہ بھی فرمایا ہے اگر شکر کرو گے تو تمہاری نعمتوں کو زیادہ کر دوں گا۔ اور اگر تم نے کفر کیا تو میرا عذاب سخت ہے اور یہ بھی فرمایا۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ میرا شکر ادا کرو اور کافر نہ بنو۔ چوتھی وجہ ترک کرنا ہے احکام خدا کا۔ وہ فرماتا ہے اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ تم اپنے خون نہ بہاؤ اور اپنے لوگوں کو اپنے شہروں سے نہ نکالو تو تم نے اقرار کر لیا اور اس پر تم خود گواہ ہو۔ پھر تم وہی ہو کہ اپنوں کو قتل کرتے ہو اور اپنے شہروں سے ایک گروہ کو جلا وطن کر دیتے ہو اور گناہ اور ظلم پر ایک دوسرے کی پشت پناہی کرتے ہو اور جب تمہارے پاس قیدی آتے ہیں تو ان کا فدیہ دے کر رہا کراتے ہو حالانکہ ان کا جلا وطن کرنا ہی تم پر حرام تھا۔ پس تم کتاب کے بعض احکام پر عمل کرتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو پس یہ ہے امر خدا سے انکار کی صورت اس نے ایسے لوگوں کو ایمان سے نسبت دی ہے اور اس کو قبول نہیں کیا اور نہ ایسا ایمان پیش کیا۔ خدا ان کو فائدہ دینے والا ہے جیسا کہ فرماتا ہے "جو تم میں سے ایسا کرنے والے ہیں ان کی سزا دنیا میں رسوائی اور روز قیامت عذاب میں مبتلا ہوں گے اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے غافل نہیں، کفر کی پانچویں صورت کفر برأت ہے جیسا کہ قرآن میں حضرت ابراہیمؑ کے قول کی حکایت

کی گئی ہے ہم نے تم سے انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت ظاہر ہوئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ۔ یعنی ہم نے تم سے برارت ظاہر کی اور شیطان کے ذکر اور روز قیامت اس کا اپنے دوستوں سے تبرا کرنے کے متعلق فرماتا ہے انسان سے، تم نے جو دنیا میں مجھے خدا کا شریک بنایا میں اس سے بیزار ہوں اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم نے اللہ چھوڑ کر بتوں کو معبود بنایا۔ دنیا میں تمہاری دوستی ان سے رہی۔ اب قیامت میں تم ایک دوسرے سے برأت ظاہر کرتے ہو اور ایک دوسرے پر لعن کرتے ہو۔ یعنی ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کرتے ہو۔

دوسو پچانوےواں باب

کفر کے ستون اور اس کی شاخیں

(بَابُ) ۲۹۵

٭(دَعَائِمِ الْكُفْرِ وَشُعَبِهِ)٭

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ عُمَرَبْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ : بُنِيَ الْكُفْرُ عَلَىٰ أَرْبَعِ دَعَائِمَ : الْفِسْقِ وَالْغُلُوِّ وَالشَّكِّ وَالشُّبْهَةِ .

وَالْفِسْقُ عَلَىٰ أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى الْجَفَاءِ ، وَالْعَمَىٰ ، وَالْغَفْلَةِ ، وَالْعُتُوِّ ، فَمَنْ جَفَا احْتَقَرَ الْحَقَّ ، وَمَقَتَ الْفُقَهَاءَ ، وَأَصَرَّ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ، وَمَنْ عَمِيَ نَسِيَ الذِّكْرَ ، وَاتَّبَعَ الظَّنَّ ، وَبَارَزَ خَالِقَهُ ، وَأَلَحَّ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ ، وَطَلَبَ الْمَغْفِرَةَ بِلَا تَوْبَةٍ وَلَا اسْتِكَانَةٍ وَلَا غَفْلَةٍ ، وَمَنْ غَفَلَ جَنَىٰ عَلَىٰ نَفْسِهِ ، وَانْقَلَبَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ، وَحَسِبَ غَيَّهُ رُشْداً ، وَغَرَّتْهُ الْأَمَانِيُّ ، وَأَخَذَتْهُ الْحَسْرَةُ وَالنَّدَامَةُ إِذَا قُضِيَ الْأَمْرُ وَانْكَشَفَ عَنْهُ الْغِطَاءُ وَبَدَا لَهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَسِبُ ، وَمَنْ عَتَا عَنْ أَمْرِ اللهِ شَكَّ وَمَنْ شَكَّ تَعَالَى اللهُ عَلَيْهِ فَأَذَلَّهُ بِسُلْطَانِهِ وَصَغَّرَهُ بِجَلَالِهِ كَمَا اغْتَرَّ بِرَبِّهِ الْكَرِيمِ وَفَرَّطَ فِي أَمْرِهِ .

وَالْغُلُوُّ عَلَىٰ أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى التَّعَمُّقِ بِالرَّأْيِ ، وَالتَّنَازُعِ فِيهِ ، وَالزَّيْغِ ، وَالشِّقَاقِ ؛ فَمَنْ تَعَمَّقَ لَمْ يُنِبْ إِلَى الْحَقِّ وَلَمْ يَزْدَدْ إِلَّا غَرَقاً فِي الْغَمَرَاتِ وَلَمْ تَنْحَسِرْ عَنْهُ فِتْنَةٌ إِلَّا غَشِيَتْهُ أُخْرَىٰ ، وَانْخَرَقَ دِينُهُ فَهُوَ يَهْوِي فِي أَمْرٍ مَرِيجٍ ، وَمَنْ نَازَعَ فِي الرَّأْيِ وَخَاصَمَ شُهِرَ بِالْعَثَلِ مِنْ طُولِ اللَّجَاجِ وَمَنْ زَاغَ قَبُحَتْ عِنْدَهُ الْحَسَنَةُ وَحَسُنَتْ عِنْدَهُ السَّيِّئَةُ وَمَنْ شَاقَّ أَعْوَرَتْ عَلَيْهِ طُرُقُهُ وَاعْتَرَضَ عَلَيْهِ

أَمْرُهُ ، فَضَاقَ عَلَيْهِ مَخْرَجُهُ إِذَا لَمْ يَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُؤْمِنِينَ .

وَالشَّكُّ عَلَىٰ أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْمِرْيَةِ ، وَالْهَوَىٰ ، وَالتَّرَدُّدِ ، وَالْاِسْتِسْلَامِ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ» .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ : عَلَى الْمِرْيَةِ ، وَالْهَوْلِ مِنَ الْحَقِّ ، وَالتَّرَدُّدِ ، وَالْاِسْتِسْلَامِ لِلْجَهْلِ وَأَهْلِهِ.

فَمَنْ هَالَهُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ، وَمَنِ امْتَرَىٰ فِي الدِّينِ تَرَدَّدَ فِي الرَّيْبِ ، وَسَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَأَدْرَكَهُ الْآخِرُونَ ، وَوَطِئَتْهُ سَنَابِكُ الشَّيْطَانِ ، وَمَنِ اسْتَسْلَمَ لِهَلَكَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَلَكَ فِيمَا بَيْنَهُمَا ، وَمَنْ نَجَا مِنْ ذٰلِكَ فَمِنْ فَضْلِ الْيَقِينِ ، وَلَمْ يَخْلُقِ اللهُ خَلْقاً أَقَلَّ مِنَ الْيَقِينِ.

وَالشُّبْهَةُ عَلَىٰ أَرْبَعِ شُعَبٍ : إِعْجَابٍ بِالزِّينَةِ ، وَتَسْوِيلِ النَّفْسِ ، وَتَأَوُّلِ الْعِوَجِ وَلَبْسِ الْحَقِّ بِالْبَاطِلِ ، وَذٰلِكَ بِأَنَّ الزِّينَةَ تَصْدِفُ عَنِ الْبَيِّنَةِ وَأَنَّ تَسْوِيلَ النَّفْسِ يُقَحِّمُ عَلَى الشَّهْوَةِ ؛ وَأَنَّ الْعِوَجَ يَمِيلُ بِصَاحِبِهِ مَيْلاً عَظِيماً ، وَأَنَّ اللَّبْسَ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَذٰلِكَ الْكُفْرُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعَبُهُ .

ا۔ راوی کہتاہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر کی بنیاد چار ارکان پر ہے فسق، غلو، شک وشبہ،

فسق کی چار شاخیں ہیں جفا، عمی، غفلت اور عتو، جفا کے یہ معنی ہیں کہ جفا کرنے والا امرِ حق کو حقیر سمجھتاہے اور عالمانِ دین کا دشمن ہوتاہے اور گناہِ عظیم پر اصرار کرتاہے عمی سے مراد یہ ہے کہ ذکر خدا کو بھول جاتاہے اور ظن کی پیروی کرتا ہے اور اپنے خالق کا مقابلہ کرتاہے اور اس پر شیطان کا غلبہ ہوتاہے اور وہ طلب مغفرت کرتاہے بغیر توبہ کے اور بغیر اقرار کے اپنی سستی اور غفلت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نقصان پہنچاتاہے اور راہِ حق میں بجائے چلنے کے چت لیٹ جاتاہے اور اپنی گمراہی کو نیکی جانتاہے امیدیں اسے دھوکہ دیتی ہیں اور حسرت وندامت نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے اور جب معاملہ ہو چکتاہے تو آنکھوں سے پردہ ہٹتاہے تو اس پر وہ ظاہر ہوتاہے جس کا اسے گمان نہ تھا عتو سے مراد یہ ہے کہ وہ امر خدا کے مقابل سرکشی دکھاتاہے۔ شک کرنے میں اور جس نے شک کیا تو خدا اسے ذلیل کرتاہے اپنی قوت سے اور حقیر بناتاہے اپنے عزت و جلال سے کیونکہ اس نے اپنے ربِ کریم کو دھوکا دیا اور اس کے معاملہ میں تفریط سے کام لیا۔

غلو کی چار صورتیں تعمق بالرائے یعنی اپنی رائے سے مسائل دین میں دخل دینا اور لوگوں سے اپنی غلط رائے کی بنا پر جھگڑا کرنا اور کج رائی اور آئمہ سے مخالفت کا اظہار پس جس نے ایسا کیا وہ حق کی طرف رجوع نہیں کرسکتا اور وہ تاریکیوں میں ڈوبتا ہی چلا جائے گا اور ایک فتنہ کے بعد دوسرا اسے گھیرے گا اور دین اس کا تباہ ہو جائے گا اور ایک پریشان کن معاملہ میں پڑ جائے گا اور جس نے مسائل دین میں خود رائی سے نزاع کیا اور خصومت کا اظہار کیا اور مخاصمت کی تو وہ حماقت میں مشہور ہوا اپنے طولانی جھگڑے کی وجہ سے اور جس نے راہِ حق سے کجی کی اس کی نظر میں نیکی بدی بن گئی اور بدی نیکی اور جس نے

رسولؐ اور آئمہ کی مخالفت کی تو غیر مفید ہوئے اس کے لئے وہ راستے جو اس نے اختیار کئے۔ اور دشوار ہوگیا اس کا معاملہ، اس پر اور چونکہ اس نے راہِ مومنین کا اتباع نہ کیا۔ لہذا اس کو وہاں سے نکلنا دشوار ہوگیا۔

اور شک کی چار صورتیں ہیں مریہ، ہول، تردد اور استسلام۔ مریہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے۔ تم خدا کی کون سی نعمت کے بارے میں شک اور جھگڑا کروگے دوسری روایت میں ہے اور حق بات سے خوف اور حق سے وحشت اور جہالت اور اس کے اہل سے تعلق ہو جاتا ہے پس جو وحشت میں مبتلا ہوا ان باتوں سے جو اس کے سامنے ہیں تو وہ اپنے پچھلے پاؤں پلٹ گیا اور جس نے اپنی رائے سے دینی امور میں جھگڑا کیا وہ شک میں جا پڑا۔ مومنین اولین نے چونکہ شک و مخاصمت سے تعلق نہ رکھا۔ لہذا انھوں نے علم میں ترقی کی اور آخر والے لکد کوب میں آگئے اور جس نے اس کی بات مان لی۔ اس کی دنیا و آخرت تباہ اور ہلاک ہوئی اور وہ چیز جو ان کے درمیان ہے جس نے اس سے نجات پائی وہ یقین کی فضیلت سے بہرہ ور ہوا اور خدا نے یقین سے کم کوئی چیز پیدا نہیں کی یعنی اہل یقین بہت کم ہیں۔

اور شبہہ کی چار صورتیں ہیں اعجاب بالزینہ، تسویل نفس، تاویل عوج اور لبس الحق بالباطل، شبہہ یعنی حق کو باطل کی مثل بنانا ان میں پہلی چیز امرِ باطل کو قیاسات شعریہ پر آراستہ کرنا جو پلٹ دیتی ہے کھلی دلیل سے دوسرے فریب نفس جو آدمی کو شہوت سے مغلوب کرتا ہے اور کج فہمی آدمی کو بری طرح مائل کرتی ہے اور لبس سے مراد تاریکیوں پر تاریکی ہے یہ ہے کفر اور اس کے ستون اور شاخیں۔

دوسو چھیانوے واں باب

صفت نفاق و منافق

(بَابُ) ۲۹۶

☆(صِفَةِ النِّفَاقِ وَالْمُنَافِقِ)☆

قَالَ: وَالنِّفَاقُ عَلَىٰ أَرْبَعِ دَعَائِمَ: عَلَى الْهَوَىٰ، وَالْهُوَيْنَا، وَالْحَفِيظَةِ، وَالطَّمَعِ.

فَالْهَوَىٰ عَلَىٰ أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْبَغْيِ، وَالْعُدْوَانِ، وَالشَّهْوَةِ، وَالطُّغْيَانِ، فَمَنْ بَغَىٰ كَثُرَتْ غَوَائِلُهُ وَتُخُلِّيَ مِنْهُ وَقُصِرَ عَلَيْهِ، وَمَنِ اعْتَدَىٰ لَمْ يُؤْمَنْ بَوَائِقُهُ وَلَمْ يَسْلَمْ قَلْبُهُ وَلَمْ يَمْلِكْ نَفْسَهُ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَمَنْ لَمْ يَعْذِلْ نَفْسَهُ فِي الشَّهَوَاتِ خَاضَ فِي الْخَبِيثَاتِ، وَمَنْ طَغَىٰ ضَلَّ عَلَىٰ عَمْدٍ بِلَا حُجَّةٍ.

وَالْهُوَيْنَا عَلَىٰ أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْغِرَّةِ، وَالْأَمَلِ، وَالْهَيْبَةِ، وَالْمُمَاطَلَةِ، وَذٰلِكَ بِأَنَّ الْهَيْبَةَ

تَرَدٌّ عَنِ الْحَقِّ، وَالْمُمَاطَلَةُ تَفْرِيطٌ فِي الْعَمَلِ حَتّٰى يُقْدِمَ عَلَيْهِ الْأَجَلُ؛ وَلَوْلَا الْأَمَلُ عَلِمَ الْإِنْسَانُ حَسَبَ مَا هُوَ فِيهِ وَلَوْ عَلِمَ حَسَبَ مَا هُوَ فِيهِ مَاتَ خُفَاتاً مِنَ الْهَوْلِ وَالْوَجَلِ، وَالْغِرَّةُ تُقَصِّرُ بِالْمَرْءِ عَنِ الْعَمَلِ.

وَالْحَفِيظَةُ عَلٰى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْكِبْرِ وَالْفَخْرِ وَالْحَمِيَّةِ وَالْعَصَبِيَّةِ، فَمَنِ اسْتَكْبَرَ أَدْبَرَ عَنِ الْحَقِّ وَمَنْ فَخَرَ فَجَرَ وَمَنْ حَمِيَ أَصَرَّ عَلَى الذُّنُوبِ وَمَنْ أَخَذَتْهُ الْعَصَبِيَّةُ جَارَ، فَبِئْسَ الْأَمْرُ بَيْنَ إِدْبَارٍ وَفُجُورٍ وَإِصْرَارٍ وَجَوْرٍ عَلَى الصِّرَاطِ.

وَالطَّمَعُ عَلٰى أَرْبَعِ شُعَبٍ: الْفَرَحِ، وَالْمَرَحِ، وَاللَّجَاجَةِ، وَالتَّكَاثُرِ، فَالْفَرَحُ مَكْرُوهٌ عِنْدَ اللهِ، وَالْمَرَحُ خُيَلَاءُ، وَاللَّجَاجَةُ بَلَاءٌ لِمَنِ اضْطَرَّتْهُ إِلٰى حَمْلِ الْآثَامِ، وَالتَّكَاثُرُ لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَشُغُلٌ وَاسْتِبْدَالُ الَّذِي هُوَ أَدْنٰى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

فَذٰلِكَ النِّفَاقُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعَبُهُ. وَاللهُ قَاهِرٌ فَوْقَ عِبَادِهِ تَعَالٰى ذِكْرُهُ وَجَلَّ وَجْهُهُ وَأَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ وَانْبَسَطَتْ يَدَاهُ وَوَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ وَظَهَرَ أَمْرُهُ وَأَشْرَقَ نُورُهُ وَفَاضَتْ بَرَكَتُهُ وَاسْتَضَاءَتْ حِكْمَتُهُ وَهَيْمَنَ كِتَابُهُ وَفَلَجَتْ حُجَّتُهُ وَخَلَصَ دِينُهُ وَاسْتَظْهَرَ سُلْطَانُهُ وَحَقَّتْ كَلِمَتُهُ وَأَقْسَطَتْ مَوَازِينُهُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُهُ، فَجَعَلَ السَّيِّئَةَ ذَنْباً وَالذَّنْبَ فِتْنَةً وَالْفِتْنَةَ دَنَساً، وَجَعَلَ الْحُسْنٰى عُتْبٰى وَالْعُتْبٰى تَوْبَةً وَالتَّوْبَةَ طَهُوراً، فَمَنْ تَابَ اهْتَدٰى، وَمَنِ افْتُتِنَ غَوٰى مَا لَمْ يَتُبْ إِلَى اللهِ وَيَعْتَرِفْ بِذَنْبِهِ، وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللهِ إِلَّا هَالِكٌ.

اَللهَ اللهَ فَمَا أَوْسَعَ مَا لَدَيْهِ مِنَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْبُشْرٰى وَالْحِلْمِ الْعَظِيمِ وَمَا أَنْكَلَ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْأَنْكَالِ وَالْجَحِيمِ وَالْبَطْشِ الشَّدِيدِ، فَمَنْ ظَفِرَ بِطَاعَتِهِ اجْتَلَبَ كَرَامَتَهُ وَمَنْ دَخَلَ فِي مَعْصِيَتِهِ ذَاقَ وَبَالَ نِقْمَتِهِ وَعَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ.

۱ (یہ تتمہ ہے حدیث سابق کا) نفاق کے چار ستون ہیں، پیروی خواہش نفس، سہل انگا، دوسروں کے سامنے اپنی فروتنی کے اظہار سے بچنا اور طمع، پیروی خواہش نفس کی چار صورتیں ہیں۔ بغاوت، ظلم، شہوت اور سرکشی جس نے خدا و رسولؐ سے بغاوت کی تو شیطان کی طرف سے اس کے ہلاک کرنے والے بہت سے ہو گئے اور توفیق الٰہی اس سے منقطع ہوئی اور شیطان سے اس کی یاری ہوئی اور جس نے حد سے تجاوز کیا تو لوگ اس کی بلاؤں سے محفوظ نہ رہے اور اس کا دل مسلمان نہ ہوا اور اس نے خواہشات نفسانی سے اپنے نفس کو نہ بچایا اور بدکرداریوں میں جا پھنسا اور جس نے معصیت پر اصرار کیا وہ دانستہ بلا کسی حجت کے گمراہ ہوا اور سہو نیا کی چار صورتیں ہیں۔ غفلت، آرزو، کاہلی اور ٹال مٹول، یہ اس لئے ہے کہ کاہلی حق سے ہٹاتی ہے اور ٹال مٹول عمل کو دور رکھتی ہے یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اگر آرزوئے زندگانی نہ ہوتی تو آدمی اپنا فرض جانتا اور جب جانتا

اور بے خوف مرنا اور غرہ کوتاہی عمل ہے۔

اور اپنے کو فروتنی سے بچانا اس کی چار صورتیں ہیں۔ اپنی بزرگی کی ادعا اور شیخی کے ساتھ اپنی تعریف اور اپنی طرف داری اپنے سے نسبت رکھنے والوں کی طرف داری، پس جس نے تکبر کیا وہ حق سے پھر گیا اور جس نے گھمنڈ کیا وہ فاجر ہوا جس نے اپنی بات کی پچ کی اس نے گناہوں پر اصرار کیا اور جس نے دوسروں کی طرف داری کی وہ راہ حق سے ہٹ گیا پس بری ہے وہ بات جو ادبار و تحیر اور جور کے درمیان ہو۔

اور طمع کی چار صورتیں ہیں۔ خوش ہونا ناجائز امور پر تکبر کی چال، مضطر ہونا طلب مال میں، مال دنیا کی زیادتی چاہنا حرام مال یا امور محرمہ پر خوش ہونا عند اللہ ناپسندیدہ ہے اور اکڑ کر چلنا بے وقوفی ہے اور طلب مال میں اضطراب بلا ہے جو بے قابو بناتی ہے گناہ کرنے پر اور تکاثر لہو لعب ہے اور ایسا کام ہے جو نیکی کا بدل ادنیٰ چیز کے ساتھ ہو۔

یہ ہے نفاق اور اس کے ارکان اور شاخیں اور خدا غالب ہے اپنے بندوں پر اس کا ذکر بلند ہے اس کی ذات اجل و ارفع ہے اور اس نے ہر شے کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے اور دست کشادہ (کریم) ہے اس کی رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کا حکم ظاہر ہے اس کی عظمت کا نور ہر جگہ چمکتا ہے اور اس کی برکت ہر طرف پھیلی ہوئی ہے اور اس کی حکمت کے دلائل روشن ہیں اور اس کی کتاب میں ہر شے کا بیان ہے اور اس کی حجت ظاہر و باہر ہے اس کا دین اسلام خالص دین ہے اور قوت سب پر غالب ہے اور اس کا کلمہ سچا ہے اور اس کی جانچ پڑتال مبنی بر عدل ہے اس کے رسول ہدایت کے لئے آئے اور انھوں نے تبلیغ احکام الٰہی کی پس خدا نے بدی کو گناہ قرار دیا اور گناہ کو فتنہ اور فتنہ کو ناپاکی اور نیکی اپنی رضامندی کا فعل قرار دیا اور توبہ کو رضا کا ذریعہ بنایا اور توبہ سے معاصی سے بچنا ظاہر ہوا۔ پس جس نے توبہ کی ہدایت پائی اور جس نے فتنہ پردازی کی وہ گمراہ ہوا جب تک خدا سے توبہ نہ کرے اور اپنے گناہوں کا مقر نہ ہو اور اللہ کے مقابلہ کی جرأت نہیں مگر جو کہ جہنمی ہو۔

اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو، توبہ کے بعد اس کی رحمت میں بڑی وسعت ہے اور بشارت ہے نکوکاروں کے لئے اور حلم عظیم ہے اس گناہوں کے لئے اور کیسا سخت ہے اس کے نزدیک عذاب جہنم اور اس کی پکڑ کتنی سخت ہے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے اس کی بخشش حاصل کی اور جو معصیت میں داخل ہوا اس نے اس کے عذاب کا مزہ چکھا اور روز قیامت ندامت حاصل ہوگی۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَسْأَلُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ : «إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى يُرَاؤُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا قَلِيلاً ۞ مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَمَنْ يُضْلِلِ اللهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلاً» لَيْسُوا مِنَ الْكَافِرِينَ وَلَيْسُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، يُظْهِرُونَ الْإِيمَانَ وَ يَصِيرُونَ إِلَى

اَلْكُفْرِ وَالتَّكْذِيبِ لَعَنَهُمُ اللهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک مسئلہ کا جواب پوچھا حضرت نے تحریر فرمایا۔ منافق اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں اور ان کے فریب کا رد کرتا ہے اور جب نماز پڑھتے ہیں الکسلکے وہ لوگوں کو دکھا دے کے لئے کرتے ہیں ۔ ریاکار ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں مذبذب لوگ ہیں نہ ادھر کے نہ ادھر کے جس کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے پھر اسے صحیح راستہ نہیں ملتا۔ یہ منافق نہ تو کافر ہیں اور نہ مومن اور نہ مسلمان ایمان کو ظاہر کرتے ہیں اور عمل کافروں کا سا ہے اور وہ امر حق کو جھٹلاتے ہیں۔ خدا کی ان پر لعنت ہو۔

٣- اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ: قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقَ يَنْهٰى وَلَا يَنْتَهِي وَيَأْمُرُ بِمَا لَا يَأْتِي وَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَرَضَ۔ قُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَمَا الْاِعْتِرَاضُ؟ قَالَ: الْاِلْتِفَاتُ۔ وَإِذَا رَكَعَ رَبَضَ، يُمْسِي وَهَمُّهُ الْعَشَاءُ وَهُوَ مُفْطِرٌ وَيُصْبِحُ وَهَمُّهُ النَّوْمُ وَلَمْ يَسْهَرْ، إِنْ حَدَّثَكَ كَذَبَكَ وَإِنِ ائْتَمَنْتَهُ خَانَكَ وَإِنْ غِبْتَ اغْتَابَكَ وَإِنْ وَعَدَكَ أَخْلَفَكَ.

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے منافق دوسروں کو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں آتا جس کا حکم دوسروں کو دیتا ہے اور خود بجا نہیں لاتا۔ جب نماز پڑھتا ہے تو اعتراض کرتا ہے راوی نے پوچھا یا ابن رسول اللہ اعتراض کیا۔ فرمایا ادھر ادھر دیکھتا ہے اور جب رکوع کرتا ہے تو بغیر سر اٹھائے بیٹھ جاتا ہے شام کرتا ہے تو رات کے کھانے کی دھن ہوتی ہے حالانکہ وہ روزے سے نہیں ہوتا اور صبح اس طرح کرتا ہے کہ اس کا ارادہ سونے کا ہوتا ہے حالانکہ رات کو جاگا نہیں، جب تم سے بات کرے گا تو تمہیں جھٹلائے گا تم اسے امین بناؤ گے خیانت کرے گا۔ اگر اس سے الگ ہوگے تو غیبت کرے گا اگر تم سے وعدہ کرے گا تو وعدہ خلافی کرے گا۔

٤ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ بَحْرٍ، رَفَعَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ وَزَادَ فِيهِ۔ إِذَا رَكَعَ رَبَضَ وَإِذَا سَجَدَ نَقَرَ، وَإِذَا جَلَسَ شَغَرَ.

۴۔ اور امام زین العابدین علیہ السلام ہی کی سند سے عبدالملک نے حدیث سابق میں اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ جب رکوع کرتا ہے تو سر یا ہوا معلوم ہوتا ہے اور سجدہ اس طرح کرتا ہے جیسے پرندہ ٹھونگ مارے اور جب دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تو ناقص نشست یعنی فی الفور دوسرے سجدہ میں چلا جائے۔

۵ - أبوعليّ الأشعريّ، عن الحسن بن عليّ الكوفيّ، عن عثمان بن عيسى، عن سعيد بن يسار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: مثل المنافق مثل جذع النخل أراد صاحبه أن ينتفع به في بعض بنائه فلم يستقم له في الموضع الذي أراد، فحوّله في موضع آخر فلم يستقم له فكان آخر ذلك أن أحرقه بالنار.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ منافق کی مثال درخت کھجور کے اس تنہ کی ہے جس کا مالک اپنے زیر تعمیر مکان میں ایک جگہ فٹ کرنا چاہے مگر وہ وہاں فٹ نہ ہو۔ پھر دوسری جگہ نصب کرنا چاہے وہ وہاں بھی فٹ نہ ہو آخر مجبور ہو کر جلا دے۔

۶ - عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن محمّد بن الحسن بن شمّون، عن عبدالله بن عبدالرّحمن، عن مسمع بن عبدالملك، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: مازاد خشوع الجسد على ما في القلب فهو عندنا نفاق.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کسی کی ریاضت بدن صفائی قلب سے زیادہ ہو۔ (جیسا کہ مکار صوفی کرتے ہیں) تو یہ ہمارے نزدیک نفاق ہے۔

دوسو ستانوے واں باب

شرک

(بابُ الشّرك) ۲۹۷

۱ - عليّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى، عن يونس، عن بريد العجليّ، عن أبي جعفر عليه السلام قال: سألته عن أدنى ما يكون العبد به مشركاً، قال: فقال: من قال للنّواة: إنّها حصاة وللحصاة: إنّها نواة ثمّ دان به.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبکہ ان سے کسی نے پوچھا "کم سے کم کس بات سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے"۔ جو شخص مشرک کی گٹھلی کو سنگریزہ کہہ دے اور سنگریزہ کو گٹھلی اور اپنے اس ظن پر اپنے دین کی بنیاد رکھے۔

۲ - عنه، عن عبدالله بن مسكان، عن أبي العبّاس قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن أدنى ما

يَكُونُ بِهِ الْاِنْسَانُ مُشْرِكاً ، قَالَ : فَقَالَ : مَنِ ابْتَدَعَ رَأْياً فَأَحَبَّ عَلَيْهِ أَوْأَبْغَضَ عَلَيْهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ کونسی بات ہے جس سے انسان مشرک بن جاتا ہے فرمایا جس نے کوئی نئی رائے بطور ظن و قیاس قائم کر کے کسی سے محبت کی یا بغض کیا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللهِ إِلاَّ وَهُمْ مُشْرِكُونَ » قَالَ : يُطِيعُ الشَّيْطَانَ مِنْ حَيْثُ لاَيَعْلَمُ فَيُشْرِكُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق " ان میں سے بہت سے ایمان نہیں لائے اور وہ مشرک ہی رہے کہ انھوں نے شیطان کی اطاعت اس طرح لاعلمی میں کی کہ انھیں پتہ ہی نہ چلا پس اس سے شرک ان میں آگیا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ ضُرَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللهِ إِلاَّ وَهُمْ مُشْرِكُونَ » قَالَ : شِرْكُ طَاعَةٍ وَلَيْسَ شِرْكَ عِبَادَةٍ . وَعَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُاللهَ عَلَى حَرْفٍ » قَالَ : إِنَّ الْآيَةَ تَنْزِلُ فِي الرَّجُلِ ثُمَّ تَكُونُ فِي أَتْبَاعِهِ ثُمَّ قُلْتُ : كُلُّ مَنْ نَصَبَ دُونَكُمْ شَيْئاً فَهُوَ مِمَّنْ يَعْبُدُاللهَ عَلَى حَرْفٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَقَدْ يَكُونُ مَحْضاً .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق " نہیں ایمان لائے اللہ پر ان میں سے اکثر مگر یہ کہ وہ مشرک بنے رہے کہ اس سے مراد شرک طاعت ہے نہ کہ شرک عبادت اور اس آیت کے متعلق کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کی عبادت ایک کنارے پہ کھڑے ہو کر کرتے ہیں، فرمایا کہ یہ آیت نازل تو ہوئی تھی ایک شخص کے بارے میں لیکن اس کا مصداق وہ سب بنے جنھوں نے اس شخص کی پیروی کی۔ میں نے پوچھا جو آپ کی جگہ دوسرے کو امام مانے وہ بھی اس آیت کا مصداق ہے۔ فرمایا ہاں، کبھی جزوی صورت بھی ہوتی ہے یعنی ایک شخص خود ہی ایسا کرتا ہے بغیر تابعین۔

۵۔ يُونُسُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ حَسَّانِ الْجَمَّالِ ، عَنْ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أُمِرَ النَّاسُ بِمَعْرِفَتِنَا وَالرَّدِّ إِلَيْنَا وَالتَّسْلِيمِ لَنَا ؛ ثُمَّ قَالَ : وَإِنْ صَامُوا وَصَلَّوْا وَشَهِدُوا أَنْ لاَإِلٰهَ إِلاَّاللهُ وَجَعَلُوا فِي أَنْفُسِهِمْ أَنْ لاَيَرُدُّوا إِلَيْنَا كَانُوا بِذٰلِكَ مُشْرِكِينَ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کو ہماری معرفت کا حکم دیا گیا ہے اور ہماری طرف رجوع کرنے، ہماری بات کو ماننے کا بھی۔ پھر فرمایا اگر وہ لوگ روزہ رکھیں، نماز پڑھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں

اور اپنے دلوں میں یہ ارادہ رکھیں کہ ہم سے رجوع نہ کریں گے تو اس سے مشرک بن جائیں گے

توضیح:۔ یہ شرک اس معنی سے ہوگا کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کو خدا نے امام بنایا ہے لہذا ان کی اطاعت فرض ہوئی پس اگر ان کی بجائے دوسرے کے بنائے ہوئے کو امام تسلیم کیا تو گویا اس دوسرے کو خدا کا شریک بنایا۔

٦۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : لَوْ أَنَّ قَوْماً عَبَدُوا اللهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَحَجُّوا الْبَيْتَ وَصَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ ثُمَّ قَالُوا لِشَيْءٍ صَنَعَهُ اللهُ أَوْ صَنَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : أَلَا صَنَعَ خِلَافَ الَّذِي صَنَعَ ؟ أَوْ وَجَدُوا ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ لَكَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ « فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً » ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : فَعَلَيْكُمْ بِالتَّسْلِيمِ .

٦۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر کوئی قوم خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرے نماز پڑھے زکوٰۃ دے حج بیت اللہ کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے پھر کسی چیز کے متعلق جس کو اللہ یا رسولؐ نے بنایا ہو یہ کہہ دے کہ اس کے خلاف بنایا جاتا تو اچھا تھا یا ایسا خیال بھی ان کے دل میں گزرے تو وہ مشرک ہو جائیں گے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی "قسم ہے تیرے رب کی وہ ایمان والے نہیں ہوں گے جب تک اپنے نزاعات میں تجھ کو اے رسولؐ حکم نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تو نہ کرے اس سے اپنے نفسوں میں تنگی نہ پائیں اور تیرے فیصلے کو قبول بھی کر لیں" حضرت نے فرمایا۔ اور تمہارے لئے ہماری بات کا قبول کرنا لازم ہے۔

٧۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِنْ دُونِ اللهِ » فَقَالَ : أَمَا وَاللهِ مَا دَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ دَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ لَمَا أَجَابُوهُمْ وَلَكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ حَرَاماً وَحَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلَالاً فَعَبَدُوهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ .

٧۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا انھوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو خدا کی بجائے اپنا رب بنا لیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ واللہ انھوں نے اپنے نفسوں کی عبادت کی طرف ان کو نہیں بلایا تھا اور اگر ایسا کرتے تو وہ لوگ ان کی بات نہ مانتے بلکہ انھوں نے ان کے لئے حرام کو حلال کر دیا تھا اور حلال کو

اور ان کو اس کی خبر نہ ہوئی۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَطَاعَ رَجُلاً فِي مَعْصِيَةٍ فَقَدْ عَبَدَهُ.

۸۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے معصیت خدا میں کسی کی اطاعت کی۔ اس نے اس کی عبادت کی۔

دوسو اٹھانوے واں باب

شک

(بابُ الشَّكِّ) ۲۹۸

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام أُخْبِرُهُ أَنِّي شَاكٌّ وَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام: «رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى» وَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تُرِيَنِي شَيْئاً، فَكَتَبَ عليه السلام أَنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ مُؤْمِناً وَ أَحَبَّ أَنْ يَزْدَادَ إِيمَاناً وَ أَنْتَ شَاكٌّ وَالشَّاكُّ لاَ خَيْرَ فِيهِ، وَكَتَبَ إِنَّمَا الشَّكُّ مَا لَمْ يَأْتِ الْيَقِينُ فَإِذَا جَاءَ الْيَقِينُ لَمْ يَجُزِ الشَّكُّ، وَكَتَبَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ» قَالَ: نَزَلَتْ فِي الشَّاكِّ.

راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا کہ میں آپ کی امامت کے بارے میں شک کرنے والا ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا تھا۔ پروردگارا مجھے دکھلا دے کہ تو مُردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے پس میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ آپ تصدیق امامت کے لئے کوئی ایسی چیز دکھائیں جس سے میرا شک دور ہو حضرت نے جواب لکھا کہ ابراہیم علیہ السلام مومن تھے انھوں نے چاہا کہ ایمان زیادہ ہو اور تم شک کرنے والے ہو اور شک میں بہتری نہیں اور یہ بھی لکھا۔ شک اسی وقت تک رہتا ہے جب تک یقین نہ ہو اور جب یقین آجاتا ہے تو پھر شک باقی نہیں رہتا اور یہ بھی لکھا ہے کہ خدائے عز وجل فرماتا ہے ہم نے ان میں سے اکثر کو عہد پر قائم نہ پایا اور ہم نے ان میں سے اکثر کو فاسق پایا اور فرمایا یہ آیت شک کرنے والوں کے بارے میں ہے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: لاَ تَرْتَابُوا فَتَشُكُّوا وَلاَ تَشُكُّوا فَتَكْفُرُوا.

۲۔ محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں بائیں طرف تھا زرارہ داہنی طرف کہ ابو بصیر بھی آ گئے کہنے لگے۔ اے ابو عبد اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اللہ کے متعلق شک کرتا ہو۔ فرمایا وہ کافر ہے۔ انھوں نے کہا جو رسولؐ کے بارے میں شک کرے اس کے لئے۔ فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) وہ بھی کافر ہے پھر زرارہ کی طرف رخ کر کے فرمایا۔ ربوبیت باری تعالیٰ اور رسالت محمد مصطفےٰؐ کو سمجھتے ہوئے جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام جَالِساً عَنْ يَسَارِهِ وَ زُرَارَةُ عَنْ يَمِينِهِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ مَا تَقُولُ فِيمَنْ شَكَّ فِي اللهِ ؟ فَقَالَ : كَافِرٌ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ قَالَ : فَشَكَّ فِي رَسُولِ اللهِ ؟ فَقَالَ : كَافِرٌ ، قَالَ : ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى زُرَارَةَ فَقَالَ : إِنَّمَا يَكْفُرُ إِذَا جَحَدَ .

۳۔ ابو اسحاق خراسانی سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا شبہ کو امور دین میں دخل نہ دو۔ ورنہ شک میں پڑ جاؤ گے اور شک میں نہ پڑو ورنہ کافر ہو جاؤ گے۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ» قَالَ : بِشَكٍّ .

۸۲۵/

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق۔ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ظلم سے اپنے ایمان کو نہیں ڈھانپا۔ فرمایا ظلم سے مراد یہاں شک ہے۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الشَّكَّ وَالْمَعْصِيَةَ فِي النَّارِ ، لَيْسَا مِنَّا وَلَا إِلَيْنَا .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے شک و معصیت کا نتیجہ دوزخ، ایسا شخص جو کہتا ہے نہ وہ ہماری بات ہے اور نہ اس کی، رجوع ہماری طرف ہے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ شَكَّ فِي اللهِ بَعْدَ مَوْلِدِهِ عَلَى الْفِطْرَةِ لَمْ يَفِئْ إِلَى خَيْرٍ أَبَداً .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ کی ربوبیت میں شک کرے اس کے بعد بھی کہ اس کی ولادت فطرت اسلام پر ہوئی ہو تو نیکی کو کبھی نہ پائے گا

۷ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يَنْفَعُ مَعَ الشَّكِّ وَالْجُحُودِ عَمَلٌ .

۷۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شک اور انکار کے ہوتے عمل بیکار ہے۔

۸ ـ وَفِي وَصِيَّةِ الْمُفَضَّلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ شَكَّ أَوْ ظَنَّ فَأَقَامَ عَلَى أَحَدِهِمَا أَحْبَطَ اللهُ عَمَلَهُ ، إِنَّ حُجَّةَ اللهِ هِيَ الْحُجَّةُ الْوَاضِحَةُ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا جس نے شک یا گمان کیا اور ان میں سے کسی ایک پر قائم رہا تو اللہ اس کے عمل کو حبط کر دیتا ہے اللہ ہی کی حجت، حجت واضح ہے یعنی جب عقلی و نقلی دلائل ربوبیت باری تعالیٰ پر موجود ہیں تو پھر شک یا گمان کیسا۔

۹ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : قُلْتُ : إِنَّا لَنَرَى الرَّجُلَ لَهُ عِبَادَةٌ وَاجْتِهَادٌ وَخُشُوعٌ وَلَا يَقُولُ بِالْحَقِّ فَهَلْ يَنْفَعُهُ ذَلِكَ شَيْئاً ؟ فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ الْبَيْتِ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتٍ كَانُوا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ لَا يَجْتَهِدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً إِلَّا دَعَا فَأُجِيبَ وَإِنَّ رَجُلاً مِنْهُمُ اجْتَهَدَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، ثُمَّ دَعَا فَلَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ فَأَتَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام يَشْكُو إِلَيْهِ مَا هُوَ فِيهِ وَيَسْأَلُهُ الدُّعَاءَ قَالَ : فَتَطَهَّرَ عِيسَى وَصَلَّى ثُمَّ دَعَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَا عِيسَى إِنَّ عَبْدِي أَتَانِي مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي أُوتَى مِنْهُ ، إِنَّهُ دَعَانِي وَفِي قَلْبِهِ شَكٌّ مِنْكَ فَلَوْ دَعَانِي حَتَّى يَنْقَطِعَ عُنُقُهُ وَتَنْتَثِرَ أَنَامِلُهُ مَا اسْتَجَبْتُ لَهُ . قَالَ : فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ عِيسَى عليه السلام فَقَالَ : تَدْعُو رَبَّكَ وَأَنْتَ فِي شَكٍّ مِنْ نَبِيِّهِ ؟ فَقَالَ : يَا رُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ قَدْ كَانَ وَاللهِ مَا قُلْتَ ، فَادْعُ اللهَ [لِي] أَنْ يَذْهَبَ بِهِ عَنِّي قَالَ : فَدَعَا لَهُ عِيسَى عليه السلام فَتَابَ اللهُ عَلَيْهِ وَقَبِلَ مِنْهُ وَصَارَ فِي حَدِّ أَهْلِ بَيْتِهِ .

۹۔ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا ایک شخص ایسا ہو جو عبادت گزار ہو، ریاضت کرتا ہو، فروتن ہو لیکن آپ کی امامت کا قائل نہ ہو تو اس کے متعلق کیا حکم ہے فرمایا اے محمد اس زمانہ کے خاندان بھی ویسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے زمانہ میں تھے ان میں سے ایک نے چالیس دن کا چلّہ کر کے

دعا مانگی جو قبول ہوئی۔ دوسرے نے بھی ویسا ہی کیا اس کی دعا قبول نہ ہوئی اس نے حضرت سے شکایت کی اور دعا کی درخواست کی آپ نے وضو کر کے نماز پڑھی اور خدا سے دعا کی اللہ نے وحی کی۔ اے عیسٰی یہ میرا بندہ اس دروازہ سے جس سے اسے دیا جاتا۔ اس نے مجھ سے دعا کی لیکن اس کے دل میں تمہاری رسالت کے متعلق شک تھا اگر اس حالت میں وہ دعا کرتا رہتا یہاں تک کہ اس کی گردن قطع ہو جاتی اور انگلی کی پور پور جدا ہو جاتی تب بھی اس کی دعا قبول نہ ہوتی۔ حضرت عیسٰی نے اس سے کہا۔ تو نے رب سے دعا ایسی حالت میں کی جب کہ اس کے نبی کی نبوت میں تجھے شک تھا۔ اس نے کہا۔ اے روح اللہ کلمۃ اللہ ایسا ہی تھا جیسا آپ نے کہا۔ اب آپ خدا سے دعا کریں کہ اس شک کو میرے دل سے دور کرے۔ حضرت نے دعا کی اس نے خدا سے دعا کی تو قبول ہوئی اور وہ اپنے اہل خاندان کے مرتبہ میں داخل ہوا۔

دو سو ننانوے واں باب

ضلال

((بَابُ الضَّلَالِ)) ۲۹۹

١- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ هَاشِمٍ صَاحِبِ الْبَرِيدِ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَأَبُو الْخَطَّابِ مُجْتَمِعِينَ فَقَالَ لَنَا أَبُو الْخَطَّابِ : مَا تَقُولُونَ فِيمَنْ لَمْ يَعْرِفْ هٰذَا الْأَمْرَ ؟ فَقُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ هٰذَا الْأَمْرَ فَهُوَ كَافِرٌ ، فَقَالَ أَبُو الْخَطَّابِ : لَيْسَ بِكَافِرٍ حَتّٰى تَقُومَ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ ، فَإِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ فَلَمْ يَعْرِفْ فَهُوَ كَافِرٌ ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ : سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا لَهُ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ وَلَمْ يَجْحَدْ يَكْفُرُ ؟ ! لَيْسَ بِكَافِرٍ إِذَا لَمْ يَجْحَدْ ، قَالَ : فَلَمَّا حَجَجْتُ دَخَلْتُ عَلٰى أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ : إِنَّكَ قَدْ حَضَرْتَ وَغَابَا وَلٰكِنْ مَوْعِدُكُمُ اللَّيْلَةَ ، الْجَمْرَةُ الْوُسْطٰى بِمِنًى .

فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ اجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ وَأَبُو الْخَطَّابِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ فَتَنَاوَلَ وِسَادَةً فَوَضَعَهَا فِي صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ لَنَا : مَا تَقُولُونَ فِي خَدَمِكُمْ وَنِسَائِكُمْ وَأَهْلِيكُمْ ؟ أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ؟ قُلْتُ : بَلٰى ؛ قَالَ : أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله ؟ قُلْتُ : بَلٰى ، قَالَ : أَلَيْسَ يُصَلُّونَ وَيَصُومُونَ وَيَحُجُّونَ ؟ قُلْتُ : بَلٰى ؛ قَالَ : فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَا هُمْ عِنْدَكُمْ ؟ قُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ [هٰذَا الْأَمْرَ] فَهُوَ كَافِرٌ .

قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ أَمَا رَأَيْتَ أَهْلَ الطَّرِيقِ وَأَهْلَ الْمِيَاهِ ؟ قُلْتُ : بَلَىٰ ، قَالَ : أَلَيْسَ يُصَلُّونَ وَيَصُومُونَ وَيَحُجُّونَ ؟ أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ ؟ قُلْتُ : بَلَىٰ ، قَالَ : فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَا هُمْ عِنْدَكُمْ ؟ قُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ هٰذَا الْأَمْرَ فَهُوَ كَافِرٌ .

قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ أَمَا رَأَيْتَ الْكَعْبَةَ وَالطَّوَافَ وَأَهْلَ الْيَمَنِ وَتَعَلُّقَهُمْ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ ؟ قُلْتُ : بَلَىٰ قَالَ : أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ ﷺ وَيُصَلُّونَ وَيَصُومُونَ وَيَحُجُّونَ ؟ قُلْتُ : بَلَىٰ قَالَ : فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ فَمَا تَقُولُونَ فِيهِمْ ؟ قُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ فَهُوَ كَافِرٌ .

قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ هٰذَا قَوْلُ الْخَوَارِجِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ شِئْتُمْ أَخْبَرْتُكُمْ ، فَقُلْتُ أَنَا : لَا ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ شَرٌّ عَلَيْكُمْ أَنْ تَقُولُوا بِشَيْءٍ مَا لَمْ تَسْمَعُوهُ مِنَّا ، قَالَ : فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُدِيرُنَا عَلَىٰ قَوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں اور محمد بن مسلم اور ابوالخطاب ایک جگہ جمع ہوئے۔ ہم سے ابوالخطاب نے کہا کیا کہتے ہو اس شخص کے بارے میں جو امر امامت کی معرفت نہیں رکھتا میں نے کہا جو امامت کی معرفت نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ ابوالخطاب نے کہا وہ کافر نہیں جب تک کہ عقلی اور نقلی دلائل سے اس پر حجت قائم نہ ہو۔ ہاں جب حجت قائم ہو جائے پھر بھی امام کو نہ پہچانے تب کافر ہوگا۔ محمد بن مسلم نے کہا اگر نہ پہچانے اور انکار بھی نہ کرے تو کافر ہو جائے گا۔ کافر نہیں ہوگا جب تک انکار نہ کرے۔ جب میں حج سے فارغ ہوا تو امام جعفر صادق کی خدمت میں آیا اور اس گفتگو سے آگاہ کیا۔ فرمایا تم اکیلے آئے۔ وہ دونوں تو غائب ہیں اچھا بیچ کے حجرہ والی رات کو منیٰ میں ملنا۔ جب وہ رات آئی تو ہم سب جمع ہوئے حضرت نے اپنا تکیہ سینہ سے لگا کر فرمایا تم کیا کہتے ہو۔ اپنے نوکروں، عورتوں اور گھر والوں کے متعلق، کیا وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں کہتے میں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا کیا وہ محمد رسول اللہ نہیں کہتے میں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا وہ کیا نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، حج نہیں کرتے میں نے کہا کرتے ہیں کیا وہ اس عقیدہ پر بھی ہیں جس پر تم ہو۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر وہ تمہارے نزدیک کیسے ہیں۔ میں نے کہا جو امامت کی معرفت نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے راہگیروں اور ان لوگوں کو راستوں میں کنوؤں کے مالک ہیں نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دیکھا ہے۔ فرمایا کیا وہ نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، حج نہیں کرتے وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں کہتے۔ میں نے کہا کہتے ہیں اور کرتے ہیں۔ فرمایا پھر وہ تمہارے نزدیک کیسے ہیں۔ میں نے کہا جو معرفتِ امام نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے کعبہ میں طواف کرنے والوں اور اہلِ یمن کو اس کے پردوں سے لپٹا نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دیکھا ہے فرمایا کیا وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں کہتے۔ کیا نماز، روزہ اور حج نہیں بجا لاتے، میں نے کہا بجا لاتے ہیں فرمایا کیا امت کے متعلق جو تمہارا عقیدہ ہے وہی ان کا ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تم انھیں کیا سمجھتے ہو۔ میں نے جو معرفتِ امام نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ یہ عقیدہ خوارج

ہے کہ وہ اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے کیا میں تمہیں کچھ اور بتاؤں۔ میں نے کہا اب ضرورت نہیں۔ فرمایا یہ تمہارے لئے بُری بات ہے کہ جو تم نے ہم سے نہیں سنا وہ بیان کرو۔ راوی کہتا ہے میں نے گمان کیا کہ حضرت قول محمد بن مسلم کی طرف مجھے پھیرنا چاہتے ہیں۔

توضیح:- علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے مرأۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ سائل صاحب البرید کا عقیدہ یہ تھا کہ امامت کی معرفت نہ رکھنے والا کافر ہے خواہ اس پر حجت قائم ہو یعنے اس نے ربوبیت کو دلائل عقلی و نقلی سے جان لیا ہو خواہ انکار کرے یا نہ کرے یعنی اس کے نزدیک مومن و کافر کے درمیان کوئی درجہ نہیں اور ابو الخطاب کا عقیدہ یہ تھا کہ کافر اس صورت میں ہوگا کہ حجت اس پر قائم ہو جائے انکار کرے یا نہ کرے ان دونوں کے درمیان واسطہ ہے اور غیر عارف قبل قیام حجت ہے اور محمد بن مسلم کا عقیدہ یہ تھا کہ جب انکار کرے تو کافر ہے اور نہ انکار کرے تو کافر نہیں، پس اس صورت میں بھی مومن و کافر کے درمیان ایک اور گروہ ہوگا جو نہ معرفت رکھنے والا ہو اور نہ انکار کرنے والا، یہ لوگ مستضعف اور ضلال کہلاتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اس باب میں ضال سے یہی مراد ہے اگرچہ اطلاق ضال کا لفظ عام معنی میں استعمال ہوتا ہے یعنی جو مسلمان متمسک بالحق نہ ہو اور کافر سے مراد یہاں وہ شخص ہے جس پر دنیا میں احکام کفر جاری ہوں، مثلاً نجاست اور عدم جواز مباشرت و مناکح وغیرہ جیسا کہ ہمارے بعض اصحاب کا حکم ہے ورنہ بعض کفار کے مستحق عقوبت ہونے اور داخل جہنم ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔ خوارج کا عقیدہ یہ تھا۔ کوئی گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ، یا صغیرہ پر اصرار کرنے والا ہو تو کافر ہے اور اسلام سے خارج اور مستحق قتل، اسی لئے انھوں نے امیر المومنین کے قتل کا حکم دیا۔ کیونکہ آپ تحکیم پر راضی ہو گئے تھے حالانکہ حضرت راضی نہ تھے آپ کو اس پر مجبور کیا گیا تھا۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ لفظ کفر مختلف معنی میں بولا جاتا ہے اور ہر ایک کے لئے جداگانہ احکام ہیں ایمان کی مختلف صورتوں کی طرح، کفر بعض صورتوں میں اسلام کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے ایسا نہیں ہے کہ احادیث میں جہاں کہیں لفظ کفر کا اطلاق کیا گیا ہو اور وہ قتل کا مستحق ہو یا اس سے مناکحت و مباشرت حرام ہو اور نہ ایسا ہے کہ آیات و احادیث میں سلب ایمان جس کا ذکر ہو اس کا جہنم میں ہمیشہ رہنا ضروری ہو کفر کا اطلاق ہوتا ہے اس شخص پر جو دین اسلام کی ضروریات سے انکار کرے ظاہراً و باطناً جیسے شہادتین اور قیامت ایسے پر احکام کفار جاری ہوں گے۔ دنیا میں اور آخرت میں اس کے لئے عذاب جہنم ہوگا اہل کتاب نے ان کی نجاست اور عدم جواز مناکحت میں اختلاف کیا ہے اور لفظ کا اطلاق اس پر بھی ہوتا ہے جس کے عقائد ایمانیہ میں خلل ہو لیکن اسلام کے لئے وہ ضروری نہ ہو جیسے امامت اور مشہور شیعہ علماء میں یہ ہے کہ روز آخرت وہ حکم کفار میں ہوں گے اور مخلد فی النار ہوں گے جیسے مخالفین اور تمام فرقہ شیعہ سوائے امامیہ کے اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض مخالفین

کی نجات جہنم سے ممکن ہوگی جیسے مستضعفین اور المرجون لامراللہ اور علامہ وغیرہ نے ایک قول ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مخالفین کے لئے خلود فی النار نہ ہوگا لیکن یہ قول حد درجہ ضعیف ہے کیوں کہ شیعوں کے نزدیک اصول دین میں ہے اور رسولؐ کی یہ حدیث متواتر ہے **من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیۃ** (جو اس حال میں مرا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا) اور اسکی تائید میں بکثرت احادیث ہیں اب رہے دینوی احکام جیسے طہارت و تناکح و توارث تو مشہور یہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کا سا حکم ان پر ہوگا اور جناب سید مرتضیٰ اور ایک گروہ علمائے شیعہ کا خیال ہے کہ دینوی معاملات میں بھی ان سے کافروں کا سا برتاؤ کیا جائے گا اور اخبار و احادیث سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے لیکن چونکہ علم الٰہی میں یہ بات تھی کہ مخالفین صاحبان حکومت ہوں گے اور شیعوں پر اُن کو غلبہ حاصل ہوگا۔ لہذا ان کے لئے دشمنوں سے مل جل کر رہنا لازم ہوگا لہذا ان کو اجازت دی گئی تمام دینوی امور میں شرکت کی اور مخالفین پر تقیہ کے زمانہ میں اسلامی احکام جاری رہے البتہ قائم آلِ محمدؐ ظہور کے بعد ان کے کفار کے درمیان کوئی فرق نہ ہوگا اور ان مختلف احادیث کا جمع کرنا اس طرح ممکن ہوگا کہ کبھی اطلاق کفر ہوتا ہے ان گناہان کبیرہ کے ارتکاب کرنے والوں پر جو توبہ نہیں کرتے اور گناہ کا دل پر کوئی اثر نہیں لیتے۔ احتمال ہے کہ ان پر طولانی مدت تک عذاب رہے لیکن جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں اور دنیا میں بجائے کفار کا حکم جاری ہونے کے بعض ایسے حقوق سے انھیں محروم کر دیا جائے جو مومنین سے مخصوص ہیں اور کبھی کافر کا لفظ اطلاق ہوتا معاصی کے مرتکب پر۔ مختصر کہ یہ لفظ کثیر معانی میں بولا جاتا ہے اور اس کے احکام جدا جدا ہیں شہید ثانی نے رسالہ حقائق الایمان میں تحریر فرمایا ہے کہ تمام علمائے امامیہ نے اہلِ خلاف کے کفر پر اتفاق فرمایا ہے اور اکثر نے حکم اسلام کا مسلک اختیار کیا ہے اور اس سے مراد ان کی یہ ہے کہ کافر ہیں نفس امر میں اور ظاہر میں یہ نزاع لفظی ہے کیونکہ جو اسلام کے قائل ہیں انھوں نے اکثر احکام مسلمین کو ظاہر میں جائز رکھا ہے نہ کہ نفس الامر میں اس لئے ان کا دخولِ فی النار بیان کیا ہے اور جو باطناً و ظاہراً کافر ہونا بیان کرتے ہیں تو ان کے پاس دلیل نہیں۔ کیوں کہ لاالٰہ الا اللہ کہنے سے ان کا اسلام ظاہر ہوتا ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : فَمَا تَقُولُ فِي مُنَاكَحَةِ النَّاسِ فَإِنِّي قَدْ بَلَغْتُ مَا تَرَاهُ وَمَا تَزَوَّجْتُ قَطُّ ، فَقَالَ : وَمَا يَمْنَعُكَ مِنْ ذَلِكَ ؟ فَقُلْتُ : مَا يَمْنَعُنِي إِلَّا أَنَّنِي أَخْشَى أَنْ لَا تَحِلَّ لِي مُنَاكَحَتُهُمْ فَمَا تَأْمُرُنِي ؟ فَقَالَ : فَكَيْفَ تَصْنَعُ وَأَنْتَ شَابٌّ ، أَتَصْبِرُ ؟ قُلْتُ : أَتَّخِذُ الْجَوَارِيَ قَالَ : فَهَاتِ الْآنَ فَبِمَا تَسْتَحِلُّ الْجَوَارِيَ ؟ قُلْتُ : إِنَّ الْأَمَةَ لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْحُرَّةِ إِنْ رَابَتْنِي بِشَيْءٍ بِعْتُهَا وَاعْتَزَلْتُهَا ، قَالَ :

فَحَدِّثْنِي بِمَا اسْتَحْلَلْتَهَا ؟ قَالَ : فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي جَوَابٌ .

فَقُلْتُ لَهُ : فَمَا تَرَى أَتَزَوَّجُ ؟ فَقَالَ : مَا أُبَالِي أَنْ تَفْعَلَ ، قُلْتُ : أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ : مَا أُبَالِي أَنْ تَفْعَلَ ، فَإِنَّ ذَلِكَ عَلَى جِهَتَيْنِ تَقُولُ : لَسْتُ أُبَالِي أَنْ تَأْثَمَ مِنْ غَيْرِ أَنْ آمُرَكَ ، فَمَا تَأْمُرُنِي أَفْعَلُ ذَلِكَ بِأَمْرِكَ ؟ فَقَالَ لِي : قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَزَوَّجَ وَقَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ امْرَأَةِ نُوحٍ وَامْرَأَةِ لُوطٍ مَا قَدْ كَانَ ، إِنَّهُمَا قَدْ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ ، فَقُلْتُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيْسَ فِي ذَلِكَ بِمَنْزِلَتِي إِنَّمَا هِيَ تَحْتَ يَدِهِ وَهِيَ مُقِرَّةٌ بِحُكْمِهِ ، مُقِرَّةٌ بِدِينِهِ قَالَ : فَقَالَ لِي : مَا تَرَى مِنَ الْخِيَانَةِ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «فَخَانَتَاهُمَا» مَا يَعْنِي بِذَلِكَ إِلَّا الْفَاحِشَةَ وَقَدْ زَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فُلَاناً ، قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْطَلِقُ فَأَتَزَوَّجُ بِأَمْرِكَ ؟ فَقَالَ لِي : إِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَعَلَيْكَ بِالْبَلْهَاءِ مِنَ النِّسَاءِ : قُلْتُ : وَمَا الْبَلْهَاءُ قَالَ : ذَوَاتُ الْخُدُورِ الْعَفَائِفُ .

فَقُلْتُ : مَنْ هِيَ عَلَى دِينِ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ؟ قَالَ : لَا . فَقُلْتُ : مَنْ هِيَ عَلَى دِينِ رَبِيعَةَ الرَّأْيِ ؟ فَقَالَ : لَا وَلَكِنَّ الْعَوَاتِقَ اللَّوَاتِي لَا يَنْصِبْنَ كُفْراً وَلَا يَعْرِفْنَ مَا تَعْرِفُونَ ، قُلْتُ : وَهَلْ تَعْدُو أَنْ تَكُونَ مُؤْمِنَةً أَوْ كَافِرَةً ؟ فَقَالَ تَصُومُ وَتُصَلِّي وَتَتَّقِي اللهَ وَلَا تَدْرِي مَا أَمْرُكُمْ ؟ فَقُلْتُ : قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ» لَا وَاللهِ لَا يَكُونُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا كَافِرٍ

قَالَ : فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : قَوْلُ اللهِ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ يَا زُرَارَةُ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً عَسَى اللهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ» فَلَمَّا قَالَ «عَسَى»؟ فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ ؛ قَالَ : فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ «إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلاً» إِلَى الْإِيمَانِ ، فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي أَصْحَابِ الْأَعْرَافِ ؟ فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ . إِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ فَهُمْ مُؤْمِنُونَ وَإِنْ دَخَلُوا النَّارَ فَهُمْ كَافِرُونَ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ . وَلَوْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ لَدَخَلُوا الْجَنَّةَ كَمَا دَخَلَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَلَوْ كَانُوا كَافِرِينَ لَدَخَلُوا النَّارَ كَمَا دَخَلَهَا الْكَافِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدِ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ فَقَصُرَتْ بِهِمُ الْأَعْمَالُ وَإِنَّهُمْ لَكَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

فَقُلْتُ : أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هُمْ أَمْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ فَقَالَ : اتْرُكْهُمْ حَيْثُ تَرَكَهُمُ اللهُ قُلْتُ : أَفَتُرْجِئُهُمْ؟ قَالَ : نَعَمْ أُرْجِئُهُمْ كَمَا أَرْجَأَهُمُ اللهُ ، إِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَإِنْ شَاءَ سَاقَهُمْ إِلَى النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ

وَلَمْ يَظْلِمْهُمْ ، فَقُلْتُ : هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ؟ قَالَ : لَا، قُلْتُ : [فَ]هَلْ يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا كَافِرٌ ؟ قَالَ : فَقَالَ: لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ ، يَا زُرَارَةُ إِنَّنِي أَقُولُ مَاشَاءَ اللهُ وَأَنْتَ لَا تَقُولُ مَاشَاءَ اللهُ ، أَمَا إِنَّكَ إِنْ كَبِرْتَ رَجَعْتَ وَتَحَلَّلَتْ عَنْكَ عُقَدُكَ .

۲۔ زرارہ کا بیان ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ غیر شیعہ امامیہ میں شادی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں میں کدخدائی کے سن کو پہنچ گیا ہوں، مگر اب تک شادی نہیں کی فرمایا رکاوٹ کیا ہے۔ میں نے کہا میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ایسے لوگوں میں شادی کرنا میرے لئے حلال نہ ہو۔ آپ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا تم جوان آدمی بغیر عورت کے کیسے صبر کرو گے۔ میں نے کہا کنیزوں سے، فرمایا اپنی بات کو دہراؤ، بھلا اس صورت میں کنیز کیسے حلال ہو جائے گی۔ میں نے کہا کنیز آزاد عورت کی طرح تو نہیں ہوتی۔ اگر مجھے اس کے عقیدہ میں شک ہوگا تو بیچ ڈالوں گا اس سے علیحدگی اختیار کر لوں گا تاکہ اس سے اولاد نہ ہو۔ فرمایا یہ بتاؤ وہ حلال کیسے ہوگی یہ سن کر لاجواب ہوا۔ میں نے کہا آپ کی کیا رائے ہے کیا میں شادی کروں۔ فرمایا اگر تو کرے تو مجھے کیا پروا۔ میں نے کہا یہ بات تو سمجھ میں نہ آئی اس کی تو دو صورتیں ہیں ایک تو یہ میری بلا سے اگر بغیر حکم کے گنہگار ہو۔ دوسرے یہ کہ ٹھیک ہے کر لے۔ اب آپ مجھے بتائیے کہ آپ کے حکم کے مطابق کروں۔ حضرت نے فرمایا تمہیں عذر کیوں ہے جب اللہ کے رسولؐ نے کی، نوحؑ اور لوطؑ کی بیبیوں کے متعلق قرآن میں ہے وہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے تحت میں تھیں۔ میں نے کہا۔ اللہ کے رسولؐ کو مجھ سے کیا نسبت، وہ ان کے قابو میں تھیں ان کے حکم کو مانتی تھیں ان کے دین کا اقرار کرتی تھیں۔ فرمایا کیا تم ان کی خیانت کو نہیں مانتے حالانکہ خدا فرماتا ہے ان دونوں نے خیانت کی۔

اور خیانت سے مراد زنا یا چوری نہیں بلکہ شوہر کے دین سے برگشتہ ہونا ہے اور رسولؐ اللہ نے بھی فلاں عورت سے شادی کی تھی۔ میں نے کہا۔ خدا آپ کی حفاظت کرے تو آپ کی اجازت ہے کہ میں شادی کر لوں، فرمایا کرنا ہے تو بے وقوف عورت سے کر، فرمایا اس سے آپ کی کیا مراد ہے فرمایا پردہ نشین اور پاک دامن، میں نے کہا کیا وہ سالم بن حفصہ (ایک زیدیہ فرقہ) فرقہ والی ہو جس کی حماقت اس سے ظاہر ہے کہ ایسا لچر و چپوچ مذہب اختیار کیا ہے فرمایا نہیں۔

میں نے کہا پھر وہ ربیعہ والے احمقانہ مذہب کی ماننے والی ہو۔ فرمایا نہیں۔ میری مراد ان بالغ اور پردہ نشین لڑکیوں سے ہے جنھوں نے دانستہ کفر اختیار نہ کیا ہو۔ وہ امر امامت کی معرفت تمہاری طرح نہ رکھتی ہوں۔ میں نے کہا کیا ایسا ممکن نہیں کہ کوئی مومن ہو یا کافر، فرمایا وہ روزہ رکھتی ہو نماز پڑھتی ہو۔ اللہ سے ڈرتی ہو لیکن یہ جانتی ہو کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے میں نے کہا اللہ تو فرماتا ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پس کچھ تم میں مومن ہیں اور کچھ کافر، واللہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی نہ مومن ہو نہ کافر، حضرت نے فرمایا۔ تمہارا قول زیادہ سچا ہے یا خدا کا۔ اے زرارہ کیا خدا کے اس قول پر تم نے غور نہیں کیا انھوں نے اچھے اعمال کو برے اعمال سے ملا دیا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے، میں نے کہا پس وہ یا تو مومن ہوں گے یا کافر، فرمایا اچھا تم اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہو۔ مگر مردوں، عورتوں اور لڑکوں میں جو ضعیف الایمان ہیں وہ نہ کفر سے بچنے کا حیلہ جانتے

نہیں اور نہ ایمان کی طرف آنے کا راستہ پاتے ہیں پھر وہ یا مومن ہوں گے یا کافر، پھر مجھ سے فرمایا۔ تم اصحاب اعراف کے متعلق کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا وہ بھی یا مومن ہوں گے یا کافر، اگر جنت میں داخل ہوئے تو مومن اور دوزخ میں گئے تو کافر۔ حضرت نے فرمایا واللہ وہ نہ مومن ہیں نہ کافر، اگر وہ مومن ہوتے تو مومنوں کی طرح جنت میں داخل ہوتے اور اگر کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ میں جاتے۔ لیکن وہ گروہ ایسا ہے جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہیں، پس ان اعمال بد نے بہشت میں جانے سے روکا۔ وہ ایسے ہی ہیں جیسا خدا نے فرمایا۔ میں نے کہا پھر بات وہی رہی کہ یا جنتی ہیں یا دوزخی، فرمایا تم بھی ان کو اسی طرح چھوڑ دو جیسے خدا نے چھوڑ رکھا ہے ان کا بخشنا یا نہ بخشنا اس کی مرضی پر ہے۔ میں نے کہا کیا آپ حکم میں ان کے متعلق تاخیر روا رکھتے ہیں فرمایا ہاں جیسے خدا نے روا رکھا ہے اگر چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا اگر چاہے گا تو ان کے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں داخل کر دے گا۔ میں نے کہا تو کیا خدا کافر کو جنت میں داخل کرے گا۔ فرمایا نہیں، میں نے کہا تو کیا جہنم میں صرف کافر ہی داخل ہوگا فرمایا نہیں۔ مگر جس کو اللہ چاہے۔ اے زرارہ میں بار بار سمجھاتے جاتا ہوں کہ کافروں کے علاوہ بھی جن کو اللہ چاہے۔ مگر تم یہ کہتے ہی نہیں کہ جس کو اللہ چاہے آگاہ ہو کہ جب تم بوڑھے ہو جاؤ گے اور یہ جوانی کا جوش دب جائے گا تو تم اس امر کی طرف پلٹو گے اور تمہارے دل کی گرہ کھل جائے گی یعنی تم مان لو گے کہ کافر اور مومن کے درمیان بھی درجات ہیں پس ان میں سے جن کو خدا چاہے گا بخشے گا جیسے بیوقوف مرد، عورت اور لڑکے جن کو پوری معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

تین سوواں باب

مستضعف

((بَابُ الْمُسْتَضْعَف)) ۳۰۰

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْمُسْتَضْعَفِ فَقَالَ: هُوَ الَّذِي لَا يَهْتَدِي حِيلَةً إِلَى الْكُفْرِ فَيَكْفُرَ وَلَا يَهْتَدِي سَبِيلًا إِلَى الْإِيمَانِ ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُؤْمِنَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكْفُرَ ، فَهُمُ الصِّبْيَانُ ، وَمَنْ كَانَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى مِثْلِ عُقُولِ الصِّبْيَانِ مَرْفُوعٌ عَنْهُمُ الْقَلَمُ.

۱۔ زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا مستضعف کون ہے فرمایا وہ لوگ ہیں جو نہ تو اتنی قوت استطاعت رکھتے ہیں کہ کفر کی طرف مائل ہو کر کافر بن جائیں اور نہ اس قابل ہیں کہ محکمات قرآن سے ہدایت حاصل کریں نہ ان میں ایمان میں کامل ہونے کی قوت اور نہ کفر کی طرف لوٹ جانے کی طاقت، یہ گروہ اطفال کا ہے اور ان مردوں اور عورتوں کا ہے جن کی عقل بچوں کی سی

ہے یہ لوگ مرفوع القلم ہیں۔

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْمُسْتَضْعَفُونَ « الَّذِينَ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا » قَالَ: لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً إِلَى الْإِيمَانِ، وَلَا يَكْفُرُونَ، الصِّبْيَانُ وَأَشْبَاهُ عُقُولِ الصِّبْيَانِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ.

۲۔ زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مستضعف کون ہیں فرمایا جن کی معلومات اتنی کم اور عقل اتنی کوتاہ ہے کہ نہ وہ اپنے سے کفر کو دفع کر سکتے ہیں اور نہ راہِ حق کی ہدایت پا سکتے ہیں نہ ایمان والوں ہی ہیں نہ کافروں میں۔ وہ اطفال ہیں اور وہ مرد اور عورتیں جو کوتاہ عقلی میں لڑکوں کی مانند ہیں۔

۳ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْمُسْتَضْعَفِ ، فَقَالَ: هُوَ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ حِيلَةً يَدْفَعُ بِهَا عَنْهُ الْكُفْرَ وَلَا يَهْتَدِي بِهَا إِلَى سَبِيلِ الْإِيمَانِ ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُؤْمِنَ وَلَا يَكْفُرَ قَالَ: وَالصِّبْيَانُ وَمَنْ كَانَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى مِثْلِ عُقُولِ الصِّبْيَانِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مستضعفین وہ ہیں جو نہ کوئی حیلہ قوت رکھتے ہیں نہ راہِ ہدایت پانے کی یعنے نہ وہ ایمان کے لئے کچھ کرتے ہیں نہ کفر کے لئے وہ اطفال ہیں اور اطفال جیسی عقل رکھنے والے مرد اور عورت۔

۴ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ الْبَجَلِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا تَقُولُ فِي الْمُسْتَضْعَفِينَ فَقَالَ لِي شَبِيهاً بِالْفَزِعِ : فَتَرَكْتُمْ أَحَداً يَكُونُ مُسْتَضْعَفاً وَأَيْنَ الْمُسْتَضْعَفُونَ ؟ فَوَاللهِ لَقَدْ مَشَى بِأَمْرِكُمْ هَذَا الْعَوَاتِقُ إِلَى الْعَوَاتِقِ فِي خُدُورِهِنَّ وَتُحَدِّثُ بِهِ السَّقَّايَاتُ فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آپ مستضعفین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں وہ خوف و اضطراب کی صورت سے مشابہ ہے کیا تم مستضعفین کو چھوڑ دو گے اور مستضعفین ہیں کہاں۔ واللہ تمہارا امر امامت آیات محکمات سے ہر ایک کو پہنچ چکا ہے یہاں تک کہ نوجوان لڑکیاں گھروں کے اندر اور پانی بھرنے والی عورتیں مدینہ کے گلی کوچوں میں اس کا تذکرہ کرتی ہیں (پس جب حجت ان پر تمام ہو گئی تو پھر مستضعف کہاں رہے۔)

۵ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ قَالَ:

سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْمُسْتَضْعَفِينَ فَقَالَ : هُمْ أَهْلُ الْوَلَايَةِ ، فَقُلْتُ أَيُّ وَلَايَةٍ ؟ فَقَالَ : أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْوَلَايَةِ فِي الدِّينِ وَلَكِنَّهَا الْوَلَايَةُ فِي الْمُنَاكَحَةِ وَالْمُوَارَثَةِ وَالْمُخَالَطَةِ وَهُمْ لَيْسُوا بِالْمُؤْمِنِينَ وَلَا بِالْكُفَّارِ وَمِنْهُمُ الْمُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں مستضعف کے متعلق ابو جعفر امام علیہ السلام نے فرمایا وہ اہل دوستی ہیں۔ میں نے کہا کیسی دوستی فرمایا اس سے مراد دینی دوستی نہیں بلکہ یہ صرف مناکحت میراث اور ہم نشینی کا جواز ہے وہ نہ مومن ہیں نہ کافر، ان میں سے کچھ مرجون لامر اللہ یعنی ان کے متعلق تاخیر کی گئی ہے قیامت تک پھر وہ چاہے بخشے یا نہ بخشے۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُثَنًّى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الدِّينِ الَّذِي لَا يَسَعُ الْعِبَادَ جَهْلُهُ ، فَقَالَ : الدِّينُ وَاسِعٌ وَلَكِنَّ الْخَوَارِجَ ضَيَّقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ مِنْ جَهْلِهِمْ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأُحَدِّثُكَ بِدِينِيَ الَّذِي أَنَا عَلَيْهِ ؟ فَقَالَ : بَلَى ، فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَأَتَوَلَّاكُمْ وَأَبْرَأُ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَمَنْ رَكِبَ رِقَابَكُمْ وَتَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ وَظَلَمَكُمْ حَقَّكُمْ ، فَقَالَ : مَا جَهِلْتَ شَيْئاً ؛ هُوَ وَاللهِ الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ ، قُلْتُ : فَهَلْ سَلِمَ أَحَدٌ لَا يَعْرِفُ هَذَا الْأَمْرَ ؟ فَقَالَ : لَا إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ قُلْتُ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : نِسَاؤُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : أَرَأَيْتَ أُمَّ أَيْمَنَ ؟ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا كَانَتْ تَعْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ .

۶۔ راوی نے حضرت محمد باقر علیہ السلام سے دین کے ان مسائل کے متعلق پوچھا جن سے لوگوں کو جاہل نہ رہنا چاہیئے فرمایا دین کے مسائل میں آسانی رکھی گئی ہے لیکن خارجیوں نے مسائل مشکل وضع کر کے دین کو اپنے اوپر تنگ بنا لیا ہے اپنی جہالت سے میں نے کہا میں آپ کو اپنے دینی عقائد سناؤں۔ فرمایا ضرور، میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے عبد و رسولؐ ہیں اور جو کچھ حضرت خدا کی طرف سے لائے ہیں اس کا اقرار اور آپ سے تولا اور بیزاری آپ کے دشمنوں سے اور آپ کی گردنوں پر سوار ہونے والوں، آپ پر حکومت کرنے والوں اور آپ کا حق غصب کرنے والوں سے فرمایا تم کسی چیز سے جاہل نہ رہے واللہ یہی ہمارا دین ہے۔ میں نے کہا جس کو امر امامت کا عرفان نہ ہو کیا وہ جہنمی ہے فرمایا نہیں بجز مستضعف، میں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا تمہاری عورتیں اور اولاد، کیا تم نے امّ ایمنؑ پر غور نہیں کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں وہ اہل جنت سے ہے حالانکہ اس کی تمہاری سی معرفت نہ تھی۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ عَرَفَ اخْتِلَافَ النَّاسِ فَلَيْسَ بِمُسْتَضْعَفٍ .

۷۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص لوگوں کے مذہبی خیالات کو جانتا ہے وہ مستضعف نہیں

۸ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام : إِنِّي رُبَّمَا ذَكَرْتُ هٰؤُلاءِ الْمُسْتَضْعَفِينَ فَأَقُولُ : نَحْنُ وَهُمْ فِي مَنَازِلِ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام : لَا يَفْعَلُ اللَّهُ ذٰلِكَ بِكُمْ أَبَداً .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا بسا اوقات میں ان مستضعفوں کا ذکر کرتا ہوں اور کہتا ہوں ہم اور وہ جنت کے یکساں درجات میں ہوں گے۔ فرمایا اللہ تمہارے ساتھ ایسا کبھی نہ کریگا (یعنی درجات مختلف ہونگے)

۹ ۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَخَوَيْهِ مُحَمَّدٍ وَ أَحْمَدَ ابْنَيِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام وَنَحْنُ عِنْدَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ ، إِنَّا نَخَافُ أَنْ نَنْزِلَ بِذُنُوبِنَا مَنَازِلَ الْمُسْتَضْعَفِينَ ، قَالَ فَقَالَ : لَا وَاللَّهِ لَا يَفْعَلُ اللَّهُ ذٰلِكَ بِكُمْ أَبَداً .

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَهُ .

۹۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے امام جعفر صادق سے ہماری موجودگی میں کہا میں آپ پر فدا ہوں ہم اس سے ڈرتے کہ ہمارے گناہوں کے باعث ہمیں مستضعفوں کا درجہ جنت میں ملے فرمایا خدا تمہارے ساتھ ایسا کبھی نہ کرے گا۔

۱۰ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ عَرَفَ اخْتِلَافَ النَّاسِ فَلَيْسَ بِمُسْتَضْعَفٍ .

۱۰۔ صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے لوگوں کے مذہبی اختلافات کو جان لیا وہ مستضعف نہیں۔

۱۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْخُزَاعِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الضُّعَفَاءِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : الضَّعِيفُ مَنْ لَمْ تُرْفَعْ إِلَيْهِ حُجَّةٌ وَلَمْ يَعْرِفِ الْاِخْتِلَافَ ، فَإِذَا عَرَفَ الْاِخْتِلَافَ فَلَيْسَ بِمُسْتَضْعَفٍ .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ضعفا کون ہے حضرت نے مجھے لکھا جس پر حجت قائم ہو اور وہ مذہبی اختلافات کو نہ جانتا ہو اگر اختلافات کو جان لے تو ضعیف نہیں۔

۱۲ ۔ [illegible] مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ أَبِي سَارَةَ إِمَامِ مَسْجِدِ [illegible] هِلَالٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ الْيَوْمَ مُسْتَضْعَفٌ ، أَبْلَغَ الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس زمانہ میں کوئی مستضعف نہیں مرد و عورتیں سب حالت سے باخبر ہیں۔

ختم شد